



نوٹ :-

۱۔ قطعہ تاریخ تعمیر مسجد نادری سے ثابت ہو تا ہے کہ اس قصیدہ کی شرح ۹۷۷ھ تک بھی جاری رہی ہے۔

(۲) معلوم ہوتا ہے کہ مصنف ۹۶۰ھ سے چالیس ہی ہفتہ مخموم کا مرید ہوا ہے۔  

$$\frac{۳۱۶۳۹۴}{۳۱۸} = ۹۹۴$$

حضرت شریف الرقابی ص ۱۱۱ لون اور سید ایک ہی ہیں ص ۱۱۱

ہفتہ مخموم کی خوبی تربیت ص ۱۱۱

ہفتہ مخموم کا ہفتہ فتح اللہ بن بابا اسماعیل زاری کے پاس تربیت کے لئے پیش ہونا۔ ص ۱۱۵

نوٹ :- ۱۔ شرح مندرجہ ص ۱۱۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ مخموم کو پچاس سال ولادت پہنچے مگر معلوم نہ تھا۔

نوٹ :- ۲۔ اگر ۹۰۰ھ کو ہفتہ مخموم کا سال ولادت تسلیم کیا جائے تو مطابق ۱۷۷۱ھ کو ہفتہ فاک کا

تقریباً ۹۷۵ھ سے پہلے ہفتہ مخموم کو مرید ہوئے ہیں۔ اور ۹۲۸ھ کو ہفتہ فاک کا

سال ولادت مان لیا جائے تو ہفتہ فاک تقریباً ۱۷ سال سے بھی کم عمر میں

مرید ہوئے ہیں۔  
۹۷۵ھ سے تقریباً ۹۷۲ھ تک ۱۷۷۱ کے ثابت ہیں۔

نوٹ :- ۳۔ کتاب ہذا میں ۹۵۵ھ سے تقریباً ۹۸۰ھ تک بھی۔  
اور مطابق صفحہ ۳۷۲ غائباً تقریباً ۹۸۰ھ تک بھی۔

مطابق تصدیق جلالیہ ہفتہ فاک کو سال ۹۷۱ھ میں ہفتہ مخموم سے

خلافت نامہ ملا ہے۔

شال :- ص ۱۲۲

ان قصائد میں مذکور شریعت اور تصوف وغیرہ کے مضامین شامل ہیں :- ص ۳۸

\* تعداد ابیات نظم ہذا - کہنم ۴۵۰ - ص ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

نیز نام قصیدہ ہذا :-  
ورد المہرین - بحر الکمل ۱۵، ۷۵، ۳۷۶ شرح قصیدہ ہذا کا نام مجملہ الخواہ

اس کا تاخیر = ۲۱۲۲، ۲۵۵۵، ۳۵۵۲ - مصنف کالم لٹ (داؤد) کا ۲۴۲۵



ذکر میرزا حیدر کا شرفی ۵۳ ۲۱۴ ۲۱۶ ۲۱۸ ۱۳۵ ۲۱۸  
مرزا حیدر کے تذکرہ سے پہلے یہ تاج کہ بابا خاں کا مرزا حیدر کا ذکر ہے  
۹۵۷ سے پہلے ہی حوت کھنڈ کا ٹریڈ یہاں لکھا ہے۔ دیکھو صفحہ ۳۹۹

۳۱۸ درام ہندوستان  
۱۷۷  
۶۳  
موضع خرو و خاوت خانان و ۲۵

ملا محمد دورا نری کھڑوب سے ۱۷۷ درام ہندی در در ۲۷۷  
۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹  
۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹ ۲۷۹

موضع کا چھام ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

دولت پٹنہ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

بھوپال شہر ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

نور پٹنہ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

خاندان لکھنؤ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

کڑک پٹنہ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

موضع خرو و خاوت خانان و ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

ذوالکثر ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

آرہ گام ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

کوہ المر ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

خانقاہ شہر ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

موضع خرو و خاوت خانان و ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

خانقاہ شہر ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

موضع خرو و خاوت خانان و ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

خانقاہ شہر ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

موضع خرو و خاوت خانان و ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷

خانقاہ شہر ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷  
۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷ ۲۷۷



الآن ولي الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

اولیائی تحت قبا لی لا یرغم غیری

کتاب مستطاب

دستور السائکین

# شیخ و سر المیزان

در حالات و کرامات

حضرت محبوب العالم سلطان شیخ حمزه مخدوم کبیری قدس سره

من تصنیف

علم ربانی حضرت مولانا شیخ بابا داؤد خاکی قدس سره

حسب فرمایش

علامہ محمد نور محمد تاجران کتب

مہاراج پیر گنجہ ازہر نیر اور مائیمہ بازار امیر کدل نیر گنہ

مطبع ضالیہ کک پریس فافچ لاہور طبع کردہ

بار اول -







# شرح و رد المریدین

موسوم به

## دستور السالکین

در حالات و کرامات

آن سلطنت آرائی ملک معنی مملکت پیرائے اقلیم تقوای تحت نشین ولایت هدایت تاجدار دیار سعادت ادیب مکتب شریعت  
طریق خطیب بر معرفت حقیقت ساقی مرستان جام شهود حریف مقربان مقام محمود مست بادۀ فانی اندر شد جاوہ بقابا نقد  
دلیل قبول خلیل کعب وصول مخزن اسرار معارف مطلع انوار لطایف پیر دستگیر اصحاب اوت و اخلاص امیر کبیر ارباب سعادت اختصاص  
نقش بند لوج شریف صبری گنج بخش و ماندگان فقیری محبوب عالم سلطان شیخ حمزہ مخدوم کشمیری قدس اللہ تعالیٰ سرہ و افاض علیہا برہ +

من تصنیف

فرید الدہر وحید العصر فاضل کیا علامہ بیہمت و وقف کنوز معارف و خفایا کاشف رموز لطایف و وقایع مستند رای احکام شریعت  
رواق افزائے آداب طریقت بادہ پیمائی جام معرفت و رہنمائی مقام حقیقت مرشد حقانی عالم ربانی ابو حنیفہ ثانی محبوب حضرت  
محبوب بجانی عزیز تبرہ شرفا کی حضرت شیخ بابا اودغ خان ارقی حوائد روحہ و اوصل الیہنا فیوضہ و فتوحہ +

علامہ محمد نور محمد فرمائش  
تاجران کرب سری نگر کشمیر

مہاراج رنیر گنج بازار ۱۹۱۳ مایہ بازار امیر اکدل  
و د مطبع صابر الیکٹرک پریس لاہور باہتمام منشی ذاکر حسین منیجر طبع گردید



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نیم صفحه

۲	شکر شد حال من هر لحظه نیکوتر شد است	۱	شیخ شیخان شیخ حمزه نام را هر شد است
۶	یافت چون بمنامی آن غازی نامی دین	۲	پهلوانی در جهاد نفس نه و او شد است
۷	و آذین جامه و اخوانه چو سعی و جهد کرد	۳	حق نمودش راه پس هادی بحر و بر شد است
۸	استقامت چون نمود اندر عمل در عالم	۴	علم عالم تعلیمش حق داد و دین پرور شد است
۹	چون خدا علم لدنی کرد تعلیمش نه مهر	۵	بهر اسرار الهی عالم مهر شد است
۱۱	مشکلات و اقیات سالکان ازین بسبب	۶	پیش او تغییر کردن اسهل و آیش شد است
۱۲	روشنش انوار قرآن گشت بهم اسرار آن	۷	هم خواصش دید هم الفاظ هاش از بر شد است
۱۳	او شریعت است با صوره و طریقت مجتهد	۸	بهر اسرار حقیقت صدر او مصدر شد است
۱۶	بار یافت ساخته علم الیقین عین الیقین	۹	پس هم از حق الیقین از لطف حق حق و شد است
۱۷	در ریاضت سالها نه نهاده پهلوی زمین	۱۰	جانش این سته شد چون اذ کرو اسیر شد است
۱۸	بود مرغ روح از این منظر عرش آشیان	۱۱	پس بدینا بقرار از شوق آن منظر شد است
۱۹	باز پران در سلوک و نامقام اصل رفت	۱۲	از جناح جذبه حق چون بیال و پر شد است
۲۰	طیر طیرین طویر نفس و قلب و روح و سر	۱۳	هم خنی کرده غیب آغیب هم اطر شد است
۲۱	سیر کرده عالم ملکوت را جبروت هم	۱۴	باز در لایوت مرغ جان او اسیر شد است
۲۲	ماتان سیر محبوبی از سیرش یافتیم	۱۵	ز آنکه کشف از عبادت پیشتر منظر شد است
۲۳	هوش مردم خلوت اندر آئین هم حال او	۱۶	او مرتبی هم بجلوت هم بصحبت و شد است
۲۴	هوش چه بود دست جدید از شهودش دایما	۱۷	دید هر چه چو که باب بهش مبصر شد است
۳۱	عارفت و کاین داین ز سر وحدتش	۱۸	نیست مانع غیبت چیزی که متکثر شد است
۳۲	مخلص از اصحبت او موجب جمعیت است	۱۹	تا به این بیت او رسد اسکندر شد است
۳۳	سالها شد خصلت ارشاد و بعیت یافت یک	۲۰	مختار از شیخی و بابائی و لنگر شد است
۳۴	بیشتر خواهد اومی و خمول و بیستی	۲۱	گر آن در عالم ارشاد سر و فقر شد است
۳۸	تا به این صادقانرا میکند توبه قبول	۲۲	طالبی کو یافت ز دلقین ذکر از کرد شد است

از این بیت دیده سر که به یلیم ارشاد



۴۰	ورد و بک و دعا بایسته معظم بے شمار	۴۳	هر که ورد از وی حواله یافت مستنصر شد است
۴۲	آفتاب عالم ارشاد و تکمیل است و یک	۴۴	ناقص از نقصان خود خفاش و ش اعر شد است
۴۳	کشور کشمیر اورا مولد و مسکن شده	۴۵	مولد این مخلص او هم همین کشور شد است
۴۵	این گوهری گوهر محض و هید ایچ و انس	۴۶	کین فقیر از جان مرید آن نکو محضر شد است
۴۷	پیر من حقانی است و هست لازم پیر ویش	۴۷	ز انکه از بهر سلوک درست چون مسطر شد است
۴۹	وقت بیعت چون بدید بیضای آغیلنی نفس	۴۸	داد و تم در زمان دل زنده و نور شد است
۵۲	این کلاه پوتین دین خرقة پشیم که داد	۴۹	بنده را به از قبایلی شاهی و افسر شد است
۵۵	در جها و نفس شد چون جبه این خرقة ام	۵۰	این عصاب چون نیزه و آن طاقیه مغفر شد است
۵۷	آن مصلّا و عبا ی فقر کان لطفم نمود	۵۱	بهر جگانه نفس همچون قیزم و بختر شد است
۵۸	ورد کان کرده حواله ذکر کان یقین نمود	۵۲	آن کمان و تیر و این شمشیر با جوهر شد است
۶۳	او بارش در شمع الماشاخ قطب حق	۵۳	بندگی سید جمال الدین بحق رهبر شد است
۶۸	وی هم از ارشاد قطب عالم و نواب او	۵۴	در میان مرشدان سلسله محضر شد است
۶۹	آن بخاری نسبت سید جلال الدین لقب	۵۵	قطب عالم بودن و مخدوش و شل شهر شد است
۷۱	در تصرف کردن اندر اولیا دستی تمام	۵۶	داشتش زار و بیدار و اخذ متشهر شد است
۷۲	بهر اثبات نسب از روضه پاک سببه	۵۷	از جواب یاد که مخصوص در محضر شد است
۷۳	پیل ز انجا بهر ارشاد و هدایت سوی هند	۵۸	هم مخلص از آن رسول الطیب اظهر شد است
۷۷	کی بیان کردن مقاماتش مجال من بود	۵۹	خود زیان لال و عبارت زین بیان اضر شد است
۷۸	خطه پاک زین آنچه در هندوستان	۶۰	از صفای مرقش باز نیست و بافر شد است
۷۹	بود از هر خانواده مستفید اما	۶۱	سهروردی او حتی مظهر و مظهر شد است
۸۳	رشد آثار هدایت زین مبارک سلسله	۶۲	این زمان در هر ولایت شال و نشر شد است
۸۴	چشم فیض از لطف او دارم که فیض عایم او	۶۳	تا دم منتشر فی اتباع منتشر شد است
۸۶	اوست کیصا حقیق ان یکقرن را مشهور یک	۶۴	زین مشایخ هر یکی ارشاد در محور شد است
۸۷	هر یکی زین مقتدایان ابرسان فیاض بود	۶۵	فیض شان بر مخلصان باران صفت مطر شد است
۸۸	این مشایخ را سلسله اندر ارشاد و ادب	۶۶	تا نبی اقدس سبیل مرصعی اجدید شد است
۸۹	غم بنا بدخورد ما را روز حشر از تشنگی	۶۷	منبع این سلسله چون ساقی گوثر شد است



۸۷	عزیزه الوثقی و حل اقد بیان زین سلسله است	۹۸	هر که زد چنانک نصبت تالاب مقبر شد است
۸۹	هر که اندکشتی این سلسله تشریف یافت	۹۹	بیشقت سیرا و سویی خدا منجر شد است
۹۱	یا علی صحبت به پیران بهتر از هر بی عفت	۵۰	این وصیت از نبی با آن شه خیر شد است
۹۲	گفتن ذکر است سویی حق را هر که زد کثیر	۵۱	بر طریق کریمی تلقین آن صفا شد است
۹۶	بنیانیم و موالی هم بر غم را فضی	۵۲	ماوشینا ز اچو مولی خواجه قبر شد است
۹۹	شوم و نیکی هستند اما ز اهل رفض	۵۳	ادعای شیعه دست و لبض انکر شد است
۱۰۰	سویی حق آنرا که بود کسلو کاند سر است	۵۴	گور عایت کردن این هشت ادب معبر شد است
۱۰۴	وحدت و ذکر و وضو فی خواطر ربط قلب	۵۵	صمت و تقبل و رضا کاند سلوک انصر شد است
۱۰۸	باز انضر گلشن ارشاد و شد شیخ ما	۵۶	هم ز سقائی لطف خضر پیغمبر شد است
۱۱۵	اوست چون خضری حکمتها افلاش از ان	۵۷	از قیاس مردم موسی صفت برتر شد است
۱۱۶	گر تو عز صحبتش خواهی بلا تنال بساز	۵۸	از کفش بریده طفل را اگر خنجر شد است
۱۱۸	اوست خضری و از ان و خاطرش گیرد قرار	۵۹	ز احباری هر کجا آوازه جبر جبر شد است
۱۲۱	هر سحر که بود غصه لازمش در سالها	۶۰	قلب روح و سیر او زین وی مظهر شد است
۱۲۳	گر مسادی و حضورش خلوت و بازار شد	۶۱	لیکته یل خاطرش اکثر بگوید در شد است
۱۲۴	هم می کردش مشرف به دمی که روح حق	۶۲	هم دم او زان تفانجا و جان پرور شد است
۱۲۹	نسبت صحبت قوی او را عیسی شد عیان	۶۳	کو نصبت همچو عیسی زاده از مادر شد است
۱۳۶	همچو عیسی نسبت بی زن یکب فزندیت	۶۴	هر مردی که او را پس بر مخلصه دختر شد است
۱۳۷	در مقام تو به فرماید که تائبان بود	۶۵	کش زن بیگانه همچو خواهر و مادر شد است
۱۳۸	او ملک خویشیت و اندر چشم عبرت بین او	۶۶	مرد با الحیه صفت ستوره معجز شد است
۱۳۹	چسیت عبرت بلکه اندر دیده حق بین او	۶۷	هر چه آید نور حق را مطلع و مژهر شد است
۱۴۱	بو صایم همچو عیسی سالها و هم کنون	۶۸	است مخفی صوفی و چه صوره مظهر شد است
۱۴۲	از صفائی روزه شده و ارسته از نای فراق	۶۹	ز انکه روزه هر دفع نار چون ار پیر شد است
۱۴۳	مصطفی را هم مع اصحاب دیده باره با	۷۰	زان سبب مذنب سینه را رخ تر شد است
۱۴۴	چون مشرف شد بصحبت او در واقعات	۷۱	پس لباس حاجی آتش در بر شد است
۱۴۵	چون رسول اقد گفتا هر تقی آل من است	۷۲	شکر که با رخ نبی پیدا یکی نور شد است

خارجی

شد از ان



۱۴۶ عالمان آخرت مرانیا در ره مبری  
 ۱۴۸ چون معنی صاحب آل رسول خداست  
 ۱۵۲ رهنوش شیخ نجم الدین کبری نیز بود  
 ۱۵۳ حکمتش بر عمارت کردن قصر سلوک  
 ۱۵۴ توبه و زهد و توکل هم قاعبت خلق خوش  
 ۱۵۵ در توبه و نهاده صبر را صابر شده  
 ۱۵۹ همچنین در واقعه بر خطه از فضل خدا  
 ۱۶۰ کس کرد از هر یکی کیفیت ذکر و دعا  
 ۱۶۱ و در عظم را که دعواتی است بایستین بهم  
 ۱۶۲ قاری این ورد بود و دید با با جیدش  
 ۱۶۳ است و درش هم دعای حرمش اوایا  
 ۱۶۴ گشته و در و ملک اندر از حزب البحر هم  
 ۱۶۵ چونکه با امرش بخت سفت آیات خوان  
 ۱۶۶ دید جمعی را اوایا حرمیانی خوان شبی  
 ۱۶۷ حلقه کرده قاری آورد فتحیه بشوق  
 ۱۶۸ بعدن هم بخوان آورد فتحیه بصدا  
 ۱۶۹ بعد بر فرضی بخوان ختم معین از قرآن  
 ۱۷۰ فیض از چندین نسب هم مخلصان از آن  
 ۱۷۱ نویشان بیشتر بر چیده روشنتر است  
 ۱۷۲ محضر را دانش گرمی ذکر چار ضرب  
 ۱۷۳ اوست سلطان تلج ذکر پارس لغاش شده  
 ۱۷۴ و درش هم آفند دارد که از آغاز عشا  
 ۱۷۵ آنچه وی شد خورده نالایق بذكر آن ختم  
 ۱۷۶ خاصیت بیه هم از ذکر بسیار ذکر  
 ۱۷۷ سال عمرش بس نبد چندان ولی اندر عشق

۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹

وارث اند و نیز این میراث را در خورشید  
 خصم او رقص و من و عیان ج صفت مکرش  
 زان در اسرار حقیقت عالم اکبر شد  
 این قواعد ده که در دین وضع آن امر شد  
 کرده و در عزلت از ذکر خدا اذکر شد  
 در مراقب ثبات و اندر رضا مشکر شد  
 صحبتش با اولیای اعظم او قر شد  
 در رموز سری زین روی الثور شد  
 گشته ملهم کاظم جمله سراسر شد  
 کردانش هر نفس پیران یکی کبر شد  
 هر نبی و هر ولی از خواندنش مؤثر شد  
 گرمی تاثیر آن شهو در شهر شد  
 در حصای همین حفظ حق محضر شد  
 هم با ایشان خواند و با آن خواندنش از شد  
 اوایا بسیار شوش بشیر اسر شد  
 با مریدان از اوایش این امر هم بکمر شد  
 از مشایخ بارها این امر را نامر شد  
 پیشتر فیض و ترقی گر عمل اندر شد  
 صادق اینچایخ سمانی بمایش شد  
 خوش زان مبتلا اکثر بدر شد  
 چار ضربش چار ترک و هر نفس گوهر شد  
 تا زمان صبح ادا ذکرش بیکدم در شد  
 این خطاب وی بمن در توبه بکمر شد  
 باز اندر ذکر جبری حال او ابر شد  
 موش کا فوری در دندانش بیرون شد

نار و توتی

نار و توتی



گویند

۱۴۵ گفتند اکثر سوختن از کثرت داغ درون  
 ۱۴۵ آری آری سینه اش پُر از آتش عشق است از آن  
 ۱۴۶ میسرید احمد که آن زلال کشف بود  
 ۱۴۶ چون ز شوق حق کشته آه جگر سوز درون  
 ۱۴۷ از گشتنا شوق و عشق او گلهای وصل  
 ۱۴۸ هم تجلیات ذاتی و صفاتی خدا  
 ۱۴۸ چون شود تا تجلیات و عشقش شعله کش  
 ۱۴۹ کلینی یا حمیرا سوی بی بی عایشه  
 ۱۴۹ از فقیران حقیقی زنجیرت صفا مزاج  
 ۱۵۰ طایر اجمال پندارند تا ز اغنیا  
 ۱۵۰ محض خیر است این گروه از بهر خیر و شرفی  
 ۱۵۱ نیست چون فقر حقیقی را ستانی با ششم  
 ۱۵۱ منتی را مانع از حق کثرت ارباب نیست  
 ۱۵۲ نیست اندک ششم کامل بیم و زار اعتبار  
 ۱۵۲ است دنیا آنچه مشغولت کند از ذکر حق  
 ۱۵۳ گر بود شغل مذکرت و ربود از بهر جاه  
 ۱۵۳ در پیدان قیدی نباشد راویان کردند نقل  
 ۱۵۴ حق تجلی باد و وصف السبح و البصیر  
 ۱۵۴ هم تجلی حیات و قدرت و علم و کلام  
 ۱۵۵ است تاثیر تجلی و جمال المُرید  
 ۱۵۵ هم تجلیات و صف مجیی و وصف مِمیت  
 ۱۵۶ او چو تجلیات جمال آمد جلالت ذات را  
 ۱۵۶ کبر او شد محو و طایر کبریائی حق از او است  
 ۱۵۷ شیخ مهنه در بیان این صفت مُرید  
 ۱۵۷ لا تقو حوا مصطفی کرد مریدی این زمان

سینه ام گویا پُر از آتش یکدیگر شربت است  
 رنگ ز روی مبارک همچو خاکستر شد است  
 عشق و درد و سوز او دیده و احیر شد است  
 چشم اهل کشف را مشهور از آن آغز شد است  
 بر دمید از نو بهار فضل چون انصر شد است  
 ظاهرش از آفت بر روی و بر شد است  
 از مزاج و خند و سکین بخش آن آذر شد است  
 در چنین حالات وارد زبان ز فقر انصر شد است  
 هست سبج و عبادت قولی آله و رشدا  
 هم باین عنوان بقران وصف انصر شد است  
 خصم این مشرب را می خوشتر مع شربت است  
 قایل فقر فخری شاه بر سر شد است  
 هیچ مانع مرغیل اقدین آذر شد است  
 کان یکی سنگ سفید و آن دگر اصغر شد است  
 گر متاع پُر بهایا چیز کی احقر شد است  
 هم زدینا در حق و حفظ و خرقه و مظهر شد است  
 با وجود سلطنت از او یکا سحر شد است  
 کرد در وی در معنیات اسمع و البصر شد است  
 شد بر دو تاثیر آن بسیار تبصر شد است  
 این در و غالب مدش حاصل و مخضر شد است  
 شد در بسیار جاتا تاثیر آن مبر شد است  
 نور آتار جلالت از او مظهر شد است  
 این شاعر آن امام الصادقین محقر شد است  
 از وقارش سید صوری چو سبک شد است  
 ماحی البدعه مقیم امر آن آذر شد است



در وفاتش	از وفاتش سر این اخبار هم مضمر شد است	۱۹۵	گفت پیغمبر بکبر بر بکبر صدقه است	۱۹۵
	لیک حفظ کشتی ابر شاد را لنگر شد است	۱۹۶	آن وفات کرده سالش گرچه بر جاسد گرا	۱۹۶
	زنجیت مستغنی از هر میر و هر داور شد است	۱۹۷	هم با هم آغنی در وی تجلی کرد حق	۱۹۷
	آنکه در پیا شهنش چون جم و نو در شد است	۱۹۸	پیش آن سلطان دست از گدای بقدر تر	۱۹۸
	زین سبب شفق بحال مخلص و چاکر شد است	۱۹۹	هم تجلی کرد حق در وی با هم اگر میم	۱۹۹
	ای در دوشوق را شیرین تر از شکر شد است	۲۰۰	سخت و تلخ از هر ازل کبر و عجب بدست	۲۰۰
	باقی با نداشت او و شاد از و منظر شد است	۲۰۱	حال آنکه گشت از خود فانی و اوصاف خود	۲۰۱
در کار او	نور بخش مخلصان همچون شمع خاود شد است	۲۰۲	سایه حق است در عالم پناه عالمین	۲۰۲
تو	کرده رو پوش از بشر روحی مثال خود شد است	۲۰۳	تیز بین باش و شواذ غلط زیرا دور	۲۰۳
	ناظر دینی بگوئی آن نگو منظر شد است	۲۰۴	نیک بخت است آنکه هر روز از سر اخلاص در	۲۰۴
	آنچنان کرد دیدن خود شنید نیلوفر شد است	۲۰۵	شد شکفته جان ما از دیدن دیدار او	۲۰۵
چشمه	چون مشرف از قد و مش قریه کینر شد است	۲۰۶	کرد کار جهان فدای دولت دیدار او	۲۰۶
	گرچه جزئیات هر کافیه ق مایط شد است	۲۰۷	چند تا شیری تو شتم این تجلیات را	۲۰۷
	دیدم الفراع کرامت و ایمان شکر شد است	۲۰۸	اول این افتخار مریدش از مبارک ذات او	۲۰۸
	در میان مخلصان هر لحظه مستظهر شد است	۲۰۹	ز کرامت از قبیل کشف قلب کشف قبر	۲۰۹
	کاشف و مخبر زمانی قلبه دبر شد است	۲۱۰	اکثر الاوقات ناظم از نوع کشف قلب	۲۱۰
	بار با مومی زمانی قلبه صور شد است	۲۱۱	هم بمان نعمت شد صاحب کشف و کمال	۲۱۱
	واقف احوال او از قریه ای جبر شد است	۲۱۲	گشت ملا احمد از چاکل و ان چون سکا او	۲۱۲
	مانع از اندر نهانی شرب ما اسکر شد است	۲۱۳	در اوایل زنی اصلاح با خواجه شریف	۲۱۳
	خواست و دشتی مرسل آن جن از اسفر شد است	۲۱۴	شب ال خواجه علی طایس هر یامی اندو	۲۱۴
	ز آنکه طی هر باطلش با حله خشک تر شد است	۲۱۵	با خبر باشد ز حال مخلصان بحر و بر	۲۱۵
	در مزار چار و هم در آتش و هم پیش کرد شد است	۲۱۶	بارها مکتوفش احوال تبور ریشیان	۲۱۶
	واقف احوالش اکثر حیث ما ساز شد است	۲۱۷	در خرفته با دشت خواجه زین الدین اخنی	۲۱۷
	فاخر اهل مزار قریه ای جبر شد است	۲۱۸	کشفش از قبر پدید شد کوز تشریف قدوم	۲۱۸
	ز و حاین هم از نایب دینی مرشد است	۲۱۹	کشف صورتها منج مضمونی رافضان	۲۱۹



۲۱۷	اوست چون سنی پاک اندر شام یک او	۱۲۸	از بخاست بوی ابل نفس مستقر شد است
"	کرد چندی را بوی صورت دل حکم رخص	۱۲۹	مصرف هر یک از ایشان بعدا اگر شد است
۲۱۸	نیت مخفی غور مرتد منافق را چو دید	۱۳۰	حاکم کفر دل او قبل ما آظهر شد است
"	همچنین سرافضی سنی نمائی را که دید	۱۳۱	مخبر از حال دل او قبل ما آظهر شد است
۲۱۹	روزی اللهداد بر سب از نزل بیدار کرد	۱۳۲	او بفریادش رسید آخر چو در آخر شد است
"	از سماع چنگ نی کاره زرق می منع شرع	۱۳۳	گرچه ذکر آمد شنو از تار و از مفر شد است
۲۲۰	از کمال تربیت با خواجه اسحق سلیم	۱۳۴	گشته کلیم مخبر و مانع زما اضم شد است
۲۲۱	ملکم از احوال عالم گشته گاه اخبار کرد	۱۳۵	شد محرب آنکه واقع عین ما آخبر شد است
"	سنی از تشنه تاثیر تجلی حیات	۱۳۶	روزی در حالت لفظی از و مقصد شد است
۲۲۲	هم کرامتش از نوع نشروقت و طی حروف	۱۳۷	همدان فخلص را تجربه اکثر شد است
۲۲۳	هم بشروقت از فضل خدا جی ادا	۱۳۸	در دوسالش بار یا ضتها ز راه بر شد است
"	بار با مشهور دیگر دوار پر اخلاص را	۱۳۹	از پی حفظ از غدو در لشکر سوئی پر شد است
"	زایران شرف بطحا بر یک دوبار	۱۴۰	او با بدان بروز از زایران از پر شد است
۲۲۸	میگذشت اکثر علی صوفی با بلاغات کوه	۱۴۱	هر کجا میرفت او با آن بدن احضر شد است
"	ناصر و هم کار فرما خواجه عثمان قول را	۱۴۲	بار با اندر زیارتگاه دورا مر شد است
۲۲۹	بهر تادیب یکی نوکر که اندر شهر بود	۱۴۳	مشت شد از نادان واقع بر آن نوکر شد است
"	بهر امداد مریدان زود حاضر میشو و	۱۴۴	صورت پاکیزه اش هر جا که مصور شد است
"	در ره نیت بوقت بر ن اندر دیوه سوی	۱۴۵	دشگیر خواجه بین حاجی اکبر شد است
"	کیطبق از خوردنی گرفته اندر سندوق	۱۴۶	وقت حاضر یک فخلص نو از شد است
۲۳۱	یک شبی تاری بکشتی صوفی اللهداد را	۱۴۷	نان ده و منجی ز پول موج پیا سر شد است
۲۳۲	باتن مکتبه چون یک شبی سیاح بود	۱۴۸	رهنمای روی ریشی بر که او از شد است
"	چند در شوی ز سندی دیده جو یان آمدند	۱۴۹	عاقبت مقصودشان حاصل ازین بر شد است
۲۳۳	همچنین بر بان گز میشو و باشد بار با	۱۵۰	رتبه بدلالی و سیاحیش اظهر شد است
۲۳۵	بنده را تحقیق با علم لدنی بود نش	۱۵۱	اکثر اندر باب و یا حین ما آخبر شد است
۲۳۶	کرد پیش از گفتش اظهار رویای شیش	۱۵۲	پیش از قایب چو تا احمد اضر شد است

بسیار

بسیار

بسیار

بسیار

بسیار



۲۳۶ همچنین اکثر مریدان را بخواب و اوقات  
۲۳۷ اختر کرده یکی رویانش گفت و ز جواب  
۲۳۸ هم بجای حیات و قدرت و علم و کلام  
۲۳۹ گشته از اقوال او خاطر نشان مخلصش  
۲۴۰ از دم او چند مخلص زنده شد از این  
۲۴۱ گفت مردی را بهنگام تحفه میست  
۲۴۲ از دعای استجاش به شده بسیار کور  
۲۴۳ از دعای اوستی قلاش می شد بانوا  
۲۴۴ اهل دولت گشته و صحت یافته از سرخ باد  
۲۴۵ صوت قرآن خواندنش هر جا رسید همچو باد  
۲۴۶ پیش ازین در چند جا دیوت و تجمانه بود  
۲۴۷ بشد و مضرع هم ز انفاس پر برکات او  
۲۴۸ یافته هر کس بقدر میست از وی هر چه بخت  
۲۴۹ از طوافش یافتیم چون بنده بشر حاجیان  
۲۵۰ این شد از انفاس او بی آنکه تویدی نوشت  
۲۵۱ اینهمه میشد لی صد تنگ میدارد ازین  
۲۵۲ این تدوین غرضهای رزیه است و چرا  
۲۵۳ ناخوش آید صحبتش زانو که اخوان الزمان  
۲۵۴ گر بود مخلص غرض آلوده طالب الهی  
۲۵۵ این سخن پیش پیران مقلد سرافراز  
۲۵۶ اوست عارف دیگران ز این تقلیدی شده  
۲۵۷ اوست چون عارف بقدر عقول مردمان  
۲۵۸ پیر محبوب مقلد است چون بهیر نت  
۲۵۹ علم با نامل گفتن تخم ضایع کردن است  
۲۶۰ است اهل طریقت غیر سالک است که است

۱۴۳ مجیز از رویای هر یک قبل از ترشد است  
۱۴۴ غذا یا البها من کعبه لا فقر شد است  
۱۴۵ شد بدو تاثیر آن بسیار بستر شد است  
۱۴۶ که بجای تکلم را هم او منظر شد است  
۱۴۷ زان یکی خواهر حسین هم والدش کیم شد است  
۱۴۸ من بلاکت میکنم شب و دیر بستر شد است  
۱۴۹ خاصه انکوری بر آن فتح افتد کجا چو شد است  
۱۵۰ یکدعاء ظاهر بدولت رینه تو تر شد است  
۱۵۱ پیش او تائب چو این رینه هو تر شد است  
۱۵۲ دیو گر زنده و لرزنده چون عمر شد است  
۱۵۳ این دم ازین قدش مسجد و منبر شد است  
۱۵۴ چند جزئیات بشمارم که پر دفتر شد است  
۱۵۵ قبله حاجات اگر میخواهی اجد تر شد است  
۱۵۶ کعبه صدق و صفای اگر گویم اولیتر شد است  
۱۵۷ دایما کتاب تعویذات را اندر شد است  
۱۵۸ گوید او قائم خدا یا در چهار منبر شد است  
۱۵۹ طالبان اقد و عالی هم اندر شد است  
۱۶۰ مستترن یا عیب چین یا منکر انکر شد است  
۱۶۱ گوید اکثر کین زمان گمانی اولیتر شد است  
۱۶۲ در میان سوهان مانند شیر تر شد است  
۱۶۳ در میان فرق از سما تا مرکز اغبر شد است  
۱۶۴ پس بوفوق کلمه الناس سخن گستر شد است  
۱۶۵ عاقل دیوانه را گورانه افرونگر شد است  
۱۶۶ در زمین شوره کزوی بی امید بر شد است  
۱۶۷ بهت نشن پیزی دوزخ حق مقصر شد است

درین



۲۶۰	همتش گشت بدان فردن گشته پس گوش دل	از سخنها می سلوک از حقش گشت است
۲۶۱	نیت در محفل خایق گفتن اکثر خصلتش	از خایق پر اگر چون لجه از خرسند است
۲۶۲	اندر اخذ مهر مرید نیز در تلقین ذکر	یا حجاز از روح پیران یا نه پیغمبر شد است
۲۶۳	استغاره کرده از بهر بکد آینه گان	زود تلمیم بهر من یقبل و من ید بر شد است
۲۶۴	طابا از تخم ذکر انگاه می کاردید	چون رشوق و ترس اندرم این میزد شد است
۲۶۵	بر یکی راورد فرماید اقدار حوصله	چون بر استعداد تقدیری شان انبر شد است
۲۶۶	بوالهوس هر چند کرد الحاح و نمودش ادب	چون به بی توفیقی تقدیریش نظر شد است
۲۶۷	هر که بود از جذبه حقیقه صاحب واقعه	دید ما خوالش مرید از جان و فرمانبر شد است
۲۶۸	بوده با بهر دی ریشی تلح پیران غیب	با همه صعب خراز تبعیتش انحر شد است
۲۶۹	سالکان را میکند اجلاس خلوت جا بجا	پس بجل و اقامت بر یکے انحر شد است
۲۷۰	اندر آن خلوت زمین سمیت و ارشاد او	هر یکے را وادات و اوقات ایسر شد است
۲۷۱	زود از تلقین او مخطوط شیرین ذکر	خدمت خواج حسن قاری بلند میر شد است
۲۷۲	غنچه دل هر که پیوستی دلش این خواجوش	ماند زود از دش بشکفته و از هر شد است
۲۷۳	بچنین بعضی امرید از اگر گشت این ذکر حل	گاه ذکر از کام پیدا منج شکر شد است
۲۷۴	شکر کاین بچاره ناظم سیم بخلوت از زبانش	از حصول لای ذکر و انس متبشر شد است
۲۷۵	مولوی فیروز از فیروز می تلقین او	زود از اتناج لغو ذکر فرخ در شد است
۲۷۶	کرد در بهرام برینه صحبتش تا شیر زدود	نفسش شوم را قتال چون خنجر شد است
۲۷۷	کنظر به خواج عثمان قول از لطفش قتاد	حاصل از زود کف حال هر مقبر شد است
۲۷۸	آن مستدر زاده خطاط مولانا حسین	کنظر دیده از لطفش مس او چون در شد است
۲۷۹	نیز از وی مفضل السادات سید شمس میر	پر تو نور ولایت را آفتاب انظر شد است
۲۸۰	شیخ سلطان پور به آن سید محمد زایل کشت	رفعت قدرش چو دیده بشنا گستر شد است
۲۸۱	کرده چون ز تاباع او تاثیر ارشادش ظهور	بس ولایت بودن متعبدش اشهر شد است
۲۸۲	کار شد عکس ادب خاست آن با وعظ و	پیر زده بین از مرید کور دل مزجر شد است
۲۸۳	بر دل پیر محقق چون لطیف حاذق است	کش بهر علت مجرب بار و می دیگر شد است
۲۸۴	مفضل را آید مقلد کم سید باری اند	در هر بیت افتد آن لشکر که لطفش سر شد است



۲۴۹	راه بنای اهل حق به جوی بصدق	کردن اعلام مردان پیششان ذکر شد است
۲۵۱	اهل حق اندر حق پیر تقلد گفته اند	گمراه و گم کن چو دجال بد اعرش است
۲۵۲	شیخ گوید از شفاعت از خدا حاصل نکرد	گر مردی از آدم است از هوا منحرف شد است
۲۵۳	متکلف در خانه بوده قریب بیست سال	معر العشرین بعیش و سبب حق انحرش شد است
۲۵۴	این زمان بر دست و تفویض راضی بر قضا	همچنین با نیک بد لیک همه مجرب شد است
۲۵۵	خونما گندم فروش و مرامت مشتری	در باب این اغیا بر فقر خود انتر شد است
۲۵۶	گویا عشق و ملامت تو امان زانیده اند	زانکه حق را هر که عاشق شد ملامت تر شد است
۲۵۷	شیخی از اهل ملامت پهلوان محمود نام	بوده و آنه بهر این معنی بر مفرج شد است
۲۵۸	خاش و گویا و سایر نایم و صایم بخورد	مست و شیار است از آن احوال او تر شد است
۲۵۹	ظاهرش خندان ولی در آن دلش از ترس حق	همچو برگ بید کور زنده از مهر صر شد است
۲۶۰	بر توکل خود دل و پوششیش بوده و	چون رسیدی نذر باشبه در آن مندر شد است
۲۶۱	مورد و ستفت قلبک حل شد از حالش مرا	کز دل اکثر و سایل ملهم و شعر شد است
۲۶۲	او تفویض حق و سپ حق که بهتر حافظی است	حافظ او از آنچه نامرضیه و مهر شد است
۲۶۳	مخضر او شد شبهه یا صاحب منت نه است	گاه اکل از حفظ حقیقت عقده بر خج شد است
۲۶۴	انیت عالیشان صاحب عوت چون شدی با اعتقاد	همچنین هم کارش ناگاه اگر فجر شد است
۲۶۵	ناگهی اگر جوده شدی با اختیار او بقه	در زمان از معده پاکش به بیرون بر شد است
۲۶۶	در نه عارض نهمتی شد با ثواب صبر آن	یا با استغفار آن نقصان بدم مجرب شد است
۲۶۷	مزد شبانه هر خویش و از برای فخلصان	باز بان و ابد استغفار او کثر شد است
۲۶۸	خودش زین واقعات اکثر بوقت مختص است	شاید تو تم نش بگر که چون لاغر شد است
۲۶۹	همچو که فوق الشیخ نان و طعام اصلا نخورد	گر او امش مرغ بریان کرده یا عطر شد است
۲۷۰	حال و دلبس از حفظ خداست اینچنین	ناگهی طبعش ناخوش اگر در بر شد است
۲۷۱	شدین محفوی او پیش با احوال او	چون مجرب اینچنین بی مرد و پیش از کر شد است
۲۷۲	انبیا معصوم بودند و انبیا محفوظ هم	معنی این حکمین را این نوع استفسر شد است
۲۷۳	باد بود و آنکه محبتش هم مثبت است	بود او را غذا اگر جرمی از او مصد شد است
۲۷۴	بود و شیخی نذر سلطان گیر و فی ز اخوان گفت	اکثر اخوان امنت تو از آن ذکر شد است



میکند کار خارشش سوی کوزت میکشد

نصف  
بیت  
بیت  
بیت

۳۰۳	مال مخلص مال شیخت زانکه شیخ رود با	۴۸۱	تقل بگشته بیت مخلص اندر شد
۳۰۴	میکند ایشان بر هر مخلص خود مایلیق	۴۸۲	چون ایشان قووات از خدا موثر شد
۳۰۵	هم بیاختاج این داعی کفایت او کند	۴۸۳	زانکه اسم کافی اندر انبهر شد
۳۰۶	گفت از زبان طلبگی بنابر حکمتی است	۴۸۴	ورنه گاهی میل رانی خاطر مخطر شد
۳۰۷	گفت مستنون بی تکلف بودن اندر اصحاب	۴۸۵	بست و در قصد نانی انحراف صغر شد
۳۰۸	گفت معذورم من و ناچار باید مر کبه	۴۸۶	فخر و خطی بی مزایا ازین خودر شد
۳۰۹	گفت بی میل مریدان دارم اما چون کنم	۴۸۷	کز بدی کدریایل منع لاشهر شد
۳۱۰	حالتی دارم که نتوانم هفت و نیر گفت	۴۸۸	می ندانم لقمه شیرین است یا خود مر شد
۳۱۱	میخورم حیف آنکه از احوال دیگرگون من	۴۸۹	دوزخی در بدگمانی مردم اکثر شد
۳۱۲	من کجا شرح مقامات و کراماتش کجا	۴۹۰	باز در نظم قصیده کا ضیق واقصر شد
۳۱۳	بارگ اقد من مقامات شتاخت خوانده ام	۴۹۱	حال و با حال ایشان ستوی گیر شد
۳۱۴	منکر را باور ندارم این کرامت دوست	۴۹۲	کی بوجهل سیدل مجزه باور شد
۳۱۵	نفرت ناقص عزیمتتش از نقص او	۴۹۳	آری آری خوش و دانا آدمی منفر شد
۳۱۶	منکر فضل ولایت از زبان و جا مشو	۴۹۴	فضل خود را حق بهر جا بر زمان اقد شد
۳۱۷	در تعز من تش تحفیص و جای نیت	۴۹۵	پس عزیز حق چرا پیش تو مستحق شد
۳۱۸	هم به بندی من یشا مطلقا تقید نیت	۴۹۶	از چه را نکایفت سخت چون مر شد
۳۱۹	آیت لایسوار را خوانده ای بدگمان	۴۹۷	پس بومیدی چه افض تو مستحق شد
۳۲۰	این قدر از وی کرامت دیده و شنیده	۴۹۸	از چه بختیت چشم و گوش کور شد
۳۲۱	کار ابدان حق را بر وقیاس از خود بگیر	۴۹۹	نفس شان بادل بدل شد حکیم زمان دیگر شد
۳۲۲	بست می در شرع چون معذور قول و فعل شد	۵۰۰	باطریق اولویت مست عشق اغدر شد
۳۲۳	وقت بملو بیت عاشق چو نایل گشت عقل	۵۰۱	نیت تکلیفش و بول امری از وی گر شد
۳۲۴	پیر یا مغلوب مشکور است زار و کل است	۵۰۲	زانکه از بهر عبادت بوش ایاد شد
۳۲۵	بچو شیطان گشت مدبر هر که با خاصان حق	۵۰۳	چشم بر پوشید دینده چشم سر شد
۳۲۶	گر بظا هر ناپسندی بینی از وی دم عز	۵۰۴	کوهی حق شدایش قیه و چادر شد
۳۲۷	حق ز غیرت او ایام پنهان کند زیر قباب	۵۰۵	تانه بیند غیر کاندستی اغیر شد



۳۲۲  
۳۱۹  
۳۱۹  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۵  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۴  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲

پر وکی بین وکن با پرده هرگز التفات  
بیرا دیب آنکلام تند لطفت آمیز او  
ذات اوصاف از همه اوصاف چون آینه است  
چون توبی پیر درین گمراهیت شیطان کند  
چون رسول اندک تقا پیر یا تند نبی است  
مردن بی پیر یا ندیقت و کافر شکیبیه  
موت بی پیر بموت جا بلیه شش شیبیه  
عیب پیران هر که از کوری و شیر میگزید  
بدگمانی را در باطن از فضولی توبه کن  
پیش هر درویش و خدای صاف و عاقل  
تو کجا دشتن احوال درویشان کجا  
عیب پوشی خرقه پوش را علی الا شرط کرد  
روز حفظ چند قول بعمل چنن مناز  
دم بخت اندر کلام این شهان دین من  
از بنی آدم هر آنکه معرفت حاصل نکرد  
فتوی و درین تقصاتی نفهم خوبست یک  
چاره دفع ریا حرفی نه معمول فقیه  
نیت عالم آنکه بر ریثت و الزام خلق  
نیت عالم آنکه غافل گشته از روز حساب  
عالم است هم مرد باش که دایم می کند  
چون خدای عالم صغری و کبری رشتنا  
روح را مرفوع نفس تند را محروم رشتنا  
ابره دراعه عالم بود زیبا و دلی  
حب دنیا را بر جرم اقول مصطفی است  
حب دنیا است شرک و پیشش شرک است

پرده احوال و این جامه وستر شد است  
خلصانه نوش بهر منکر آن شتر شد است  
ست آن نیک بد را کی گز و مبصر شد است  
پیر بی پیر شیطان گز نبی مخیر شد است  
کی بود مومن کسی گزوی نبی منکر شد است  
نیت پیرانیت که موت در چهره نیت شد است  
خوش کسی کو مر امام و پیر و مانبر شد است  
درد و عالم در ویا و حال تر شد است  
کز فضولی افسه مرد و دوست نکر شد است  
ورنه بهر عیب پنی هر که رفت آخر شد است  
همچو موسی بن زحال برخ چون اجر شد است  
آنکه او مبعوث بهر اسود و احر شد است  
در کلام آئینه بنی نیت باخر شد است  
زانکه محبوب العمل ناشیخ من کابر شد است  
در حقیقت کمتر از کا و خواست شد است  
فتنه گرد و چون بدست مرد بدگو شد است  
جمله اخذ به با صواب چون فرفر شد است  
جمله باقی نایش محفوظ و مستحضر شد است  
طالب طامع با وقاف از روز پور شد است  
از عملها آنچه کار آینه در مشر شد است  
بی نیاز از اصطلاح اصغر و اکبر شد است  
چیت غم گر عاری از تعریف و جبر شد است  
نسب صوفی را زابره پیر بهیا ستر شد است  
ترک دنیا هر عباد را مثال سر شد است  
این سخن مروی هم از یک عارفی آخر شد است

بیرا دیب



یشتی

من  
مست  
بنا  
مقد  
مست

۳۳۳ حب و نیداران دین فرض و کلید جنت است  
" میسر المر علی دین خلیه مخیر است  
۳۳۴ سرو آزاد از دزد دیبا سر سبز است  
" شد گردل حرم الت خارش آن جستجوی  
۳۳۵ نیت عاقل آنکه عمری در غرور و غافل  
۳۳۶ شد گرد قمار پشیمانی اکبر تا ابد  
۳۳۷ از گنه گشته پشیمان هر که استغفار کرد  
۳۳۸ توبه مقبول آن باشد که باز گنگنه  
۳۳۹ از معاصی پاک شد با توبه پاک لغو  
۳۴۰ این آن آلوده غریب پیدا کرد چون  
۳۴۱ حجت تارشا و وارادت را ولایت آورد است  
۳۴۲ هر که خود را در تقسیم چنین پیری را بهدق  
۳۴۳ در عرفان گنجوای جو چنین دریازلی  
۳۴۴ هر سیدی که عشق و شوق حق در سرقا  
" مهدی پیر خویش و محبت پیر گمان  
۳۴۵ معرفت روضه خدمت پیر محقق در ثواب  
" چله نمره ترک کرد بی پیر را گفتند از ان  
۳۵۰ پیر چون خواندت جوابش ده بقطع ناله  
" هر که با اخلاص جان و دل اعایت کرد از  
۳۵۱ روضه طهارت کرده نوره اصل زنی دیدار پیر  
۳۵۲ متصف لمحو ظن ذاتش با و صاف کمال  
۳۵۳ پیر را این پیش و سرودین ز ضعف پیش است  
۳۵۴ پیری بین شمع سان نوری بفانوس برون  
" باتن گشته سیه برنگر عرشش مسیر  
۳۵۵ از خدا و از رسول او خلافت یافته

حب اموال است مار و حب جاه اشر شد  
هم خطایات مع من جانب بود شد  
زود از شومیت ز را بر آن غمیز شد  
مستمر تا وقت مرگت غارش این گشت  
بوده و غافل ز توبه تا دم غمیز شد  
هر که در چشمش گناه خویش مستغفر شد  
پیش پیران آن گناه اکبرش اخضر شد  
غافر الذنب از زبان شیخ مستغفر شد  
هر که بعد از توبه همچون میت مقبر شد  
خدا را شاد شد ز غم زویده چون فرغ شد  
ورند هرگز هیچ زن زانیده بی شوهر شد  
در امان از کفر نفس ظالم اکر شد  
در جهان یا بد کسی که مقصدش تحف شد  
عشق پریش گو که هر عشق حق قنطر شد  
نافع آمد صحبت اغیار بس با ضرر شد  
مر عبادت های سفید ساله را همبر شد  
کای که صحبت به پیران چل چله بهتر شد  
زانکه اندم در جواب و ثواب و فرشت  
در حضور شیخ زود از صحبتش رنور شد  
زانکه روشن با حق بهترین مذکر شد  
پس یقین کن آنکه فیض سوتو میسر شد  
اکثر این طو اعدا و جال چون تر شد  
کری می ارشاد حق از لطف حق موثر شد  
کیتش با خلق دیگر بر آن گنگر شد  
دست پاکش مرید اندازد منظر شد



۳۶۰ استخوان شیر جنت عصمت طاعت ازو  
 ۳۶۵ شنبی را که گهی ترک ریاضت نافع است  
 ۳۶۶ کار و بار و اصل بنیابر طوری سزاست  
 ۳۶۷ بودن خیالی مطلق ز اوصاف بشر  
 ۳۶۸ مصطفی کو احسن الخلق از همه مخلوق بود  
 ۳۶۹ موجب لطف آن غضب بودی بغض و علییه  
 ۳۷۰ قول تج پیر جاز صد تقاضا آیده است  
 ۳۷۱ مار را آواز شیرین است اما مملکت است  
 ۳۷۲ اعظم الاسکان اداست افغانی اشجیه است  
 ۳۷۳ است مرتبه طریقت ناقبول هر و لی  
 ۳۷۴ گوهر بدویم رساله خوان و هم شیخ آذ ما  
 ۳۷۵ شکر ندگان طهر الدین پناه داشت باست  
 ۳۷۶ کاش تو با من گفتم چو در تسلیم او  
 ۳۷۷ شکر نگشت پیدا درین انواع فرح  
 ۳۷۸ از کرم خواهد مراد دین امان از هر خطر  
 ۳۷۹ خاکپایش چشم مار بهتر است از تو تیا  
 ۳۸۰ پابرهنه چون رشوق اندر رکابش میدم  
 ۳۸۱ بکینظر بر حال زار خاک بیچاره سکن  
 ۳۸۲ حبیب دامان دلش پر رشوق حق سازد بیکریم  
 ۳۸۳ لطف فرمان از کرم یک جرعه این تشنه را  
 ۳۸۴ هیچ شیخ این نظم من ورد المریدین نام نیت  
 ۳۸۵ هم بود نامش سزا بحر حکم کز فیض او  
 ۳۸۶ چار صد با چهل و چند بیات گوهر دایه او  
 ۳۸۷ بهر این نظمی که تاریرا بر شد بهر است  
 ۳۸۸ دصف شیخان اندر ضمن وصف شیخی

ثوم باشد گر مرید را بر این سر شد است  
 مبتدی بی امرش از تارک شود از عرش است  
 الیق طالب نیاز و ترک کرد و فرشت است  
 نیست ممکن سخن جان تا آدمی بیکر شد است  
 گاه گاهی در غضب چنان او محم شد است  
 همچنین ز ابتداء او دان گر کشش نظر شد است  
 در مذاق نفس تلخ مثل عاقه قد شد است  
 لطف خیر است اگر آوازه شهر شد است  
 هر که این نیست جز من گن که او بد شد است  
 هر که از فرمان شیخ راستین منفر شد است  
 بی رهند جز آنکه در زمان شیخ اصبر شد است  
 قوت مستظهر از نشی مستظهر شد است  
 همچو اسماعیل کور و والده با حشر شد است  
 تا وی از محض کرم غفور این غفور شد است  
 حال من چون واضح آن خاطر اخطر شد است  
 گردش در دماغ مایه از عنبر شد است  
 خار و خاشاک طریقیم بهتر از کلمه شد است  
 زان نظر باینکه خاک تیره زان چون شد است  
 چون گدایی در گهت این نفس افقر شد است  
 زین ز جلاب محبت پرترا ساغر شد است  
 زانکه در شش ساختن بر مرید اجد شد است  
 میوه زار اعتقاد هر مرید انضر شد است  
 بهر بر صوفی بمعنی سبزه گوهر شد است  
 فهم کن تا پنج سالش مرشدی بهر شد است  
 شیخ تا پنج او شیخان بهر دیگر شد است

در این بی

بیت







# در معیت حضرت سلطان المعانی از حضرت غیاث الدین میرزا اکمل الدین بیگنان بدخشی

صبحگاه بیرون ناکم سر سبز انور بود  
 خوش نصیبی در پای کردمش ابتدا  
 و تجلیهای حجت سر بلند و بهر دور  
 هر شب جمیع بود انجا اجابت هر دعا  
 هم ایوب عباس خضر انجا کند اکثر گذر  
 اوست بران شریف مستی ملت نما  
 اوست شیخ نجیب در شیشه زهر من  
 زلفیای جان دل فرزند خاص مصطفی  
 چون جمال الدین بجای سید و الاسب  
 کاین علم منصب جاه و شتم باشد کرا  
 هر جا شیخ میآید که از انقباس او  
 همچو دریا نوره گویای عرفان باجلا  
 آن آویز نیست فیض صفت خود مان  
 یافت تا حال شکر دولت بی منتها  
 حال در من نه ملک اند فلک ان بیخبر  
 تا بدن رستازه کردی از هوای از فضا  
 حیدر بر دل زد سلطان حسن لم یزل  
 طلب انبساط خوش بیل آسار و نوا  
 دل او آینه آسودم در دست شاه  
 هم مکان لا مکان از محل آن کرده با  
 تان پنداری که توحید حق حق صلح قی  
 این عنایت حق عایت بخشش فضل عطا  
 زنده رفتن چون شده بیرون او با شتر  
 و زکاتش چه میگویم که لاجسی شنا  
 شیخ داود امیر حیدر و خواج حسن  
 زیران کعبه الله در مدینه یا بجا  
 نسبت علی بابا بر ذی قدسی صفت  
 تا کنم تذکر این پاکان و گویم ماجرا  
 همچو خجی که گهر خفی است آن نور صبر  
 منقلب کردند از اجماع از قوم عدا  
 و در نیست از کمران گفتند حق از دود  
 بر چنین شیخ کبر پیران فیض الیقین  
 آن دل بینا می بیند از حق یقین  
 فیض بخشش از دهر آن آفتاب ضیا

یادش آمد بوستان فتح بخش و جانفزا  
 جنة الماوی است این یا ساحت خلد برین  
 از نزول قدسیان از دور و او یما  
 یادش آمد ای یکن بر و کرده نظر  
 ز اشیتان اتحاد شیخ حمزه مقدا  
 اوست برخت خلافت با شتاب قدم  
 اوست در جهان و تن بخشیده نوزیقا  
 خوش فخرش بر بود و کف تیغ جهاد  
 آمار دلی رسانیدش بدرجات علما  
 از صفات احمدی محمودات افکش  
 صد هزاران سهم بجان یافته نشو و نما  
 زن سبیلان جهان شد حشر سرباز  
 واقع اسرار حدت سالک اه فنا  
 گفته آنحضرت که نبوده حکم جزو حق  
 تا باین آتش نیار و عرش تا تحت الشرا  
 سقف مسجد خفت و ذری با شتر نوزیا  
 گشت چون آینه روشن از اصف  
 او چو طوطی شد سخن گو در امور بار صل  
 نزد خوبان نیست جز آینه خیزر باها  
 هست آن سر که بود معدن او غیر دل  
 کان بود شیر که خفی سوء ادب عین بیا  
 صورت انسان جوهر آری فی این فرق هست  
 اوید الله دست بی شک عالم فرما زوا  
 توده های خاک ساز دله از مینظر  
 شیخ احمد چاکلی اگر ده پر نورد دنیا  
 روپیشی آمده امرش ز صحرای بلد  
 ست بیرون از حد اوراق جمله اصفیا  
 مختصر کردم که یادش بران مرشد  
 آنقباب معرفت در زیر جلیاب جدا  
 و شیبای پنهانی کند سیر جهان  
 معجزات انبیا را خود تر و برود غا  
 روضه او صندل بود و دارالامان  
 نوبت خود را که انجا هر صبح و مسا  
 خاکبوسی میکند اهل همیشه بر درش

دامن کوی که انجا اوصاف باغ  
 مرقد مردان حق و مقصد صدق و صفا  
 کوه باران جای ابدال رجال الغیبان  
 و نه هست از طورین قطعه گشته جدا  
 اوست سلطان طریقت ناظم ملک مقین  
 اوست در دور لایت صاحب تاج و لوا  
 تا طقت شد بحجوبیت از حسن ادب  
 شد جهانگیر و جهان بخش و امیر محبت  
 حیرت اندر حیرتند از قربش افران او  
 و ان ضمیر روشن مراتب روی کبریا  
 چون بحق وصل شد شمعون شد از اوصاف  
 مثل خورشید بجان هر ذره راسا و دیا  
 مغز سر بگذاخت از گرمی ذکر کردگار  
 استش عشقیت اندر مغز جاتم کرده جا  
 بر بلند بهستی هم سراسر آب و ان  
 چون کشیده و جگر سوزی که فیت از کا  
 نوبهار عشق او چون بر کسی آورد و  
 ناظر رخسار او شد از رخا اندر لب  
 زان قامت که بجز آمد مساوات زمین  
 نشا توحید یعنی نفی کل ما سوا  
 ست مردان بهین توفیق شیران تر  
 سنگ لعل سنگار این کجا و آن کجا  
 آن کمالی که سر زده از جناب عزت  
 هر که دید آن آفتاب طلعت نظمت و ا  
 میر افضل خواج اسحاق قاری فصیح  
 بر لب داشت کرد انجا از و  
 عمر من باید و چندان و دل از نعمان حکم  
 بود در یک عالمی از بهنا و پیشوا  
 شیخ پاکان تا پیش بقصد از ازل  
 شو و غوغا میکنند آری سگان بیجا  
 حیدر کشمیر کان شد مطمع بد مزیر  
 زایانش از انکه در ده آفات و طبل  
 حجت حق است هر جنت و نسیان ملک  
 شاید دست کرم لطف کند سوی گدا



# در مبعث حضرت محبوب العالم از شاعر گرامی خواجہ محمد اسماعیل نامی کشمیری

تعالیٰ شد که شگفت از نسیم لطف یزدانی  
که تا شوی غبار از چهره گلہای لغمانی  
قلب کرد است از خون نوازش تہ کردی  
نسیم باد نوژی نمود این حسن ازانی  
رسا زہد بیلہ از مرشد وصل گل لالہ  
بہ تہنق ملین ہجو نوشہ سرو بستانی  
چنان از ہر دفع چشم زخم ایچین فصلے  
ہوای فردین سازد بہر سوغبہ افشانی  
از رنگ کبیری سیمینہ شدہ بہر گوی  
لب پہنچہ خندان بستی بر گرہانی  
زمین چون طبع کلین من نہر سوگلستان  
کہ چون موتی مزہ دریدہ اش شکست حیرانی  
حدیث سکون از او چون در گوش زد شود  
ہزاران فصل و دل بہر سنگ لغمانی  
چرا در دو ہم در ہم تو چون ارق گل ہے  
توجہ و کین از ان گلگون شرباب عرفانی  
بفصل یچین دانش سیدی کنای ہو  
کشم مداحی آن پادشاہ شہی جانی  
چراغ دودہ عالم فروغ دیدہ آہوم  
در یکتای ریاضی حق آگاہی حقد  
ملاذ و ملجا و سلام زبانت احمد  
شہ فاق خمیوم جهان محبوب جانی  
تفا سیر کہ امتاں بر دین از ہم ہر حال  
تجربہ جمع معزوقان بیلاب بریشانی  
من مورچہاں پرورہ اگر کم از شام  
بفرق من چو نشان از بند خد خدوانی  
بودستی نمایان از جہاد استخوان او  
غبار خاک کویت غیرت کحل صفائی  
کشم در شہر ظل جہت سربو عالم را  
بجا خویشم بیت از بایں آودہ امانی  
چہ توصیف کنہ نامی شہا ایتی فطر  
نمودی انیم المکن بوصف در سخن رانی

شقایقہای اتقان در حدیقہای کیا  
شد بر خطہ مشین باد فصل فردین  
در ایوان خود آسوی زلف از بہمانی  
سرو خوش بگلہا نکشاسر کردہ از ہر  
صبا تا از دل ایشان دایم باغ ہجرتی  
بر گل لالہ حرا کردہ امن صحر  
برون دست دعا آودہ در درگاه ربانی  
ندیم تا کہ دین فتنہ باغ آمد از کس  
چمن یکدستہ برستہ نگارستان ریحانی  
صحافہم ز سبزہ بر کن صفحہ صحر  
گلستان میکند چون کلاک کشیم گل افشانی  
زبان سکون شرح غصہ رسبل بر آودہ  
نی تصدیق یعنی نمودہ لمحہ جہانی  
بگلہای خنای کشتہ ہجرتی خشن گلشن  
چرا از حادثات ہم چو غنچہ تنگدلانی  
بیان بادہ فکر زمینہ بر دہر ساغر  
مکن در ادون طبل گران بان گران جانے  
ایام بہر و مولاتو قوام ملت بریضا  
طبع شکان علم و لب درین عرفانی  
کلیم طور شفاق و نسیم گلشن رافت  
طراز محدث بہر اید دین سلطانی  
بنام از دین شہی کہ تر تا تشریفیم  
شمار عرق عبادش فنون از ہم لغمانی  
گہر بایکہ توان یافت از بحر عیانت  
کہ دہم بوریای خوش باخت سلطانی  
اگر گمانش خوام بد بایش ضو از ا  
میان صحن ایوان فلاح رشید نورانی  
نسیمی از دست ای فہرہ گلشن صفوت  
تو کہ بال شفاعت از تجلی صفت فرشتانی  
چکہ گر شمع اقلیم بذل تو بر فرقم  
کہ تر پایہ قدر توست از ہم انسانی  
باوصفا تو ای غایب تر از آسمان پایہ  
نگاہی از نور عین عنایت از زود ایم  
کہ تا ہر عقدہ از کارم توان شہدای

کنودہ اید ابر بہاری دست باران را  
مشم با مطراز نسیم من روحانی  
خیزد ای کسا و مشکات تاری چو گشتہ  
بلوغ و باغ مرغان باغ خوش لمانی  
ز رنگین چمن بر دستہ گلہا جانستہ  
دور نامی غزل از فیض شبنم قف بستان  
صنوبر باہمی سرو از نوازی فہرمان نازد  
کہ دیدہ سحر دودہ عالم لغمانی  
بروی سبزہ چمن شیر خواران از سر فر  
زجد لہای آبی بستہ نقش خامہ مانی  
بفکر نیل از حیرت فرو افکنہ سر سبز  
کہ لاف سمیری باز لعل بخوان و منادی  
بیا انداختہ خلخل فر از شاخہ ر شگل  
خطا شد کہ اید این فی از ہم پیشانی  
الای سانی میمون بر غم حاصل مطعون  
ز جرم کفایت علم بر کجام اراج ریحانی  
شرابی دہ کہ تا از ان تقویت بر صفحہ کتبی  
سمی غم پیغمبر ظهور تو بر زمانی  
شہادت ثاب برج فیوض شوقت و جنت  
نسیم بوضہ لطف قسیم خوان احسانے  
جناب شجرہ ہادی دین مرشد عالم  
بنام ہمیش دیدہ شہنشاہی سلطانی  
میثابت و با ہم کردگان تہہ محض  
صدرا باشندان ہر حال از ادب دانی  
کہ ای آن دم بود عجیب گرہا ساز  
خطا باشد ایکس از اخراست و ربانی  
شہا گردی ز خاک خود قتان چشم من  
کہ تا جانان ہجو ان عالم از گلستانی  
تتالی گروای خوشیدہ گردون کرم بر  
محطہ عالمین کہ دم کشم از جود عانی  
بد و این تو حسان عرب گردہ میبود  
کہ ایون خاک ششم من کہ لافم از سخندانی



کتاب ستطاب

# شرح وزد المریدین

موسوم به

## دستور السالکین

در حالات و کرامات

آن سلطنت اراعی ملک منسی مملکت پیرائی اقلیم تقویٰ تحت شین ولایت هدایت تاجدار و یار سعادت ادیب مکتب شریعت و طریقت خطیب منبر معرفت و حقیقت ساقی سرستان جام شهود و حریف مقرران مقام محمود است با و فانی اند مرشد جاده بقایا و سبیل قبول خلیل کوچه و صول فخران اسرار معارف مطلع انوار لطایف پیر و تنگبر اصحاب رادت و اخلاص امیر کبیر باب سعادت انحصار نقش بند لوح رشیدی گنج بخش و یارندگان فقیری محبوب العالم سلطان شیخ حمزه مخدوم کشمیری قدس الله تعالی سره و افاض عینا بره +

من تصنیف

فرید الدین جید العصر نازل کیا علامہ بے بہتا واقف کنوز معارف و حقایق کاشف موز لطایف و قوانین مسندائے احکام شریعت و وفق افزائے ادب طریقت با و پیمائی جام معرفت اہتمامی مقام حقیقت مرشد خدائی عالم ربانی ابو حنیفہ ثانی محبوب حضرت محبوب سبحانی عزیز مصر شرفی کی حضرت شیخ بابا داؤد خاکی روح اللہ و روحہ و اوصول الینا فیوضہ و فتوحہ +

غلام محمد نور محمد تاجران کتب سری نگر کشمیر

مہاراجہ دیر گنجپارہ (۱۹) مایسمہ بازار امیر اکدل

در مطبع صابر الیکٹرک پریس لاہور یا ہتھام مسی ذاکر حسین منچر طبع گردید



شرح ورد المریدین

موسم :  
ستوری الساکینا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افتتاح قصیده نو باشارت بعضی اوصاف مرشدانه آنحضرت با رعایت حسن افتتاح یذکره و شکر  
 بادی افتتاح + المثنی

شکر قد حال من هر لحظه نیکوتر شد است به شیخ شیخان شیخ حمزه تامل میسر شد است  
الشرح و فی الحوائف قال قد توانی اولئک الذین یری القدر فیه جم اقتده فالمشایخ لما استروا  
اہلوا الاقدار بهم وجعلوا ائمة المتقین و فی تغیر الامم القشیری قال قد توانی و ممن خلقنا ائمة یهدون  
بالحق و یریدون الایة ان الحق یجری سنة بان الیخنی البیسط من اهل لہم غیاث و بهم دوام الحق  
فی الظہور و فی سناہ انشد اھضی شع اذا لم یکن قطب فمن ذل یدرید ہا و ہذا یتیم بالحق انہم  
یدعون الی الحق بالحق ہم قایمون بالحق یصر فہم الحق الحق اولئک ہم غیاث الحق ہم یقون اذا حطوا  
و یطرون اذا جربوا و یجابون اذا دعوا و سہد شعیب بن رباحی و رفیخہ الملوک آورده است

بدیت هر چه از گردون گردان میرسد از طفیل جان مردان میرسد و گر نباشد نفس ارباب شهود و  
 خود نگردد و در پرگار وجود و فی مرصع الباقی فصل پنجم در بیان احتیاج شیخ تربیت انسان  
 و سلوک راه قال الله تعالی قال له موسی ال اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا قال الی فی صلی الله  
 علیه وسلم اشیرخ فی قومہ کا البقی فی اتمه بدانکه در سلوک راه دین و وصول بعالم یقین از شیخ کمال  
 راهبر راه شناس صاحب لایت صاحب تصرف کزیر باشد بدیت از هر چه بخرمی است کویا می  
 به و وانکه زکھت بتان خرگاہی به و مشایخان بتان خرگاہی حضرتند کہ او کیا تحت قیانی لایعفی  
 غیر موسی را علیہ السلام با کمال مرتبہ نبوت و درجہ رسالت و اولوالعزمی در ابتداء سال ملازمت  
 خدمت شعیب پیدا است کرد تا استحقاق شرف مکالمت حق یا بد بدانان بد دولت کلیم الله  
 سعادت و کتبنا له فی الاواح من کل شیء موعظۃ و تفصیلا لکل شیء رسیدہ بود و پیشوای دوازده  
 سبط بنی اسرائیل یافته و جنگلی توریت از حضرت ملقی کرد دیگر بارہ در دبستان تعلیم علم لدنی  
 از معلم خضر التماس اسجد متابعت میبایست کرد کہ ال اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا  
 دانکہ معلم او را او این تحت الف باء انک ان استطعت معی صبرا می نویسید در واقعہ بگو بدیت



سوزیکه در هزار جان قربان است چه جای ذل زمان بی سامان است و مفتون و مغرور  
و محکوم این راه کسی است که پندار که با دیده بی پایان کعبه وصال ذوالجلال بسیر قدم بشری بیدلیل  
و بدیده قطع توان کرد تمیهاست تمیهاست لما تو عدول اگر چه در بدایت هدایت نه به پیغامبر حاجت  
و نه شیخ و آن تخم طلب است که در زمین و لها جز بتاثر نظر عنایت نیفتد خواجه علیه السلام چندان  
که توانست جهد نمود تا این تخم را در زمین دل ابو طالب اندازد و بی خواست خدا نتوانست با او گفتند  
آنک لاهدی من احببت الایه بیت سجده ای کسی تواند شد و بخدا از خدای برخوردار و  
ولیکن هر کجا آن تخم پدید آید و پرورش آن به پیغامبر شیخ حاجت نیست که و آنک لاهدی الی  
صراط مستقیم بداند که احتیاج مرید ساکن شیخ و اصل کامل از وجوہات بسیار است درجه اولی  
راه ظاهر کعبه صورتی بی دلیلی را شمس نام میگویند آنست با آنکه رونده آن راه هم دیده دارد هم تو  
قدم و هم راه ظاهر است و هم مسافت معین اینجا که راه حقیقت است صد و بیست هزار نقطه بنوا  
و عنصر است قدم زدند نشان یکقدم ظاهر نیست بلیت مردان ریش بهمت و دیده رونده  
زان از ره شان نشان ناپید است و مبتدی ساکن این راه اول نه نظر دارد و نه قدم تا آنکه  
ابتدای جمله را از دانه ظلومی و جوی بیرون بردند تا بحکس از خود هم بینائی و شتابانی این  
زند با خواجه کانیات می گفتند ما کنت تدری ما کتاب ولا الایمان و لکن جعلناه فیه انهدی بمن  
نشان ر من عبادنا تا بیابانی چنین پایان یقین باشد که بی دلیلی دیده پیش نتوان رفت و فی شرح  
مختصر الوفاة انه ای الله تعالی ولی الهدایة فسر با العلامة صاحب الکشاف بالدلالة الموصلة لقوله تعالی  
یهدی من یشاء الی صراط مستقیم الی البعضیه و بعض بالدلالة الی الی ما یوصل الیه و یضعف الاول  
بقوله تعالی و اما شود فیهدیم فاستجوب العی علی الهدی و الثانی بقوله تعالی انک لاهدی من  
احببت و لکن الله یددی من یشاء و احیب بالتحمل علی المجاز و رده بعض بان الاصل هو الحقیقه  
ولیس بقوی و ذکر فی شرح الکشاف انه یقوی بین تقدیمها الی المفعول الثانی بنفسها و بحرف الجر  
من اللام الی بابها علی الاول معنی الاول و علی الثانی بالثانی فعلی الاول یسند الی الله تعالی  
خاصه و یقنی عن النبی صلی الله علیه و سلم کما فی قوله تعالی انک لاهدی من احببت و علی الثانی  
یسند الی النبی کما فی قوله تعالی انک لاهدی الی صراط مستقیم و الی القرآن کما فی قوله تعالی ان فیه  
القرآن یددی للقی بی اقوم و الجملة استینافیه و المقدر هو السؤال عن السبب الخاص بدلالة  
الانک کما فی الجواب انکانه قبل الی الله تعالی ولی الاصل الی المطلوب بحفظ هذا المختصر فقیل ان  
ولی ذلک و بیایدانست که آنچه درین بیت گفته شده که شیخ شیخان مراد ازین شیخ بعضی  
شیخان است که اشارت بشیخان و قتی یا بطریق تفویض است چنانکه فرزند را وقت زائیدن به  
ابو القاسم و ابو بکر و ابو عمر و مثلاً می نهند بر امید آنکه کلان شود و فرزند آن می آرد که نام ایشان  
فلان و فلان باشد همچنین اینجا نیز بواسطه اعتماد بر کم مرشد علی الاطلاق و ملاحظه تو اتر و اتر  
و بر کانت مقتضایان این سلسله مبارکه مراتب از و بشا هده سن تربیت او مرشدان را امیداری



تمام است که بعضی مریدان او که با استعداد اند شیخ خواهند شد تا او شیخ این شیخان  
 باشد یا بطریق مجاز و مبالغه است که در کلام بلفظ شایع است فی کشف الاسرار التواضع فی المذبح  
 جایز التواضع المبالغات بلا کثیران فی تحت العرش کز مفاخرها السنته العشره درین باب اخبار و اقوال  
 و کتابها بسیار آمده که ذاتی بعضی الکتب یا باین معنی است که او شیخ جمیع شیخان است باعتماد  
 مریدان او زیرا که چون او شیخ محقق نخستین است موصل با نجد ایتعالی او خواهد بود و پس آن مقدار  
 که تربیت و برکت که از باب او بهر سزا شیخان دیگر خواهد رسید اگر چه در مرتبه بالعرض برابر او  
 یا از وی کمالان باشند زیرا که در کتب معتبره عقاید محقق گشته که اعتقاد مسلم مریدان آنست که  
 بعد از رسول صلی الله علیه و سلم پس از صحابه کرام او رتوان اند علیهم اجمعین بیکس یا بر مرجع و لا  
 تفصل نمیدهند چنانکه در شرح الامالی المسمی بنور المالکی مسطور است فحتاج فی کل عصر الی صاحب  
 ولایة فی الارادة لانی اخذ المذاهب الیه الاشارة لقوله علیه السلام من مات ولم یعرف امام زمانه  
 فمات میتة جاهلیة ثم الاعتقاد فیه علی نوعین سالم و غیر سالم اما السلم الذی لا یفضل احدا  
 علی مرجع الولاية سوی النبی و الصحابه و غیر السلم و هو ان یزج و یفضل علی منظر الولاية و البناء علی  
 الصبیح صبح و علی الفاسد فاسد علی المریدان بدینسانه لیس احد من مشایخ و قته ان یوصله الی الله  
 غیر شیخ و ان کان کل واحد من المشایخ موصوفا بهذه الخاصیه فانه لو خطر بال المریدان فی  
 العالم احدا ان یوصله الی الله تعالی غیر شیخ تصرف فیه شیطان علی المریدان بدینسانه لیس احد من مشایخ  
 جند من جنود الله تعالی لایح له التصرف فی المشایخ بان یفضل بعضهم علی بعض فان الفقر اقرقر  
 واحدة فاذا خطر باله شیء من بذایستغیث بالله من الشیطان الرجیم و فی خلاصه الاسلام  
 مسعله اگر ترا پسند که شرط بقای ایمان چند چیز است بگو سه چیز اول نشاء بودن  
 بیافتن ایمان دوم درویم بودن و ترسیدن از زوال ایمان سوم پرهیز کردن از چیزی که  
 خراب کننده ایمان باشد قولاً و فعلاً و اعتقاداً بدانکه مقصود از آوردن از مسئله اینجاست  
 که چون ایمان را که عبارت از تصدیق و حکیم رسول است علیه اسلام شرط بقای این سه  
 چیز است ارادت را که عبارت از تصدیق و حکیم خلیفه اوست بالتصدیق و حکیم او علیه اسلام  
 می باید که شرط بقا همین سه چیز باشد یعنی اول نشاء بودن بیافتن ارادت دوم ترسیدن  
 از زوال ارادت سوم پرهیز کردن از چیزی که خراب کننده ارادت باشد قولاً و فعلاً  
 و اعتقاداً پس اینجا باید دانست که درین بیت شرط اولین بقا ارادت لازم ترین  
 آخرین است مودی گشته بامع عبارت معنی بلفظ شکر که دلالت گشته است بر نشاء بودن  
 از یافتن ارادت و غنیمت شمردن آن و هر که این شرط محکم باشد بصورت ترسان از زوال  
 آن و پرهیز از آن از آنچه منافی و مضراً آن داند می باشد و ایضاً نظر باین مسطور تواند بود  
 آنچه مشهور است اگر کسی از مسلمانی پرسد که تو مسلمانی جواب الحمد لله باید گفت نه مجرد آری یا بلی  
 تا دین سپید را می شود و بلی جواب سوال که مسلم نام دوم آنکه این مسلمانی نعمتی است که بدان



منعم علیه شده شاد و نامتویم آنکه در مقابل این نعمت حمد میگویم و تاجیب آن نعمت باقی ماند  
بلکه زیاده هم شود و نیز ثواب ادای شکر نعمت که فرض است بیاید و همچنین اینجا نیز اگر مرید شیخی پرسند  
که آیا تو مرید فلان شیخی یا پیر تو فلان شیخ است میباید که در جواب الحمد لله یا الشکر لله گوید و از برای حصول  
فوائد مذکوره بعینها و در عبارت این بیت اشارت باین جواب ظاهر است و ایضا بدانکه فصاحت کلام  
نظم بعد از لفظ شکر و آنچه معنی آنست از برای ربط بر سبب شکر لفظ که استعمال میکنند چنانکه ملا  
طال در خانه مشغول خود آورده

### بیت

شکر لله که این حجت کلام شد بکام دل شکسته تمام  
و گاهی استعمال آن میکنند چنانکه مولانا عبدالرحمن جامی درین رباعی گفته  
مری شکیبای ستودم خود را در شیوه صبر می نمودم خود را  
چون خبر آمدن آن صبر شکیبای المنة قد از مودم خود را  
پس پوشیده نمائید که بیت مطلع موافق قسم دوم است و ایضا میباید دانست که چون درین بیت بلفظ  
ماضی اقرار تکلم است شیخ خجسته شیخ مذکور که وی نائب خلیفه رسول خداست و اعتراف گویند و خوا  
است بر شریعت و مقتدای آن تابع پیغمبر علیه السلام چون این بیت بوافقت دل خوانده شود و بر  
خواننده بخواند اولین مؤمن و مرید شود و در تکرار خواندن تجدید ایمان و ارادت که نیت استعمال میشود  
پس هر چند تکرار بیشتر کند ثواب بجا آوردن سنت بیشتر یابد و لهذا گفته شد که ابیات این منظومه  
لائق و در ساختن است مرموز بدان را که در تکرار آن ثواب بسیار و برکات بسیار است و بملاحظه  
انجین ابیات این رساله را و و من الله علیکم نام که ده شده و اما یکی از دلایل آنچه گفته شد که ارادت  
عبارت از تصدیق و تحکیم خلیفه است این است که در شمایل لایقیا در بحث اثبات خلافت مرثیه  
را ملاحظه است که قال علیه السلام من ایچی سنی فیو خلیفتی و خلیفه الانبیاء من قبلی و در اجاب العلوم  
ما نور است که قال علیه السلام علی خلفای رحمة الله من خلفاء من قال الذین یکون سنی و یعلمونها  
عباد الله و در عوارف مذکور است که و امی اقتداء بر رسول الله و اکرم الاعداد بر نبی و عار  
الخلق الی الحق و قد ذکر سبحانه و تعالی فی کلام القدیم حکیم الامت رسول الله صلی الله علیه و سلم و حکیم  
المریثیه اجاب سنده ذلک التحکیم قال الله تعالی فلا وربک لا یؤمنون حتی یکموا فیما شجر بینهم  
ثم لا یکدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت و سلوا السلیما و ترجمه آیت فی تفسیر الکاشفی در معالیم  
آورده که میان زبیر و عاتم بن ابی بلقیع محاصمتی واقع شد در راه آنی که هر دو از آن هر  
مزد و عاتم خود را آب دادندی چون محاکمه ایشان بحکم عسید الم علیه الصلوة والسلام افتاد فرمود که  
ای زبیر آب ده زمین خود را پس بهایگزرا عاتم در غضب شد از وی بی ادبی سخن گفته که مضمونش  
مشتمل بود بر تحقیر بجانب زبیر حق سبحانه آیت فرستاد که فلای یعنی نیست حقیقت ایمان  
چنانچه گمان میرید و در یک بحق پروردگار تو لا یؤمنون ایمان نخواهند آورد حقیقت ایمان  
حتی یکموا کرد قتی که ترا حکم سازند فیما شجر بینهم در آنچه اختلاف افتد میان ایشان و تو حکم



کنی ثم لا یجد واپس نیابد فی آنفهم و نفسهای خود حرجاً شکے یاور و یارهای خود گرانی و تنگی  
مناقضت از آنچه تو حکم کرده هر چند نمی لغت طبع ایشان باشد و یسماً و تسلیماً منتفا و کردند  
بفرمان شما فرمانبرداری بظواهر باطن بی اعتراض و معنی لغت و فی العوارف و بعلم المربیان اشیخ  
عزیزه تذکره من الله و رسوله و ان الذی یعتقد مع اشیخ عوض عن لوکان فی زمن رسول الله صلی  
الله علیه و سلم و اعتمده مع رسول الله

نظم

پرتو بدر منیر معرفت بر هر که تافت  
پیر انصار آن محمد را بهالی می کند  
و با دلصورت دل خود داده کسلی است  
شیرین که رود جانبا و صورت معنی است

و بعضی از دلائل مثبتة آداب خلافت و نیابت رسول ص مرثا یحسین تحقیقین را در بیان آیت  
مبتینه آداب صحبت و زیارت ایشان چنین خواهد شد ان شاء الله تعالی

المؤمن

یافت چون بهنامی آن غازی نامی دین

پهلوانی در جهاد نفس و آورش دست

الشرح یعنی چون شیخ ممدوح بحکم الاسماء تنزل من السماء بهم سامی امیر حمزه عم سید الانامی  
که در پهلوانی غزا و جهاد با کافران و شهادت بسبب آن مشهور و نامی بود یافته پس برکت مشارکت  
این نام همچون بهنام خود پهلوانی زورآورش دست در جهاد نفس که جهاد اکبر است و انشاء الله  
رحلت بهم درین جهاد مانند او مشرف به شهادت و مجری بجزای آن نیز خواهد شد چنانکه در رساله  
شیخ عثمان مغربی مذکور است که هر که بیکانه شود در جهاد مجاهده برای خداوندی شهید باشد بهر وقت  
که مرگ بوی رسد چه مجاهد و عزت بحقیقت آنست که با تن هوای خویش خاص از برای خدا  
جهاد کند و سید عالم فرمود است رجعتاً من الجهاد الا صغری الجهاد الا کبر و جهاد اکبر حرب کردن  
بافسوس خویش است و آنست این حرب ذکر است و تقوی و فی مشارق الانوار قال بل استطیع  
اذا خرج الجهاد ان تدخل مسجد فتقوم ولا تقطروا الصوم فلا تقطر قاله لرحل قال ولنی علی عمل بعدل  
الجهاد ای فی الثواب و الدرجه و فی لب الباب در بیان جهاد و آن در صورت غزا باشد با کافران  
و کسب معنی محاربه باشد یا شکر هوا و شیطان اول را جهاد اصغر خوانند و ثانی را جهاد اکبر و یقین  
میدان که تا در محره مجاهده بشیر ریاضت نفس رعنا را بر بنداری دولت غنیمت و الذین جهادوا  
فینا لنهینهم سبلنا نه بینی قوله تعالی ان الذین آمنوا و الذین هاجروا و کمال الهجرة مفارقة الاخلاق  
الذمیه و هجران النفس فی ترکها بتها الی ما تدعو الیه من شهواتها و من ذلک هجران اخلاق السوء  
کالحرج و التبا عین الاوطان الذمی باشریه الذلک ثم الهجرة من الاوطان المحظوظ و النصیب  
اوطان رضا الحق فاما الذین آووا و انصروا فهم الذی یوثرون انفسهم علی انفسهم و لو کان بهم خصه

نظم

تفسیر قشیری

ای خاک نکو جهادی میکند بر بدن زجر و داد میکند تا زنج آبجانی و ارب  
بر خود این رنج جهاد می نهد بهر کن تا میتوانی ای کیا در طریق انبیا و اولیا



کافرم من گو زبان کرد است کس در ره ایمان و طاعت بکنش  
 جان پسر کن تیغ بگذار ای پسر هر که بی سر بود ازین سر بر دسر  
 شیخ عباس که بر امیکش به شهادت نود بار زهر محاربه چشیده و در آخر حقیقت حال حال حقیقت  
 بین و داناشد روی از حرکت جهاد و اخگر بیدان جهاد و آیه نهاد المشاهدة میراث الجاهدة مثنوی

گفت عباسی نود بار آیدم	تن برهنه بود که زخمی آیدم	تن برهنه میشدم من پیش تیر
تا یکی زخمی خورم من جایگر	بر تنم یک جا یکی بی زخم نیت	این تنم از تیر چون پرویز نیت
لیکتم نقل نیاید تیر با	کار سخت است این جلدی با	در جهاد اگر نکندم بدن
در ریاضت کردن لاغر شدن	با یک فصل غلایان آمد بگوشت	که خرمیدند خیش غر و کوش
نغمه ز باطن مرا آواز داد	که بگوشت خور نندیم با داد	خیز هنگام غر آمد بر و
خوش را در غر و کردن کن کرد	گفتم ای لغز خبیث یوفا	تو کجا میل غذایت از کجا
است گوی فضل این حیل گریست	در نفس و شهوت ازین کی گریست	و نه گوی راست جمله آریست
در ریاضت سخت ترا نشاء است	نفس با ناک و در آندم از درین	با فصاحت بی دمان اندر نشون
که مرا بر روز اینجا میکششی	جان من چون جان کیران میکشی	همچو کس نیست در عالم خبر
که مرا تو میکششی بخواب خور	در غر و باجمه بیکش غم از بدن	خلق بیند مردی ایشار من
گفتم ای نفس که منافق زبستی	هم منافق میری تو کیستی	در دو عالم تو مرئی بوده
در دو عالم تو چنین پیوده	نذر کردم که ز خلوت هیچ من	سر و تن نام جو ز تن این بدن
ز آنکه در خلوت سر نخیز کن کند	نیز برای وی مردون کند	این جهاد و صغیر است آن کبر است
هر دو کار تیرم آوید را	کار نکس نیت کور عقل و دهن	بر دامن چون بچیدم دهن موش

عزالت

سهیل شیری دان که در لشکر شیر ازادان که خود را بشکند  
 الملقن

والذین جاهدوا و اؤانوه و سعوا و جهد کرد  
 حق نمودش راه پس هادی بجز و برشت

الشیخ در ترجمه تشریح آورده است قال الله تعالی الذین جاهدوا فینا لنهینهم سبلنا یعنی  
 آن کسانی که مجاهدت طلب قرب ما پس آید ما نیز راه خود بدیشان نمائیم فی شمایل الاتقیاء قول  
 ابی علی و شاق اصل مجاهده باز داشتن غوی نفس است از ماکولات و مشروبات برخلاف هوا و فی المصدا  
 چون مرید صادق را بتدار فضیله و الذین جاهدوا فینا قدم در راه طلب نهاد و بکنند جذبات عینیت  
 روی دل از مافات طبع و مستلذات نفس بگرداند و متوجه حضرت عزت گردد و حضرت عزت برشت  
 نهینیم سبلن جمال شیخی و صلح کامل و ساکات در آینه دل او بر عرض کند مجذوب که مجذوبان  
 شیخی را نشانند اگر چه ساکات هم مجذوب باشد اما مجذوب ساکت دیگر است و مجذوب مطلق دیگر و چون  
 مرید صادق جمال شیخی در آینه دل مشاهده کرد در حال بر جمال او عاشق شود و قرار دادم از و خبر د



و منشاء جمله عبادتها این بقراری و عاشقانه است فی رساله غوث الاعظم رضی الله عنه یا غوث  
 من اختر المجاهدة لی و فی خبری فله مشاهدتی انشاء اولایا غوث لا بد للطلابین من المجاهدة کما لا بد لهم  
 منی پوشیده نماند که مراد از مجرور برای خجالت بخت است از تمام عالم باین معنی که هر طایفه که  
 بصدرق و ارادت پیش او آید به نیت استرشا و خود را تسلیم او کند پس بی هدایت و ارشاد برآید  
 که او را حق تعالی نموده است تواند کرد خواه آن طالب زایل مجرور یا از ساکنین بر باشد و در رساله اقبالیه  
 مسطور است که هر چند بر مرشد واجب نیست که گوید من مرشدم و خلق را دعوت بر خود کند و ارشاد  
 نماید چنانکه لازم پیغمبر است که ایشان را فاضل است که گویند یا پیغمبریم اما چون کسی بیاید و خدایتعالی  
 باطن او را بنور ارادت منور گرداند و خود را تسلیم مرشد کند و نگاه بر مرشد واجب باشد که بجان و  
 دل خدمت آن طالب کند و بهر چه پیش افتاد و در آن است بدان گوش دهد و از هر چه او را در آن  
 مضرت در طریق او را از آن باز دارد و نیک بد با او بگوید و وجهیکه مصلحت او در آن بیند  
 و اگر درین تقصیر کند خداوند در آن مواخذ باشد بعد از آنکه آنچه بر مرشد واجب است بجای  
 آورده باشد مواخذ نباشد باقی سعادت و تفاوت بدست مرشد نیست بید حق تعالی و عنایت او  
 باز بسته است آنکه لایق من اجبت و لکن الله یهدی من یشاء نفس قرآن است و همین  
 پیش نیست که هر کس بخواهد مأمور است از او آن میخواهد که بدان مشغول بماند و امید سعادت  
 داشت و الا یضانی هذه الرساله لازم نیست که هر کس را شیخ بمریدی گیرد او صاحب کمال گردد چه در اصل  
 فطرت میباشد که او را باین کمال باشد و همچنین شاگرد نیست که در هر که از او کمال مشاهده نکنند  
 او را از دور برانند بلکه بسیار است از بیت کنند که تا یکی بدرجه کمال رسد و شیخ همچون صیاد است  
 که دام می نهد لازم نیست که همه شایه باز و دام افتد اگر بدست صیاد اختیار بودی بدام جز شایه  
 نیامدی اما این سعادت از روزی تقدیر درمی تابد و الا یضانی چه نسبت که شیخ در مرید خود  
 آموخت و بهر چیز است که واجب است بر شیخ که مرید را آموزد و آنکه مرید نتواند آموخت طلب  
 ارادت و عشق است و آنکه نتواند آموخت عبادت و خلق و ادب است کسی که معشوقی باشد  
 او را توان آموخت که این خانه معشوق بکدام کوی است و توان آموخت که در آن خانه معشوق  
 با مردم چگونه زندگانی کن تا ترا منع نکنند و از وصل یا از معشوقی باز ندارند و توان آموخت که  
 چون معشوق را یافتی ادب خدمت او چگونه نگه دارند تا ترا از دست بستانند اما خواستن  
 معشوق و طلب او و بیداری شب و بقراری روز و انتظار معشوق بچشم در باطن او نتوان  
 الملقن

استقامت چون نمود اندر عمل و با علم  
 علم عالم بعلمش حق داد و دین پرورش است

الشیخ قال علیه السلام من عمل بما علم ورثه الله علمه عالم بعلمه بکذا الراویة المشهورة فی  
 الکتاب الحقائق قال علیه السلام من عمل بما علم و قف لما لا یعلم معنی چنان باشد که بر که کاف  
 بند و آن علمی را که داند خدایتعالی شایسته عملی دیگر گرداند و علمی دیگرش آموزد که نمیدانست



آزادانه هر که خواهد که تا علم بسیار آموزد و که پر سرگاری کن که علم و قرآن خداوند  
 تعالی آموزد اند که آنرا که خواهد آنگاه راز و دتر آموزد اند که پر سرگاری تر باشد چنانکه در قرآن  
 گفته است آن تقوا الله يجعل لكم فرقا مانع من ان تكونوا من الضالين چنان باشد که اگر پر سرگاری باشید شمارا  
 چنان گردانم که حق از باطل جدا کند و نیک از بد بداند و حلال از حرام بشناسد گفت که  
 از شاگردی کردن پیشتر شما را علم بیاوزانم و مانند این در اخبار بسیار است و در خبر آنکه  
 از آن بدو که فی الدنیا تقر بوا منه فانه تلقى الحكمة معنی چنان باشد که برادر مومن شما در دنیا  
 رغبت کم کند و پارسائی بردست گیرد و پر سرگاری پیشه خود سازد و نزدیک شوید  
 که او را حکمت در دل نهند و از اینجا است که شقیق لجنی را گفتند که رحمت الله چنان علم از کج  
 به سوختی و ندیدیم که پیشتر بجای شای گردی کردی او گفت که سی سال است که تا دیرین درگاه  
 خدمت کتم تا علم بیاوزم بدانکه بقید استقامت اثبات بدان است که باعمال بوالهوسان  
 علوم لدنی حاصل نمیشود چنانچه شیخ ربانی اوحد الدین الکرمانی فرموده است **نظم**

اسرار حقیقت نشود حاصل سوال      نی نیر بدر بافتن حشمت مال  
 نادیده و دل خون کنی نخبه سال      هرگز نندید است از قال محال

و فی الرسالة القشیریة قبل ان الاستقامة لا یطیقها الا الاکابر لان الخروج عن العهود و استقامة  
 الرسوم و العادات و القيام بین یدی الله علی حقیقة الصدق و لذلك قال علیه السلام  
 استقیموا و ان تحصوا **المتمن**

چون خدا علم لدنی کرد تعلیمش ز مهر  
 بهر اسرار الهی عالم امهر شد است

**الشرح** امهر یعنی زیرک تر اسم تفضیل از امهر که مشتق است از مهتر و با مهتر که در مصراع  
 اول یعنی لطف است صفت ابهام و اشتقاق مرغی گشته و صفت یک عالم بلفظ ماهر و شرح  
 جماعت علما و بلفظ مهتر در کلام عرب بسیار متداول است و در مسابقت باقی الفاظ پیش  
 و اما بیان پوشیدگی نیست اما مناسب می نماید که در بیان اثبات علم لدنی و فضیلت این علم اهل  
 آن نقل چند آیات و اخبار و آثار اینجا بقریب نوشته میشود و قال الله تعالی و آیتنا من لدنا  
 علما تفسیر این آیت که نص است در بیابان در بیان نسبت خضریه نوشته میشود ان شاء الله تعالی  
 و فی تفسیر زبدة الحقائق قال الله و اتقوا الله و علیکم الله یعنی بترسید از قهر الهی و پر میرید  
 از مایه وی الله تا بیاوزاند علام الغیوب شما اسرار علوم ذات خود چون حقیقت طالع سید  
 حق تعالی بهانم او را علم انبیا و اخص اولیا بواسطه غیر تعلیم کند و آن علم من لدنی است و فی  
 تفسیر الرموز قال الله تعالی و الذین اتوا العلم درجات مراد از این علم علم لدنی است که حقیقت  
 بواسطه غیر و بی تعلیم معلوم بعضی از امتان حضرت را از لدنی فرموده که این علم است بر لوح و اما  
 اولیا الله بعلوم الله ثبت شود و بر صفحه صمیمه منزه کاتب و حق مخفی مرقوم گرداند این علم از حجب



است که در تقریر نیاید و عظمتی است که در حیز تحریر نایجاد قال الله تعالی یوتی الحکمة من  
 لیس آ و من یوت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا و فی دستور المجهود سلم خلقی باشد از غلایق الله که سبب  
 ارتقاش علوم بود و در لبا قال النبی صلی الله علیه وسلم اول ما خلق الله القلم و قلم مرصیت را چون  
 قرص آفتابست مرصرا چنانکه ذات و صفات خدا تعالی مشاهدات و صفات خلق نیست قلم حدیث  
 نیز مثال قلم خلق نیست فی مقامات خواجه بهاء الدین نقش بند قدس سره در فائحه العلوم از بعضی عارفان  
 منقولست هر که ازین علم صدقیان و مقربان او را نصیبی نباشد بر بدی حال او در آخر نفس می ترسم  
 و اندک خرابی نسبت منکر این علم آنست که هیچ وجه ازین علم محفوظ نگردد و علامت آنکه شمه ازین  
 علم در تمام جهان او رسیده آنست که تصدیق کامل او را بحقیقت این علم حاصل باشد و بجهلی وجود  
 اهل این علم تسلیم باشد و فی تذکرة الاولیا حسن بصری روزی بصومعه راجعیت و گفت از ان  
 علم ما که نتعلیم بوده باشد و نه شنیدن بواسطه خلق تو فرو می آید مرا حریفی بگو گفت کلامه ریما  
 رشته بودم که بفروشم از ان قوتی باز نم بدو دیم بفروشم یکی درین دست گیرتم و یکی در آن دست  
 ترسیدم که اگر هر دو در یکشت حج شوند مرا از راه ببرند فوتم و ایمر این بود و فی احیاء العلوم مقد  
 کان اهل التوابع من علماء الظاهر مقرین بفضل علماء الباطن و ارباب لقلوب و کان الشافعی  
 یجلس بین یدیه شیخان الراعی کما یجلس الصبی فی المکتب سببا که کیف تفعل فی کذا و کذا فافقا  
 له مشکک یال هذا البدوی فیقول ان هذا وفق لما علمناه و کان لما احمد بن حنبل و یحیی بن معین  
 یختلفان الی معروف لکرخی و لم یکن فی علم الظاهر بمنزلهما و کانایا لانه کیف تفعل و قد قال  
 النبی علیه السلام لما قیل له کیف تفعل اذ جاءنا امر لم یجد فی کتابی لائسته فقال سلوا الصالحین  
 و اجعلوا شوری بمنهم و لذلک قیل علماء الظاهر زینة الارض و الملکة علماء الباطن زینة السماء  
 و الملکوت و قال الجبید قال لی السری شیخی اذ اقمتم من عندی فمن تجالس فقلت المحاسنی  
 فقال نعم فخذ من علمه و اذ به دوع عنک الشیقة للكلام و رده علی التکلمین ثم لما ویت سمعته یقول  
 جعلک الله صاحب حدیث اشار الی ان من حصل الحدیث و احلم ثم تصوف فله و من تصوف قبل العلم  
 خاطر غفله و فی دستور المجهود امام احمد بن حنبل زیارت بشرحانی بسیار رفتی از آنکه در حق او ارادت  
 تمام داشتی اصحاب طوبی لهم حسن مآب احمد را گفتند که تو در تفسیر و حدیث فقیه و عالمی بلکه مجتهدی  
 چرا هر وقت پیشش شوریده میروی چه لایق تست احمد گفت که این همه علوم که گفتید من به اندوه  
 میدانم لکن او تعالی به از من می شناسد

بیامت

هر آن کز ره معنی ترا سرارش خبر دارد  
 هر آنچه از گفت او آید بدیها دار دارد

من باع

ای پیکار خسته کی که داری بیان دست  
 با من گوی جز سخن در فشان دست  
 حال ز زبان دو شنیدن چه خوش بود  
 یا از زبان آنکه شنید از زبان دست

و فی تذکرة الاولیا امام احمد را گفتند محبت چیست گفت از بشر رسید تا او زنده باشد من



این را جواب گویم و فی نفحات الانس جنید قدس سره گفته که وقتی پیش سری اقطی بودم قومی  
 بر در سرائی نشسته بودند مرا گفت که کیست بر روی بیگانه نیست گفتند درویشی است همین کار  
 میجوید گفت ویرانخوان خواندم سری با وی در سخن آمد و در بماند سخن چنان بارید که من  
 هیچ در نیافتم تنگدل شستم آخر گفت بوی که شاگردی کرده گفت بهتر مرا استاد است و فیض  
 نماز بوی میباشد آموخت اما علم تو حیدر و مرا تلقین کند سری گفت تا این علم در خراسان بود همه  
 جای بود چون اینجا رسیدیم جانیابی و فیها ایضا ابوعلی سند قدس سره از استادان بایزید است  
 بایزید میگوید که من از ابوعلی علم فنا در توحیدی آموختم و ابوعلی از من الحمد لله نقل هوا صدی آمو  
 و کذا فی العوارف قال بویزید البسطامی صحبت ابا علی السند فکنت القننه ما یقیم فرضه و کان  
 یعلمنی التوحید و الحقایق صرفاً

الملتن

مشکلات و اوقات سالکان را زین سبب  
 پیش از تعبیر کردن اسهل و آسیر شد است

الشرح یعنی از آنکه او را علم لدنی است تعبیر و قایع سالکان او را آسان شده از آنکه  
 علم تعبیرات و قایع هم از علوم لدنی است که جز تعلیم علام الغیوب حاصل نمیشود و کما قال قد تعالی  
 حکیمان یوسف علیه السلام رب قد آتیتنی من المملک و علمتني من تاویل الاحادیث و تغییرات  
 حضرت محمدی میان اصحاب و مخلصان و مریدان ایشان مشهور است و بعضی از آن درین رساله نیز  
 چند جای مذکور خواهد شد ان شاء تعالی و مطلق علم لدنی داین نوع او که تعبیر و قایع است از اوصاف  
 مرشدان است زیرا که صاحب مرصاد العباد داین را از جوهرات احتیاج شیخ شمرده جای که گفته وجه تفهم  
 آنکه روند راه را در سلوک را هنگامی که از غیب پدید آید و قایع بر او ظاهر شود و آن هر یک  
 اشارتی بود که از عیب نقصان زیادت مرید و ولایت سیر و قدرت او نشان صفا و کدورت دل  
 و معرفت صفا و ذمیمه و غیبه نفس علامت محبت و یارویی و احوال شیطانی و نفسانی و رجات  
 باشد و دیگر حانی از قایع که در حضور و غیبه و مبتدی برین سیح و قیوف ندارد و نشانی از آن  
 این معنی همه زبان غیب است و زبان غیب هم اهل غیب مانند پیش منی باید مؤید بتائید الهی و مستم  
 بعلم تاویلات غیبی و در خدمت مشایخ استغفار تاویلات و قایع خود و دیگران کرده و آموخته چنانکه  
 یوسف علیه السلام گفت رب قد آتیتنی من المملک و علمتني من تاویل الاحادیث تا بیسان  
 قایع و کثرت احوال هر یک کند و او را بتدریج زبان غیب در آموزد و مستم و ترجمان او باشد  
 و الا ازان اشارات و معارف محروم ماند و ترقی نمیرشد و معرفت مقامات حاصل نیاید

الملتن

روشنش از قرآن گشت هم اسرار آن  
 هم خواصش دید هم الفاظ آنش از بر شد است

الشرح از بر معنی یاد معنی این بیت موافق قاعده است که نزد مشایخ مشهور است که چون کسی را  
 از کثرت مداومت در خواندن با صدق و اخلاص قرآن باو عاینکه یادگیری ملک حاصل شود یعنی



انوار و اسرار و خاصیت آنش درین جهان روشن شود و این علم نیز از قبیل علم لدنی است بعد  
از آن اورا رسد که آنچه از این نوع فائده مجرب کرده بخلصان خود حواله کند و تائید برکت  
او سرت کند و در نزدیکی تائید حاصل شود انحضرت محمدی مد ظله میفرمودند که من در احوال  
مجاهده بصدق و شوق بسیار در سبیل بنهار ملازمت تلاوت قرآن بشمار کردم تا حدیکه تمام الفاظ  
آن یاد شد و حضرت رب العالمین و اکرم الاکرامین حلاوة تلاوة چسبیده و انوار و اسرار و خاصیت  
آن روشن گردانیده که بعضی از آنها تجربه کرده شد بعد از آن چندگاه از رعایت حفظ آن پرداخته بجز  
از چند مورد موقوفه اشتغال با فوایح از کار حواله یافته از شیخ خود کردم تا تائید آن نیز برداشتم  
بعد از آن مشغولی سلوک بقامات جدیده نگذاشت که از تکرار میگردم الفاظ قرآن بترتیب سی  
گشته و لیکن من مخلص ایشان در ایام خدمت هر گاهی که قرآن پیش ایشان شمر جا که میخواندم و  
ایشان گوش میدادند گاه گاه خلاف کرده میفرمودند که من اینچنین یاد دارم بعد از تفحص با خلا  
روایت یا سهولسانی من یا غلطی آن مصحف که از آن دیده میخواندم و بر آمدی و بعضی سوره آیات  
را وقت حواله کردن بیان خاصیت میکردند که من مخلص در انشای مطالعه منافع قرآن یا تفاسیر  
ایشان ظاهر مطالعه آن نکرده بودم موافق بیان فرموده ایشان مییافتم و این سبب مزید  
یقین من میشد که خداوند تعالی میگویم و گاهی از بعضی ایشان میسرانیدم گاه خوشحال میشدند  
گاه خشمناک شد میفرمودند که آیا ترا تا غایت تصدیق بقول من نبود تا آنکه اندکی بلکه از صدیکی  
از آنچه حق تعالی خاصیت این آیات بمن روشن گردانیده بتو ظاهر کردم و من بمعذرت پیشین ده قصه  
و لکن لیکلمات قلبی یاد میدادم و ایشان میفرمودند که کم بهمت مباشید با صدق و اخلاص در  
ملازمت آن مداومت ننماید تا شمار نیز بی احتیاج بکتاب حق تعالی روشن گرداند و همچنین در  
نفحات الانس سطور است که عین القضاة همدانی در مصنفات خود از شیخ برکت همدانی حکایت  
کنند و یکی میگوید که شیخ برکت جز فاتحه و سوره چند از قرآن یاد ندارد و آن نیز بشرط بر نتواند  
خواند و قال بقول نداند که چه بود و اگر است پرسید حدیث موزون بر زبان همدانی نتواند کرد  
و لیکن میدانم که قرآن او داند درست و من نمیدانم الا بعضی از آن و آن بعضی بهم نه از راه غیر  
غیر آن دانسته ام بلکه از راه خدمت او دانسته ام اما این مولف مخلص ایضاً فضايل تلاوت من  
این بیان اینجا درین شرح نوشتن مناسب مینماید فی شمایل الاتقیاء قال الله تعالی افلا یتدبرون  
القرآن فرمان میشود پس چرا فکر نمی کنید در قرآن خواندن تا معانی بطنی و اسرار اصلی کلام الله  
بدانید رساله وحی الله امام جعفر صادق و الله لقد تجلی لعباده فی القرآن و لکنهم لایعلمون  
بدرستی سستی که حق تجلی می کند به بندگان خود را در تلاوت کردن قرآن و لیکن ایشان را معلوم  
نمی شود کتاب تهذیب اگر خواننده قرآن از صفت بموصوف رود و انوار کلام حق بر روی مبخله  
شود و اقیق معانی اسرار فرقی گردد از صفت بموصوف و فتن آنست که وقت تلاوت  
تفکر مینماید که چه فرمان می شود و بجهت ترغیب کند و از چه ترسب مینماید پس از این صفات ذاتی بذا



فکر کند که الله تعالی مرا انجمن میفرماید این چیز منجی کند این طریق در پرده سخن مجرب شنیدنی است  
 اگر بتدریج بدین عمل کند و اطاعت او امر واجب بیندازد توای اجتناب نماید قاری را تالی گرداند و  
 با صفات ذاتی اش معرفت از ذاتی فرماید بعد به بی پرده سخن مجرب خود هر که بدین نوع تلاوت  
 کند معانی او که نمیدانست حق تعالی او را بر سر قرآن و رموز فرقان تا شریکوار صفات ذاتی خود  
 بخشد علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم سیر این معنی است و مراد از قلم قلم الله است و قلم الله نور  
 مستدایل دولت اسرار کلام ربانی و فهم سعادت رموز فرقانی بجز و التماس حاصل شود کما  
 قال علیه السلام اقرأ القرآن فالتقوا عن الله رساله بحدی قاری وقت تلاوت خود را بکلام الله  
 سپارد و چنانچه حق پیران است یعنی دل را بدست اسرار قرآن منظور دارد و چون سیری از ان  
 روشن شود بهمانجا با سیر او از ابر خاطر نقش کند و شاید وقت خود سازد پس یقین کلام خود را  
 بدو نماید چنانچه حق نمودن است پس هر چه در عالم غیب و بهادت الهی دهد و تاثیرات آن آن بود  
 که تالی آیت و نزل من القرآن ما یوحی و رحمه للمومنین بانقود و سیمیه بر مومن و مومنه خوا  
 و بر زحمات چند سال بدید شفا یابد و اگر آیت ثم امانه فاقرب به شریک مار سیر طالمی که باشد سیر بخواند  
 بدید ملاک گردد و اگر آیت ثم اذا نزل الشوره بر ملاک شد خواند زنده شود و فی کیمیا سعادت  
 احمد جنبل گوید حق تعالی این خواب دیدم گفتم یارب تقرب بجنبان تو بجز چیز فاضلتر گفت کلام من قرآن  
 گفتم اگر معنی فهم کنند و اگر گفت اگر فهم کنند و اگر نه قول خواجه عبد الله اراکلی سره چونکه میگویند  
 که قرآن بحقیقت از مرتبه عین جمع است یعنی از حدیث ذات میگویند که بحقیقت ذات است  
 که در علم و عین بحسب اسم الباطن و اسم الظاهر خود متعین شده است تصویر علیه صور عینی بدین  
 تحقیق چه عجب باشد که متکلم در ادای وحی قرآن خود باشد از هر که خواند و بر هر که خواند پس باید  
 که قاری خود را سامع داشته زبان خود را مثل شجره موسی دانسته چنان داند که بحقیقت حق سبحان  
 قاری است از حق شود خود را در مقامیکه شنیدن از ان حضرت است و اگر از این مقام غایب  
 کرده بدرجه رسد که او از میان بر خیزد سامع و متکلم جز حق سبحان و تعالی بیند و از خود بهمانی آزاد  
 گشته غیر حق سبحان هر چه هست تمامی از نظرش بر خیزد این است فنای حقیقی وصول بدین مقام  
 جز با اعتقاد اطمینان اتباع صاحب شریعت شود و رکودن محبت غیر حق سبحان توسط دوام  
 ذکر و مراقبه و استقامت در ادای او امر و اجتناب از مناهی بلکه اجتناب از فضول کلام و بیاسام و  
 طعام و از آنچه ضرورت نیست میسر نیست و دوام ذکر بی پاسبائی انقاص و وقوف در سیر  
 میسر نیست +  
 المصن

او شریعت است ناصر و طریقت مجتهد

بهر اسرار الهی صدر او مصدر شدت

الشرح فی خلاصه المناقب آن کسی که مجاهده سنیّه حاصل آورد جز بترتیب شیخ نامون که  
 او را ارشاد کند دست ندید شیخ نامون آن باشد که عالم بود بشریعت و واقف باشد بطریقت

حقیقت



و مطلع بود بر حقیقت و شریعت قول رسول است صلی الله علیه و سلم و طریقت فعل رسول  
و حقیقت حال رسول کما قال رسول صلی الله علیه و سلم الشریعة اقوال و الطریقة افعال و الحقیقة  
احوال و فی روایتی حالی و فی ارشاد الامریدین کمال شریعت بعمل آوردن اوست که طریق عباد  
از آن است و کمال طریقت آن است که از خاصیت عمل ارتفاع محجب کرده استعداد تجلی الهی عالم  
اسرار نامتناهی گشته باشد و حقیقت عبارت از این حال است پس هر آنکس که اقوال آنحضرت را  
بداند و بعمل نیارد از حالات آنحضرت هرگز شمه بهشام جهان او نرسد و علماء امتی کاتبین بنی  
اسرائیل بیکتسبی عبارت از این طایفه است که از نتیجه عمل عالم بعلم ربانی شده اند و فی جمع  
میر عبد الاول شریعت طریقت و حقیقت یکمفهوم است و چنین تمثیل فرموده اند که دروغ گفتن  
یکه از نامشروع است از بان نگارنده شدن از دروغ و دغدغه دروغ از دل دور کردن طریقت  
و برین وجه شدن که هیچ نوع دروغ گفتن در راه نیاید حقیقت و مقصود از شریعت طریقت  
حصول این ملکه است فی شمایل الاتقیاء قول محقق الشریعة اقوال البنی مع الخلق و الطریقة افعال  
البنی مع النفس و الحقیقة احوال البنی مع الحق و ایضاً فیة ناقلاً من شحاته زیدة الخفاقی کمال آن  
آنست که در شریعت و طریقت و حقیقت تمام باشد هر که قبول می کند آنچه رسول فرموده است  
او از اهل شریعت است و هر که می کند آنچه غیر کرده است او از اهل طریقت است و هر که می بیند آنچه غیر  
دیده است او از اهل حقیقت است هر که هر سه دارد هر سه دارد و هر که دو دارد دو دارد و هر که یک دارد  
یک دارد و هر که هیچ ندارد هیچ ندارد و طایفه میرسد که اندک مالانند و پیشوای خلق اند و طایفه که  
هیچ ندارند ناقصانند داخل بهایم اند و دیگر کمالات آن چهار چیز است اقوال نیک  
افعال نیک اخلاق نیک احوال نیک اینچنین کس را با همه مختلفه خوانند شیخ و مقتدا و آد  
و آنا و بارخ و مکمل و امام و خلیفه و قطب و جامع جهان نما و آینه گیتی نما و فی آداب الامریدین  
اتحاد و میان طریقه و شریعت جهت عموم است و مغایرت از سبب خصوص است نه مغایرت  
مطلقه و فی رساله ابدیه ناقلاً من خلاصه اگر گوید که شریعت کل و بیس است و حیلۀ کافر  
شود نیز در قوشش که تبلیس است مطلقاً و در قول فی حیلۀ است در غیر معاملات و نزد بعض  
و تبلیس و حیلۀ در غیر معاملات فی خزائن الجلالی الطریقه الاخذ بالتقوی و ما یقریب الی المولی  
یعنی طریقت آنست که ملازم شود تقوی را و نزدیک کند او را به مولی و اما الحقیقه فهو وصول  
المقصود و مشاهده نور التجلی و فی رساله حمیدی هر که در طریقت موافق شریعت نبود از نعمت  
طریقت محروم ماند فی شمایل الاتقیاء شریعت عمل بر خست کردن است و طریقت عمل  
بغیریت روایت ناشی از غریبه بی قصد یعنی دل بر کاری نهادن و در آن تاکید بر نهایت  
کردن و الرخصة عبارة عن اليسر و السهولة چنانچه در شرع رخصت است که در سخر اقرار کند و  
عزیمت آنکه روزه بدارد و رخصت در غیر نماز چهارگانه را و گاهی گذارند و عزیمت آنکه دوگاه  
را چهارگانه ادا کنند و رخصت در حالت اگر آه آنکه اجزای کلمه کفر بر زبان کنند و عزیمت آنکه



اصلا بر زبان نراندن رساله سعدی شریعت است اول است از عالم ناسوت و ملک گویند بر طاعت  
و عبادتانی هر بدن تعلق دارد و عمل عامه مسلمانان و مومنان است و در طریقت عالم دوم است از عالم  
ملکوت خوانند نعمت باطاعت و عبادت اول دارد مقام خواص است و تحقیقت درجه بیستم است از  
عالم حیثیت گویند اینجا سر کردن در سر روح است محل انبیا و اخص ولیا است و این هر سه داخل دنیا  
معنی ناصریاری کننده است حضرت شریعت عمل کردن است بفرموده شریعت نفس خود و دیگران را  
نیز فرمودن کما قال قد تعالی فی نصره ان من نصره ای من یصردینه و شریعت ان الله لقوی عزیز  
الذین ان کنناهم فی الارض اقاموا الصلوة و آتوا الزکوة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنکر و بعد  
عاقبة الامور یعنی برآیند یاری کند خدا تعالی کسی که یاری کند دین او بدینست که خداوند سبحان  
توانا و غالب است بر خلق و از یاری کننده دین اندر آنا نند که ایشان را دست و تصرف در بهیم در زمین  
و اهل و برپای دارند نمایند و بدیند زکوة را فرمایند بنیکی و باز دارند از بدی مر خدا را است بوی  
او باز گشت کارها و فی تفسیر القشیری المعروف هو القیام بحق الله و المنکر هو البقاء بوصف الحظوظ  
و احکام الهوی و التفریح فی اوطان المنی و ما تصور للعبد من تزویرات الدعوی فی الاقبالیة امیر  
المؤمنین علی رضی الله عنه گفت الحقیقة کشف سجلات الجلال من غیر اشاره فقال کمل نه دنی بیا نای یعنی روشن  
کن که فهم میکنند فقال محو الموهوم صحو المعلوم فقال زدنی بیا نای قال تک التشرع عند غلبه السر قال  
زدنی بیا نای قال جذب الاحدیة بصفة التوجید قال زدنی بیا نای قال نور الشریق من صبح الازل  
فیلوح علی سبایل التوجید اشاره قال زدنی فیه بیا نای قال کرم الله وجهه اطفی السراج فقد طلع الصبح  
بعد از آن گفت یا کمل بعد از اشارت کرد که در اینجا حق تعالی علمهای بسیار بنهاده اما اهل آن نمیایم  
که با وی بگویم آن کسی که در وی دین و ذکاست می بینیم که ازین علم دایم دنیا و جاه خواهد ساخت و  
همان کسی که در وی در دین میبایم دین و ذکا نداند که علوم را فهم کند و این هر دو در یک کس جمع  
نیافتیم اما امید میدارم که حق تعالی غالی نگذارد زمین را از کسانی که دلهای ایشان باین علم ننوراند  
و قلیل ما هم الاقلون عدوا للاعظمون اجزا یعنی ایشان بجای آنکه باشند از وی عدو آنا زیاد  
از همه باشند از وی اجزا بعد از آن گفت و اشوقاه الی تفاهیم فی تفسیر القشیری قال قد تعالی  
الامر بالمعروف و الناهی عن المنکر هم الذین یدعون الی الخلق الی الله و یجذرونهم عن غیر الله  
یتواصون بالاقبال علی الله و ترک الاشتغال بغير الله یا مرون نفوسهم بالتزام الطاعات بحکام ایاها  
علی سبیل الاستقامة و ینهون نفوسهم عن اتباع المنی و الشهوات تیرک التفریح فی اوطان المفضل  
و ما تعودوه عن المسالة و الاستنامة و در بعضی متن شریعت را مجد در طریقت مجتهد نوشته  
پس لفظ مجتهد و آن ناظر باین حدیث است که قال علیه السلام یحب الله المجدد المأمون علی رأس  
کل مائة سنة من یجدو لها دینا یعنی بر انگیزد خدا تعالی از جهت این امت بر سر هر صد سال  
شخصی که تازه کند از بهر این امت دین تازه برایشان گذانی دستور بجهت هر آنچه که گفته شد در طریقت  
مجتهد مراد از مجتهد معنی تفویض یعنی کامل المجتهد تحمل المشقة و استقامت و ریاضات و آنرا که مراد



معنی اصطلاحی باشد یعنی باذل مجود در شناختن حکمتها مسائل سلوک و مصالح طریقت و  
 اختیار بعضی طرق مخصوصه پس اگر کسی گوید که در بعضی مسائل دیده شد که مقلی است که در اجتهاد  
 بسته شده است پس درین زمان درین ماده مجتهد گفتن چگونه روا باشد گوئیم که مندرج در الباب اجتهاد  
 شریعت است یعنی اصطلاحی در نوپیدا کردن مذرب این اجتهاد طریقت است خواه معنی لغوی خواه  
 معنی اصطلاحی محققان از استنباط آنکه مراد ما اینجا اجتهاد کلی نیست بلکه اجتهاد جزئی و نسبی است  
 چون ایشان از طرق متنوعه سلوک آموخته اند و جامع شدند روش متناهی سلاسل متعدده را چنان که  
 وقت بیان نسبشان بیاید پس مریدان تابان خود را بحد تقصیر مناسبت خود در هر یک طریقی مخصوص  
 می نمایند هر یک از ملائم مزاج مشغولی ریاضتی میفرماید

غزل

که خاک میکده کحل بصر توانی کرد	بسر جام جم آنکه نظر توانی کرد
کجا بکوی حقیقت گذر توانی کرد	تو که سرای طبیعت نیروی بیرون
غبار به نشان تا نظر توانی کرد	جمال یار ندارد نقاب پرده ولی
چون شمع خنده ز نمان ترک سرتوانی کرد	گرت ز نور ریاضت خیر شود حافظ

مصرع دوم که بهر اسرار حقیقت صدر او مقصد شد است

صدر سینه صدر جا صدر یعنی بجای پید شدن و در بعضی نسخ متن بهر انوار حقیقت نوشته شد  
 بنا بر این است انوار با سرار

باریاضت ساخته علم یقین عین یقین  
 پس هم از حق یقین از لطیف حق حق در شناختن

الشیخ حق درستی و سزاوارتی رساله بعضی محققین علم یقین چنانکه کتب تصوف نزدیک  
 شایع بگذرانند و اما عین یقین آنکه در خواب غیبت و صحو از روحانیت انبیا و اولیا حقایق  
 شود یا بدو وارد شود یا الهام رسد یا خطاب یا محل الطیف ازین جمیع بود که ذکر کرده شد  
 و بدو قسیم در این تجلی در تعقیب آن معلوم صاحب وقت شود چیزی از حقایق اسما و صفات  
 عین یقین عبارت از حالات بود و در اکثر اوقات از خواص تجلی علمی این معنی دست دهد اما حق یقین  
 آنکه مقرران بارگاه غایت در عالم لاهوت و هویت غیب فانی افتد یا بند و در آن وقت جمیع  
 صفات در عین ذات مابود و مضمحل یا بند اینجا عین باشد نه علم و چون ازین حال تنزل یا بند بقا  
 یا بند یا بند یعنی در باطن خود مشاهده کنند از احوال گذشته و اوقات باطنیه این معنی را حق یقین  
 نامند و انصاف باین مقام شرط ارشاد است فی شرح لقا لقا بلیت و چهارم در بیان تفرقه  
 میان علم یقین و عین یقین و حق یقین و بیان مراتب عاشق در اطوار بدانکه چون کسی چشم بپوشد  
 علم وی بوجودش بدلیل حرارت بروی علم یقین است چون چشم بکشد آتش را معاینه بیند  
 عین یقین است و چون در آتش افتد و ناچیز شود و صفت آتش از وی ناپسند شود چون از آتش  
 و اشراق حق یقین است صاحب هر چند بدو حالت آثار علم یقین وجود دارد و کمال وی میدانست



که بواسطه آنها بعین یقین جمال دوست بسند عمری درین طلب بموجب تسخیریم آیاتنا  
 فی الافاق گشته می گشت تا که بموجب فی الفهم سبوح بر او ندا آید که  
 کمال چشمه که خضر خود را از ان آب حیات

در منزل رست لیکن انباشته چون بعین یقین در خود نظر کرد خود را باعتبار تنزلی که مایه الایمان بود  
 بود از ماعدی وی کم یافت انگاه که حجاب بین مرتفع شد دوست را با نیافت بعین یقین مشاهده  
 کرد چون نیک نظر کرد خود عین او دید نه بر آنکه مانع از آنکه خود را عین او بیند یقین بود آن مرتفع  
 شده بود پس بحق یقین متحقق شد گفت

ای دوست ترا بهر مکان می جستم  
 دیدم تو بخوش او خود من بودی  
 بر دم خبرت ز این آن می جستم  
 نجات نداده ام که تو نشان می جستم

بیت اول اشاره بشماره آیات آفاقست آن علم یقین است و بیت ثانی اشارت بعین یقین  
 بحق یقین زیرا که دیدن بوی ولایت بر آن می کند که اولای شهبود چون نور که چون چیز بر او  
 بوی می بیند اول نور مشهود شود این عین یقین است که چون این مشاهده مفصله بان می شود که خود را  
 وی بیند آن حق یقین است

در ریاضت لها نهاده پهلو بر زمین  
 حاشا این ستمه شد چون او کرد اسیر شد است

الکشیح فی رساله شنبه غریز من نماز و دعا که در دل شکستند اصلا قابلیت ندارد و شب  
 بیدار بودن نسبت ابراست بیاید دانست که هیچ حالتی از حالت سول صلی الله علیه وسلم  
 بزرگ نیست او بحال ثبت از قیام شب نیاز خودی و چندان قیام کردی که پای مبارک او  
 بر آسمان رسید و اولیای خدا نیز که بدرجه کرامت رسیدند تحصیل کمال کردند و مقامات عالییه بد  
 آوردند بمواظبت این چهار چیز قلة الکلام و قلة القصبة الانام و قلة المنام و قلة الطعام شعرا  
 بقدر الکلیتیب المعالی و من طلب العلی سهر الیال و دوم العزم تمام نیست  
 یومس البحر من طلب الالی بقدر تنج یا بی سروریرا بشب بیدار بودن بهتریرا  
 بزرگی جوی و شبها تنجی کجا یا بی تو در سر سروریرا

حکایت وقتی طالب علمی از حضرت شیخ الاسلام زین الدین قدس سره پرسیدند که بیداری شب  
 اثری هست یا نه فرمودند هست تا قیام بیداری نیم شب و آخر شب اثری عظیم است و بیداری  
 بر سه نوع است یکی آنکه خود را بقتل بسبب جنتی یا مرضی یا قلق دنیوی خواب نیاید یا و زبیا خواب  
 کرده باشد شبها اینها بیداری نیست دوم آنکه کسی خود را بجا بده بیدار دارد این  
 بیداری هم اثری نیست سیم آنکه در اطن کسی شوق خلق محبوب حقیقی فر گرفته باشد خواب از او رفته  
 این بیداری یا لاترا همه و در حدیث صحیح علیکم ایتام اللیل فانه عرضات لکم یعنی بر شما باد که  
 چنانکه فتر اک نماز شب کنید که برضای حق تعالی شمارا برساند و نیز در حدیث است که رکعتان فی جوف



تکلیف خیر من الدنیا و ما فیها یعنی دو رکعت نماز در میان شب بهتر است از دنیا و آنچه در دنیا  
آورده اند که بعد از وفات پیر بادی شیخ جُنید بغدادی بزرگی اورا بحواب دید و پرسید که خدایتعالی  
با تو چه معامله کرد گفت طاق و طرب و خانقاه و چاه و عمارات و اشارات که زبان ما نتواند بچشم سود  
نداشت الا آن دو رکعت نماز که در شب گذارده می و با اخلاص و آمیختن و نیز آورده اند که مردی  
بیشتر بیدار شد نماز توحید دو رکعت گذارد و برخاست تا دو رکعت دیگر بگذارد مردی نزدیک او گذشت  
این مصلی را در خاطر خوش آمد که این مرد مراد خدمت مولی دید نماز تمام کرد و در خواب خوابید که  
اورا میگویند که این دو رکعت نماز تو کردی شایان حضرت مایست شایان حضرت ما اعمالی است  
که خالص خالی باشد از ریاء و اعمالیکه از برای ریا و از برای حصول دنیا کرده باشند شایان حضرت  
جل علایان شد که مقصود از عبادت اخلاص است ای همه را توفیق طاعت شب صادق و اخلاص عطا  
فرمای بیکت بیداران برگزیده دوسرای +  
المتن

بود مرغ شرج اورا منظر عرش نشیمن این دنیا بقدر از شوق آن منتظر شد است  
باز پیران دیلوک و مقام اصل رفت از جناح جذبه حق چون بیال پر شد  
الشیخ پوشید نماز که در ضمن این بین که بهم مربوطند و مسئله تصوف داشته یکی آنکه آدمی  
ما دام که در دنیا است شوق آن است که اگر دیلوک و قرین جذبه باشد تا عرش تواند رسید و دیگر آنکه  
شرط مرشد است که جامع سلوک جذبه باشد خواه سالک مجذوب باشد یا مجذوب سالک و از برای تقییم بعضی  
کم حوصلگان که از مقامات اولیا خیر ندارند از رسیدن ایشان بجزیه و سلوک الهی تا عرش با آنکه  
بدن ایشان مردنیاست این است تعجب نمایند و در قبولیت بعضی آیات این است که هر چه چنین تعجب و  
سذیه مقامات یقین سلوک تصوف تر دمی گذر نفع چند از تصنیفات بزرگان دین اینچنین است  
این است اینجا نوشته می شود فی دستور المجرور سلطان العارفين ابو یزید بسطامی قدس سره گفت  
که حاجیان بقالی گرد خانه کعبه طواف کنند عطا خواهند و عارفان بدل گرد عرش طواف کنند  
و بقا خواهند و حضرت امیر خسرو در دیباچه آورده است که  
یلمت

مرد و گردان بگو یابی و طوفش است سیرمه و از خیرینی و سونی خداست  
و شارح آمالی در شرح آن که نور المعالی است آورده قال صاحب العوارف فی حقیقته ای فی حق الایا  
الله نفوسهم فی منازل الخدمه بیارة واروا هم فی فضاء القرب طیاره ذابهم فی البودیه مشهوره  
و اعلامهم فی افطار الارض منشوره بقول الجبال بهم فقد واد ما فقد و لكن سمت ای علت اولهم  
فلم یدرکوا و علامتاهم فلم یملکوا کاینین بالجسم یا بنین بقلوبهم عن اوثان الحدیثان اروا هم  
حول عرش تطوف و قلوبهم من خزائن البر اشعاف ای نصیب یتیمون بالحدیثه فی الذیاج و  
یتلذذون من مروج الطلب ای من حده بظواهر الواجری بعطشها تسلبوا بالصکوة عن الشهوات  
و تحوصوا بحلاوة التلاوة عن اللذات بلوح من صفات جوهرهم بشر الوجدان و تمهای یدل  
علی کمون سرهم لفظة العرفان لا یرال فی کل عصر و زمان منهم علماء قائمون بالحق و اعوان



لخلق منحوا ای اعطوا بحسن التابعه رتبة الدعوة وجعلوا للمتقين قدوة اما ما فلا يزال في الخلق  
آثارهم وقرین فی الآفاق الوارثهم من اقتدی بهم ابتدی ومن انکرهم قتل واعتدی ای ظلم وحوالا  
عبد الرحمن جامی قدس سره از برای ترغیب مرغ سحر بپیر طبر علوی نوشته اند اولانی کتاب یونانی

نظم و لا تاکی درین کاخ مجازی  
تو فی آن دست پرور مرغ گسخت  
چرا زان آشیان بیکانه گشتی  
بیشان بال پر ز آئینش خاک  
کنی مانند طفلان خاکباز  
که بودت آشیان بیرون ازین کاخ  
چو دو نان چندان ویرانه گشتی  
پیر تا کنگر ایوان افلاک +  
و ثانی در شرح تبیین + نظم

خیز جامی بال هست باز کن  
طوطی شیرین مقالی تا بسچند  
بوده عمری با گروه طوطیان  
باشکریان هم آوا بوده  
منزل اصلی فرمودنت شده  
وقت شد کردستان یاد آوری  
پای قاصد از شد آمد پی کنی  
جا کنی در کلبه نابود خویش  
باوی از میان یکدل و یکر و شوی  
در بقای او شوی فانی تمام  
سوی اصلی آشیان پرواز کن  
باشی اندر حسن انان پای بسند  
شکرستان طای قدرت آشیان  
شکر افشان و شکر خا بوده  
گرت غربت هم آغوش شد  
ریخت سوی منزل اصلی روی  
قصه پیام و نامه طی کنی  
روپی در قیله مقصود خویش  
بلکه خود را محو سازی او شوی  
باقی جاوید باشی و استقام

و کلام صاحب مرصاد العباد نیز مبنی از طیر ساکنان است چنانکه در تعداد و جوایز آشیان  
بشخص آورده و چه هشتم آنکه هر ساکن که سیر بقدر قوت قدم خویش کذب لهاست بیک مقام  
از مقامات این راه قطع تواند کرد زیرا که روش مبتدی از روش مودران ضعیف کمتر میباشد بدین  
هر مورد کجا قطع کند این راه را کین نه بیای هر کسی یافته است  
و بعضی مقامات است درین راه که عبو لطیران تواند بود و مقتدر بر طیران میسر نشود که او مثال  
بعضه است بمقام مرغی نرسیده و بمقام مرغی جز بقدر مرغی تواند رسید پس شیخ مرغ  
صفت است مرغ چون خود را نیز بر بال ولایت بندد مسافتهای عبید که عمر را بخودی  
خود قطع توانستی کرد بر شهر مبتدیانند که در کار قطع کند در عالم طیران نتوان  
کرد به بیت شیخ طیران کند این ضعیف در خوارزم سالکی را دید که او را شیخ ابو بکر می گفتند از  
خراسان از ولایت جام بود از جمله مجذوبان حق بود و شیخی معین نداشته بود و از تصرفات  
جذبات حق مقامات عالییه یافته بود و از بسی عقوبهای عظیمه گذشته بود و قطع مسافتها کرد  
با این ضعیف در بیان مقامات شیخی میراند گفت بعد از آنکه چهل و پنج ساله بود و بوم میرفت



رسیدم از صحبت احوال آن مقام دو سال خون از شکم پدید آمد و سی خون خوردم و جان دادم  
 از راه صورت منی با حقانی مرا از این مقام عبرت عبور داد این ضعیف این حکایت در خدمت شیخ خود  
 سلطان طریقت تقدای حقیقت شیخ محمد الدین بغدادی باز گفتم بر لفظ مبارک او رفت که هرگز کسی تسبیح  
 نشناسد مگر ایشان تواند گذارد و ما را مریدان هستند که داد سلوک این راه از مسادی طریقت تا  
 نهایت حقیقت برده اند چون بر این مقام رسیدند بیک روز یا دور و زایش از این مقام عبور داده ایم  
 که چنان عزیز می گردانیدند چنانچه چهل پنج سال مجذوبی حق دو سال این مقام ماند و این همه بختی میزد و میزد  
 چنان پیر صاحب دولت در بعضی مقامات خلاصه سلوک بود و فرو مانده بود و بخود می ازان و رطبه بایر  
 نمی توانست شیخ متعجب شد بهمت همایون او بمقصود رسید از جمله شرایط سلوک مویدی جاذبه است و نشان  
 جذب طلب است اما باید که اول در بالین خود کشند یا بدکه او را بجای حق میل دهد و از حرارت آن از نه  
 و اول بیاورد وستان خود پرستان سر شود و کار همه کس پیش او همه نزدیکیان نیکو آتاپسندیده  
 نماید و دل و بچسب و هیچ چیز مایل نشود و بر بر شایان و مطاعه بختان ایشان و بمعارف شریفه و مقامات  
 لطیفه آلا بزرگان علیهم الرحمة و الرضوان هیچ کار نکند اما بگوشت نشینی بیعت و طاعت و از انبای روزگار  
 من القفار و الکبار دور شود و از کردار و گفتار ایشان نفور روز بروز و در مندی طلب عجز نماید و از  
 شکستگی متواضع و خشن او زیاده شود و نشانه قصه خود حضرت حق سبحانه سازد و هیچ کس هر چه بیاورد  
 و نبرد از او پیوسته با خدا و نقش غیر از لوح دل خویش تراشد فی رساله ارشاد المومنین شیخ رشید  
 حاصل شدن این جذب طلب و نوس بود یکی آنکه مدت بیگانه گئی تمام شد بود و حق تعالی بی سبب نورانی  
 فرستد و خانه دل طالب روشن کند و او را و طلب اندازد و این از نوادر بود و نوع دیگر آنکه موقوف  
 بسبب باشد پس بر بالین و قالیان واجب لازم است که و طلب بیگانه باشد همیشه در محبت درو  
 روند و هر روز چیزی از ریال سلوک حکایات متارکچ خوانند و شنوند تا فضیلت قال عذبه من  
 جذبات الحق یوازی عمل الثقلین یعنی یک شش از ششها حق برابری می کند عمل آدمی و پرکی بی بعض  
 مصنفات سلطان ولد قدس سره در بیان این حدیث که جذبه من جذبات الحق خیر من عباده الثقلین  
 میفرماید که یکبار کشید حق بنده را از عبادت جن و انس بهتر است زیرا که جذبه فعل حق است و عبادت  
 فعل بندگان و در بیان آنکه ارادتها میل باو محبت با همه اجزای عشقند تا آنکه است نامش عبادت  
 است و چون بیشتر نامش میل شد و چون بسیار تر شد نامش محبت شد و چون محبت با فرط شد  
 نامش عشق شد و چون عشق نیز بکمال رسید نامش جذب شد و اینجا آنکه تا آب اندک است قطره اش می  
 گویند و جویا بسیار شد و روان گشت جوی شد و چون جوی نیز عظیم رسید جویان میگویند و چون عظیم  
 بی نهایت گشت نامش دریا گشت تا فی الحقیقت همان آب است الحق

طبع بطور حق و طبع نفس قلب روح و سر  
 هم خفی کرده غیب غیب هم آ طیر شد است

الشرح بدانکه در ضمن این بیت اسرار سه مکتب مقام که مشهور باطوار است و آنست و میبود



آن لازم مرشدان و سالکان است بترتیب و گذشته پس یا دیگر فتن آن چه آسان باشد و بیان  
این الطوار در کتاب محمد بن امیر سید علی الهجری قدس سره آورده است فصل فی بیان الطوار السالکین  
و عجم اعلم ان مراتب السالکین الی حضرت سبع طور الحزن و طور النفس و طور القلب و طور الروح  
و طور السر و طور الخفی و طور غیب غیب قلوبا فقف فی الطور الاول یتصرف بتصرفات جنسیة فی قلوب  
الانسانین مثل الدش الکدر فیتصور ان المتصرف من الکمل و یتیم امر اخاره قبال عبادة و هذا من دنی  
مقامات السالکین و اشخ موافق المتصرفین قال الکامل لم یبلغ فی الطور السابع لم یکنه الوصول الی مقام  
الکملین و من کل طور الی طور اخر عشرة آلاف حجاب یکون للبعد فی الاطوار اسبعة سبعون الف حجاب  
ثم اخبر النبی صلی الله علیه و سلم ان تعد سبعین الف حجاب من نور و ظلمة و یتیل ان الحجب کلها فی طور  
النفس و القلب الروح لا غیر و لا یخطر ببال ان الحجب الظلمانیة کائنة فی هذه الاطوار و الحجب النورانیة حاصلة  
فی السور الخفی لایتوهم المحجوب ان الحجب حاصلة قد تعالی کما یفهم من لفظ الحدیث بل الحجاب من طرف العبد  
لان الحجب کلها تولدت عن وحشة العبد من الله و اشغل بغيره لا غیر فیکون الحجب من طرف العبد کیف ان  
الله تعالی اقرب الیسان و یریدنا و یوعلیم و یرید و یعلیم ما یخفی و ما یعلن و یرسخه و یرک من این بیت باین  
عبارت مسطور بود که

طیر طور قلوب هم نفس قلوب سر و روح هم خفی کرده غیب الغیب هم طیر شدت  
پوشیده ماند که این ترتیب اصطلاح موافق باین بیان ارشاد المریدین است که فصل در بیان الطوار  
سبعو بدان ارشد که الله بخوره که چون طالب بحسن حصین متابعت شیخ کمال مکمل در آید از جمیع خطو  
مخفوظ گذشته و از لذات صحبت او محفوظ شد بمتابعت مقتدا قدم در عالم سلوک نهاده او لا  
اجزای قلوبی را که طور اول است مودیک و اب شرعی ساخته در طریقت پوشیده و سلاح توفیق بسته  
بر مرکب هدایت سوار گشته قوای بدن را که از خاصیات ترکیبی برشته بود همه را در فرمان آورده سر  
بود و تاب و خود را در باخته بطرف نفس در آید و قوای حیوانی سعی را سحر گردانیده جمیع صفات نفسیه زیاده  
بصفات حمیده تبدیل ساخته و متعلیان آن ولایت را منزه ساخته در سم اساس اعدا بر انداخته  
و پادشاه طایم نفس گردن در غل کشیده و بر جبین امر و نوری اوداغ دل نهاده و حجب نفسیه تمام  
طی کرده قدم در طول دل نهاده بعد از ان در بحر ولایت غلبه بر آورده فضول مغفلت از دل و وسایخته  
اخلاق نامرئیه را تمام شسته بر و بال خوف در جاد و هوای او صفا حمیده پر و از نموده مراتب قلبیه  
تمام تکمیل کرده و استوار امر تقی ساخته باقیم طیر سر در آید و در اینجا تجلیات آشاریه و مکاشفات  
و بناحات شرف شده از ولایت دین اقلیم بر خور دار گشته قطع اتفاقات از اغیار کرده بر طور  
طریقتی برآمده و هر ذره را از ذرات وجود ان در جوش و خروش تب ان فی النظر الیک  
آمده و از اینجا سرست و از بطور صرح در آید و درین جا بذوق مشاهدات و تجلیات افعالیه نفحات  
عنایات نجات هدایات از خود و بخود گشته بند خود نمائی از خود باز کرده شهباز وار پروازی کند  
و نفس ملک ملکوت الشکند و خود را بجناب طور خفی افکند و در اینجا تجلیات جمالیه و جلالیه متلذذ



بعواطف لطیفه و خواطف قهریه ترتیب یافته در ملاقات و مواصلاست پر و بال بکشایند هر خطه بجز  
 الهی نوع دیگرش بر بایند جام انانیت بشکند و باطن انیت طی گردد و نگاه تن عزت از پیش  
 بر خیزد و ستر کبر بانی دور شود عاشق صبور که آن حقیقت انانی است قطره صفت در بحر مواصلاست  
 کم گردد و طور غیب العین عبارت ازین است و از اینجا سیر سالکان طیران و عارفان را دیگر نهائی نیست  
 بلیت قطره چون در بحر گم افتاد و فانی ز خویش اسم عظم خواند و گراست بحر بیکران

و این مقام را مقام محو طیبت خوانند چون سالک از حق باین مرتبه رسد بیشتر از سعادت محمدان شهنشاه  
 ولایت از ممکن عواطف الهی بکتم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و در همه آفاق نداد و دهند که  
 الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون و این نداد و هیچ کائنات بگوش هر شی که رسیده نافر  
 گشت پس بیان هر ذره از ذرات بی اختیار آورده اند و شرح نور الدین حضرت ازین اطوار بیخوب  
 تعبیر کرده در خلاصه المناقب آورده است که ای دست بدانکه چون غیب قوی صفا پذیرد و ارواح جادات  
 و نباتات و حیوانات و صور اهل جن و احوال بعضی اموات و بعضی اوصاف نفس مشهود گردد و چون غیب  
 نفس صافی شود جمیع صفات نفسی و بعضی صفات قلب احوال حیات و اموات شهید گردد و چون غیب  
 قلب صفا یابد پس عجایب اشیا و افعال حق تعالی در وی دید آید و چون غیب سر صفا پذیرد تجلیات ربانی  
 روی نماید و چون وصفت میدان روح از فتوح ذکر مفتوح شود و جمال اسماء الله تعالی دیده آید و چون  
 غیب نفسی که طبقه ششم است در آینه قلب جلایا داده و اگر جلای گردد جمال جلالت الله مشاهده شود  
 و چون غیب غیب ذات که طبقه هفتم است بصر بصیرت و اگر گردد و همه از او دید و بلکه همه او بینند

مرایعی ای آنکه حد و قدمت دست همه سرایه شامی غمت دست همه  
 تودیه نداری که بخورد زنگری و زهر زهرت تا قدمت دست همه

و این یک سفر است از اسفار اربعه که آن سیر است من الخلق الی الحق و فی الحق الحق و من الحق بالحق  
 و من الحق الی الحق و اعلا و سنی مقامات سالکان مقام جمع باشد و بدایت جذبه حقیقه اینجاست  
 بلیت در شش نشی روشن گم گردد گر بود یک قطره قلزم گردد

المتن

(سیر کرده عالم ملکوت را جبروت هم باز در لاهوت مرغ جهان و اسیر شد)

الشرح بدانکه در ضمن این بیت سه جور از عالم ثلاثه و وصول بعالم رابعه که شرط مرشدان  
 محققین و متمنای مقصد مریدان سالکین است ادراک شده چنانکه در شمایل الاکتیاف آورده است که  
 قول شیخ احمد غزالی است که لایق شیخی و در خوار شد و و هدایت کسی باشد که از عالم عبور کرده  
 و چهارم وصول یافته و آن عالم ناسوت و ملکوت و جبروت است و چهارم لاهوت است بیان  
 اوصاف این مقامات و خواص تاثیر آن در محل خود یاد کرده آید و در عبور این مقامات تصرفات  
 و ساکن نفسانی و صدمات اضلال عزیزی و مخافت شرک و آفت کفر بسیار باشد که شیطان  
 و دعوی لاف و تمهید جمیع درین مقام است شیخ برحق و مرشد مطلق باید تا مریدان ازین رطبه بای



وواقعۀ با لک بگذراند و چهارم مقام که آن عالم لاهوت است برساند که مکان لامکان ذات پاک حق تعالی است و اینصافیۀ بدانکه محققان کامل حقایق ناسوت و ملکوت و جبروت را باوصاف معانی مختلفه بیان کرده اند و مقام ناسوت را عالم ملک خلق و عالم محسوس عالم شهادت و عالم صوت و عالم جوارح و عالم ظاهر گویند و مقام ملکوت را عالم امر و عالم معقول عالم قلبی عالم غیب عالم معنی و عالم لطیف خوانند و مقام جبروت را عالم روح و عالم موجود بالقوه و عالم ممکنات و عالم باهرات و عالم کلیات عالم بالطن بالطن و غیب غیب معنی گویند و مقام لاهوت عالم مکان لامکان ذات الحقی است و آن را شرح و بیان مستغنی است الا ما نشاء الله که بر سر روح کسی این عالم بکشد یزیدنی تمهیدات عین القضاات ملک سایه و عکس ملکوت است و ملکوت عکس سایه جبروت فی رسالہ سلطان ابو سعید حمید الدین صوفی بعضی از عارفان کامل گویند قال بعضهم الاکل والشرب والوهیم والجنال والاشتغال بالحواس المحسوسات من عالم الملك الشوق والذوق بالمحولات والمعقولات بالصرفه عن الحواس المحسوسات من عالم الملكوت والقدرة على كل شيء ان يقول له كن فيكون من عالم الجبروت والتجاوز عن هذا الشیء الظاهر والباطن سبیل الی اللاهوت فاذا تجاوز وصل الیها واین راه عاشقان حضرت مرتضی روضه در خود است چون نیست شد او خود نباشد

مریای

هر که او هست جز هوایی نیست  
نیت شوقی جدایی نیست  
بندۀ جگر سده که صحو شود  
بعد از آن کار جز خدای نیست  
تصرف در مقام مقام است و ترک تصرف جواز از این گفته اند التصرف فی الفقیر حرام تصرف در عالم ملک حجاب عالم ملکوت و تصرف در ملکوت و اما ندان جبروت و تصرف در جبروت دور ماندن از نظاره لاهوت است

مریای

آتش در زن بهر چه داری یارت  
و اندیشه کن کزین برآید کارت  
چون پیچ منادی پیر آثارت  
باقی بقای وی شود انوارت  
سر این معنی است تا از طور ملک بگذرد و ملکوت نرسد و تا از طور ملکوت بگذرد و جبروت نرسد و تا از طور جبروت بگذرد و بلاهوت نرسد و نظاره تواند کرد تا بنده از خود و از کار خود باشو را از عالم لاهوت بسن و درست

مریای

مشغول هوا کجا ترا بشناسد  
و ان کیدت که از عقل و هوا بشناسد  
این کار بیازوی آن خاکی نیست  
هم تو را تو باید که ترا بشناسد  
هر که در حرم طلب رسید ایستاده راه بگذراند کند و روی از همه چیز بگرداند و از خلق عزلت گیرد و خلوت اختیار کند و یک نوکر و یک همت گردد و در سبب تفرقه جمله یکبار بگرداند و خود را مرده سازد و باشد گوید تا سر از دریک لاهوت برآرد و اسلام علی من اتبع الهدی و فی رسالہ شیخ نجم الدین سالک سوتی باید که متابعت سالکان ناسوتی قولاً و فعلاً کند تا فردا جمیع مشایخ از او خوش باشند و اگر از خوشیش آن تجاوز نماید همه مشایخ خشم او باشند سالکان سوتی و ملکی را هم خشم است



که در اوقات مرجه بجا سبه و معاله مشغول شود تا کار او بشیر رود

المتن

بالت ان سیر محبوبی بشیر یا تقیم  
چنانکه نقش از عبارت شیر منظر شد است

الشرح یعنی چون در ایام صحبت بنا بر شفقت که بعضی از مخلصان خود را شگاه گاه بقدرت به تقریر احوال  
گذشته خود میفرمودند و در آئینای آن بعضی کثوف ایشان که در خودی پیش از زمان بلوغ و قبل از  
آوان عباد و مجاهدان محض عنایت حق تعالی حاصل ایشان شده بودند پس دانستیم که سیر ایشان محبوب  
بوده زیرا که بار از مثل لغت اصطلاح تصوف معلوم بوده که اگر کسی از کشف پیش از اجتهاد باشد  
علامت سیر محبوبانه است چنانکه در خلاصه الناقب مطهر است که هر محبوبی محبت و هر محبوب محبتی  
لیکن بر سر که امارت محبوبیت ظاهر است و علامت محبت باطن او را محبوب نامند و علامت محبوبیت  
سبق کشف است بر اجتهاد و هر که علامت محبت ظاهر است و علامت محبوبیت باطن او را محب  
خوانند و ارادت محبت سبق اجتهاد است بر کشف و هم درین کتاب مذکور است که ولایت و قسم است  
عطائی کسی اما عطائی آن است که ناگاه بجزیه حقیقه ولی مجذوب بنهایت سید پیشتر از آنکه بدایت  
بنیاد شود و این ولایت نادر باشد اما کسی آن است که بجا بده سنیّه حاصل دید اگر چه این نیز بجزیه حقیقه  
باطنیه حاصل شود لیکن هر که اجذب بر مجاهده میبافت نماید او را مجذوب محبوب مراد و محفوظ و محصوم  
خوانند هر چه او کند بان مواخذه نباشد که کل مافعله المحبوب فهو محبوب محمد الرسول صلی الله علیه  
وسلم را این مقام بود قال قد تبارک و تعالی انا فتحنا لک فتحاً مبیناً لیخضر لک قدما تقدّم من  
ذنبک و ما تأخر و جمیع اینها مجذوب است و او را بعضی مجذوب لک اند و بعضی سالک مجذوب  
و بعضی مجذوب سلق فلا جرم ولایت بی جذب نتواند بود و خاصیه اهل یش در آنکه اگر جذب حقیقه قاطعیه  
نباشد ایشان نتواند کرد زیرا که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود اشیخ فی قومه کالشیخ فی ائمه و نیز  
فرموده ذرّهُ من اعمال الباطل خیر من اعمال الظاهر کالجبال از وی و سرود جذبیه من جذبات  
الحق یوازى عمل القلیین و فی رساله رموز الوالدین شیخ کامل مرشد است که هم محب بود هم  
محبوب هم طالب بود هم مطلوب هم عاشق هم معشوق هم کامل هم مکمل هم سالک مجذوب هم  
مجزوب لک و هم متخیر و مستغرق بود هر زمان سیر او وقتی در سر و وقتی در صحر و گاهی در  
استغراق و گاهی در محو بود بدانکه او شدن بعضی مایل سلوک و تصوف در ضمن این بیت  
بر ارباب فهم و زکا پوشیده نیست

المتن

پوش در دم خلوت اندر سخن هم حال دوست  
او مری هم نخلوت هم بصیبت در شد است

الشرح پوش یعنی آگاهی و شعور در دم یعنی چنانکه در شرح اصطلاح نقش بندیه قدس سریم  
آورده است که پوش در دم عبارت از آنست که بپوش که از سالک می آید و فرو میرود و  
باشد که از سر حضور بود و غفلت به نیا بد در هم و کار هر جا که باشد و خلوت در انجمن عبادت



از آنست که در میان مردم باشد و باطن از حق سبحانه و تعالی غافل نباشد تا حق صحبت  
حق و خلق بجای آورده باشد و از آفت شهرت رسته باشد که میفرمودند حضرت خواجه قدس سره که در  
خلوت شهرت است و در شهرت آفت و بعضی بیان این دو کلمه باین عبارت کرده اند که پوش در دم  
اتقال از نفس پس دیگر میباید که از سر غفلت نباشد و از سر حضور باشد و هر نفسیکه میزند از حق  
خالی غافل باشد و خلوت در چنین خلوتی میباید که در میان خلق باشد و باطن بحق باشد تا خلق از حال او  
نشوند و احوال و بغایت نیرند پوشیده اند اگر چه در الفاظ عبارتین تفاوت است اما مقصود یکی است و نیز باید  
دانست که این دو صفت نیز حال مقام جمیع کمالان است اما آنچه مشهور است که این طریق مشایخ نقشبندیه  
است از آن است که ایشان بنای طریقه را برین بنیاد نهاده اند و نیز در پیش این نسبت اکثر در صحبت می  
فرمایند چنانکه در نفحات الانس آورده است که حضرت خواجه بهار الدین نقشبند میفرمودند که بنای طریقه ما  
خلوت در چنین است بطا بر باطن و باطن با حق

بیست

از دین سوا شتا و وز برون بیگانه دوش  
بختین بیاروش کم میبود اندر جهان  
و آنکه حق سبحانه و تعالی میفرماید بحال لا یسیرم تجاره و لا یسیر عن ذکر الله اشارت باین مقام است و در  
الفتح آورده که در پیش طریق نسبت شریفی میباید کرد و در وجهیکه در چه وقتی از اوقات و بیج حالتی از جلال  
از آن نسبت شایسته باشد چه در آمدن و رفتن چه نشیندن و گفتن و با جمله در جمیع سکنات و حرکات حاضر و  
غایب باید بود تا باطلت نگذرد بلکه در نقشبندیه و با نقیضت بر نیاید

شیرازی

رخ گرچه نمی ثانی سال بسال

حاشا که بودیم ترا و هم زوال

دارم همه جا با همه کس در همه حال

در دل تو آن زود و در دید خیال

و بعضی باین بیان عزیزان سطور است که حاصل طریقه بزرگان این خانواده بزرگ آنست که آگاهی باین با  
الهی وصف لازم دل شود چنانکه میان دریا صوره و شنوائی در سامعه وصف لازم با صوره و سامعه است  
بر وجهیکه هر چند خواهد که آگاهی را از دل در کند نتواند حصول این دولت موبد و سعادت سرمد را که متمنای  
همی از یکاست جمعی شش ماهه و جمعی سبیل ذات گفته اند و بعضی ازین معنی بیان داشته اند که حضور بی عیب است  
نیز که مانند چون شغل صوری از علامه معنوی مانع نیاید او را از تابان شمرده امر کرده اند بترتیب  
تکمیل دیگران و الا بدانکه معنی پوش در دم اینها باین طریق نیز توان گفت که پوش را تحیل ساخته  
مراد از پوش لفظ پوش نیست و شین را شیر را چشیدن و در می بیند که اسم ذات است چنانکه  
در دعایا هو وار شده است یا اشارت بهویت غیبت است او را در ضمن نفسیکه بر آید و فرمود  
حاصل شونده است او را بواسطه طریق و تلقین مشایخ و کثرت مداومت و شش جذب آگاهی شعور  
آن مکرر شده چنانکه بخلقت نتواند که این صفت از دل دور دارد پس و بهر حال که باشد خواه  
گو یا خواه خاموش خواه بر زبان او کلمات حسنه جاری باشد یا غیر حسنه باین حیثیت علی الدوام و اگر با  
دعا و قرینه من باین توجیه و جبران است که ایشان میفرمودند که مرا قبل ازین در آوان ریاضات بعد  
از تکلیف انواع از کار شین از مشایخ کجرات باوقات شد بود ایشان را تلقین ذکر میفرمودند و کیفیت آن



نموده بر آن داشتند و میفرمودند که این ذکر سبب بر نفوس همه حیوانات جاری است و سبب حیوانه  
ایشان است و حال حاضر و روگاتی آن ملک شایسته است که از دل پیچ وقت زایل نمی شود و قریب بقرب  
این توحید است آنچه مولانا حضرت جامی در شرح رباعیات خود آورده است **مرغی**

باغیب هویت آدمی حرف شناس      انقباض ترا بود آن حرف اساس  
باش اگر از آن حرف نامید هر اس      حرفی لغت شکر اگر داری پاس

شیخ ابوالجناح نجم الکبری در رساله فواید الجمل میفرماید که ذکر می که جاری است بر نفوس حیوانات انقباض  
ضروری ایشان است زیرا که در پیکار و فرود رفتن نفس حرف با که اشارت است بغیب هویت حق سبحان  
گفته میشود اگر خواهند و اگر نخواهند همین حرف است که در اسم مبارک الله است و الف لام از برای  
تعریف است و تشدید لام از برای بیان لغز و تعریف آن پس سیباید که طالب هو شمرند و اگر کسی حق سبحان  
برین وجه بود که در وقت تلفظ باین حرف شریف هویت حق سبحان محفوظ می باشد و در خروج و دخول  
نفس و انقباض باشد که در نسبت حضور حق الله قوری واقع نشود تا بسبب بدینجا که بی تکلف نگذاشت او  
این نسبت همیشه حاضر دل و بود و تکلف نتواند که این صفت از دل و رکن دوام الهی و ابقا بصفت  
انکار بجای حق سبحان قوی ترین سببی است در دوام این نسبت باید که همیشه از حق سبحان بصفت  
بیان بقای این صفت طلبد اگر بفرماید در نگذاشت این نسبت حق کند هنوز حق او گزارده نشود  
عزیم لایقنه دینه گوید در شان این نسبت است قوله او مرتبی بهم مخلوت تا آخر یعنی آن صفت بگو  
در مصرع اول است بحال یا بحمال خود و اما نسبت بحال مریدان و ترتیب کردن ایشان این صفت  
نسبت است او را که او مرتبی یعنی که ترتیب کتده است در خلوت بعضی مریدانیکه قابل آند و هم ترتیب  
کننده در صحبت خود و یا در صحبت خلایق بعضی خلایق را که استعداد آن دارند یعنی قدرت هر دو طبقه  
ترتیب در او پس هر یک را مناسب استعدادش مخصوص یکی ازین دو طبقه می گردانند تا آنکه مریدانی که  
توجه باینجا باشد و با بدارند و دخول بقصور و یا داشته باشند ترتیب آن مرتبی و مرشد هستند و ایشان مرتبی  
باشند خواه در وقت خلوت یا بند و یا در صحبت خلایق مبتلا باشند و نیز از روش بعضی اطوار ایشان در بیان  
صحبت معلوم مصاحبان با و قوف چنان شد که ایشان را فیض نقشبندی غائب از روحانیت مشار مخ  
ایشان نیز رسیده از برای که اعتقاد و روش ایشان معامله ایشان با مریدان خود با اعتقاد و روش مشار مخ  
نقشبندی که در سبیل ایشان دیده شده بود موافق برآمده چنانکه در نجات الانس بطور است که در ذکر  
بعضی از احوال افعال و خاواده خود اچکان و بیان و روش طبقه ایشان مخصوص خود بهر اهلین  
و صحاب ایشان معلوم شد که طبقه ایشان اعتقاد دل سنت و جماعت است و اطاعت احکام شریعت  
و اتباع شریعت سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و دوام عبودیت که عبارت از دوام آگاهی باینجا بصفت  
و تعالی بوجه دیگری پس اگر و سبب نفی این عزیزان کنند بواسطه آن تواند بود که ظلمت هوا و بدعت ظاهر  
باطن ایشان را فرود گرفته و در حد و عصمت عیده بصیرت ایشان را کور ساخته است لاجرم انوار  
هدایت و آشوب و لایت ایشان را زایل نمیدانند و ازین نابینائی خود را بجهود و انکار آن انوار و آشوب که از مشرق



تا مغرب گرفت است اظهار کنند بیات بیات  
نقشبندی عجب قافله سالارانند  
که بر نوازده بنیان بحرم قافله را  
از دل مالکته جاوید صحبت شان  
میسرود و سوسه خلوت و فکر حلیه را  
قاصری کو زند این طایفه را طعن قصور  
حاشا شد که نیارم بر زبان این نگار  
همیشه ایران جهان بسته این سلسله اند  
رود از حلیه چنان بکشد این سلسله را  
عزیز علی  
المثنی

مُوش چه بود دست دیدار و شمشیرش دایما  
زانکه بینا دیده سرش بی بی بصیرت است

الشارح  
 بدانکه درین بیت اشارت است بمقام شهود و مشاهده که بالاتر است از مقام حضور  
 و محاضره که عبارت بکوش درم و در بیت سابق مذکور است و مقصود اقصای سالکان و مصلحین علی بن ابی طالب  
 همین مقام است چنانچه در کشف المحجوب مذکور است که از ابوبکر پدید آمد پس رسیدند که عمر تو چند است گفتند  
 چهار سال گفتند این چگونه باشد گفتند ایضا و سال تا اندر چهار سال است تا ویرای بنیم و نگار  
 حجاب باز عمر نباشد و ایضا از قول بی بی صبر اشاعت بحديث قدیمی مشهور که آنجا نقل کنیم باز ترجمه از اشاعت  
 المریدین پیغمبر صلی الله علیه و سلم از حضرت رب العالمین حکایت میکند که ما تقرب الی المتقرب مثل  
 اوار ما اقترحت علیه لایزال العبد تقرب الی بالتواضع حتی اجبه فاذا اجبته کنت له سمعا و بصرا و لسانا  
 ویدا و رجلا فیسمع و ینبصر و ینطق و ینشی و ینقی فی نزدیک نشسته است پس هیچ نزدیک شوند  
 هیچ و سید مثل وسیله او ای چنین همیشه نبوده نزدیک شود من بسبب خفا و توفیق که دوست میگیرم او را پس  
 هرگاه که دوست گرفته ام او را می باشم از برای او گوش و چشم و زبان و دست و پای پس من می شنود و من می بیند  
 و من میگوید و من میبرد و بهین اسلوب سلسله الذبب مکتوب است ۴  
 نظم

والبعض كذا في نقد القصص في نكت سيد اهل الخصوص  
تأنگرد وستم بی بیصر  
نمائی جمال حق دیدن  
دیدہ توفیق حق ناظر  
گل زباغ شہود حق چیدن  
شادی

و از برای اثبات این مقام مراد یاری کرام و لایق صدر غیب این دولت ممکن الحصول مراد کمال  
باصدق تمام و از جهت محکم کردن این استدلال و اذعان طایبان ذوی الافهام نقلی چند از کتب  
معتبره اینجا نوشته ام تا شاید فی تفسیر زاهدی عارفان کعبه نظاره حق کنند اعباد الله کانت  
تراه خدمت بر نظایر من و هم از اغیار غایب کند و از حقایق دیگران مخبر کند عبد الله بن عمر بن الخطاب  
استاد بود عثمان بن موی سلام کرد جواب داد خبر داشت عثمان بن موی و عیسی مرثی که در دولت







ان البقی صلی اللہ علیہ وسلم راہی رہے تعالیٰ مرتبین منہ و حضرت مولانا یعقوب چرخ دلقیر است و ما  
 صاحبکم بمجنون و لقد رآہ بالافق البین آوڑہ است کہ شیخ ابو منصور با زیدی سمرقندی کہ پیشوا ہی اہل  
 سنت و جماعت از امام حسن بصری روایت می کند کہ معنی این آیت این است بدستیکہ محمد علیہ السلام  
 حق تعالی را دید در حالیکہ محمد بود و در کرانہ پیدا یعنی در شب معراج چون از سمت آسمان در گذشت بصری  
 رسید کہ از افق الافلاک گویند سمت آسمان و سمت زمین در پیش او همچو حلقہ باشد و ربیابی قال  
 البقی علیہ السلام رأیت ربی فی حسن صوۃ یعنی دیدم پروردگار خود در حالیکہ بودم در بہترین صفتی  
 و باین روایت معنی این آیت این باشد کہ بحرست این چیز را کہ سوگند یاد کردم کہ محمد علیہ السلام دیوانہ رفت  
 و بدستی و راستی کہ دید محمد خدا تعالی را در دستیکہ بود محمد و افق پیدا کہ افق الافلاک گویند پس چون با  
 محمد بلکہ محبوب باشد قال اللہ تعالی و عداۃ المؤمنین و المؤمنات جنات تجري من تحتها الانهار خالدين  
 فيها مساكن طيبة فی جنات عدن و رضوان من اللہ الاکبر ذلک ہو الفوز العظيم قال امام القشیری عظیم  
 جمیعاً الجنة و مساکن طيبة و لا یطیب المسکن الا برویہ محبوبہ و لکنہم مختلفون فی اللہم من مع لوط بحط مرد و دلی  
 خلق و من محبوب الی حق موصول بحق و فی الجملة الامر کما قبل اجیرنا ما اوحش الدار عنکم بعدکم اذا غبتم عنہا  
 و نحن حصون و یقال قوم بطیب کنبہم بوجود عطایہ و قوم بطیب کنبہم بشہودہ و لقاءہ و انشدوا وانی  
 لا ہوی الدار لا تسر علیہا الود لا انہا من ديار کاظم قال و رضوان من اللہ الاکبر و امارۃ اہل الرضوان و حدان  
 طیبہ نور روح و روح الانس لا تقاصر عن راحة دار القدس بل ہوا تم و عظم انتہی کلام الامام و فی نفحات  
 الانس رابعہ شامیہ در مقام انس گفتہ

شعر

و بخت جہمی من اراد جلوسی

و لقد جعلتک فی الفواد محذی

یعنی و اللہ کہ گردانیدم ترا در دل ہموار و سخنگو و مباح را ختم تن خود را بر ہر کہ خواہد کہ ہم نشینی من  
 کند یعنی دل خود را تسلیم تو کردم و بدن را تسلیم غیر تو فاجسم منی اللجلین موانس و حبیب قلبی فی الفواد  
 انیس پس بابر آنکہ دل را تو دادم و بدن را بخلق جہم ہم نشین انیس من است و محبوب دل من این  
 است در دل من پوشیدہ ماندا کہ عورتی صالحہ رسید بود کہ فقیہی نقل کردہ کہ بنا را در جنت دیدار  
 نباشد پیش شما محقق چیست از برای جواب تسلی بخش او این چند روایت مفیدہ نقل کردہ شد یعنی در  
 درجات دنیوی و آخروی بصورت مذکور انشی تفاوت نیست بلکہ کار بغایت توفیق دارد و ایضا ثبت  
 مساوت رجال بنا در ثواب اجر عظیم کہ مشیر لقا تواند بود این آیت است قال اللہ تعالی ان المؤمنین  
 و المؤمنات و القانتین و القانتات و الصادقین و الصادقات و الصابرين  
 و الصابرات و الخاشعين و الخاشعات و المتصدقين و المتصدقات و الصائمين و الصائمات و  
 الخافضين فروجہم و الحافظات و الذاکرین اللذکرین و الذاکرات اعداۃ لہم مغفرة و اجر عظیم و نیز  
 نقل است درین معنی این آیت من عمل صالحا من ذکرا و انثی و ہو من فلتجینہ حیوۃ طیبہ و نخرجنہم  
 اجرہم با حسن کالوا یمولون دنی مشوئی سلطان و لدقدس سرہ در بیان آنکہ مصطفیٰ بدیدار مخصوص  
 بود پس موسی ازین روایتی کرد کہ کاشکے من امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بودی در حقیقت تمامی دیدار



داشت چون مصطفی فرمود بعثت معلما پس یقین شد که او بیا یک امت محمد اندک ایشان را  
نیز دیدار خواهد بود زیرا که آن شاگردان مقبل اند که صفت استاد را تمام آموختند و بمنتهای آن علم که  
ویدار رسیدند و آن دولت میرشان شد لاجرم میفرماید اصحابی که با تویم اقتدایم اقتدایم آنچه  
از من رسد از ایشان هم همان نیز خواهد رسید چون دامن ولی وصل بگیرند دامن مرا گرفته باشند و آن  
خود منم که در صورت او روی می نمایم چنانکه در غزل گفته شد

غزل

مثالی من تو نیایی میان انس و ملک  
نموده است و نباشد کسی مرا بهمت  
مثالم از تو نیایی بدانکه من باشم  
بصورت دیگری آمده بر من عدا  
ز حسیب بروی دان که سرگرم بیرون  
که هر که بید و گوید نمود مثل و را  
سواد شمع و چراغ نم مثالی شعله نور  
دوستی مبین که همیشه کی است نور خدا

شیخ ربانی حضرت میر سید محمد ربانی منسرموده قدس ستره بلیت  
هر کونید روشش کور و دوعالم آمد  
آز که دیده داشت دنیا بود همیشه

و ایضا منسرموده بلیت

از کنایه خویش می یابم نامم بوی یار  
زان همیگیرم همیشه خوشتر را در کنایه

خلیفه آن سر مولانا نور الدین جعفر قدس سره نوشته که بعضی اهل اندر احوال شهود ذات باشد  
و بعضی احوال شهود صفات بعضی احوال شهود افعال اما احوال شهود ذات در دنیا بقا و در لمعات  
و برقات بود اما دوام حال شهود افعال متفق است بعد از تمکین و اما شهود صفات گاه گاه مستتر  
باشد و در محل استتار از وجود مبارک محمد الرسول الله اختلاف است بعضی بر آنند که حال شهود صفات  
مرحض ترش داریم بود و بعضی بر آنکه داریم نبود بلکه در اکثر اوقات می بوده است و حدیثی می مع الله وقت لا یعنی  
فیه ملک مقرب و لاینبی مرسل دلالت می کند بر تجلی ذات اعیان و بر تجلی صفات و در اکثر اوقات  
و تجلی ذات علی الدوام در آخرت موعود و عبارت از دوام آن شهود و مقام محمود و آنکه بعضی اولیا  
الله منوره اند که ما داریم در مشاهده حقیقی میباشیم و بعضی گفته اند اگر لحظه محو یا شیم مرتد گردیم و بعضی  
گفته اند اگر لحظه محو یا شیم میریم در حال شهود و افعال و صفات تواند در حال شهود ذات فی سوره  
یونس قوله ان الذین لا یرجون لقاء ربهم و صوابا بالحیوة الدنیا و اطمنوا بها و الذین هم عن آیاتنا  
غافلون اولئک ما و نهیم النار بما كانوا یکیفون انکر و اجوا از الرویه فلم یرجوا و المؤمنون آمنوا بحجوا از  
الرویه فآلموها و یقال لا یرجون لقاء ربهم لایشتاقون الیه و انما لم یشتاقوا الیه لایهم لم یحبه لانهم  
لم یعرفوه لانهم لم یطیبوه و لم یطیبوه لان الله را دان لا یطیبوه قال قد تعالی و ان الی ربک المنتهی  
و یقال لو ارا دان یطیبوه یطیبوه و لو طیبوا العرفوا و لو عرفوا لاجوا و لو اجوا لاشتاقوا و لو اشتاقوا  
الیه رجوا و املوا القاره و لو املوا القاره لراوه قال قد تعالی و لو شاء لآتینا کل نفس بذاتها و لکن  
قوله عز وجل و رضوا بالحیوة الدنیا الایه اصحاب الدنیا رضوا بالحیوة الدنیا فخرموا الجنة و الزیاد و العباد  
رکوا الی الجنة و رضوا بها معوا عن الوصله قد علم کل ناس مشربیم و کل حد و مقام و یقال اذا کان



الذی لایرجو القاره مادیه العذاب والفرقه فی دلیل الخطاب علی ان الذی لایرجو القاره ففصاره  
 وکماله ومنتهاه الاقتراب والوصله واللقاره و فی کشف المحجوب مراد باینها یعنی عبارات مشابهه بیدار  
 دل است که بدل حقیقی ای بسند اندر غلا و ملا و مشابهه اندر دنیا چون ریت بود در عقیبت بدانکه  
 یقصر مضارع از باب افعال است که مضموم الیه مکه و این است پس حرکت حرف و ف قافیه این بیت  
 کسر باشد و در سایر قوافی بود اگر این چنین مشهور نیست اما در جواز و ورود آن شک نیست چنانکه  
 حضرت شیخ عطار در پندنامه فرموده

نظم

چون شتر مرغی شناس این بغل را / فی برد بار و نبرد در هوا  
 گر پیر گونی بگوید اشتر مرغ / در نهی بارش بگوید طایریم  
 و اگر نه این مصلح عبارت دیگر هم می تواند خواند تا حرکت این هم فتح باشد چنانکه گوئیم  
 دیده سر چو نکه بانی یقصرش بمهر شدت +

عارف است و کاین باین ز سر و حدتش

نیست مانع صورت چیزیکه متکثر شدت

الشرح فی نقد النصوص حضرت حق سبحانه و تعالی بجلی و ظاهرت در هر مفهوم و ذکر و محقق و باطن  
 از هر فهم و ادراک گر از فهم کسیکه همه عالم را صورت حق منظر هویت او داند و در مقام افعال روم و آینه  
 مستی و هویم خویش بکلم فی یقصر هم بمهر حق مشابهه او در جمیع نظایر تواند باز یزد بگوید که سی سال  
 که با حق سخن می گوئیم فی منطق الطیر +

نظم

مردمی باید که باشند شناس / گر به بنید شاه را در صد لباس  
 در غلط نبود همیدانند که کیست / چون همه و این غلط از بهر حقیت

فی کثر العباد العزله فی الحقیقه اعتراف الحفص المذمومه فالناثیر لتبدیل الصفات لا للتناهی عن الاول  
 و لهذا قبل من العباد قالوا کاین باین یعنی کاین مع الخلق بالظاهر باین منهم بالسر و فی سلسله التذیب  
 اشارت بدانچه گفته اند الصوفی کاین باین

نظم

هر که حق را نور معرفتش / کاین باین بود صفتش  
 تن حق جان ز غیر حق باین / ظاهر او بخلق پیوسته  
 از درون آشتا و همخانه / و ز برون در لباس بیگانه  
 و ز غرامت سلامت اینجاه / خیز جامی و خال این ره باش  
 و ایضا فیها در بیان آنکه کمالان و عارفانرا ملاحظه صورت کثرت از مشابهه سر و حدت باز نمیدارد

نظم

خواجیه بندگان کاس آگاه / قبله مقبلان عسید اند  
 طول اند عمر اخلافه / تافت از التماس شاه زمان  
 شاه با کبریا و جاه و جلال / رفت فرسنگها با استقبال  
 رخ اندر صبح اسلامه / از سحر قدسوی مرو عنان  
 خواجیه میزند بارگی اشتاب



چون فرشته که زاندر خوش  
سر بر رکاب او بودند  
داده داد نیاز مندی خویش  
جای آیدشت که زجا به شکوه  
بلکه کوه و قاره و نمکین بود  
کردنا که باین کینه ندی  
نکند زده اثر در کس  
الحق آن شاه سندان شد  
رخ صورت پرست طاهرین  
فی خزانه الجلالی یقین بدان که مقصود کلی از خرقة درویشان پوشیدن در خالقاه مثال بودن بزرگ  
ملازمت نمودن آنست که حضور دل چنانکه او یا شرح و بیان تقریر کرده اند حاصل شود و از مقامات  
اهل حضورش بنا داده اند که درین درق نمی گنجید و تمامیت کتب منزل و احادیث انبیا و اخبار  
آثار و کلمات اشارات اولیا برین معنی ناطق است که هر کس که بحضور دل با حق تعالی در حالت ذکر  
گفتن و در حالت نماز گذاردن و در حالت سر آن خواندن دارد و زبانهای دیگر همچنین حاضر است  
و از حضور دل محروم نمی باشد و از حضرت حق غایب نمی شود و آن کس مومنی کامل است و ایمان او  
ثابت و تقیم است و هر کس که لحظه از حضرت حق غایب می ماند در آن لحظه خلل در ایمان او افتد و رند  
درین حال

## نظم

هر آنکس که غایب از حق بگزینان است  
در اندم که از دست نامان است  
در اسلام بر وی بسته باشد  
حضور کی کشای پر و کارم  
و ایضا فی خزانه الجلالی در احادیث چنین آمده است که حق سبحانه و تعالی میفرماید که هر کس که یاد من بخت  
کند من که خداوندم یا و او بخت می کنم خود با بند منهای شرح الارباعات هر که چشم ضعیف نیست هر چه  
بند از او بیند که صنع و است چون چنین شد هر چه نگر خدا بیند اگر خواهی که در چیزی نگر  
که نه از ویست و نه بویست توانی همه پر تو جمال حضرت دوست و مبدان دوست و همه بدوست بلکه  
خود همه دوست که هیچ چیز راستی جز وی بحقیقت نیست بلکه نیست نیست نهایت و حق تعالی  
ست نیست نمایی چنانچه همه هستی با پر تو نور هستی اوست پوشیده نمائند که در بیت اطلاق لفظ  
مستکثر که معنی فرعون اکثر است بر عالم انست و اعتقاد نیز که کثرت عالم و همی است و وجود  
او بحقیقت نیست بلکه نیست نیست نهایت و حق تعالی است نیست نمائند که امام محمد غزالی بیکه  
از یاران خود نوشته فرستاد که روح هست نیست نهایت که هر کس بدو راه بود و دلان و قاهر  
متصرف وی بود و قائل بر وی بچاره وی است هر چه بیند از قالی بید و قالی انان خیر کل عالم را  
با قیوم عالم همین مثال است که قیوم عالم هست نیست نهایت که هیچ ذره از ذرات عالم توام و



وجود نیست بخود بلکه بقیومی و سیت و قیوم هر چیزی بضرورت باو می بهم باشد و حقیقه وجود  
ویرا بود و وجود مقوم از وی برپیل علایت بود و هو معلوم آنها گفتیم این بود و لیکن سیکه معیت  
الامیت جسم باجم یا معیت عرض با عرض یا جم و این هر سه در حق قیوم عالم محال  
باشد و این معیت فهم نتواند کرد و معیت قیوم فهم را بع است بلکه معیت بحقیقت این است و این نیز  
مست نیست نهایت کسایکه این معیت را شناسند قیوم را میجویند و باز نمی یابند و اینضا  
منه گرد بادیکه از هوای صافی بر خیزد و بصورت مناره مستطیل بر خوشن می پیچد کسی رنگ و پندار و رنگ خاک  
خود را می چسپاند و می جنباند و نه چنانست که با هر ذره از آن هواست که محرک و سیت لیکن هوا را نتوان  
دید خاک را نتوان دید پس خاک در محرک نیست هست نهایت و هواست نیست خاک را در حرکت  
جز مخفی و بیچارگی نیست در دسوا و سلطنت همه هواست و سلطان هوایا پیدا +

المثنی  
مخلصان و صحبت او موجب جمیعت است  
تأییدان را سیت او سدا کند رشدها

التشیح بدینکه اینها را از جمیعت که ضد تفرقه و پریشانی است حضور دل و انگاهای او حضرت  
الله تعالی است بی مزاحمت شعور بما سوسی انداست و قوی ترین اسباب حصول این سعادت که متنا  
جمیع طایبان و سالکان است صحبت الهی و است بشطر اخلاص انکی و نیاز و افتقار بی جرات نیست  
استحسان و یا استحقاق چنانکه این شرط درین بیت بقید مخلصان مشا را لیس و اثر آن در صحبت آن  
بزرگ بعضی مریدان و مخلصین را محرک گشته و بذوق مشاهده افتاده اما در فضیلت صحبت اولیا و  
اثبات این که صحبت ایشان مؤثر جمیعت و مؤثر احوال سفیه است آیات و اخبار بسیار و اقوال بسیار  
میشمارد و لیکن از برای تو صیح این بیان و ترغیب طایبان زیان درین آوان نقلی چند از کتب معتبره  
منتقن بعضی از آن نوشته می شود فی صحیح البخاری باب تو به السارق عن عبادة الصالح قال  
بالسبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابايعكم على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تقتلوا  
اولادكم ولا تأتوا بهتتان تفترونه بين ايدكم وارضحكم ولا تعصوا في معروف لمن دني منكم فاجره  
على الله ومن اصاب من ذلك شيئا فاخذ به في الدنيا فهو كفار له و له و له و من ستره الله فذلك  
الى الله ان عذبه و ان عفر له قال عبد الله اذا تاب السارق بعد ما قطعت يده قبلت شهادته و  
كل محد و ذلك قبلت شهادته من سالة لطيفة غيبية يصادق و ان كوشد كصاحب مشد  
از دست نه بد قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصالحين اگر صحبت الهی صدق  
موجب کمالیت بودی ایما که با تیان آن متوجه گشتی قول ابو بکر طرست مشهور است انجموا مع  
الله فان لم تستطعوا ان تعصوا مع الله فاصبروا مع من يصحب مع الله لتوصلكم به به صحبت هم الهی  
صحبه الله من مقامات خواجیه بهار الدین نقشبند رحمة الله علیه حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله و جعفر  
را و نمود سایل انصار و خالط الکمار و جالس الکبراء فان روتهم ثقاء و مجالسهم دواء و خواجیه هم  
حکمیم ترندی در کتاب ادب الاصول شرح این حدیث چنین ذکر کرده است که رجال الله و خواصه



فی الارض علی ثلاث طبقات وکل طبقة منها یعرف بما عند باوهم رجال ما عندهم رجال ثم علماء ثم علماء ثم علماء  
 تعالی من الخلال و الحرام فاعلم یعرفون و رجال ثم علماء بتدریج تعالی فاعلمهم سماء الحکمة  
 فیا حکمة یعرفون و رجال ثم علماء باقتدای فاعلمهم سماء نوره و سبیه فیا قند یعرفون فهم اولیاء الله تعالی  
 و یقول رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی حنیفة رضی الله عنہ سائل العلماء الحدیث یعنی اگر بیان عقاید شرعی خواهی  
 سوال از علمای شریعت کن و اگر دقت بر تدبیر و حکمت می طلبی دوستی و آمیزش با حکما کن و اگر انکشاف  
 حقایق و اسرار مخفی می جاست با کبریا کن که ایشانند بحقیقت اولیاء الله و دیدار ایشان دوست و مجالست  
 ایشان شفا و خواجۀ عبید نقشبندی میفرمودند که حضرت علی بن ابی طالب را فرمودند سائل العلماء و خالط الحکما  
 و جالس الکبریا اگر بر قدری سرهم در میخنی این سخن فرمودند که مخالطت و مجالست ارباب بوق و حقیقت کلام  
 احکام علیه بر ایشان غالب است پسندیده سخن نیست بنشین با ایشان سدا بواب مواهب می کنند  
 ملاقات با ایشان بقدر ضرورت می باید چنانکه حکم سائل العلماء همین است و مراد از حکما طایفه اند که احوال قلوب  
 و صفات ایشان خلوص و بر موی جان عمل می نمایند ملاقات و تردد با ایشان بیشتر از فرقۀ سابقه می باید  
 چنانچه خالط الحکما مشعر است و مجالست بنشین با کبریا باید یعنی که سرایش را منزه کلی از التفات به اسوی  
 حاصل شد و حقیقت ایشان بمقصود حقیقی آرمیده چنانچه مدلول جالس الکبریا است و در نوادر هم درین موضع  
 مذکور است و قال عیسی صلوٰت الله علیکم ثلاثه عالم با مراند لیس بعالم بالله و عالم بالله لیس بعالم  
 با مراند و عالم بالله و عالم با مراند فیهذا الثالث من الکبریا الذین قال لابی حنیفة رضی الله عنہ جالسهم فان تدریج  
 و قاء و مجالستهم شفاء و این حدیث اشارت بر این است که هر طایفه تعلیمی موصوفند و استفاده هر علمی بطریق  
 خاص واجب من مقامات سلطان و چنانچه در تحصیل علم اصل تکرار است و فهم و ادراک در فقر اصل صحبت  
 و من شرح قصید فارضیه میمیه

شعشع

لا سکریم من دونهذا ذلک الختم

ولو نظر الیهم انما بها

میگوید اگر بنشینند میان آنجن محبت و مقیمان شمیم عشق و مودت ختم انا و مبرد عار آن شراب  
 محبت برآیند مرگ گرداند شازادی شراب نوشیدن مبران را و دیدن

در آینه پر هیزان و صد پاره

یار چو میست اینکه بود همواره

بی باده شود مست از آن نظاره

گر مهر خورشید انگر و میخواره

می تواند بود که مراد شیخ ناظم قدس سره به انا و لهای کاملان و ادراج و اصلاان بوده باشد که محال  
 محبت و اتیه بحقیقت آنهاند و مراد ختم انا بر بدل جسمانی عنصری که محفوظ است بهینت بشری عارف  
 و رجال و اقصی کمال ادران یا یکدگر صورت برابر می پس محبوبان بنا برین مراد و تصویری قیاس حال  
 ایشان بر خود می کنند و به احوال باطن ایشان اطلاع یابند بلکه بر نفی آن اصرار می نمایند  
 و ماطالبان قیاس مریدان صاحب دل که با استعداد و بهی و قابلیت کسی ندیمان محفل و حرایان مجلس  
 این طایفه اند بر شرب شراب این شراب آنها را آن بر صفات و جوه و فلتات است ایشان مشاوری کنند  
 و آن مشاوده در باطن ایشان تا تیر می کند و ایش را از ایشان میز باید و بمقام میخوری



بی نشانی میرساند آینه احوال باطنی ایشان مستحق نشاند و با خلاق معنوی ایشان متخلق نگشته

مریای  
آنی تو که اندام تو میبارد عشق  
و ز نام تو پیام تو میبارد عشق  
عاشق شود آنکس که کعبه گدرد  
کوی ز در و بام تو میبارد عشق

الحق یعنی از خواجگان ما و از انبیا و خلفای اصحاب ایشان قدس انداد و احکم و طولی اعمار اخلاق و فهم ظاهر و  
موجود است چه مجرّد و صافی را نظر بر جمیع یکی از آن عزیزان افتد با یک لحظه سعادت صحبت او و در  
یا اتفاقی از آن عزیزان نسبت بوی و مشهور در خاطر خود نسبت جمعی در یابد و باطن خود معنی آن  
جدائی مطالع کند که بعد از این نسبت مجاهده میسر نتواند شد و عمده رابطه صحبت آن عزیزان دریافت  
این نسبت است از هر که در یابند این نسبت نشاند از صحبت او می زنافتند و از انقاس و قسبه یکی از آن  
عزیزان است

بهر کشتی و نشد جمع دلت  
ز بهار صحبتش گریزان می باشی  
و ز تو زمین در حمت آب گلست  
و ز نه کند روح عزیزان بگلست

نظم  
الحق الله سبحانه بالصالحین و وفقنا للصالحات

پیر چون یافتی از دگر گل	و نه یکدم ز جستجو بگل	در بد کوی کوی بود را
هر کجا یافتی بود او را	پنهان از بوی جد عشق	گر شوی خاک پای او شاید
و ز یاد یادت از تنگ بوی	روز جای گزنجوی و بوی	آن بود بوی که چون باو برسی
برسی از هزار بوی الهی	خاطر را بجز پنهانی	جمع سازد ز هر پریشانی
بماند ز سرخ آب گلست	بیانده بر جان و دلت	از زمین زمان برود برد
و نه کین مکان برود برد	و ز می عشق بخود سازد	و ز غلابی محروم سازد
دولت صحبت چنین پیری	بست قلب است اسیری	تا شود ز سر تو زبان اسیر
گل از خویش دامن او گیر	برو از عقیق توایم باش	تا بود جهان بجان ملازم باش
حرف خود تراش و زبیر	سبق نقد در کس عشق آموز	تا آید ز قدر دولت او
نسبت جذباتش در تو فرو	گر چه عاریت اول کار	بلک گردد در آغوش تکرار
عین تکرار آنکه جذبات	چون شود کم ز فضل گوناگون	آوردی که پیر سوی نیاز
بسر رشته خود آبی باند	پیش آن آفتاب از منم نواز	بست گردی برای یک پرتو
تا افتد بر تو بر توئی آن نور	آفتاب از گفتگوی عالم دور	پنجهن میکن این طیفه او
مهره قبل مکره آخرای	تا شود سرخ آن صفت این	که باشد ذوال آن آسان

فی سلسله الذی من مقاربات خواججهاء الدین قدس سره میفرمودند خیریت در جمیع است و جمیعیت  
در صحبت و صحبت در نفی بودن در یکدیگر میفرمودند که جمیع در صحبت با پیر رسد بعضی چنانند که  
تخم جمیع در دلهای ایشان می باشد اما بواسطه خاشاک تعلقات نشود و زانمی تواند یافت اما  
آن تعلقات می باید پاک کردن و بعضی چنانند که تخم جمیع در دلهای ایشان نیست اما می باید از



پیدا کردن و من الرساله الوالديه چون معلوم شد که متابعت سبب حصول مراتب علية است پس  
 اگر مبتدی خواهد که همچنین سعادت او را بدست آورد باید که بمنشی باین طایفه کند که طایفه ایشان  
 شریعت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم و باطن ایشان بواسطه متابعت و مراقبتی که ذکر کرده شد مظهر کمال  
 او گشته باشد چرا که حضرت حق جل جلاله دل ایشان آفریده است که با هر که بمنشی کند از صحبت او متاثر  
 شود و این خود بزرگ پیش هر کس معلوم است که اگر کسی پیش نامتزده می نشیند او نیز نمیکند و اگر نیز پیش  
 مریدیکه بطریقی غالب است او را نیز همین غالب میشود و اگر مداومت بصحبت هر یک از این دو کس کند که  
 ایشان از این دو صفت غالب است او را نیز همین دو صفت غالب شود و این از کمال قابلیت دل است  
 اگر این قابلیت او را نبودی حصول کمال ممکن نبود پس همچنین هر کس بمنشی باین طایفه کند باطن او  
 متاثر شود از باطن ایشان و از ایمیلی بحق سبحانه حاصل شود و بمقدار انقطاع میل او زیاده شود هر چند  
 میل پیش انقطاع پیش و هر چند انقطاع پیش میل پیش تا بدرجی که او را هیچ تعلق نماند و در خیال بهیچ  
 خود بحق متوجه گردد و دوسن باشد که او را در یک صحبت بلکه در یک لحظه در صحبت این طایفه دست دهد که باطن  
 او با کلیه از غیر منقطع شود چون باطن او کلیه منقطع شود کلیه خود متوجه گردد و در مرتبه این مراتب  
 اشارت باین است

بلیت

آنکه به تیریز و دید یک نظر شمس دین طعنه زدن بر همه سخره کند بر چله  
 و لیکن ثبات بر یکجا شکل است و بعضی از مشایخ گفته اند که وصول بحق سبحانه و تعالی آسان است  
 و لیکن ثبات بر دشوار است زیرا که در آن حال که باطن او از غیر محروم شود و او را وصول بحق حاصل شود  
 چرا که او بی تعلق نتواند بود چنانکه ذکر کرده شد و لیکن گاه باشد که او را شعوری بوصول نشود از غایت  
 دقت آن حال ضعف استعداد او و نگاه باشد که شعوری بوصول خود از ثبوت استعداد ثبات برین  
 تعلق بدوام صحبت نگاشت ادب ایشان و از ظاهر و باطن و اگر ادبی را از آداب ترک کند بسبب این  
 از دل ایشان دور افتد و او را آن حال نماند سبب این بود که بسیاری از کسان که ایشان را دوتی از  
 صحبت این طایفه حاصل شد بودند مانند

بلیت

بی عنایات حق و خاصان حق اگر ملک باشد سیتش ورق  
 اشتی کلامه آما محصل معنی مصراع دوم یعنی کسی که آنحضرت بابرکت توبه قبول کرده و دعوات  
 مستجاب برائی آزمزش خطیبات گذشته و برای اثبات توبه در زمان آینده معمول داشته آن بخت  
 اداست آن تائید او با ارادت او مثال سید اسکندر مانع یا جورج و ساوس شیطانیه و عاجز یا جورج  
 جواس نقابیه که مخربان حصار عصمت و مقدس شهر دال او بودند و شد چنانکه محققان گفته اند که  
 ولایت شیخ حصار مریدت و ولایت دیوار آن حصار است اگر نقضان در ارادت پیدا یدر خند در ولایت  
 امنت و شکر شایان مستولی گردد و همچنین از آخر تقریر سلاله والد نیز مستفاد گشته جایکه گفته شد  
 برین تعلق بدوام صحبت و رعایت ادب ایشان و از ظاهر و باطن تا آخر پوشیده ماند که درین عادت  
 قیید ظاهر و باطن هم بیان صحبت است و هم بیان ادب چون مرید حقیقی بعد از صحبت بیعت صحبت باطنی



روایت شیخ را بر خود لازم گرفته باشد رعایت آداب الهی آن حجت معنوی نیز رو واجب باشد و  
وایما از منافی با آن اندک ترک است شدن که معنوی است بود و معنوی آن است معنوی ضروری او گردد  
تا برکات آن حجت بود و جرات علی الدوام بر و فایض شود باشد تا تحقیق توبه و بیت و اوقات در شرح بیت  
وقت بیت چون دیدیم بیضای الخ خواهد داشت الله تعالی

المتن

سالم باشد خصیت ارشاد و بیت یافت یک

محرران شیخی و بابائی و لکرت است

الشیخ یعنی با وجود آنکه مدتی از شیخ محقق با بصیرت مجاز از مشایخان کسل و معنی حضرت اجاز  
در ارشاد یافته بود تا در نیم از مشهور ساخته و نام شیخ و بابا لکرت همان بر خود ناخوش داشته و ناخوش  
نگری علیحدگی مثل شیخ همان زمان گرفته نیست پس از آنکه شهرت و بقصد احتیاط در عصمت گرفته  
و قصد چنانکه در سراسر تشریه مذکور است که من آداب مریدان ان لا یقرضوا للتصدیر و ان یكون لهم تمییزاً و مریدان  
فان المریدان اوصاف را و اقل خود بیشتر و قیود آفات فیهو محجوب عن الحقیقة و ینفع احد ارشاده و تعلیمه پوشیده  
ماند که قید احتیاط در تقریر شرح برای آنست اگر چه بشرش محمود بود و الا شیخ محقق او را حجت نمی  
فرمود چنانکه مبین خواهد شد و از آنجا که ردی احتیاط بمقتضای الجرم سور الظن بنفس خود گمان بر نبرد  
بود بر قضیه فایز که گواهی کنیم خود را بوضوح شیخیت نمی ستود

المتن

بیشتر خواهد بود و قبول نیستی

که چه اندر عالم ارشاد و شکر شد است

الشیخ یعنی اکثر اوقات ملامت زدگی خلق میخواد بگردن کارهای مشروع و مخالف رسم و عادت  
خلق باشد و نیست تحقیق اخلاص در عباد حق و ایضا قبول و گنای و عدم شهرت می طلبد و شیخیت و مرید  
بودن بقصد پس از آنکه شهرت بمقتضای حدیث نبوی القیلة راحة لا یرضیها واحد و شهرة آفة کل  
یرضیها و امام تشری و ذیل آیت ان الذین یمیتون ما انزل من الکتب تا آخر آورده که العلماء مطالبون  
بشروالاعمال العلم و اولیاء ما یورون بحفظ و رابع السرفان کتم یولأ بر این العلوم الجوابیام من الناس ان  
الظهور لار شطیفة من التشرع جلوا یجاد الاسرار الامرو سلب ما او توامن الانوار و کل حد و علی کل امر قوله  
نیستی یعنی و خوش نیز نیستی دارد و می تواند که نیستی یعنی فو تنی و ترک است و بی قیدی باشد چنانکه شیخ  
عبد القادر صاری گفته است خوش عالمی است نیستی هر جا که نیستی گویند نیستی و نمیتواند که بمعنی عدم  
و نیست وجود و ترک پذیر آن باشد و در مقام محو و قانی اندکما قبل وجود کن ذنب لا یقاس علیه ذنب و  
تشبیه آنحضرت بکسر کراشت است با آنچه در عوارف تحقیق یافته که فاش شیخ جند من جنود الله تعالی  
یوشد المریدین و یهدی به الطالین اخبارنا بوزرعة عن ابیه الحافظ المقدسی قال حدثنا ابو الفضل عبد  
ابو اعد بن علی بهرمان قال حدثنا ابو بکر محمد بن علی بن احمد الطوسی قال حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب  
ثنا ابو عیینة قال ثنا یحییة قال ثنا صفوان بن عمرو قال ثنا الازهر بن عبد الله قال سمعت عبد الله بن بسر  
حسب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان یقول اذا جمعت عشرون رجلاً و اکثر فان لم یکن فیهم من یراه الله



تعالی فقد حضر الامام علی المصطفی و قاضی القضاة و جمیع تبارک المریدین لها هرا و باطنی آیتی که  
 متمسک الی محبت اولی ملامت است اینست قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ منہ  
 یأتی الله یقوم بحکمہم و یجوزہ اذلة علی المؤمنین اعززة علی الکافرین یجاءل فی سبیل الله و لا یخافون لومة  
 لائم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله واسع عليم و اما و لیکم الله و رسوله و الذین آمنوا الذین  
 یمیتون الصلوة و یؤتون الزکوة و هم الیکون و من یتول الله و رسوله الذین آمنوا فان حزب الله  
 هم الغالبون اما تفصیل ملامت است بدان فی شمایل الاقنیان ثلثه من کشف المحجوب حقیقی صفی  
 صبحان خود کرده لایخافون لومة لائم یعنی ایشان از ملامت کنندگان ترسند ملامت خلق غذای  
 دوستان حق است و این قسم غیرت است که حق تعالی مجبان خود را از ملاحظه غیر محفوظ دارد تا چشم نا حرامان  
 بر جمال حال ایشان نیفتد و ایشان نیز نظر بر جمال خود نکنند چه ایشان نیکوکار و محبت محبوب حضرتند و پس  
 توأمه بر ایشان تسلط یابد و اگر بیدرج و وصف خلق عجب در دل ایشان جایاید و موجب گردند خلق را  
 گماشت تا ایشان را ملامت کنند و ایشان پسندیده خلق نباشند ثقلست که وقتی خواجه بایزید بطائی  
 ماه رمضان بود که در شهری رسید تمام خلق تعظیم و کرم استقبال کردند وقت خواجه غایت شد قرصی از آستین  
 کشید میان بازو خود گرفت خلق تنافرو ملامت کردند و مریدان گفت هر یک سله شرع عمل کردم همه  
 خلق مرا در کردند و نیز شنی بود کمال حال مردی قصد دیدن او کرد و بعد چند گاه در شهر آتشخیز رسید رسید  
 شیخ کجاست گفتند در فلان باغ است آن مرد در باغ رفت دید که شیخ با کودکی حساب حسن در خلوت شطرنج  
 می باز و بد عقیده باز گشت شیخ فرمود یا چرا بد عقیده می شوی من در بین این کودک نعمتی دیدم شکر  
 و این را در شطرنج غنیمت خواستم تا او را در محبت خود دارم تا آن نعمت بدو و ازین شطرنج بدست  
 باز آیم امثال این حکایات بسیار است اما مختصر کرده آمد در مقامات خواجه بهاء الدین نقشند قدس  
 مثل اهل ارشاد مثل صیاد است که بد قایق صنعت جانور متوحش را در قید در آرد و از آن صنعت  
 او را بمقام استیناس میرساند بجا نیز چون این طایفه اهل حکمت اند که بن تدبیر معاملة با حسب طبیعت چنان  
 می کنند که او را بمقام وصول میرسانند و نیز معاملة این طایفه با هر کسی بقدر قابلیت است اگر طالب  
 مبتدی است با او میکشند و خدمت او می کنند از حضرت عزت خطایشید یا داود او را آیت فی طایفه  
 نکن که خادما بسیار میاید که طالب قابلیت سلوک پیدا شود

الملتق

طایفه اهل صاوتا را می کند توبه قبول  
 طایفه کویاقت را توفیقین و کرا ذکر شد

الشیخ بداند درین بیت اشیتا است بد و خاصیت مرشدین محققین که در آنحضرت موجود  
 چنانکه در ارشاد نامه با نوشته اند که این شیخ اجازت کرده شد بقبول توبه تا بیان و تلقین ذکر طایفه  
 و راغبان و در وصف تا بیان بصاوتا نشان است که قاعده آنحضرت مثل قاعده بعضی  
 شیخان مقلد نیست که هر کسی را قبول توبه کند و هر بوالهوسی را تلقین ذکر فرماید بلکه بعد استخاره و استیجاء  
 تایی را که بر صدق توبه اش که از روحانیت مشایخ اشارتی بید توبه اش قبول کند و طایفه را که بر صدق



لطیف شایسته شنود تلقین ذکر مناسب است و ادش کند و نظر با چنین حال امام قشیری فرموده است  
قبول قلوب لایح لهر بیا صدق شهادت و عبادت و نیز مدح است بمعرفت این حالتین بخود فرا  
و بمبارکی تلقین آنحضرت بابرکت اما مشایبهای مثبت این و بصفت در متن مبتین خواهد شد چنانکه  
اشارت به بعضی کرامات آنحضرت کرده شود در ضمن آیات محققیت او و معنی اذکر شد است آنست که بحقیقت  
ذکر رسیده و نتیجه آن کیم مشغولی دیده و مانند زبانش دل و جانش نیز ذکر شده و مراد از ذکر در عرف اهل تصوف  
طالب است و میتواند که اینجا مراد طالب تلقین ذکر بوده باشد تا مشیر گردد و یک شرط تلقین که مشهور پیش  
محققین است و آن تقدیم طلب التماس التکلیف است چنانکه مذکور در ارشاد الهی است که علم نافع آن  
است که در نفس تقوی وستی متواضع زیاده گردد و در دلش طلب شوق را مشتعل گرداند چنانکه در خبر صحیح است  
که حضرت امیر المومنین علی را چون آینه دل ز پر نور علم روشن گشت داعیه طلب حق در باطن او پیدا  
شد و فرمود که یا رسول الله علمنی علماً یوصلنی الی الرب یعنی بیاموز مرا علمیکه سبب نزد آنحضرت پروردگار  
رسول صلی الله علیه و سلم خوش وقت شد و فرمود بی وقت بود که میخواستم که این علم را با تو بیاموزم تا مباد  
توان بود که داعیه از باطن تو بیرون آید و در این علم برکت تر بود و بر اصلتر باشد و بعد از آن حضرت رسول  
امیر المومنین علی را در روی بقیه نشانید و ذکر لا اله الا الله تعلیم و تلقین فرمود آن نسبت به ایشان  
بهین دستور امیر المومنین امام حسین و از ایشان امام زین العابدین یافته است از ایشان معنی و سلسله  
الی مشایخ اینوقت رسیده است و فی مرصاد العباد همه هم از وجوه امتیاز شیخ آنکه سلوک این راه مرید را  
بواسطه ذکر تواند بود و ذکر که خودی خود گوئی تمام مفید نباشد تا آنکه تلقین از شیخ کامل نستانی چنان  
شرح آن در فصل احتیاج بتلقین ذکر از شیخ گفته آید ان شاء الله تعالی قوله نعم من بعرض عن ذکر ربیه  
و هر که روی گرداند از یاد کردن پروردگار خود و طاعت او نکند ایست که در دلش خدا یا صعد او رنج  
سخت و تنواری نیست من طالب مرید صادق آنست که دایماً بذكر حق مشغول باشد و ملول نگردد و روی  
نگرداند تا بعد از آنکه مبتلا نشود و خود با الله من ذلک اوقات اوقات ذکر است و صفای ذکر را

دیر راه حقیقت آورده و گفته را  
خوش تلقین لا اله الا الله را

از ذکر همه نور فراید منه را  
هر صبح و نماز شام و در خوش را

مریای

قال النسبی علیه السلام حکایت عن الله تعالی انما جلیس من ذکر لی باید که تلقین ذکر از کمال مکمل می یابد  
تفسیر مولانا یعقوب چرخ فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره تلقین ذکر میباید که از پیری  
کامل محقق باشد تا مبادی باشد و از نتیجه بطور سبب تیرانه ترکش سلطان میباید تا حمایت را شاید و فی  
نفحات الانس شیخ شمس الدین صفی امام جامع شهر شیراز از اکابر صالحان و پاکان بوده یکی اوقاتش  
بذکر قلاوت و انواع عبادت مستغرق و مجبور بود یعنی بسوی خدای میرود و تبحر پاكيزه و خوب بخلات  
سختانیکه در وی قصور باشد از سمع و بیا و غیر ذلک که مرود و میشود بجانب بنده یا در میان راه ایستد  
لیکن از کسی تلقین ذکر نداشت و روی در واقع ذکر خود را صورت نوری مشاهده کرد که از دهان و سفسفر  
میشد و بر زمین فرو میرفت با خود گفت که این علامت خیر نیست چه نفس الیه یصعد الکلام الطیب بخلاف



این نشان می دهد این نقصان مگر بسبب عدم تقنین ذکر است از مشایخ پس یکی از مریدان وزیرها  
بقی مرجوع کرد و از وی تقنین دیگر گرفته همان شب واقعه ذکر خود را بصورت نور مشاهده نمود که بالافتر  
و آسمانها خرق میکرد بعد از آن بصحبت شیخ شهاب الدین سهروردی پیوست و رسید بانجا که رسیدنی الاحیاء قال  
علیه السلام و لو جاء قائل لا اله الا الله صادقا تتراب الارض ذنوبا بغض الله له و قال یا ایا هریرة لقول الموقی  
شهادة ان لا اله الا الله فانها تهدم الذنوب بدنا قلت یا رسول الله هذا الموقی تکلیف الماحیاء قال  
بی ایدم فادهم قال قد تعالی وان استنصر و کم فی الدین فعدیکم النصرا الیه ای ان استنصر لکم فعدیکم نصرتهم  
نفس شیری

و رد و ملک و دعا های معظم بے شمار  
هر که در دوزی حواله انت مستنصر شد است

الشیخ یعنی من حیث الشغل و الوظيفة و التملک و رد و ملک و دعا های معظم بسیار است مثل ورد  
اعظم و دعا کی سنی و دعا حزب البحر و دعا یونس اولیا و چهل یک اسم و مبعثات عشر و غیر ذلک من  
الدعوات المستغرقات چنانچه در متن بعضی از آن اشارتی کرده شد و من الحوائیة و التملک الاحیاء مرید  
را چنانچه مجرب شده کسی را بعضی از آن دعوات متبرکه حواله نمودند نصرت بسیار مدد بسیار را و رسانیده اند  
پس نسبت باوستنصر نموده شد است پس ضمیر من ارجع شیخ باشند یا این است که مرید او بقوت حوالیش  
نصرتش مستنصر نموده شد است چنانکه مردم از وی در مهمات نصرت می طلبند و می یابند پس ضمیر من عابد  
بر سرینند فی شرح نصایب البصیان و در شریعت و عطن مورد و در انجور الورد و کسر الواد و سکون الایم  
و بالذال المهملین آ بیکه بوی رسند جماعتیکه از قباب نهاده باشند و ز نوبت تب و سبی النصیب من قرا العز  
ورد الشریعة مورد المار و در عرف طریقه پیغمبری و مشرعه یعنی جابیکه آب پیدا میشود و الشریعة ایضا را  
مسلمانان الشارح الطریق الاعظم و در کثر العباد آورده است که فی الصحاح الورد و الجزیه نقال قرأت وردی  
فی فواید الفوائد سخن در او را و افاد بیکه از حاضران پرسید که این حدیث چگونه است که صاحب الورد ملوک  
و تارک الورد ملعون فرمود که این حدیث در باب یکی است از اهل کتاب و انجمن بود که بخدمت رسول  
رسانیدند که فلان جبهه یا ترسار و بسیار میخواهند در اصلاح ایشان پیشان گویند پیغمبر چون بشنید  
که صاحب الورد ملعون آن بعضی میگویند که این حدیث عام است تاویل این انجمنان باشد که اگر کسی عمدا  
ورد ترک میگردد و بی عذر می تارک و رد باشد انجمن کسی را گوید تارک الورد ملعون و اگر کسی باشد  
مثلا غیس حاکم تو میگردد و خلق بروی باشد و مصالح مسلمانان بسبب بی باز بسته بود مشغول  
بود و شود و انجمن کسی را گویند صاحب الورد ملعون بیا بد و انت که ملک و لغت بعضی حفظ هم آمده  
چنانکه مالک بن یزید الدین را بعضی تفسیر کرده اند که حافظ اعمال بندگان تا در داون و شدن نامه با غلط  
نکند و مراد اینجا حفظ و ردیست بظاهر و باطن بر وجه کمال بحیثی که اگر آن صاحب ورد در خواب  
در واقعه صورتی همی بیندیم در آن خواب یا در آن واقعه آن و درش یا در آن بخواند آن دفع  
آن صورت کند و اگر در وقت ادای هر روزیه آن ورد بخواب رفته باشد آن ورد متشکل شود و را



بیدار گرداند یا تفرقی کرده هم در آن خواب یا آواز دهد چنانچه حسن ظاهر او نیز نشنود و درین اوقات  
 بعضی خاصیت که در فضیلت آن شنیده باشد بخانه کند و چون انجمن علما را بسبب کثرت تکرار با اعتدال  
 و بسیار کی حوالیت مرشد مجیز ظاهر شدن گیرد و در عرف اهل طایفه دعوت میگویند که این وظیفه او را  
 ملک شده بعد از آن اگر او هم صادقی را حواله کند بشرط آنکه خود را در خواندن آن مداومت نماید  
 که او را هم نفع برسد و بچکس حاضر نباشد و الا اگر پیش ازین وقت کسی حواله کند از آن برکتی از مجیز حاصل  
 کرده بود خالی ماند و هر دو بی فایده مانند حکایت آورده اند که در قشیری از پیر خود التماس کرد که ای شیخ  
 مرا و غلطی گویا چکار کنم و گریه میکردم و با که صحبت گزینم و با که معاشرت سازم و فرمود اگر یار طلبی خداست  
 تراست و اگر صحبت طلبی که انا کاتبین تراست و اگر موافق طلبی کلام الله تراست و اگر وعظ طلبی دوستی  
 موت تراست مقصود ازین آنست که همه وقت بذکر حق مشغول باشی و وظایفیکه دارد ترک نیازی  
 بکند و زبرد روز زیاده کند و اگر معاذ الله در پیش از وظیفه خود باز مانده و از هر مرگی او در عالم نشر شود  
 آری ترک الوطایف نقصان درجات و اصعب من الموت حکایت آورده اند که آن روز که بخون  
 در بیابانی افتاده ماند و در کوئی پستی که وظیفه او بود گشت و بیل را بخرید و فرو کرد و بخون مبتلا درین  
 مانند حکایت آورده اند که در صوفی از شهر خود بملاقات خواجہ حسن نوری روان شدند چون  
 در آن شهر رسیدند می بیند که دو گر میسروند و یکی از ایشان میگوید که خواجہ حسن مانند یکی از آن دو صوفی  
 زبان حیوانات میدانت چون این سخن از گوش شنید در حال پیش دویم صوفی درین خود چون در خانقاه رسید  
 شیخ را زنده دیدند شیخ بشناخت سعادت پیش نمود و صوفیان از حال سفر و در آمدن بشهر و حکایت  
 که بشیخ تقریر کردند شیخ آه برآورد و گفت که امر و وظیفه از وظایف من فوت شده است آواز هر مرگی  
 من حیوانات هم رسیده است پس ای عزیز من اگر کسی وظیفه کرده است که هزار بار یا دو هزار بار نام محبوبیت باند  
 عشق آن باشد که روز بروز زیاده کند و نیز میگویند که ملکیت معارضت باهت کرده شد ملکیت زمین  
 چنانکه کسی را از مینی را بوجهی از وجوہات ملکیت تصرف آورد و زراعت کرده بار بردارد تا آنکه  
 مشهور شود میان خلایق که این زمین ملک است پس اگر پاره ای از آن زمین بیاری و دوستی بهت کند  
 آن محبوب علی چه چنگاه حمایت آن و اسب متصرف شود و نفع گیرد و اگر در اوایل او را کسی مناشه  
 کند بوجع بواسطه کند تا رفع آن خصومت کند و چون بعد از چند سال ملکیت او هم مشهور شود  
 تواند که وی هم کسی دیگر تملیک کند همچنین حال است در دعای معنی میباید که اول در دعای مختصر  
 از وجوه معتبره در اصطلاح اهل دعوت مالک شود تا دیگر را تملیک تواند کرد و اگر بی آنکه در دعا  
 مالک شده کسی آن دعا حواله کند فضولی کرده او را در غرور و بلا انداخته باشد و گناه او در گردن  
 باقی می ماند زیرا که چون کسی دعای از دعویات معظمه مشهوره خواندن گیرد اکثر آنست که جماعتی از ملائکه  
 و رجال الغیب مردم جن نزدیک و آیند و تقصص کنند که این کس در تصرف این دعای معظم دست دراز  
 کرده آیا او را سند حوالتی و حجت تملیک هست اگر او را علامتی از علما یا اجازت و حواله یا بند و تیر  
 علامات که حضور و سعادت شیخ مجیز و ادراج مشایخ مجیزین است برسیند و معاد دارند بلکه مجیب حاضر شوند



و آیهن گویند و الا و انصر ریاست و از روی غیرت تا ویب کنند که چرایی مناسبست و بعین رستگاری  
و حمایتی در حریم حرم خاص این دعا و آیه است و لهذا نزد یک اهل دعوت مشهور است که فایده خواندن اسماء  
عظام و دعوات کرام وقتی حاصل شود که حواله از شیخ کامل صاحب تصنیف گرفته باشد تا در وقت حد و حادثات  
روحانیت آن شیخ درج حوادث از او کند و در محرومان و ناصرا و باشد و الا بلای بی دوا بر خود اختیار کرده باشد  
چنانکه والدین ضعیف غفر الله تعالی که در خواندن دعا و کلمات سیفی جرات نموده بود و اجازت از مرشدی حقانی  
فرستادند آن زحمتی رسید که درین اوج کشیده و مرضی بی دوا عرض کرده که عاقبت در همان مرض بعد چند سال  
وفات یافت خود با الله من المجرأة \*

المحقق

آفتاب عالم ارشاد و تکمیل است و یک  
ناقص از نقصان خود خفاش و شش غور شد است

الشیخ ارشاد و سیری کردن و لفظ مرشد اسم نازل از دست و تکمیل الکیلیت خود دیگر را کامل کرد  
و لفظ تکمیل که بر اینست این قوم متداول است مشتق از این است خفاش شب یک غور کور و در مقامات  
خواجہ بہار الدین نقشند قدس سرہ کہ این طایفہ اسم اند مقصد و کامل و کامل مکمل متقلد بشنودہ عمل می  
کند و کامل از خود تجاوز نمی کند و تربیت جز کامل مکمل نمیتواند نقل است کہ خواجہ عبید اللہ قدس سرہ فرمودہ  
اند کہ ارشاد و تکمیل را دو شرط است یکے علم یقین با اعمال مقربہ دوم رسیدن بانجا کہ اعمال و شغفان ظاہری  
مبلغ نیاید از شہود و آگاهی و قتیکہ کسی باین مرتبہ رسید و از بانان شمرده تکمیل مستعدان با و فرمایند  
پس مقصود ما ازین بیت همان است کہ آنجناب پیر کامل و مرشد مکمل است اینکہ پیر کلی و اینیشنا و حقیقت  
کمالیتش ندانند از ان است کہ او در مرتبہ اعلای خود دانند آفتاب است در ارشاد و تکمیل و عامہ غلق کہ از جهت  
و نہات مرتبہ خود و نقصان بیش خویش خفاش صفت در تیرہ حیرت و ضلالت اند و لحاظ دیدن دیدار حق  
اوندارند و راہ شناختن حقیقتش نسیار اند چنانکہ مولانا شامی گفته است \*

بلیت

دوست کہ در دیدہ خفاش کند جا

تا بان چو شود شغف طاعت خوشبید

شیخ سعدی شیرازی در گلستان نقل کرده \*

خوش یا بید چشم موشک کور

نور کیتی فروز چشمہ بنور

نقل بودم از بزرگی پرسیدم از بلوغ گفت در مطو را مدہ است پسر نشان دار و یکی پانزدہ سالگی  
دوم اخلام بیوم بر آمدن سوی ز بار اما و حقیقت یکیشان دار و آنکہ در بند رضای حق جل و  
علا پیش از ان باشی کہ در بند حظ نفس و ہر کہ این صفت فرہ وجودانیت نزد یک محققان بالغ  
نیست \*

مست باد می

بصورت آدمی شد قطره آب کہ حل ووش قرار اند رحم ماند

و در حل سالہ عقل و ادب نیست

تحقیقش نباید آدمی خواند

سوال \* اگر کسی گوید کہ شمار از کجا معلوم شدہ کہ آنجناب کامل و مکمل است جواب گوئیم ان شاء  
و عذا کہ در مقامات مرشدان مکمل شنیدہ بودیم حالا در صحبت شریف آنجناب بطور همان علامات



صفات معاینه کردیم عقیده مرشد مکمل بودن آنحضرت در دل را پاسخ شد و ایضا در شرح بیت  
سابق یعنی نمایان صلا و تقان تا آخر مذکور شد که خواجہ بہاء الدین نقش بند نتیجہ ذکر و تاثیر آن مشروط  
بشرط تلقین است پیر کمال مکمل کرده و معلوم بعثت آن ساخته پس چون ظهور نتیجہ ذکر و تاثیر آن از بعضی  
مردمانیکہ از آنحضرت تلقین یافته بودند مشاهده افتاد معلوم شد کہ انتخاب پیر کمال مکمل است از جهت  
ولایت کردن وجود مشروط بر وجود شرط و بعثت لیل بودن وجود معلول بر وجود شرط علت بسبب  
لازم آوردن وجود ملزوم وجود لازم را فافهم و کند خواجہ احرار قدس سرہ در فقرہ از فقرات خود نوشتہ  
کہ حق سبحانہ بندہ را بحض اصطفای برگزیدہ با او را بمقام شہود و حضور شرف گردانیدہ نفس او را از محل  
ظہور و درجہ اعتبار غلبہ شہود و نور از نظر او انقطاع کردہ و یقین نفس منور شایستہ آن هست کہ آنرا  
نجم گویند و قسم باو یاد کردہ آید و النجم اذا هوى ای غربت عن محلة الظهور و سقطت عن درجہ الاعتبار  
فی الحضور بیاید و نسبت کہ تشبیه حقیقت او کیا را تقدیر با آن شایع است براسنہ بزرگان این قوم چنانکہ  
مولانا روم فرمودہ است +

بیت

فهم کن واند علم بالصواب

در بشر و پوش آمد آفتاب

و ایضا نور حقیقت اولیا را اند بصورت آفتاب و تمثیل نجم دیگر گاہ در واقعہ در رویای صالحہ بر طبق بیان  
جلوہ گری میکند چنانکہ در سلسلہ اقبالیہ مذکور شد کہ رکن الدین شیخ علما الدوله سمنانی فرمود کہ روزی  
یکی از مریدان سلطان بایزید قدس سرہ کہ مردی در حیات بود و کار کردہ بود و چنانکہ شیخ بیضا الدین  
باخرزی با او خوش بود و خرقة او داتی داد و در آخر مدت ده سال با او بود و مرا میگوید کہ تو چگونه  
است کہ باین خاندان ارادت آوردی و متابعت سلوک جز باینزیر کردی گفت من این نمیدانم اما  
یکنوبت و منو میباشتم و در انشای آن دیدم کہ دیوار قبلہ بخشد و از النوفضائی نمود و آنرا کہ سلطان  
و شتری مینمود پس دیدم کہ این چیست کسی گفت کہ این نور سلطان باینزیر است چون ساختند و دیوار  
دیدم کہ تمام نورانی بود همچو خورشید گفتیم این چیست کسی گفت این نور شیخ عبداللہ بغدادی است آن  
در روز ازین سخن متعجب بعد از آن گفتیم این سخن نہ بان گویم کہ مراتب ایشان بیانی کنم یا ترجمہ می نمم  
شیخ عبداللہ را با سلطان باینزیر اما هر کسی را کہ خدا تعالی حوالہ کردہ است بشری چون او توجه بہان مشربا  
کرد و متابع آن طریق شد خدا تعالی بہت ثبات قدم او را در آن طریق شیخ او را در اعلام مراتب اراد  
جلوہ کند و اگر مراتب علی التحیق در قیامت پیدا شود و نشان علو مرتبہ درین عالم جز متابعت سبب  
مطلق صلی اللہ علیہ وسلم نیست ہر کس کہ متابع او مراتب ترعالی تر و وسیع الہ والدیہ مذکور است کہ متابع  
او علی حسب الجمال در آن است کہ متابع را بنیر حق سبحانہ بیخ تعلو نباشد فی حرانۃ الجلالی خدمت رسید  
مقام غلظہ فرمود ہر کہ در بنوبت خرقة مشایخ دامت برکاتہم الی یوم الدین پوشانند و دست و پا بکنیم  
ابارت و دنیا بت از سلف پوشانند و یو او بدینا بت باشد و خدمت سید السابا و اندام غلظہ فرمود  
کہ مرید بر نفس است حقیقی و رسمی و صورتی حقیقی آن است متبع شیخ است ظہر و باطن و قول و فعل  
رسمی آنکہ متشبہا صورت و معنی بقدر طاقت و اسکان خود و صورتی آنکہ متشبہا صورت و معنی فقط



دوی هیچ بر نخورد از خود و امید باشد که از برکت تشبیه آن قوم نیکبخت گردد و بایشان  
حشر شود فان بولاء قوم لا یثقی جلیسهم \* المثنی

کشور کشمیر اورامولد مسکن شده  
مولد این فخر اوسم همین کشور شد

التشیح مولد حضرت محمدی و کشمیر برکت حدیث بنوی که از جلال فی القری قریه یحیر نام دیهی است  
از نواحی ولایت زینه که از شهر تاجا مسافت یکروزه راه است و والد او عثمان زینه و جدش زین العابدین  
که سران قبیله خود که از انون میگویند بودند و اگر نسبت خویشی ایشان با فرار این کشور که معروف بچکان  
نیز می یوندد و مردم متمول و متدین و خواننده بودند و من فقیر پدر ایشان عثمان زینه را در باقیه بودم  
که مردی خوش فهم و عالم بمایل فقه شرعیه ابیات بجل خواننده و خوش صحبت بود و نیز چند صوفی  
دیدم در همان دهه پر بهر کار و با دب آراسته پرسیدم که این اثر صحبت کسیت در شما گفتند که ما  
تربیت کرده عثمان زینه ایم و یکی از علامت دینداری و اخلاص پدران ایشان این بوده که  
شنیدم هر سال با سیم زکوة عشر جوب مویشی و سایر اموال خودی ملاحظه نصایب دوی و بی ملاحظه مقدار  
و جوب که در بعضی کم از عشر بوده او امیکر دند و اکثر آن بخانقاه مولانا شیخ اسمعیل شامی مرحوم که  
در شهر شیخ سنیان آنوقت بود میرسانیدند و نسبت با و اخلاص میکردند و بعضی خویشان ایشان در دیه کلاچ  
که از قریه ایشان یکمیز راه دورتر بودیم بسیار صالح و دهمه متوسع و خواننده گفتم این نوع مردم در کومستان  
محبت ایشان اشارت حضرت محمدی کرده گفتند که این همه آثار برکت صحبت پدران ایشان است که در خانه  
ایشان مسلمانان را روحی دیده ما هم متابعت کردیم القصة حضرت محمدی و شهر کلان شد اندر بسبب من ایشان  
در شهر این بود که میفرمودند و در طفله و خلعت قوی بود که حصول این احوال نتیجه آن دو خلعت میدادم  
یکه آنکه دوستدار و خواهان صالحان میبودم اگر چه در آنوقت نام صلاح هم نمیدانستم ولی این خلعت  
جلبی بود که هر وقت در خانه ماضونی یا زاجه آمدی از بازی طفلان پرداخته پیش آن می نشستم و با او این  
میکردم و اگر آنکه راستگو بودم اگر از اهل خانه کسی انانستی میدادم با ایشان جنگ میکردم و دشنام میدادم  
اگر چه محارمی بودند و بواسطه این پیش ایشان شوخ و تند میشد و من و ایشان از آنس گرفتار من با شکایت  
میکردند میگفتند که او را با ایشان چه مناسبت است و با آنکه یک پایی من اندکی پیچیده بود و در کار پاست  
و چالاک بودم و در تیر و علول انداختن و اسب و داندان ما هر بودم که کسان من بشکفت می افتادند  
افرض چون مرا بمکتب سپردند و یک روز با صباغ از خانه برآمدم که بمکتب بروم در راه بازی  
کو دوکان مرا مشغول ساخت تا وقت شیت رسیدی تا غدا شد پدرم در بازی دید گفت بمکتب فته بودی  
گفتم فی اگر چه مرا تادیب معلوم بود که اگر نه گویم مرا خواهد زد و بواسطه آنکه صدق خوی من شده بود  
آنچه راست بود گفتم و خود را در جهاندان ختم و سرچ غنچه ریاد و دم پس مرا بچشم گرفت و بجانم برد و جان  
ند که نزد یک بهلاکت رسیدم و در بدن من تب در گرفت و بیمار شدم و بیماری من بدرازی کشید  
و در همین بیماری عزم جزم کردم که اگر خدا تعالی مرا صحت بخشد دیگر بازی نکنم و در شهر رفته مدام بخوانم







ای که داری بفضیلت یاران در ضمیر  
تو چه هستی حقیقت ای فضول  
تا ز ادب نفس شان ما و منی است  
نی خدا رضی ز توئی مصطفی است

نمود کردی نعمه کام سحیر  
کان یکی سازد کنی و از اقبول  
باعلی حُب تو عین دشمنی است  
دشمن جان تو الحق مرتضی است

و گواه ساختن در عبارات عقاید بسیار دارد چنانکه عسکری سیدی سیدانی فرموده است و در او در فتحه ملکین که این  
گواه میساخت و میگفت و اشهد بان الخ و در دعای دیگر دیده شد که اشهد المملایة و الناس جمعین  
علی اتی اشهدان لا اله الا الله و اشهدان محمد رسول الله و در نواید الکلین مفوظ خواجہ قطب الدین  
آورده است که ارادت دولتی بزرگ و سعادت شگرف است و از پر تو صفات لایوتی است نه از صفات  
ناموتی است چه صفت مریدی از صفات ذات حق تعالی است بر روح بنده که حضرت حق تعالی بدین  
صفت کند نور ارادت در دل آنکس ظهور یابد مرید گردد و فایده اگر کسی در ارادت صادق باشد  
و آدمی وظایف و ثواب باشد اجمال تمام عقاید اسلام در مضمون این بیت او میشود زیرا که چون گفت  
که من از جان مرید این شیخ پس جمیع اعتقاد آنیکه شیخ بتفصیل میداند وی باجمال قبول کرد و اگر بر آن  
بمیرد و چیزی منافی اسلام و ارادت از وظایف نشود و بمذنب کسیکه ایمان فحش با مقبر میدارد حکم  
کنیم بر صحت اعتقاد اسلام و ایمان و ارادت او چنانکه منقول است که مریدی صادق در خدمت شیخی  
محقق بود روزی از شیخ پرسید که اعتقاد اسلام بتفصیل بنیادیم می ترسم که بگیرم و منکر را چه جواب  
دیم شیخ بجمال ارشاد تو تنبیه در خود داشت بملاحظه صدقیکه در وید فرمود که و قتیکه بگیر و منکر از تو  
سوال کنند تو در جواب ایشان بگو که من مرید فلان شیخ اعتقاد و دین من اعتقاد دین است پسندیده  
باشد ترا از قضا چون اجل او را دریافت کی از اهل کشف نزد او را حاضر بود دید که وی همین جواب  
گفت ایشان پسندند و بر گردند فایده دیگر در وقت خواندن این بیت که در نسبت و ارادت  
بجان بصیغه ماضی است اگر دل قاری با معنی موافق باشد عقد و ارادت او می پیوندد و در حلقه مریدان  
داخل می شود و در وصول برکات و عطا شیخ با ایشان شریک باشد و تکرار بیت تجدید همین ارادت  
میشود چنانکه در کتاب شمایل الاتقا آورده است که اگر کسی گوید مرید من را و مرید شیخ باشد زیرا چاره اراد  
فعل مرید است و او بر آن مقرر است اگر شیخ گوید تو مرید منی او گوید من مرید تو نیم مرید او نباشد چه  
از فعل خود منکر است و هم درین کتاب است که مرید بر دو نوع است اسمی و حقیقی اسمی آنست که بر او  
تلقین کند و دیده کن شنیده و ناشنیده بر سنت جماعت باشد فاما مرید حقیقی آنست که  
شیخ او را در وقت تلقین توبه و ارادت بگوید که صحبت ما باشد و ما در صحبت تو باشیم اگر بیرون وقت  
تلقین تو این گفت بعد نقل خود مرید را در حال یاد مراقبه این سخن فرمود وی هم مرید حقیقی باشد  
حضرت محمد صلی الله علیه و آله دوام برکات علینا این فقیر را در گفتن این قصید شارات دادند بیکه از ان  
این است که میفرمودند که من در واقعه دیدم که مشایخ این سلسله مبارکه با جمعی از اولیاء الله دیگر جمع شدند  
روح ترا بتعلیم در دایره خود نشانند و ترا دعا و فریاد خوان کردند خصوصاً این بیت تو این گوا



گوایم بسیار قبول کردند و گفتند که اعتقاد مریخی باید که اینچنین باشد تا مراد حاصل شود  
و ظهور برکات این عقیده بود و توحید زمان آینه کردند باز آنحضرت نظر فرمودند که بها ممکن فکر کرده این  
زیادتی کن و منتظر برکات این باش و عجب پسندار که شنیده شیخ سعدی شیرازی چون این بیت گفت یعنی  
فردی در حقان سبز در نظر موشیار هر دو فی تقریب معرفت کردگار

یکبار از صلی آه وقت دید که طبعهای نور از آسمان شامی آید و در شیخ سعدی می افتد پرسید که این  
علیقات بدست یافت جواب شنید که بسبب نلان بیت که او گفته بدرگاه حق قابل قبول افتاده و من فقیر  
از آنوقت که این قصیده بعرض مخدومی رسانیدم چهل بیت بود بعد از آن چون نفس مبارک آنحضرت را  
به زیادتی افتاد من بر عایت آن نفس مشغول شده تفکر کردم قریب چهار صد و پنجاه بیت تمام شد چون  
انند تقالی و میر که انفاص عباده انحصارین و

پیر من حقانی است و لازم پیردیش  
زانکه از بهر سلوک است چون سطرشت

الشیح حقانی منسوب بحقیقت یعنی سر او را ولایتی رهبریت و در توفیق العارفین آورده است  
که شیخ بر حق اوست که طریق وصول بالو هیبت شناخته باشد و در آن سلوک کرده تا مرید از این راه  
ارشاد تواند کرد پس سالك صادق وصل خواه را بصورت واجب باید پیروی او کردن بر پی و اثر او کما  
آن را چون سطر تصور کرده بی تجاوز و تمایل بچوای حق تبار است بمقتصد و در پی راه بقصد و راه کم  
نکند کما قال انند تقالی ان کنتم تنجون الله فاتبعونی بحیثکم الله و در مقامات خواجه بهار الدین نوشتند  
قدس سره آورده است که رنده این راه بعبیت اهل الله در ولایت خاصه می در آید و همچنین در سحر الابرار  
آورده است احکامیت آن صوفی و مشکلم که مشکلم زبان استدلال کشاد و صوفی از صفای خود خبر داد نظم

در بیابان جدل جان فرسای  
پای یکران عمل پیچیده کرده  
نه سرش را ز حقیقت سو ری  
زده بر چهره آسایش خاک  
سرموی ز سر زخوشتنش  
ست و بار دوی و حرمتونه  
زخم زن گشت بشیر خلا ف  
کرده بر صحبت و انایان پشت  
کو خدا را بچوشتناخته  
ریزدم بر دل و جان پاک ز عیب  
هست گفتار زبان قاصر از ان  
چون شوی قاید کوران جهان

فاضلی وادی بر بان پیامه  
عمر در بخت و جدل طی کرده  
ندش را ز طریقت نور می  
صوفی دید ز آسایش پاک  
از ریاضت شده چون موی تنش  
زان لقا بلکه میان شب روزه  
شد بچنگ فریش شیر مصاف  
گفت کای خوی تو چون سوی در  
باشناسانی خود ساخته  
گفت از ان فیض که ز هر لحظه غیب  
که چه شد و چه زخم خاطر از ان  
ناضلش گفت بدین کشف بهان



نیت کاری بشناساگریم  
هر چه من یافتم او یا بد  
ره نمایم بخدای متعال

گفت من عرق شناساوریم  
هر که پی در پی من بشتابد  
کار من نیست که کس را بجدال

و میتواند بود که حق بمعنی است باشد پس معنی آنکه حقانی است یعنی محقق است و بصیرت حق را از باطل جدا کند است و تحقیق را بصلح و مالا یصلح مریدان بحسب مزاج و استعداد هر یک دانند پس آنچه مناسب است استعداد و ملائیم مزاج هر یک مخصوص حکم کند اگر چه خود از آن فعل نیآورده باشد و هیچ مرید را نفرموده است پیروی فرمان او کردن و اطاعت حکم او نمودن این حکم را بر سطر و ارتقو کرده به تقدم علم اطاعت برگزیده و تجاوز نکردن تا سلوک است افتد مقصود بعافیت زودی حاصل شود کما قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنی ای گروه گرویدگان فرمان برید خدایا و در فرایض با و فرمانبرداری رسول کنید و رست با و اطاعت کنید خدا و از آن امر را از شما مراد امرای مسلمند که رسول صلی الله علیه و سلم در عهد خود تعیین می نمود ثعلبه بن مسعود که اول الامر ابو بکر و عمر و در شان ایشان نازل شد و ابو بکر و راقی گفت خلفای رابعه اند و مجموعه صحابه نیز گفتند یا فقها و علمایا که باب عقول ای نزد عرفا اول الامر مشایخ اند و پیران طریقت که تبرست اهل سلوک اشتغال می نمایند و از فرمانبرداری ایشان لازم است +

هر که سر خط فرمان دید نه بد  
هر که خوابد بر منزل مقصود رسد  
کی میسر شودش روی براه آوردن  
بایدش پیروی راه نمایان کردن

کذانی تغییر الکا شفی و در شمول الاتقیاء آورده است که هر کاری که پیر مرید را فرماید آن خلعت الهی باشد که بدو میدهد و هر جا که مرید باشد در حمایت آن خلعت میباشد و شاید که مراد بحق اسم الله تعالی باشد پس معنی آنکه حقانی است یعنی از خود فانی و بحق بانی است پس حکم او حکم حق باشد واجب الامتثال و تخلف آن موجب کفر و ضلال کما قال الله الکیبر المتعال و من یطع الرسول فقد اطاع الله برای آنکه رسول بطاعت خدا میخواند با مرید پس فرمانبرداری او فرمانبرداری حق باشد و در بحر الحقایق آورده که رسول الله صلی الله علیه و سلم بوصف فانی اند و بقا با الله موصوف بودند و سبیکه بدین صفات قائم باشد هر آینه خلیفه الله بود پس خلافت حق را حضرت راضی قائم بوده در هر معامله که با خلق می نمود کما قال الله و ما رمیت اذ رمیت و لکن اعدی و ان الذین یایعونک ایما یایعون الله و طاعت چنین خلیفه بی شایبه و شبهه بطاعت متخلف است +

نظم

چون تمی شد از خود و پر شد دست  
کار نیست فاش گوید بر ملا  
پیشگی فرمان این فرمان اوست  
که نیفکندی تو افکندیم ما  
فعل فاعل را بودی علت  
چشم بکشت لب فرو بندای عزیز  
عقل اینجا نه دارد و هم نیز

کذانی تغییر الکا شفی و پوشیدمانند که معنی پیروی در توحیه اول موافقت کار شیخ است و در توحیه



آخرین الهیعت گفتار شیخ و قاری را ازین بیت نصیب خود که امیدواری بکثرت اقرار بحقیقت  
پیراست و غریب استقامت برپیری او که رساتر به مرتبه حقیقت است میباید داشت و فی  
الرسالة القشیریة قال سهل کل فعل یفعله العبد یغیر اقتدار فهو عیش النفس و کل فعل یفعله بالاعتدال فهو عذا  
النفس

وقت بعیت چون بدیضای آن عملی نفس  
داود تم در زبان دل ننده و انور شدست

الشیخ فی شمایل الاتقیا معنی ارادت خواست است که کجی خواهد که مرید شود و معنی بعیت آنکه  
این خواست را به پیشرفت مقرون گرداند یعنی شیخ برحق وسیله نماید که یائما الذین آمنوا و اتقوا الیه  
الوسیلة الخ و آیت دیگر یزید فوق اید بهم معنی وسیله و تفسیر یک قول این است الوسیلة الی  
الله التقرب الی الفقراء كما قال النبی صلی الله علیه و سلم من اراد ان یجلس مع الانبیاء فلیجلس مع العلماء  
و من اراد ان یجلس مع الله فلیجلس مع الفقراء مراد از فقر اشلخ و مرشدین یارین است هرگاه  
که وسیله سوی حقیقی طایب از واسطه قرب مشایخ باشد پس ارادت و بعیت با شیخ حقیقی واجب  
لازم آید کما قال الله تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله یدان الله فوق اید بهم فمن نکث  
فانما ینکث علی نفسه و من اوفی بما عاهد علیہ فدیو تیه اجر عظیم یعنی آن کسانی که بعیت کردند  
بالتو ای محمد بایمان آوردن و اطاعت و امر و نکریت تو ای حقیقه ایشان بعیت کردند با حقیقی در  
حالت بعیت ید قدرت الهی بر دستهای ایشان بوده است هر که این عهد و بعیت بشکند هر آینه او  
بر نفس خودش شکسته باشد یعنی ضرر آن نفس و رسید هر که آن عهد را وفا کند او را اجر بسیار دهند و عهد  
سید ادوات مد ظله فرمود عن عوف بن مالک لا شیخ فی قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یبایع  
رسول الله فقالوا علی ما یبایعک قال ان تعبدوا الله و لا تشركوا به شیئا و صلتوا صلواتی اجمعین و تطیعوا  
وامرات لوالد الناس شیئا قال الراوی فقد رایت بعضی او نکات التفریق سوط احدیهم فلا یزال احدا  
ان ینا وله آیه روایت میکند عوف بن مالک لا شیخ فی که رسول جماعتی را بطریق استقامت فرمود  
آیا بعیت نمی کنید رسول خدا را گفتند بچه بعیت می کنیم ترا رسول فرمود پرستید خدایا و شریکی نیارید  
هیچ چیز و پنج وقت نماز بگذارید و فرمانبردار باشید و نخواهید اید از مردمان چیزی را روی حدیث  
گفت که بدستی بعضی از ان جماعت یدم که تازه یانه از دست ایشان افتاد و نخواهند از پنج  
یکه تا بردست او و بدین خزانه الجلالی فاما تجدید بعیت که مریدان با مشایخ میکنند این سندی  
تمام است فی القوائد السالکین لفظ خواجہ قطب الدین دققی حضرت سالت امیر المومنین عثمان را  
بر یکسان برالت فرستاده بود و آوازه خواست که امیر المومنین عثمان را یکسان کنند رسول علیه السلام  
اند و یکمین شد آن زمان رسول مدبر درختی نشسته بود یاران را برای مجاز به یکسان نامزد میکرد  
و بعیت میکنند و این بعیت را بعیت رضوان هم گویند و آن درخت را شجرة البیعة هم گویند و در  
این یاران این آیت نازل شد لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة چون یاران روا



شدند یاری این رکوع باز گشت گفت یا رسول الله من در باطن خضره بود آن دفع شد تجدید بعیت نمود  
کرد رسول علیه السلام او را تجدید بعیت کنانید برین قضیه اگر مردی صغیر یا کبیره در وجودی آید انما من مرید  
شیخ هم تجدید بعیت می کند که از محاربه نفس شیطان وی بگرداند و از سرتاب شود و اگر شیخ حاضر  
نباشد با خرقة و سبج و با جامه شیخ که با مرید رسیده باشد تجدید بعیت کند قال علیه الصلوة و السلام التائب  
من الذنب کمن لا ذنب له سراسر این معنی است فی مشکوة المصابیح عن عبادة ابن الصلت قال قال رسول الله  
صلی الله علیه وسلم وحواله عصاة من اصحابه یا یحییٰ علی ان لا تنسوا الله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنا ولا  
تقتلوا اولادکم ولا تقاتلوا بهتتان یغترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن فی منکم فاجره  
علی اقد و من اصاب من ذلک شیئا فغوب به بذلک فی الینیا فهو کفارته و من اصاب من ذلک  
شیئا ثم ستره الله فهو الی الله ان شاء عفا عنه و ان شاء عاقبه فبا یعناه علی ذلک متفق علیه فی البحر و  
الیناس و من یخرج بیتة مهاجرا الی الله و رسولہ ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله و کان الله غفورا  
رحیما المبایع علی الاسلام عبارة عن المعاهدة والمعاهدة علیہ و سمیت بذلک تشبیها بالمعاهدة المالية  
کان کل واحد منها بیع ماعنده من حساب فمن طرف رسول الله صلی الله علیه وسلم و بعد الثواب من طرفهم الزیم  
الطاعة و قد یعرف بانها عقد الایمان العبد لما یامران من خص القتل بالاولاد لانه قتل و قطیعة رحم فالعنا  
یا نهی عنه الکد لانه کان شایئا فمنهم قوله من ایدیکم و ارجلکم خصها لان موطن الافعال يقع بها و یحتمل ان ینکون  
المراد بها بیتها القلب لانه هو الذی یتزحم الله ان عنه و یحتمل ان ینکون من ایدیکم ای فی الحال و ارجلکم ای  
فی الاستقبال لان السمع من افعال الرجل نقلت که امام جعفر صادق ع و رومی با هوای خود نوشته بود  
ایش را گفت بیا ید تا بعیت کنم و عهد بندیم که هر که از میان ما در قیامت کشتگاری یا بدیده اشتغال  
کند ایش را گفتند باین رسول ترا چه حاجت بشعاعت چو که جد تو شیخ جمیع ضلایق است صادق گفت  
که من با این افعال خود شرم دارم که در روی جد خود چون نگرم تذکره الاولیا فی فکره الاصفیا روی  
عن علی کرم الله وجهه باینکه رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی بنی ردا من رأسه فقلت ما هذا  
یا رسول الله قال هذا صلیة بنی و بنیک یا علی لیکون بذه سنة الفقراء الی الطريقة یدین حدیث بعیت اراؤ  
از شایخ ثابت شد الی هنا نقل من شمایل الاتقیاء قوله ید بیضا معنی ید دست است و معنی بیضا آفتاب  
یعنی دست آفتاب صفت او یا دست او که خود آفتاب معنوی است مانند دست موسی یغیر  
که در ظاهر نیز آفتاب معنی نمود که تالی الله تالی و اضمم یدک الی جناحک تخرج بیضا من غیر  
سوء نفس معنی نفس دم است یعنی با و یک از طرف دهان و بینی میرود و می آید و مراد اینجا کلمه  
الیت که عیسی صلوته الله علیه در صورت مرغان از کل ساخته می دیمد و زنده می ساخت یا دعای  
مستجاب و که بدان امراض از مر لیسان دور می انداخت پس اینجا تشبیه است که او اه تشبیه حذف کرده  
شده است یعنی همچو عیسی یغیر است در نفس که دل های مردگان غفلت یافتن بصادق موثر زنده میست  
و مرین ظاهری و باطنی مریدان بدعوات مستجاب خود دور می اندازد و این الفاظ براسنه نقل  
سبب است و اول است چنانکه قضیه می گفته



اما باید دانست که این صفات در صفت غیر او یا بطریق مجاز و مبالغه آمده است اما در معراج اولیا  
 کمال بطریق حقیقت است بی مجاز و مبالغه زیرا که چون ایشان از صفات خود فانی و باقی بصفات حق شد  
 اند هر تصرف که در سایه می کنند بقوت و قدرت خدا تعالی می کنند پس اقدار و تمکن هر کرامت دارند اگر چه  
 با مقتضای حکمت و مصلحت گاهی ظاهر کنند و گاهی نمانند و برخی ظاهر کنند و برخی نمانند چنانکه در کلامیکه از  
 مشنوی سلطان ولد شرح بیت بارک الله تعالی من مقامات مشایخ خوانده ام نوشته می شود واضح گردد ان شاء  
 الله تعالی داود هم یعنی حاصل شد مراد زمان یعنی در همین وقت دل نده از مردگی غفلت و انفع تجلی صفت بی  
 حق شده یعنی دل بدین دو صفت متصف شد و هست جان بر آن دو صفت باقی زیرا که در مرصاد العباد  
 که مریدی صفت ذات حق است و تا حق تعالی بدین صفت برین صفت بنده تجلی نکند عکس نور ازلت در دل  
 بنده پدید نیاید و مرید شود پس چون مریدی معلول علت تجلی بود موجود شد بصورت لازم آنکه  
 تجلی صفت مریدی حق موجود شده باشد دلالت وجود المعلول علی علت و اللّٰه اعلم علی الملزوم فایان  
 فی شمایل لائقا شرایط پیوند کردن با مشایخ طایفه اهل دلت باید که غسل کنی و از خانه خود به نیت پیوند مخصوص  
 بحضرت شیخ احرام بند و در صحبت یک صاحب پیوند نزد یک شیخ رود تا آداب پیوند را اذیت آوردن  
 بیاورد و بعد پیوندش کرانه پیش شیخ آرد و بدینچه مقدمه باشد عبده با صفا بمجلس خادم مصافحه کند  
 منتظر باشد تا شیخ از او را و نوافل چه فرماید پس شیخ چه فرماید تا وقت مردن بی ناغہ آزار بجای می آرد من  
 المهدی الی الله تعالی یعنی است یعنی آنچه پیش شیخ روز پیوند او را و نوافل بگیرد تا موت آزار ترک کند  
 من المهدی است که از آن روز که از شیر خوارگی ازلت برودن آید بعد تا بملاعت ازلت خواهد رسید  
 فی تفسیر الزاهدی و زول الایة فی جذع ابن صفره و موکان ابن مائتة سنة فلما سمع الایة و من بها جرنی  
 بسبیل الله دعا اباه و قال فی اری الهجرة فقالوا انت شیخ کبیر ضعیف فقال لا تخاف و اندر عز و جل کسی را  
 معذرت داده است که برابر زمین حیاله تواند کردن و من حیله تو اتم کردن محض ساخت و کس را بجز و گرفت  
 و از که تعظیم رسید جل فراز رسید گفت مرا بر زمین نهید و وقت رفتن آمده است دست راست بیرون برد  
 گفت یارب نیست سولی مرا که بسوی رسول تو ویرا ز حال من خبر و بدین دست من و این دست رسول  
 تو است و این دست چپ من دست من است بیعت کردم با رسول تو هر چه دی فرموده است  
 دست راست بر دست چپ نهاد و جان از وی جدا شد خبر بمصطفی و یاران رسید گفتند حال وی چگونه  
 است این آیت آمد و من یخرج من بیتة مهاجرا الی الله و رسولہ ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی  
 الله کلمه علی وقع للمهاجرة فی تحقیق الوعد و کان الله غفورا ان تعدیل الخرج حیما باعطاء اجر المهاجرین  
 نصیب مطاع کننده این بیت است که اگر متور بنور ازلت و جیت بدستی محقق شده باشد شکر  
 آن بجا آرد و در وفای عهد و ادای او را و وظایف مداومت مینماید و اگر نماند شکر این هم  
 خود را و عظمت بی پیری و بی رهایی روان دارد و چنانکه حضرت جامی گفته  
 راه بس با یک شب تا یک روز و آن در همین بی دلیل عمر میزدن دلیل بی ریاست



این کلاه کوشین وین خرقة پشیمین که داد  
بنده را به از قبای شاهی و آن شد است

در کتاب سرالاولیه آورده است که برهان الاولی شیخ فرید الحق و الشریع والدین المعروف  
بشکر گنج فرمود که ای درویش اصل کلاه از حضرت ربوبیت است که جبرئیل آورده گفت یا رسول الله  
فرمان میشود که این کلاه بستان و بر سر خود بنه بعد هر که ابدانی بوی بده و خلیفه خود گردان پس رسول علیه السلام  
آن چهار پر که کلاه بر سر او است بعد از آن امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه پیش او بود یک پر که کلاه  
که یک ترک بود فرو داد و بر سر او نهاد و کلاه دوم دو ترک بود بر سر امیر المؤمنین عمر خطاب رضی  
الله عنه نهاد و کلاه سوم سه ترک بود فرو داد و بر سر است مبارک خود بر سر عثمان رضی الله عنه  
نهاد و فرمود یا عثمان این کلاه است هر که ابدانی از اهل صفه این کلاه او را بدی که مرافقان بود که کلاه  
چهار ترک علی را بدی انگاه شیخ فرمود ای درویش کلاه نکس در سر نهاد و او از دنیا و آنچه از دنیا است  
بیزاری دهد و از صحبت اغنیاء و ملوک امر بیزاری باشد و اجتناب کند و آنچه حق طایفه است بجا آورد  
تا فردا از رسول الله صلی الله علیه و سلم و از خلفای او و از مشایخ طبقات شرمند نگردد و هم در آن کتاب  
است که سخن در ذکر طایفه میرفت شیخ بر لفظ مبارک اند که ای درویش طایفه بر دو نوع است بر دو  
ابو یوسف قاضی رحمه الله اول طایفه ایست که او را طایفه گویند و دوم طایفه که آن را ناشره گویند اما  
ای درویش آنرا که طایفه گویند آنست که بر متصل باشد روان طایفه را رسول علیه السلام بر سر نهاده  
و اهل صفه همه آنرا اختیار کرده اند و اما طایفه که آنرا ناشره گویند آنست که بر متصل نباشد یعنی  
بلند و افراشته باشد و آن طایفه سیاه است که بعضی از مشایخ آنرا بر سر نهاده ابو یوسف قاضی  
گاهی آنرا بر سر نهاده و هم در آن کتاب است که شیخ مذکور قدس سره فرمود که در سلوک دنیا نوشته اند  
که هر طاعتی و عبادتی و مجاهده که صاحب کلاه کند همان مقدار او در سایه رحمت خداست عزوجل  
زیر که طایفه سایبان رحمت است و فردای قیامت چون آنها صاحب طایفه برخیزد آن کلاه حجابی شود  
میان او و میان آتش و نیر پا فسد ساله راه بعد از آن فرمود که ای درویش وقتی از او اصرار پسند  
که مرد بخدا کی رسد فرمود که شنیدم که مرد بخدا رسد تا کلاه نپوشد و دست پیری نگیرد و در پوشیدن  
کلاه مجاهده بسیار نکند بعد از آن فرمود که ای درویش از خواجرا بهیم او هم پسندند که سعادت  
دین و دنیا در چه چیز است شنیدم از لفظ مبارک حسن بصری که سعادت دین و دنیا یافت  
باشد انگاه فرمود که ای درویش وقتی صاحب طایفه در کار رضای حق مشغول بود چون از آن کار  
فارغ شد باقی آواز داد که مدعی کذاب کلاه رسول الله بر سر می نهد و من چنین کنی یا ازین فعل قبح  
باز آئی و یا کلاه از سر فرو آرد و بکار کنان کلاه سپار تا حق آن بگذارد پس همین که شنید داعیه حق  
در کار او شد آن شخص از آن کار توبه کرد و بجای باز گشت بعد از آن فرمود که آن درویش بخانه کعبه  
رفت و متکلف شد چهل سال مهاجرا بود و آخر وقت چون نقل کرد مدفن او مهاجرا شد در کتاب  
اجاب که رسول الله صلی الله علیه و سلم اکثر عظامه بر طایفه پیچید و گاه بی طایفه بستی و گاه بی طایفه



بی دستار گفتا نمودی و لباس هر چه میبشیر شد از پیر این و سراویل و رد او ایزار و جامه معلم  
و ساد و قبا و پوتین می پوشید و در ذخیره الملوک آورده است که این عباس روایت کرد که از روزی که  
رسول صلی الله علیه و سلم وفات یافت بر تن مبارک او پیر این پوشین بود و دوازده پیوند بدان دوخته  
بودند که بعضی پیوند از آن پیوند ها از پوست گوسفند بود و حضرت مخدومی مد ظله میفرمودند که مادر عالم  
غیب اقوام و طوایف مختلفه مشاهده می کنیم و می بینیم کثرت اوقات که تارکان و زاهدان ایشان را کلاه می  
از پوست یا خرقة از پوست میشدند و ایشان با ترک و فقر بد تمام در بیخ و خمید و تهیل و تکبیر و تحمید و تحمیل  
میباشند که سخن لایق هرگز بر زبان ایشان نرود و بعضی را نجوار و خواص صاحب ت نبود مع هذا  
و اگر آن و زاهدان نوع بشر را بسیار شتاق میباشند و رعایت تعظیم می کنند و محال بر ایشان می آید  
و در ذکر شریک ایشان میشوند و جای که رفت و رفته و خوشبختی بجای آورده باشد اینجا نیز حاضر شوند  
و دعا کنند بجهت آنکه این لباس ابدان و تارکان دنیا است چنانکه وقتی در زمان میرزا حیدر معفوره  
مغلی دیدم کلاه پوشین بی دستار و سر نهاده و بر کسی سوار شده از دور می آمد و بنال او یکد و مرد علی  
با و نظاره کنان تاز و دیک می رسیدند نظر در مرد کردم عافای عامی بود و در گفت افتادم که این متدینان  
بد بنال عافای هر امیر و نواز ایشان پرسیدم جواب گفتند ما را نظر بر کلاه است نه بر دین یا برین مقدمات  
حضرت مخدومی شاد وقتی پوستی سفید شیم و از آن جامی رسید از کلامی ساخته اند و سترش از پارچه  
پشین دوده اند از جهت آستر گران شد و پشم و از آن هم نمایشی داشت تا از بعضی کثرتی و ستاری پوشیدند  
و سوار شده هر جامی خواستند می رفتند و نظاره کردن عینان دیده هم در و هم در کلاه او خوشحال می بودند  
این فقیر را در ایام بعیت لاهییه و ستار از تنال غایت کرده بودند فرمودند که علی الدوام باشم و در آن  
پوشیده باشی فقیر را لها توفیق اطاعت فرمان آنحضرت یافته بودم و بر آن استقامت و زبیده خدای  
فرمودند که ترا بر شمله و ستار عادت شد و در عبادت عادتی چندان برکت نباشد ترک عادت باید کرد  
که الاراده ترک العادة ۴

پیری دیدم ز نقش هستی ساده  
در کعبه بحر نیستی افتاده  
گفتم که اراده چیست ای آزاده  
فرمود که ترک علیه العاده

گفتم سعاد و طوعا پس فرمودند که مرا شربت مشایخ رسید که این طایفه پر برکت را باین درویش  
مخلص ده تا حق او ادا کند بی دستار پوشید و شرف متابعت این نوع سنت نوی نیز مشرف شود  
که آنحضرت صلی الله علیه و سلم گاه گاه طایفه بی دستار هم پوشیدند چنانکه بالا مسطور است پس من فقیر  
فی الحال بسر و دیده قبول کردم و بر آن چند گاه استقامت فرزیدم تا روزی فرمودند که برین هم  
عادت بناید کرد و حالا باز دستار باشمله پوشیده باشی و این طایفه پر برکت را نکا بدار همچنان کردم  
تا روزی خدمت ریگوار صاحب فقر که مرید خالص آنحضرت است آمد که من در واقعه برکات آن طایفه  
بسیار دیدم و شتاق می دارم اگر عنایت کرده شود از کمال مخلص غازی بدین نحو اهدا بود و بفرموده  
حضرت مخدومی با داده آمد و حضرت مخدومی طالع عمره این فقیر را در خرقة پوشیدن نیز عادت کردن



ندادند و بیک خرقة مانند و لیکن در وقت گفتن این ابیات خرقة پشمینه در بر این فقیر  
 فی خزانه الجلالی نیز مخدوم مد ظله فرمود که سنت است که دستار یا ستاده بپندند مگر آنچنان کسی باشد  
 که بایستادن او جمیع مجلس استاده شود و او را شاید که شسته بندد و دنباله عمامه را پس پشت اندازد  
 مقدار یک بلشت و بعضی گفته اند تا میان پشت و بعضی گفته اند تا میان جلوس و خدمت مخدوم  
 مد ظله فرموده که در پیشان دنباله عمامه را پیش سینه و دنباله چپ اغتیار کرده اند شش بیست  
 ممت می کنند در زاد الفقها گفته است آن لیت از آکان شریفاً او عالمی یحیی و زبالی  
 جانب الصدر الایسر فهو شبنموا انفسهم بالاموات یعنی اشرف قوم را بعد از موات و است  
 و دنباله عمامه او را در پیش اندازند از جانب چپ و نیز خدمت مخدوم فرمودند که در پیش بدن نیت  
 نیز دنباله عمامه در پیش اندازد که هنوز کاری در پیش دارم در شمال الاقیاء آورده است که خرقة خرج است  
 اول خرقة ارادت است که روزی بهیشت شیخ مرید خود را بدو توبه کند و بصلاح و تقوی دردد  
 دوم خرقة محبت است که پیر بعد از اوت مرید را کلاه یا جامه ثقیقت دهد آن جامه نیز از برکت و  
 نعمت خالی نباشد سوم خرقة تبرک است که شیخ مرید دیگر را با تمام آن کس عطا کند چهارم خرقة  
 صحبت است آنکه شیخ در حالت حیات خود مرید را قابل نعمتهای دیگر داند او را بشیخی کامل محبت  
 فرماید تا او صاحب نماز و بدان نعمت رسد و تواند بود که مرید را هم در خواب شارت فرماید تا صحبت آن  
 شیخ کند پنجم خرقة حقیقی است که شیخ مرید خاص دهد و بمصلحت ظاهر و باطن او دینی و دنیوی آن  
 مرید را از قلیل و کثیر متکفل باشد تا آن مرید را بحق رساند تا کسی نداند که شیخ وقت ارادت آورد  
 ازین پنج خرقة حقیقی بکس میدهد که آن میان حق و شیخت تواند بود که اگر مرید قابل ازلی باشد  
 در روز ارادت او را خرقة حقیقی دهد و اگر نه بتدریج او را بکمالیت رساند بعد خرقة حقیقی دهد انشی  
 کلامه اینجا میخواستم در فضیلت خرقة ایت است آن اوقات آن نفعی چند نویسم خوفاً عن الاطلال  
 دست از ان باز داشته ام اگر کسی را بپوشان باشد در کتب قوم مثل عوارف و کشف المحجوب مطالعه کند  
 و مصرع دوم اظهار شکر نعمت در پیشی است بنده را تا آخر یعنی در دل این بنده محکوم شیخ این  
 خرقة را از خلعت شاهی بهتر است و این کلاه از افسر که تلج سلطانی است اولیتر و وجه اولییت  
 آن لباس برین لباس نظر با خرت می هر است زیرا که در لباس درویشی ثواب بحساب است و در لباس  
 شاهی حساب عذاب تا در پیش ارباب عقول در دنیا هم اولییت است زیرا که در درویشی فرا  
 از اطر و سبکباری است و در پادشاهی شغل و غوغای خلایق و گران باری و خوف زوال چنانکه

بزرگی دیگر فرموده  
 کسوسه خالی و بانگ غلغلش در دست  
 بزرگی دیگر فرموده  
 تلج سلطانی هر صقع چرخه گویا  
 ترکا و بهتر که در هر ترکا و در دست  
 نصیحتی ازین بیت است که مایل بدرویشی باشد و از لباس درویشان عار ندارد و از صحبت



اغنيا و خدمت سلاطين و امرا بزرگ باشد و بچشم حقارت در درویشان ننگد که گفته اند  
بیت  
مبین حقیر گردان قوم را کین قوم  
شهان بی کمر و خردان بی کله اند  
المثنی  
در جهاد نفس شد چون حیات این خرقة ام  
هم و صا چون نیزه و این طایفه خضر شد ام

الشیخ فی العوارف الصوفی لا یغایر فیم العصاب و هذا ایضا من السنه روی معاذ بن جبل قال  
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اتخذ منبرا فقد اتخذہ ابراهیم وان اتخذ العصاب فقد اتخذہ موسی  
روی عن عبد الله بن عباس انه قال التوکل علی العصاب من اخلاق الانبیاء کان رسول الله صلی الله علیه  
وسلم عصا یتوکل علیها و یأمر بالتوکل علی العصاب باب فضل العصاب قال الفقیه ابو اللیث روی میمون ابن  
مهران عن ابن عباس قال اساک العصاب سنه الانبیاء صلوات الله علیهم و علامه المؤمنین و قال الحسن البصری  
الحکامة ست خصال سنه الانبیاء و ذین الصالحین و سلاح علی الاعداء یعنی الکلب الحیة و غیر ذلک  
و عوائق للضعفاء و غم للمثقفین و زیادة فی الحیات و یقال اذا کان المؤمن مع العصاب یرتبط  
منه شیخ منه المنافق و المنافق و یكون قبیح اذا صلی و قوّة اذا اعیاد و فیها منافع کثیرة كما قاله تعالی  
فی قصه موسی علیه السلام قال هی عصا اتوکل علیها و ائتس بها علی غنمی ولی فیها بارک آخری نقل من  
کتابان ابو اللیث و در شمایل الاتقیاء آورده است که مصافحه کردن با مشایخ و علمای متدین مصفا  
دروغ گرفتن بعد از جهل سالکی از جهاد دست است و مکفر ذنوب صادرة اوست پس حاصل معنی بیت  
در جهاد نفس که جهاد کبر است این خرقة و طایفه که شیخ محقق بابصارت بحسب وقت این فقیر و مناسب  
حال و مقام او را حواله فرموده مانند جوشن و خود شده است که نه نفس و شیطان را حاجب شود و  
این عصا که لطف نموده چون نیزه شده است که نفس با و کشته شود و قید گردیم که شیخ محقق باب  
بصارت بحسب وقت این فقیر داده زیرا که گاه باشد که بهین سبب اگر بهوای نفس و بطریق رسم و عادت  
گرفته شود و نفس شیطان شود پس در چنین وقت شیخ بابصارت را واجب شد که مرید یا تسلیم این  
اسباب مجرد سازد و چنانکه در عوارف آورده است که سرخرقة ان الطالب المصادق اذا دخل فی صحبة  
شیخ و سلم نفسه الیه و صار کالولد الصغیر مع الوالد تبریة الشیخ بعد المستمد من الله تعالی بصدر  
الاتقار و حسن الاستقامة و یكون الشیخ بقوۃ البصیرة الاشراف علی الباطن فقد یکون المرید یس  
الخشین کثیرا بالتقین المتزیدین و له فی تلك المصیبة من الملبوس هوئی کامن فی نفسه لیری لعین  
الزها و ناشد ما علی هذا البس انعم هوئی و للنفس هوئی و تسیر فی بیتة مخصوصه من الملبوس فی قصر اکرم  
و الذیل و الطول و ثنونه و نعوته علی قدر جواهرها و یوای فیلبس شیخ مثل هذا الرکن الی تلك المصیبة  
توای کبر بذلک علی مصیبة نفسه هوایا و غرضها و قد یکون علی المرید ملبوس انعم او مصیبة فی الملبوس  
تشریت النفس تلك المصیبة بالعادة فیلبس شیخ ما یخرج النفس من عاداتها و هوایا فتصرف الشیخ  
فی الملبوس کتصرفه فی المطعم و کتصرفه فی صوم المرید و افطاره و کتصرفه فی امر دینه الی ما یری له  
من المصلحة من ذکر او دوام النفل بالصلوة او دوام الخدمة و کتصرفه فی رده الی الکسب







مبارک خود بر سینه اومی نهاد بعد بمقراض اول موی پیشانی او قصر میکرد بعد رستا و چپا میزد  
 او قصر میکرد و در بعضی اوقات بموی پیشانی انگار کردی و بوقت مقراض - اذن نمی دهم این عا  
 میخواند اللهم اقصر آله واحفظه عن المعاصی بعد از اذن مقراض میگفت اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد  
 وبارک وسلم اللهم ثبتنا علی التوبة واحفظنا عن المعصية بحفظ منك وحق محمد صلی الله علیه و سلم وایت  
 محمد علیه السلام وحق شیخ الکبیر بهار الحق والشرع والدین وشیخ العارف صدر الحق والشرع و  
 الدین وشیخ قطب العالم رکن الحق والدین قدس تداروا هم ان یحفظک عن المعاصی بعد هری  
 التماس خلق می کرد فرمود حاجت نیت توبه پسند چون الحاح بسیار کردی از جانب رستا  
 خلق فرمودی بعد اگر کلاه موجود بود فی الحال پوشانیدی و بوقت پوشانیدن کلاه مخدوم می  
 خواند اللهم توجبه بتاج الکرامة والتعاده واحفظه عن المعاصی و ثبته علی دین الاسلام بعد اجرای  
 مقراض و دعا چیزی وصیت میفرمود بعضی را تعلیم قرآن و فقه و بعضی را مشغول بذكر لاله الهی  
 و بعضی را بکار داشت او را و شیخ کبیر بهار الحق والشرع والدین قدس الله سره و عمل کردن بد  
 بد آنچه تواند بعضی را شیرینی بدست مبارک خود و در دهان اومی نهاد این دعا میخواند اللهم ارزقه  
 حلاوة الایمان +  
 المثنی

آن مصلی و عبا می فقر کان لطفه نمود  
 بهر جنس همچون قیرم و نخر شد است

الشیخ عبا می فقر یعنی کلیم فقر که فقران می پوشند و فضیلت او در سارا و لایا آورده است  
 که ای درویش درویشی آن بود که رسول علیه السلام با اختیار خود فقر قبول کرده بود و آنچنان بود که  
 چون حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم با اختیار خود فقر قبول کرد و کلیم پوشید فرمان شد که جمله ملائکه  
 صلوات الله علیهم اجمعین از حجاب عظمت تا آسمان او را کلیم پوشند چون همه کلیم پوشیدند سر  
 بسجده بناده اند الهی مارا آنکسی کن که بموافقت کدام بنده نیگفت و دوست خود فرمان شد  
 که کلیم پوشیم فرمان آمد که بموافقت رسول صلی الله علیه وسلم که او امروز درویشی قبول کرده انگاه شیخ  
 فریدالدین قدس سره فرمود که رسول علیه السلام اگر درویشی قبول نکردی و برکت درویشی او عالم  
 نبود بی شک مستانندی بلکه همه هلاک شدند و من فقیر مؤلف یار دارم که علی فاطمه و حسن و  
 حسین را که آل عبا میگویند از پنجاست که ایشان را حضرت پیغمبر در زیر عباد آورده دعا کرده بود  
 در روفقه الاجاب و کرده است که صحبت پیوسته است از غایت صدیقه رضی الله عنها که گفت  
 بیرون رفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم و بروی کسی اندیشم بود حسن ابن علی و برایشان دعا و در  
 کسا داد و بعد از آن حسین بن علی را دعا و نیز دعا و در انگاه فاطمه و علی را دعا و در آن  
 نیز دعا و آن کسا و در ندیس گفت آیت انما یرید الله لیکذب عنکم از جس اهل البیت و یطهرکم  
 تطهیرا و این لباس مخصوص بر پوشان است زیرا که در مقابل قبا که لباس غیاست می آرند حضرت  
 محمد و علی را مد ظله علی الدوام کلیمی هندوستانی که از زاده کلی میگویند و در تشریح روه می نامند میبود



و قتی من فقیر است ز این گلیم پوشیده نشسته یا خفته میدیدم این بیت امیر خسرو یادی آمد خوشحال بشدم # بیت

مرد پنهان در گلیم و پادشاه عالم است تیغ خفته در نیام و پنهان گشت  
حاصل بیت منی چون این اسباب فقر را داده از عادات اغیا و صحبت ایشان جدا ساخته و در  
تقاعدت خوی کنانیده و بیکرت آنکه این اسباب از آن جانب سیده و تقاضاست صبر بر آن مغنی  
دل حاصل شده پس کمتر داخل نفس که از مهر رغبت بدینا و طمع زیادت و اسراف در پوشیدن تفاخر و  
بر فقیران کردن از برای حصول آن بجزو اینای نفس در معاملات محض و داخل کرد و به در آمدن و برود  
ملوک امرای عالم رفتن بدان سبب این خود را بر باد دادن سد و دشواری این اسباب بصورت فقر  
اعضای مبارکه آنجناب برکت صفای باطن او تاثیر کرده بدن من ملاصق و محاسب باشند تاثیر  
بدن و از آنجا باطن من میرسد و باطن که صاف شد و سوسه نفس و شیطان از مجال نماند یا پوشیدن  
لباس مشایخ صوفیه مرا متشایشان گردانیده و تقصای من تشبه بقوم فیهنهم اتید بجزایم دارم  
از حال ایشان که صفات نصیب خواهم یافت باز جو اجس نفس اجای نباشد چون امیر صادق  
و خواهرش بسیار بر آن بود و بلعظ ماضی او کرده شد چنانکه در ثبت یدانی لیس و قشند و این  
تاویل مخصوص بمصل و قبا نیست بلکه طایفه و فقره و عصاره نیز شامل است و نیز عباد و مصل را  
در صورت هم مشایختی است بقیم و بخیر و این فقیر تشبه صوفیان و معتز بکوت ایشان و متفکر گفتا  
مقتدر کردار ایشان در سلسله الذریب مناجات شیخ ابو علی و تفاق مستغفر قیل و قال و موافق  
نیت سال خود یافته تیرگان اینجاسم نویسد میخواند # نظم

روزهای این در دزدان ز در	آن در آئین غفیزی طاق	گشته عشق بو علی و تفاق
نه مکان از تو خالی و نه مکن	کای خداوند آسمان و زمین	مناجات گفت بر ممبر
از تو با خلق لا فیه زده ام	قصه کوتاه هر چه هست توئی	جلوه گرد در بند و پست توئی
مکن از روی خلق شرمند	روز محشر که سازیم نه زده	در چندین گزافیا زده ام
که اگر مو منم و گر گبرم	کوت صوفیان مکن ز تنم	گردانی سزای خویش تنم
در بودی و در خم سرده	در خم بر کوه و عصائی نه	نیت از روی صوفیان صبرم
بر خود از درد های گوناگون	نوحه جان گردان بردارم	تا بهر وادی که رو آورم
پرورم جان نوحه حرمان	چون نباشد بقریم فرمان	ریزم از دیده آینه دل خون
شکر الله تعالی علی ما	بسنه لباس طلبا و کسوة اجابه و استغفره من تقصیری فی اوار حقو	در رعایه آداب #

و در دکان کرده حواله ذکر کان تلقین نمود  
آن کمان و تیر و این شمشیر با جوهر شد است  
الشمس  
مراد بجهت این نقیض پولاد است که از امواج نیز گویند و تشبیه او را با تیر و کمان و شمشیر



به دفع اجابت و دفع کردن موانع راه از نفس شیطان مشهور است میان نصحا چنانکه مولانا  
عبدالرحمن جامی در فتوحنامه آورده است **بلیت**

برناو کن عا که گشت و نذازل اند از باز دوی نیاز همه بهر رسید  
و همچنین تشبیه ذکر با شمشیر نیز در قطع مایه بوی اند معروف است چنانکه شیخ عطار فرموده است **بلیت**  
غیر حق هر زده کان مقصود است تیغ لابرش که آن محمود است

و این مخلص را نیز چند مرتبه در رویی حال که اینصورت فرموده بود و از حضرت مخدوم بابرکت چنین  
تغییر شنیده چنانکه در اوایل شب دیدم که بدن من برهنه و شمشیری خوب در کمر من آویخته است  
و گمانی زیاده در پهلوی و چند تیری در میان بدن انداخته و خجری در دست که در تیزی او چند زخم رسیده و  
گند شده بود و حضرت مخدوم استفسار تغییر کرده شده فرموده که آن تصور حقیقت و ظالیف دیدی  
شمشیر ذکر است و گمان و روی اعظم که میخوانی و سایر دعوات تفرقه اما در خجری زخم خورده توقف فرمودند  
که این علامت قصورت یا از روی حوالگی یا از روی غلط و هر دو در او آید اما نیست غالباً چیزی بی  
اذن من میخوانی فقیر گفتم که ای مخدوم دعای تنج میخوانم فرمودند همین است زیرا که این دعا نام از حواله از من است  
است اما ترا حواله کردیم و میدانی که غلط هم هست این نوع کار با ناما سست کنی استغفار کن و من بعد  
مخدوم پس رحال ترک کن کردم و ایضا روزی در آنکه گام بودیم این فقیر در مقام دیدم که حضرت  
مخدوم در ظلمه سوار شده جانی روان شده و من در کباب ایشان میرفتم ناگاه مردی پیداشد قیدی  
نوخوش آید پیرانه تیر باد و آنحضرت آن قذیل التماس زد و گرفته بمن دادند من گرفت و روان شدیم چون  
بحضرت مخدوم عرض کرده استفسار تغییر کردم فرمودند ما از عالم غیب چند اسم الله حواله شود که بوی باشد  
یعنی ما از حواله گرفته و ملازمت کرده باشیم و ترا ملازمت آن فرموده شود و امیدوار باید بود بعد  
از چند روز نماز پیشین بهم کرده مشغول بخند سوره موفقه خواهیم شد فقیرا فرمودند بیا این اسم الله  
تو که بمن وقت حواله کرده شدیم خوانیم من نفتم کدام یا مخدوم فرمودند که سی و سه بار سبحان الله  
و سی و سه بار الحمد لله و سی و سه بار الله اکبر و ده بار لا اله الا الله و عده لا شریک له الی کل شیء قدیر  
پس بهم خواندیم بعد از آن فرمودند که این را بعد از هر پنج فریضه خوانده باشی و دیگری را کوی و چنان  
خوانی که دیگران نشنوند مگر در او را و نتیجه که بعد از صبح بجماعت خوانده شود و نیز فرمودند که نگویی  
که امیر سید علی سجراتی قدس سره در کتب قوت خواندند در او را و فحیه این شیخ در پنج وقت خواندن  
از کجا میفرماید زیرا که من نفرا بایم چیز را تا ما نفرا بایند و تا حدیث بیان نکنند و این در حواقیق حدیث  
است و من چندان کتب حدیث را در عالم غیب مطالعه کردم که شما نام آن شنیده باشید اما در  
پوشیداری وضاحت ندارم و الفاظ آن یاد نمی ماند و اظهار معانی آن بهر کس خست نیست  
و ترا این و در آن شب در رویا حواله کرده بودند که حالا انجور در رسید و در حق دیگران در این  
در و مخصوص نفروند من چگونه فرمایم پس من فقیر از ایمان قبول کرده و اوست کردم پس بعد  
از سال غالباً در جانی کتاب مختصر مشکوة دیدم در آن مطالعه کردم و این حدیث یا نفتم صد چندان خوشحالی

ص فرموده که



شدم و از روی اخلاص و شوق فی الحال در مجموعه دعوات خود نوشته ماندم که این حدیث مجتبی  
 قاطع است مراتب علم لدنی مرا حضرت را و آن حدیث این است عن ابی هریرة رضي الله عنه قال قال رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم من سبح دبر كل صلوة ثلاثا وثلاثين وحمدا ثلاثا وثلاثين وکبراً ثلاثا وثلاثين  
 قلک ست و تحون و قال تمام المائة لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملك له الحمد و هو علی کل شیء  
 قدیر غفر خطایاه و ان کان مثل نبد الحجر و اه مسلم پوشیده نماند اگر چه ازین حدیث یکبار خود را  
 این تبیل مخصوص معلوم شده و لیکن با حدیث دیگر که سند جامع آورد فحیه است ده بار خواندن آن  
 معروفست اما نظر بر قید فی دبر کل صلوة موافقت عدد تسبیح و تکبیر و تبیل و بوده است که لا یخفی و ایضا  
 این فقیر را عادتست که آنچه در خواب می بیند فراموشی شود مگر اندکی بچین بادی ماند و وقتی این حال عرض کردم  
 فرمودند که خیریت درین است زیرا که اینهمه فراموش کردنی است اگر خود فراموش شود چه بهتر ازین باشد  
 و نیز میفرمودند که وقت استغفار تعبیر بکلمه اول من نظر کرده باشد اگر گفتم خوب است یا نیک است یا لفظی ماند  
 این بدانید که تمام خوب است و شکر گوید و اگر استغفار اند یا لفظی منبی از بدی بر زبان جاری شود و ایند  
 که تمام نیکو نیست و در آنوقت استغفار کنید و زیادت پیش بمقالات پیچیده مراد و برسد  
 و گاهی بخوشی خود بحث نت تمام قیود و احوال و بار تغییر میکرد و میفرمودند که این علم تغییر این طوطی  
 علمی نیست که یکبار از من چیزی را تعبیر می شنوید بار دیگر اگر شما یا دیگری بنید همان چیز شما قیاس کرده تعبیر  
 میکنید زیرا که اختلاف تعبیر بحسب اختلاف فصول اربعه سال باشد و بحسب اختلاف اوقات روز و شب  
 و بحسب اختلاف پرسید و بحسب اختلاف بینده و احوال تعبیر کننده علی هذا القیاس قیود بسیار میگردند  
 و میفرمودند که این علم سمائی و سمی نیست بلکه عطای محض است و میفرمودند که واقعات و تغییرات  
 من به یگانگان و واقعات خود به یکس گونید و او را دعای که همه مریدان بخوانند غیر مرید را نمائید  
 او را خاصه خود بکس نمائید که درین مقصور باشد و این فقیر که اینجا اظهار این چند چیز کرد باعث او کمال  
 اخلاص برود و غایت شفقت است بر مریدان هم پیره زیرا که مقصور خود را بسبب این اظهار اختیار  
 کرد اند برای اثبات محققیت و کمالت پیر که بسبب حصول ترقی مریدان او نیز است زیرا که کسانی را  
 که اینقدر اوصاف کمال و معلوم نیست از نیما دیده خوشحال میشوند و شکر گویند و بواسطه شکر  
 ترقی در ایشان زیاده شود و ایشان هم اگر از روی مروت دعای این فقیر کنند شاید که جبر آن مقصور  
 هم شود و نیز اعتقاد و نیت این فقیر این است که منع اظهار او را و احوال خود و مقید بدت زندگی  
 است و تا این موده به بیاض آید و از اینجا کسی خواند و طلبی هر شود و اعتماد زندگی را است و اگر بعد از  
 نظر هر شود و ضرر نکند بلکه ناید که کند احمد الله علی ما عطا فی عطیة تلحقین الا ذکا و حواله الا در او من مثل  
 هذا الشیخ المحقق الکمل المتبرک و استغفر الله من تقصیری و کسالی و غفلتی فی اوایها و فی رعایة ادبها  
 و اسالی الله التوفیق فی قضائها علی ما یرضاه و ایما لیل و نهارا الی یوم اللقاء انه علی ما یشاء قدیر  
 و بالا حجة جدید و الممنون اشارت بآنکه حضرت شیخ محمد روح را نسبت ارادت و محبت و تلقین  
 و حواله او را و در نهایت و خرقه پوشیدن و سایر مقامات اسلوک الوصول و اجازت گرفتن در اشأ







علیه السلام مرتبه المشیخة والدعوة الى الله لان الشيخ يجب ان يعبده حقيقة ويحب عباد الله  
الى الله ومرتبه المشیخة من اعلى الارب في الطرق الصوفية ونيابة النبوة في الدعا الى الله تعالى فاما وجه  
كون الشيخ يجب ان يعبده الله تعالى لان الشيخ يسلك بالمريد طريق الاقتدار برسول الله صلى الله عليه  
وسلم ومن صح اقتداره واتباعه حبه الله تعالى قال الله قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحبكم الله ووجه  
كونه يجب ان يعبده الله ان يسلك بالمريد طريق التزكية فاذا تزكيت النفس انجلت مرارة القلب  
انجلت فيه الوارعة العظيمة الالهية ولاح فيه جمال التوحيد والحدوث احدائق البصيرة الى مطالعة حلال القدر  
وروية الكمال لان اهل فاحش العبد ربه لا محالة وذلك ميراث التزكية قال الله تعالى قد اخرج من قلبها  
وفلا حياء بالنظر بمعرفة الله تعالى وايضا فان مرارة القلب اذا انجلت لاحت فيها الدنيا بقبحها وحقيقتها  
وما بهيتها ولاحت الآخرة ونفاسها تنفسها وغايتها فيكشف للبصيرة حقيقة الدارين واصل المريد  
فيجب له الباقى ويزيد في الفاني فيظهر فائدة التزكية وهدى المشیخة والتربية في خزانة الجلال  
خدمت السادات سلمه الله تعالى فمؤكد ودر شرعة الاسلام گفته است قال رسول الله صلى  
الله عليه وسلم من احب قوما على اعمالهم خسر في زمرتهم وحوسب بحسابهم وان لم يعمل بعملهم ونيز فرمود  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم وان لم يعمل بعملهم در معنی این حدیث مخدوم  
مذلة میفرمودند اگر کسی را متابعت سلف من کل الوجوه ممکن نگرود شبیه طریق ایشان بقدر امکان و  
موج معمول دارد بطریق رنگان وکوران و ضعیفان در آن راه شتاب بدجا نچنان مثل در عرب مشهور است  
استتافضال حتی القرع یعنی شتر بچکان و دیدند تا رنگان و در بخوران و ضعیفان نیز در پی ایشان  
رفتند و رسیدند و اگر شیر بچکان بر منجد جلد در تنگ نشد هر که قویتر و دوام دهنده تر باشد زودتر بمقصود  
هر که ضعیف تر باشد و نیز بموافقت ایشان بقدر وسع پیش ایشان بدوند اگر چه برابر ایشان بمقصود  
آما چون در رفتن باشند بعد ازانی البته بر ایشان رسد و این مثنوی مخدوم فرموده

گرفتند شکر خریدنی توانم  
باری گس از تنگ شکر میرانم  
خدمت سادات سلمه الله فرمود که مراد از تشبه در حدیث مذکور تشبه معنوی است که اگر کسی  
بتشبه صورتی پسند کند محروم ماند و لهذا اگر کسی تشبه طمع میدارد که در فلان مقام بر دیم بجز  
قصد رسیدن او در آن مقام محال است چنانکه صاحب دلی گوید  
انرا که طمع فی اللحاق طار هم  
و لحاق مثلک ان فعلت محال  
ان الطريق الى الجيب محاسر  
خالب الحیان وفازت الابطال

و ايضا فيها خدمت سادات سلمه الله فرمود درین وقت هر که خرقه مشایخ و ام بر کاهتم الى  
یوم الدین پوشند و دست و پا بچشم اجازت و نیابت از سلف بپوشانند خدمت مخدوم مذکور  
فرمود مرید بر سه نوع است حقیقه و رسمی و صوری حقیقی آنکه متبع شیخ است فایده و باطن  
و قولاً و فعلاً و رسمی آنکه متشبه است صورت و معنی بقدر امکان و لایق خود و صورتی آنکه  
است صورت فقط و رسمی هیچ بر خور و از خود و امید باشد از برکت تشبه انقووم بیکخت گردد



و با ایشان خشنود و بخواه قوم لایق جلیس هم  
او بارشاد و شیخ المشایخ قطب حق  
بنده سید جمال الدین حق پیرش است

الشیح او یعنی حضرت شیخ حمزه مذکور و ممدوح بر تربیت و راه نمودن حضرت سید جمال  
سوی خدایه نمائشده است بحق یعنی بزرگوار است پیرش است یعنی مریدانست و اجازت یا قفس  
او و در نظم بجای حضرت بنده سید آورده شد از برای آنکه بر این مخلصان ایشان همین نقطه  
بود و قصه مرید شدن اینست که میفرمودند که در خانقاه ملک شش چک رسیدیم و خوردن بودم  
و از غایت خوری من بود که مرا حجره تنها ندانند که نمی تواند تنها بودن میترسید و بصورتی صلاح بهم  
حجره ساختند و او همیشه نیم شب خواستی و سوره که گفت میخواندی که وظیفه اش بود من نیز همراه  
او خاسته و با او طهارت کرده اند از امی شنیدیم تا بعد از چند روز آن سوره مرا یاد شد و کنیوت  
او را گفتم که این سوره که شما میخوانید مرا یادماند و می تعبیر کرده گفت چه میگوئی مرا چندین سال است  
که میخوانم مرا یاد شد و ترا چگونه باین چند روز که شنیدی یاد شده باشد پس من میخواندم و او از مصحف  
دیده می شنود چون تمام یاد خواندم و دستهای مرا بوسه داد پس بیداری نیم شب مرا اینجا عادت شد  
و از اینجا پیش ملا در ویش که امام خانقاه بود ختم قرآن کردم بعد از آن پیش حافظ عربی که قاری مصداق  
وقت بود چیزی از قرات تصحیح کردم و شب روز و قرآن خواندن مداومت می نمودم و همیشه  
در باطن من همین آرزو بود که خداوند مرا ناصحی پیدا کند که مرا نصیحت و تربیت کند و ادب دهد و آنچه  
حق و موافق رضایت باشد مرا فرماید و الا من حیرانم در اختلاف مذاهب مردم اختلاف معانی  
و اختلاف اقوال و مضامین ایشان و مخالفت اقوال ایشان با افعال ایشان پس بغایت بی علت  
خود حضرت رب العالمین و دلیل المتحیرین اند پس پرده اراج بعضی انبیاء و اولیاء و گاهی بلسان  
الغنی این متحیر را سمنونی کرد و این افتاده بی کسی گوی نمودم مرتبی ساخت کما قال علیه السلام  
ادب من ربی فاحسن تادیبی یعنی بخیبر گفت صلی الله علیه و سلم که ادب آدمی رب من پس نیکو خست  
ادب دادن من را بطیفیل او تا بجان او نیز ازین بهره و میراث رسیده است چنانکه در تذکره الاولیاء  
آورده که علوم ایشان کثیف و وجدانی است نه سمعی بر بانی از ادب من ربی است نه از علم من ابی  
و همچنین بزرگ فرموده است

بیت

آداب خدمت و شکر از این است که از ادب ادب دینی گوشمال یافت  
و اینچنان بود که اگر ناشایستی از من بوجود آمدی شک می پیدا میشدی و لحن و زجر کردی و نصیحت  
مناسب بودی چنانکه روز یک حکیم القصبی صبی فلوکان ابن النبی مایک و بجنه دیگر نگه میانی  
بام مسجد را سنگها زدم شب مرچ می پیدا شد و مرا سرزنش بسیار میکرد و زبان فصیح که حالا از آن  
ادواتوان کرد و گرانندی که می گفت که دعای عباد خدا تعالی میکنند و خانه خدا را خوار داری و میرنجانی  
نمی بینی که کعبه را تعظیم برای همین می کنند که خانه عباد کردن خدا می این مساجد هم همین است پس

خداوند بزرگوار و بزرگوار



تو این مسجد را که رنجانییدی گویا کعبه را رنجانییدی توبه و استغفار کن چه خیال کردی که این دیواری  
چند و باری سجان است و حقیقت ندارد بلکه این دارا هم جانی است و حقیقتی است پس هر که اینها تعظیم  
می کند و در ایشان نماز گذارد و او را دعا کند و هر که بی حرمتی کند بدرگاه حق از او فریاد کند و همچنین  
روزی شخصی بهمانی میگردد و بعضی صوفی را طلبید و مرا نیز بردند طعامی شکفت خردم و چهار پل حق  
انقدوم دادند خوشحال شدم که این پلهادرگاه غذا و مداد صرف کنم در شست گرفتم تا که گم نشوند چون  
بنا نقاه آدم و را شمار راه در خندنی در افتادم و از سرتاپای درگی ولای آلوده شدم و آن پل را گم  
شد شب گیر بودم تا که مردی پیدا شد و نصیحت کردن گرفت و میگفت که امروز این کار مخالف حق  
حق کرده بودی ترا در بوند و حقیقتی میفرماید اگر تو مانند گریبان و دیگر حریف طماع شوی و در بدری  
گردی خوار باشی نه دین حاصل شود نه دنیا اگر اینجا در خانقاه قناعت کنی و بجای نه کسی نمیری هم دنیا حاصل  
شود و هم دین چنانکه از تو مردمان فیض برند چه در دین و چه در دنیا و اگر آید اینجا ز فتنی اینجا خدایت  
زیاده از چهار پل میرسانیدی و چون طمع و بی ادبی کردی نه این بدست آمد نه آن و واقع چنان بود که  
ما چون بضایفت رفتیم صاحب خیری در خانقاه رسیده بود و صوفی را بالحاح طلبید و چندی را که  
یافته به نیاز و زاری تمام شست و شست پل داده بعد از آن توبه کردم ازین نوع کارها و همچنین در  
اوایل اگر در وقت تهجد غفلت واقع شد که از نیشب نیمخاستم کسی آمد و در من میگفت و بنحیر میگفت  
با و از بلند میگفت ای بی بابا حمزه دیر شد بر خیز و طهارت کن و نماز گذار و همچنین اگر در امری متردد  
میشدم در خواب یا در بیداری کسی میگفت این طور صواب بکن و این طور مکن و ایضا در  
در پیش لطف الله که مدرس خانقاه مردی داشتند بود و متواضع پیر سبزگار بود و رفتیم و آنجا  
نقته ستانی کردم و یک بیت اول بخواه خواندم آدم شتاب و اگر دم که سبق را تکرار کنم و اگر  
شده بود و همه شب بگریه خوشخوار بودم و آن پهلوی پهلوی پلیدم که فرمایش استاد درم چگونیم چگونه  
انجام دهم چنانکه ناظمی گفته +

اشک من از غم عشق تو بخون می غلطد / همچو طفلی که بود در غم مکتب همه شب  
ناگاه آوازی شنیدم که چه میگری چه فراموش شد بخوان +

نام حق بر زبان می رانم / که بجان و دوش همی خوانم  
پس فی الحال بان آواز متابعت گرفته یاد گرفتم و صباح بخوشی رفتم سبق دیگر خوانده ام تا  
رفتم پیش همین استاد و همین دستور کتابی چند اصل منطق الطیر و ذخیره الملوك و فارسی نامه امیر حکیم  
و چند رساله از فقه و چون سبق را تکرار کردم برسم سابق گاهی آوازی می شنیدم که کسی اعتراضی  
در سبق من پیدا کرد و فهم من تیز میشد و سخنهای بار یک پیدای کردم و از استاد می پرسیدم  
و بعضی را جواب گفت و بعضی را بواسطه مشکلیت جواب نمی توانستی گفتن و در اوایل او را  
گمان میشد که این کس از بنی رفته با طای دیگر تکرار کرده می آید این سخنهای ایشان است و بعد از آن  
تحقیق کرد که اینچنین نیست بعد از آن بمن اعتقاد می پیدا کرد و تعظیم و تکریم بسیار میکرد و گاهی



حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در خواب دیدیم با بعضی اصحاب کرام که بمن نصیحت می کردند و عبادت  
می فرمودند یا از امری اخبار می دادند چنانکه در وقت ترقی و من در مذہب ایشان حکم کردند که بر مذہب  
اهلسنت و جماعت باشی چنانکه در بیان آن واقعه بتفصیل بیاید در بیان نسبت چهارم آن شاه  
الله تعالی گاهی پیغمبری دیگر یا ولی میدیدم که یکی دلالت میکرد که این فلان نبی یا فلان ولی است  
که خدا تعالی روح او را با تو ملاقات نصیب کرده بود اینک حاصل شد و رعایت او بکن و بهوش  
که چه نصیحت چه فرمایند تا آنرا درنگ آری و گاه می شنیده که کسی میگفت که این سوره را چندین  
هزار بار یا چندین صد بار بخوانی فلان چیز نتیجه دهد فی الحال بشوق در خواندن آن شروع میکردم  
بسته جدای عدد معین اثر آن ظاهر میشد و گاهی ذکر از امید دیدم که ذکر میکردندی و بمن هم  
فرمودندی که این طور تو هم ذکر کرده باشی و من هم بر آن مداومت نمودم تا خاصیت آن ظاهر  
شماره میکردم و یکبار دیدم که اولیای بسیار دعا کی سببی میخواندند و مرا نیز فرمودند که با ما بخوان و چون  
با ایشان خواندم بهین خواندن یاد شد پس از وظیفه ساخته بودم و چند دعای دیگر بهین کیفیت خواننده  
بودم و بعضی خاصیت آنها دیدی و حاجی داود نام مردی عزیز بود در حاجی دال گفت بود در آن وقت  
اینچنین حال مرا پست کرده بود وراثت ادادی و رعایت خاطر من بسیار کردی و کسان خود را  
ترغیب دادی و خدمت کردن من که هم بزرگست و هم هنوز هزار چندان خواب داشت دیدار او غنیمت  
دانسته باشید الغرض ازین نوع بود احوال من تا تشریف آوردن بندگان سید جمال الدین درین لایق  
چنان ایشان بادولت و برکت درین شهر رسیدند در خانقاه احمدیو شرف نزول فرمودند و من در آن  
درواقعه دیدم که امرای گفتند سنت الهی چنان رفیع که حق تعالی در سلاطین خاصیتی نهاده است که هر چند  
در زمین تیزی و واسطه بیشتر باشد آن چیز بجا اشراف شد منی بینی که در خنیکه در کوه بواسطه رسته  
میوه نیارد و از آرد بی مزه آرد و چون در خنیکه بواسطه تربیت باغبان رسته باشد که میوه او با مزه  
باشد و باز چون درخت را بر درخت دیگر وصل کنند و میوه لذیذ تر شود و لطیف تر گردد و از خجانه  
که ساکن اصل کمال است از مجذوب و اصل و نیز گفته اند که ولایت مجذوب اصل عقیده است از وفا  
نرسد که لایق مقتدای نیست زیرا که محقق شده است که اگر ساکنی را بر ریاضت و مجاهده بسیار  
کرامت رسد نماید و یا بجزیه از جذبات رحمانی عبودیت حاصل شود و تجلی انوار قلبی در روحی عالم  
علوی مشاهده کند تا از شیخ کمال ممکن و پیر اصل و مرشد برحق و مجانب بعضی اجازت یافته اند  
اجازت خلافت نیافته باشند مرید گیر و دست به بندگان خدا در بعضی باشد و ازین نوع  
نشان مرعوبتند تقریر کردند پس گفتند که حال ابدان و آگاه و شاگردی که حق تعالی بمحض فضل و  
عنایت خود از برای تکمیل تو شیخی محقق زمانه در ایشاد و تکمیل بکار زمانه سید جمال الدین نام  
درین شهر رسانیده که نسبت سلسله خلافت و نیابت اوسل و بعضی بحضرت محمد مصطفی صلی الله  
علیه وسلم و حالا در خانقاه احمدیو شرف نزول فرموده است میباید که فردا پیش از روزی و خدمت او  
شرف روزگار خود دانی و محبت کردن با او غنیمت شماری و اطاعت و فرمان او واجب لازم است



القصة چون روز شد بمقتضای الهی این بشارت بدل و جان بی آرام مشتاق آن آرام دل و  
 جان اجرام زیارت آن آستانه ارشاد آشیانه بنیم و بشرف دیدار سالیان آنحضرت مشرف شدم ایشان  
 در حجره نشسته بودند از در آمده پهلوی در چنان نشستم که پای پیچیده من کسی ندید پس از من رفتند  
 بملاحظه پنج سفر آنحضرت از غایت خاطر ایشان ترسیدند و بهمین طور برآمده کلبه خود آمدند و در زیر  
 بانه زیارت آن کعبه حقیقی محرم شدم و بطور و زاول اندر در آمده پهلوی در نشستم آنحضرت باریک  
 بجان این فقیر نظری مشفقانه و آشنایانه کرده نوازشی فرمودند که بشیر میا و بالا بنشین که بیگانه وار  
 مباش که حق سبحی در تعالی مرا مشایب حواله تو از وقت نه اوان باز بلکه از ان پیشتر و همپیدا گئی پای تو و  
 ریاضت و طاعت خواندن و نیت اینجا آمدن تو هر دوزه دوزه روشن گردانیده و تر برای تربیت بمن  
 حواله ریاضت من تر از هر زندگی قبول کردم میباید که حالایکانه دار بنامشی و در خدمت و اطاعت و  
 غنائی پس سبندی از ان و گوشت بریان کرده شده فتوح رسید بود و اهل مجلس بخشش خود خورده بودند  
 آنحضرت بدست مبارک خود نان و پاره گوشت باین فقیر عطا نمودند و من بر نیانه تمام بدست گرفتم و  
 در خاطر گذرانیدم که اینجا در وقت کسی دیگری چیزی نمی خورد و من تنها چگونه خورم نیکو این بود که از این خور  
 رده بخورم و میباشید که ایشان این هم ناخوش آید درین نزد بودم که آنحضرت بکثرت تلوین معلوم  
 کرده فرمودند که تر در من اهل بن به نصیب خود خور و ندان این دو نان اینجا بخور و دو نان دیگر بدهم  
 آنرا در حجره خود بغذاخت خاطر بخور پس آنرا در ظرفیه باریکیت خود از سر مبارک خود فرود آورده  
 عنایت کردند و مشرف سرازاد ساختند و فرمودند که این ظرفیه بر سر نهاده چند روز بخلوت باش  
 و استخاره کن تا چه مینی بعد از ان بیا چون استعدا من و برکت آن ظرفیه هم جمع شد و اوقات بلند  
 رومند که چون بعد از ای غلوت عرض آن اوقات کردم بسیار خوشحال شده قبول توبه و انابت  
 من نمودند و با من صحبت کردند و در خلوت برده تلقین و کفر خفی و چهار ضرب نیز کرامت نمودند  
 و فرمودند که درین ذکر مداومت نمائی که راه نزد یک سجده ایست همین است و این ذکر را بجهت تمام  
 برودی حل کن و نتیجه او حاصل کن و خاصیت و انوار آن مشاهد کن تا ذکر دیگر تلقین کنم و چون  
 نزاره ان بر خود و آیه شوی ترا باورد و شغول سازیم که آن عبارتست از گفتن اسم ذات بزرگان و بدل  
 و ذکر دیگر گفتن همچنین بجهت باش تا مدتیکه ما اینجا نیم تا آنچه از مشایخ ما احوال سیده بتو اطلاع دادی حواله  
 کنیم و اما منی که پیش ایشان در بیعت نهاده اند بخوشی بپریم پس من کمر جابده بر میان جان بسته  
 ریز هر چه مانع آن بوده پرداخته مشغول شوم و بواسطه آنکه استعدا لائق داشته و پیش ازین هم  
 بعضی از عیبه ماکشده و بعضی از کارهای گشته و انوار است و خاصیت آن رومند و صفاتی حاصل شده  
 بود در ریاضت تمام شب بسیار بود ان آسان شده آن از کار که آنجا بسیار و در حواله فرمود  
 برودی حل شد و انوار و خاصیت آن مشاهده افتاد و بدیگر بود و اعظم که شتم بر سره و بعضی سوره  
 و آیات و اوستا و بگرداشتند آن دست است که تا هنوز پیش بسجده و کوشی و ای تا بعین ایشان دیده  
 نشد نیز خبر نموشی و این نیز غایت کرده حواله فرمودند و در وقت حواله کردن شرط کردند که آن دعا که



پیش ازین میخوانوی مثل دعای سیفی و دعا بنسخ و سایر اسما اقد که آنهمه بمن روشن است بجای  
 آن دعوات این وظایف بخوان و آنهارا بمان زبهار بعد ازین بخوان که در خواندن اینک حواله  
 از پیر خود باشد نواید و بکارت بسکارت و در آن بعضی بخواله اراج مشایخ دیگر است و بعضی بی حواله  
 بهر ای نفس ضرر بیشمار است و از این نیز بجان قبول کردم و همین دستورتا قریب شش ماه مرا تربیت کردند و مرا  
 روز بروز از مشغول مشغولی و از حال بکالی و از مقامی بمقامی عبور دادند در آن ایام حضرت حق سبحا  
 و تعالی بحضرت عنایت خود حالنی میان من و ایشان کرامت میکرد هر روز میرفتم و عرض و اقبابت  
 میکردم و حل مشکلات میخواستم با آنکه با من لفظ فارسی دست نمیدادتم لفظی چند آهنگه بفارسی میسر  
 میخورد ایشان تمام نمیداد و همچنین آنچه ایشان میفرمودند از تغییر اوقات و حل مشکلات و تبیین  
 مقامات امن نیکو نمیداد و اهل مجلس را احوال با اصلا مطلع نمیشدند و آنحضرت سخن بمردم دیگر هر یک  
 بوجه و اوقاد بر حسب عقل و میگردند و احوالی خود از بیکان بیکان طریقت بسیار ستوری داشتند اتفاقا  
 در آن روز مولانا لطف الله که استاد من بود و التماس کرد که شنیدم که تو پیش شیخی سیدی مرزبان  
 میرتامن هم بریدار ایشان مخطوط شوم چون او استاد من بوده بضرورت اجابت نمودم پس چون  
 بدانست مشرف شدیم آنحضرت با او بناتان طالع اندیشه صرف کردند و از باب ویرایی کلمه گفتند و  
 در وقت مکالمه با او دانشمند متبحر می نمودند و با آنکه ملای مذکور از دانشمندان ملایان کشمیر پسر گار  
 و متواضع تر بود آنحضرت در بنانی آهسته بمن فرمودند که این ملا را چرا پیش من آوردی در سخنی  
 دل او نظر کردی ایشان را با چندان منافقتی بنا شد که ایشان از با پیروی حاصل نمی توانند کرد  
 زیرا که در وادی طالب علمی مستغرق میشد سخن در ایشان در دل ایشان تاثیر نمیکند پس بهجوده است  
 صحبت با این قوم الفقه درین فرصت آنچه حق تربیت بود با من کردند و از روزی سلسله نامه بدست  
 ملا برست کار بر می جا افتاد و بعضی پرگنت با لیل است نویسانید بمن حواله کردند و بصیحت با وصیت با  
 کردند و فرمودند که امامتی بمن از مشایخ بسید بود و تو مستحق یاسانیدیم و ترا هم اجازت دادیم که اگر از  
 صادق پیش تو آید او را دستگیری کنی و این ودیعت را با و بسازی سخن گفته که ای امیر من گفتم که کسی پیش  
 من آید ایشان فرمودند که من از کرم حق تعالی و از برکت همت مشایخ این سلسله شرفیه امید می  
 دارم که سران و سرداران این شهر و چه از اطراف عالم بر وید و تو انتظار کشند باز گفتم که فرمودید که اگر  
 کسی صادق من صدق ایشان را از کجا دهم فرمودند که کن طور عذر میبار که این جای عذر نیست که ما  
 در تو این قابلیت ندیدیم میفرمودیم که با وجود آنکه ان شاء الله تعالی ما غایب بنشینیم همیشه ازینجا  
 بدو تو با خبر باشیم بعد از آن وداع کردند و فرمودند ترا و دین ترا بجا سپردم و درین وقت خادمی  
 از خدام آنحضرت بود و مرا مبارکبادی کرد و گفتن گرفت که امروز ترا دوستی عظیمه خدا تعالی حواله کرد  
 میباشد که ترا آنکه آن بسیار گفته باشی و شکرانه برای درویشان بیاری که فائده است ایشان نیز  
 دعا میکند چون آنجناب ز دین لفظ شنیدند با او اعراض کرده فرمودند که این مرد نادان بی بصیرت بود  
 با تجربه و تفرید را نمی شناسی سخن بیجوده مگوئی که او از ما حق ترا اگر چه چیزی زیاده ای باشد و او را



قبول کند میباید و او چه جای آنست که از چیزی میجوای پس بعد از چند گاه بواسطه آنکه درین شهر  
در آنوقت را فضا آن متعلق بود و در چند گاه نقص گردید بطایبی صادق و در مندی موافق و در این مخلص  
نیافتند و در ظهور شیخ خیریت اقامت کردن درین شهر مصلحت ندیده رخت سفر بستند من عرض کردم که ای  
امیر پیر دستگیر من اگر رخصت باشی من هم بهجای خادمان مشرف شوم زیرا که بلیت

لی توانی آرام جانم زندگانی مشکلت  
بی نداشتن جمالت شادمانی مشکلست  
جواب فرمودند باین لفظ مبارک که ای بابا میفری کافری است در مسافرت عروسی محکم و صابر و قوی  
بباطن و ظاهر باید تا خود را از کفرهای سفر نگاه تو اند داشت و ترا سفر ساز و از نیست و احتیاج هم بد  
نیست زیرا که هر جا تو متصور با توجه میکنی آن شادماند ما حاضر شویم و مشکلات ترا حل کنیم بلیت

گر دریمنی چو با منی پیش منی  
و پیش منی چو بی منی دریمنی  
و این صحبت از صحبت ظاهری مفیدتر است و تو در گوشه اقامت بخاطر جمع در او را و در وظایف  
که حواله یافتی استقامت نمائی تا به هدایت عنایت خدا تعالی و برکت مقتدایان این سلسله گیری  
تزیینات مجده و تجلیات غیر مکرره و رو خواهد نمود و کمالی بر کمالی نو خواهد افزود و بلیت  
نیست پایانی بدرگاه آنکه  
هر که افزون رفت افزون یافت راه

بعد از آن وداع کردند این مخلص را بخدا خواهد نمودند و دولت و دان شدند  
وداع یار عزیزم جو گزند و خیال  
میان آتش سوزنده ممکن است آرام  
شود و منایم از آب دیده مالامال  
ولی رانش کجی آن قرار و صبر محال

مرغ باغی

یا بر وقت از چشم و در دل خار جا او بماند  
گر چه پریشان ز عمر رفته توان داشت چشم  
و وعده هاییکه آنحضرت بر وقت داده بودند از آنم تا ایندم صد خبر کردم بلکه نیکوتر از آنچه گفته بودند  
از آنچه خیال تصور کنایتم این است بیان بعضی از آنچه درین باب این فقیر از زبان مبارک صادق بیان حضرت  
مجدومی گاه گاه تقوی شینده و یا گرفته اغوز با بند من است و استیسان و تقوه من از یاد و نقصان  
و در لب لبای چارست و رباعی دیده شد که این قصه تمام مثل آن بود و آن عبارت اینست بدانکه چون کمال  
در طلب و صادق باشد یا صدق طلب را بملازمست پیری کمال رساند یا را دوت او تمام شیخ را  
بر سر وقت او در آمد و چنانچه عارفی کمال گفته

مرغ باغی

گر دولت در دین ترا درست  
تا موی کتان ترا بر شیخ برود  
یا با داری دوت مطلب تو روز  
یا ابد و سپیدی سوتی تو نهند  
و می هم از ارشاد تطبیع عالم و ثواب او  
در میان مرشدان سلسله مظهر شد است  
نواب جمیع نایب است یعنی نایبان و خلفای او و این اشارت است بآنکه از بندگی سید

المتن  
الشرح



جمال الدین تا قطب عالم چند واسطه است که در نظم و طاقت گنجایش نمود اما شرح در چند  
محل مذکور خواهد شد این شاره الله تعالی اول کارشاد را <sup>قطب عالم اضافت کرده بدو معنی</sup>  
است یکی آنکه ارشاد و خلفای او ارشاد و اوست دیگر آنکه اکثر مریدان این سلسله را با وجود تربیت پیر  
ظاهری خود تربیت روح او نیز میباشد که اکثر اوقات روح او را در اوقات می بینند از و فوایز میگیرند  
پس حاصل معنی بیت هم این است وی هم چنانکه حضرت مخدومی بذله تربیت و ارشاد و بندگی سید جمال  
الدین مرشد شده همچنین بندگی سید جمال الدین نیز ارشاد و روح قطب عالم و ارشاد بعضی از نمایان و  
خلفای او بظاہر هم مرشد شده چنان مرشد قابل که سایر مرشدان از قابلیت او خیر میکنند شیخ سید  
جمال الدین مرید شیخ حاجی عبدالوهاب بلوی بوده و وی مرید شیخ سید حامد آنچه بخاری و وی مرید  
پدر خود مخدوم شیخ سید محمد و وی مرید برادر خود شیخ سید محمد نعم محمد ابو القاسم و وی مرید پدر  
خود مخدوم شیخ سید حامد کبیر و وی مرید پدر خود سید محمد و ناصر الدین و وی مرید و والد خود مخدوم  
جهان بیان قطب عالم شیخ سید جمال الدین آنچه بخاری بود قدس الله او اجم و اصل الدین بر کاتبهم و الصا  
شیخ سید حامد متاخر اخلافت از مخدوم شیخ زین العابدین سید بود و وی از مخدوم شیخ کبیر الدین  
و وی از مخدوم شیخ صدر الدین محمد المعروف شیخ راجو قتال و برادر بزرگوار خود مخدوم جهان  
بیان <sup>المتان</sup> جاکمیر خلافت حاصل شد بود و الله اعلم

آن بخاری نسبت به سید جمال الدین لقب  
قطب عالم بودن و مخدومیش شهرت شد

الشرح یقیناً لقب خطایا حضرت این دو صفت که قطب عالم و مخدوم جهان بیان مشهور  
معروف میان خواص عوام عالم خداست تا آنکه در بعضی کتب متأخرین مثل خزائن الجلالی و سراج  
الهدایة و مفتاح الجنان و کثیر العباد و غیر ذلک علی یکدیگر روایت از قطب عالم یا مخدوم جهان بیان نوشته  
مراد ایشان آنحضرت بوده و تحقیق این معنی در کتاب مناقب قطبیه که بعضی از تالیفات ایشان نوشته مذکور  
شده است و ایضا از هنگام ولادت لقب آنحضرت سید جمال الدین بوده چنانکه در مصراع اول شاره  
بر آن رفته تا اسم آنحضرت حسین بوده و کنیت او ابو عبد الله و مولد او شهر آچه است و ولادت او  
میر سید احمد کبیر که او را سید جمال الدین بزرگ میگویند در شهر بخارا از خاندان سیدان صحیح النسب است بمقتبر  
الحسب و پوشیده بود از آنجا بعد حصول کمالات صوری و معنوی بجهت تربیت و الد خود ملک هندوستان  
با جمعی از اهل بخارا تشریف آورده در شهر آچه متوطن شدند پس زان باز تا آنوقت از نسل مبارک ایشان  
هرگز ندیده در ملک هندوستان ولادت یافته و نسبت خود بدانحضرت درست کرده او را نیز  
سیدینی بخاری میگویند اما در بعضی کتابی اسم سالی حضرت مخدوم جهان بیان این عنوان که سید  
جمال الدین آچه بخاری نیز مکتوبه دیده شده است اما نسب حضرت سید جمال الدین بزرگ این است  
که سید جمال الدین بن سید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد الله بن سید  
علی ثقفی بن سید جعفر اشراقی بن امام الثقلین مرشد الحقین علی الهادی النقی بن الامام ابو محمد النقی بن



امام علی موسی رضا بن امام علی موسی کاظم بن امام جعفر الصادق بن امام زین العابدین بن مظهر  
 نبلیا: الامام الحیدر الامام الحسین الشہید بن امام المہدی علی المرتضی نوح فاطمة الزہراء خلیفہ رسول اللہ محمد  
 المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ واصحابہ الی یوم اللقا اما منہ و مرتبہ قطب چنانکہ در خلاصۃ کتاب  
 دیدہ شد این است کہ بدانکہ در مرتبہ قطبیت ہر زمان واحدی باشد کہ اورا غوث خوانند و وظیفہ مرتبہ  
 قطبیت اشد باشد بکون یا کثیف ہمزہ تا قطبی از اقطاب فردی از افراد در دنیا باقی باشد قیامت  
 قائم نشود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی لا یبقی فی الارض من یقول اللہ اللہ و قطب جمیع  
 کمال صفات الہیہ موصوف الالبوجوب الی ذلک بواسطۃ امکان اقیان حاصل گشت میان خلیفہ  
 حدیث و متخلف قدیم کہ واجب الوجود است بیچ ذرہ بیچ فیض نگیرد الا از قطب کہ خلیفہ ال جبر و ملکوت  
 و ملک است الا افراد کہ محاکمہ قطب باشند و قطب افراد صوفی منہی باشند تا غیر ایشان صوفی حال نام  
 و متصوف حسب علم جام برکتہ نیکنام باشند و کمال مرتبہ قطب محیط تواند بود الا اللہ تعالی اعلم  
 و معرفت قطب افراد محیط است جمیع مراتب عوالم وجود باجمال و تفصیل نیز علی الاصح لکن بدفعات  
 کثیرہ و التفاتات نیرہ لاجرم مخترع ایشان باقی بود ہمیشہ و چون ولی صالح جمیع حضرات باشد  
 التفات از مخترع خود بردارد و آن مخترع فانی شود و لکن اطلاع ایشان بر مراتب وجودیہ مثل اطلاع حقا  
 نباشد نیز کہ اطلاع حق شہودی بود و اطلاع ایشان علمی باشد از ہر آنکہ اگر چه اعیان ثابتہ قطب افراد  
 کہ آن قوال ایشان است جامع جمیع قوال اعیان ثابتہ است اما قابلیت قطب فرد فیض اقدس  
 کہ عبارت است از ظهور احدیت حاصل آمد و وجود خارجی ہر یک مستحق قبول و واجب است از  
 فیض مقدس کہ عبارت بود از ظهور و احدیت حاصل گشت پس فیض اقدس اول با قدم موجود است  
 کہ قطب است پس چون آن فیض بمتاخر رسید فیض مقدس مانند لاجرم فیض کلی جز این دو باشد و این  
 باقیہ جزئیات این دو فیض باشد و عوالم وجود سیصد و شصت ہزار و در بعضی روایات مقدار ہزار  
 و در بعضی ہزارہ ہزار و در بعضی ہزارہ عالم باشند چنانکہ عقلیہ و جویہ و نفسیہ و طبیعیہ و جسمانیہ و عنصریہ و  
 مثالیہ و خیالیہ و برزخیہ و جہمیہ و اعراضیہ و در مہر و در جلالہ و جلالیہ و کمالیہ و مجموع این عوالم مذکورہ  
 در دو عالم باطن و ظہر ہر یک غیب شہادت مند رج باشند قال اللہ تعالی عالم الغیب فی شہادۃ ہو  
 الرحمن الرحیم ایضا فیہا بعد از مرتبہ قطب مرتبہ اما میں است کہ وزیرین نیز گویند و بعد از ان مرتبہ  
 اولیای اربعہ کائنات فی الارضین بعد از ان مرتبہ بدلا سبعمہ کہ حافظ اقلیم سبعہ باشند و بعد از  
 دوازده ولی کہ حاکمند بر دوازده برج و آنچه متعلق است بدان از حوادث اکوان و من بعد مرتبہ  
 اولیای عشرین است و من بعد مرتبہ بدلا ربعین و اولیای تسع و تسعین و ثلثمائتہ و ستین و این اولیای  
 محدود دین و کلام اشد اند فی العالمین کہ ہرگز زیادہ و نقصان نشوند و عدد این مذکورین تا باقی  
 بود دنیا و رسم دین اما عدد اولیای دیگر کہ زیادہ و نقصان شوند بحسب غلبہ یکی اسم باطن بر اسم ظہر  
 اسم ظہر بر اسم باطن باشد و قدر نوبت ہر یک صد سال بود لاجرم در آن صد سال کہ نوبت غلبہ یکی  
 باطن بود اولیای اشد اند کہ باشند و اگر عکس باشد عکس افراد نیز بسیار باشند کہ در مرتبہ با قطب باشند



دارند زیرا که با واسطه از حق تعالی فیض میگیرند چنانکه قطب میگیرد و الا آنکه قطب خلیفه است در  
افاضه و افراد اگر چه فاضله میکنند لیکن از جهت قوت است و نه از جهت خلافت و بعضی افراد قطب  
محمد باشند چنانکه ختم خاص و عدد افراد زیاد و نقصان شود و در هر سه ختم از افراد باشند و مجذوبان  
و رجال غیب نیز پیش و کم شوند و گفته اند که رجال غیب از ائمه و پیروان باشند و عیال از قدر چهار هزارند  
که ایشان را صابان اند و خوانند و مناظر اند نیز گویند و احوال ایشان از خلق پوشیده است و از  
معمولی شایسته شد که اولیاء الله نیست هزار و یک تن باشند و هر طایفه از ایشان امامی باشد که دیگران  
مقتدران امام خود باشند الا آن یکی که جایی باشد و مقتدا کسی نگردد و با کسی ساز و تنها باشد انتهی  
کلامه بدانکه در بعضی سلسله نامه ها که شیخ را قطب فطینندان از وی اعتقاد است بر سبیل مجاز میگویند  
زیرا که چون آن مشایخ واسطه فیض تا با علان و مریدان خود شده اند نسبت با ایشان قطبند چنانکه  
قطب حقیقی واسطه فیض جمیع عوالم شد است

المتن

در تصرف کردن اندر اولیا دستی تمام  
داشتش از او بداد و اخذ شهر شد است

الشرح

مراد از دست اینجا قوت است و داد و اخذ و داد و ستد این بیت اشارت است  
بیک نوع که است آنحضرت که مشهور است که آنحضرت عادت داشتند که هر ولی که میخواهند در وقت  
ملاقات نظر می کرده از جهت ولایت خالی میباشند و آن نعمت را بخود دیگر فتنده می گفتند که چنین  
عزیز چیزی در آوند های سیس گذاشتن خوب نیست تا در شای پیور در جای بسیار این نوع معایه  
نمودند تا وقتیکه رسیدند شیخ نصیر الدین چراغ دهلوی که خلیفه و سجاده بین مشایخ حسیه بودند پس از  
ملاقات با او یک خلیفه ایشان ملاقات شده و بخواستند که تا در این معامله نیز کنند بلکه بر عکس شد  
پس چون پیش شیخ نصیر الدین در آمدند شیخ بسیار تعظیم کرده معذرت بوضع گفت که ای سید این  
نوع معامله در حق مثل تو از جانبی اربابی است لیکن شمار امتحان الهی رسید زیرا که فقیری که در غیر  
خود به بخت تمام چیزی حاصل کرده بودند از آن چیز ایشان را خالی کردن از مثل شما نیکو نبود پس آنحضرت  
گفتند که مرا خدا تعالی آن مقدار قوت داده است که اگر دعایم هر یکی را از آن مقدار گرفته بودم اضافی  
مضاعفه رسالتم پس دعا کردند و استجاب شد و همچنین شیخ نصیر الدین رای ایشان دعا کرد پس ایشان از این  
ده چندان بلکه پیش رسید پس آنحضرت گفتند که بار از این سلسله نعمت و برکت بسیار رسیده شکر گزارای  
این است که بار بار ایشان خصوصیتی باشد پس شیخ نصیر الدین نیز ایشان را خلافت داد و در طریقه خود  
نمودند پس گفتند که آنحضرت امیر بعد از این حال مریدانی که گرفته اند بطریق حسیه تربیت کردند و  
پیش از این حال مریدانیکه گرفته بودند مناسب ایشان بشایخ سهروردیه بسیار است زیرا که  
خلافت ایشان گرفته بودند پس او چون جراح نسب کثیره مزوجه شد سلسله نو پیدا شد که این  
سلسله را از او آغاز میگیرند و میگویند سلسله مجذوبان و از مقامات خواجه بهاء الدین باشند  
این حکایت نوشته میشود که دوشی صاحب حال نقل کرد وقتی حضرت خواجه مرا گفت که این حال



که این زمان درشت از سبب توجه باست اگر خواهم گیریم و اگر خواهم گزایم گفتند واقف باش که  
خواهم گرفت لحظه گذشت دیدم که از آن حال هیچ نماند و من تمام خالی شدم و خواجه فرمودند که خواهی  
باز تو بدیهم من گفتم بل و لحظه دیدم که آن حال مرا با من ایشار کردند چند کت همچنین واقع شد و من متحیر بودم  
که چگونه کیفیت این حال را می گیرند خواجه فرمودند که من متصرفم اگر میخواهم میدهم و اگر میخواهم میگیرم و  
این حال ترا بجز پدیدار شده است از آن جهت محل تصرف است و حالیکه بمقتضای تعبد و سلوک میبود  
هر صاحب تصرف آنرا نمیتواند تصرف نمودن همدران کتابست که در روشی دیگر نقل کرد که مرا هر  
کرتی که با امیر برهان که تربیت کرده حضرت خواجه بود ملاقات میشد احوال باطن مرا غارت میکرد و مرا  
عریان میتابا خود تامل کردم واجب آن نمود که احوال خود را بر حضرت خواجه عرض نمایم روزی باین  
عرض میتابا خواجه رسیدم گفتند بشکایت آمده گفتم بے فرمودند که در آن زمان که امیر برهان بود متوجه  
مینماید بگویند کتتم ایش نشد بود با چون رسیدم او خواست که بهان طریق مشغول گرد و گفتم من کتتم  
ایشانند شایسته حضرت خواجه کردم حالش دیگر شد هوش او زایل شد و من بعد برگز نتوانست که  
بطریق گذشته تصرف کند و همچنین من شایسته قصید را روزی خدمت حاجی خواجه زین علی که برادر استادی  
حاجی الحرمین مولینا خواجه حسن الدین الحرمین است سپید که پیش ازین سالها که مادر ملازمیت حضرت  
مخدومی می آمدم میدیدیم که ملا محمد کوه مارا سنے را تربیت کردن گرفته بودند و در ابتدا او را دعای  
موسى لا و یا خواله کردند در همین روزها که خواندن گرفت و توانایی کرد و او را حالتی پیدا شد که بعضی اشیاء  
کشف شدن گرفت و درین وقت اثری در و از آن حالت باقی نمانده و محبت اینجانب هم چندان ندارد  
سبب این چه خواهد بود من هم تعجب کرده عرض حضرت مخدومی رسانیدم فرمودند بل چنین بود گفتم تعجب  
زوال آن چیست فرمودند که آن حالتش داده بودیم بواسطه آنکه در آنوقت محبت مادر دل او بود  
چون محبت مادر و نماند آن حالت از و گرفتیم حالا اگر آن دعا دادم سالها خواند هیچ اثر نکند و همچنین  
تصرفات حضرت مخدومی و رای این درجههای بسیار معلوم شد است بفضیلتی ازین بیت این است  
که بداند که چنانکه در صحبت اینطایفه منافع بسیار همچنین ضرر بسیار است و از مثل این خطر با ترسان  
باشد و چون پیش مشایخ غیر سلسله خود رسد بسیار پیر حذر باید بود که ایشان غیور باشند مبادا  
بسیب غیرت تصرفی کرده احوال او را بغارت برند تا قبضه نهند و چون دانند که این حالت امر بواسطه  
فلان شیخ رسیده است در شکر گزاری بخدمت و محبت او زیادتی نماند تا حالش نیز زیاده گردد و الا  
مبادا که آن خالی شود و حال نیکش بدل بید خالی شود و خود با بدن ذلک

بهر اثبات نسبت روضه پاک نبی

از جواب با و لد مخصوص در محضر شد است

الشرح

این بیت اشارت یکی از کرامات مشهور است حضرت در وقتیکه در مدینه مبارکه  
بچندین سید صاحبان آن بقعه میمونه تقریبی مباحثه و گفت و گو ایشان غالباً بقصد  
الزام از آنحضرت نسبت به طلب کردند آنحضرت فرمودند که حاجت نیست نسبت من نمودن اینک



روضه مطهره آنحضرت جد بزرگوار در پیش است برویم و سلام گوئیم باین عبارت که السلام علیک یا جدی هرگز اجواب بدیاد است و مستحق شود القصد روزی محضری ساطعت و حضور جماعتی کثیره اول متوطنان سلام عبارت مذکوره گفتند هیچ جواب نیامد و بعد از آن چون آن فرزند ضوری و معنوی رسول الله سلام گفت جواب مد علیک السلام یا ولدی همه حاضران آن محضر شنیدند و ظهور اینحال در حق او سبب اعتقاد مردم آن شهر شد فی المشکوة عن ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بیئتکم عن زیارة القبر فرزوروا فانها تزدید فی الدنیا و تزدکرا الاخرة و عن ابی هريرة عن رسول الله لکن زیارات القبور و قال تزدی هذا حدیث صحیح حسن و قال قد رأی بعض أهل العلم ان هذا کان قبل ان یخص النبی صلی الله علیه وسلم فی زیارة القبور فلما خص دخل فی خصته الرجال والنساء و قال بعضهم انما کره زیارة القبور للنساء لقلة صبرهن و کثرة جوهرهن ثم کلامه و عن عائشة قالت کنت أدخل فی بیتی الذی فیہ رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی واضح ثوبی و اقول اما هو زوجی و ابی فلما دفن عمره معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة علی ثیابی حیاء من

پس از اینجا بهر ارشاد و هدایت سومی بپند  
هم مرخص آن رسول الطیب اظهار شد است

المتمن

التشريح

این بیت اشارت بیک افتخار آنحضرت و در مدینه مبارکه دیده بودند که حضرت صلی الله علیه وسلم میفرمودند که ای فرزندان اینجا چه احتیاج ارشاد تو برو بولایت هندوستان و مردم اینجا را ارشاد کن که اینجا چنبران رسید اند و کفر است حکام باشد ولایت یا برکات تو شا بده محمود شرف بشرف ایمان و اسلام شوند و منقولست همچنین اکثر از برای دعوت باطل هند ما مورتند در مدینه مبارکه مثل شیخ نعین الدین چیتی و شیخ فرید الدین شکر گنج و غیره ها

کی بیان کردن مقاماتش مجال من بود  
خود زبان لال و عبارت این بیان آنحضرت شد

المتمن

التشريح

بیان مجموع ریاضات و کرامات و احوالات و در عاجز شدن از بیان آن مبالغه نیست زیرا که گفته اند احوال و لیله الله گاهی بتفصیل غیر حقیقانه قالی کسی ندانند ایشان زیایر خلق خصوصاً مرتبه قطب که بالا مذکور شد بکمال مرتبه قطب محیط نتواند بود الا الله تعالی پس لال شدن زبان و کوتاه شدن عبارت از بیان آن ظی هر است و اگر کسی خواهد که بر بعضی از آن وقوف یابد که کتاب مناقب قطبی و خزانه جلالی و سراج الهدایة و مثل ذلک که تصنیف کرده بعضی خلفای آنحضرت است مطالعه کنند که در آن کتب بر بعضی کرامات آنحضرت اطلاع توان یافت

خطه پاک من آچه در هندوستان  
از صفا مرقدش باز نیست و با فرزند است

المتمن

التشريح

مرقد در رخت خوابگاه است مراد اینجا گور است بواسطه آنکه مشایخ زنده اند فی الحقیقه از گورایشان خوابگاه تعبیر کنند و یک فایده این بیت نشان دادن مشتاقان از زیارت



پُر برکت است حضرت و اگر کسی تو فائق یا بد که زیارت آن مرقد منوره و روضه مطهره مشرف شود صفا  
و برکات بسیار میند و کرامات بی شمار آنحضرت بشنود از زبان مجاوران آن آستانه ارشاد شایسته لازماً  
برکات بسیار یافته علی رسول الخلیصین و الحمد لله الذی خصنی بشفیع الزیارة من بین کثیر من المصدقین و  
فوائد زیارت در سراج الهدایة آورده است که قال علیه السلام من زار اولادی نکاحاً زارنی و من  
زارنی فتح الله علیه باب المغفرة و الرضوان و خلعه عن الثیران و آجبه عبد الله الفاری و الحقی نامه خود آورده  
است که ای عزیز چه می کنی تا مردی شوی و صاحب تجربه و مردی شوی بهمت در دیشان و برکت مرزا  
ایشان رخسار تو زرد شود و دنیا بدو دل تو سرد شود و  
مر با اخی

خواهی که درین زمانه فردی گردی اندر ره دین صاحب فردی گردی  
روزان کوشیان بگردم روان میگردد مردی گردی چو گرد مردی گردی

یدانکه حضرت حق سبحانه و تعالی هر کعبه بنا کرده است که از آب گل است و در باطن کعبه ساخته است  
که از حیوان و دل آن کعبه منظور مومن است این کعبه منظور نظر رحمان است و  
در راه خدا دو کعبه آمد منزل یک کعبه صورت است و یک کعبه دل  
تا بتوانی زیارت دلها کن کافزون زیارت کعبه باشد یکدل

فی الاحیاء بیان زیارت القبور و الدعاء للمیت ما يتعلق به زیارة القبور مستحبه علی الجملة للتذکره  
الاعتبار و زیارة قبور الصالحین محبوب لاجل التبرک مع الاعتبار و قد کان رسول الله نهیتکم عن  
زیارة القبور فزوروا فان فی زیارتها تذکرة الآخرة غیر ان تقولوا هجر اولی رسول الله قبر امه  
فی یقع نغم یراکا اکثر من یومئذ و فیه قال اذنت فی الزیارة و ان الاستغفار کما رویناه من قبل  
قال ابن علیک اقبلت عایشة یوما من المقابر فقلت یا اثم المومنین من این انت اقبلت قالت  
من قبر اخي عبد الرحمن فقلت ایس کان رسول الله صلی الله علیه و سلم نبی عنها قالت نعم ثم امر بها  
و لا یخفی ان یتسکب به فیؤذن للنساء فی الخرج ال المقابر فانهم یکثرون الحجر علی رؤس المقابر فلا یبقی  
خیر زیارتهم بشر من ولا یخلون فی الطریق عن کشف و الزیارة سنة و هذه عظیم فلیکف کتمیل لاجلها  
نغم نابأس بخرج المرأة فی ثیاب یزله تزاد عین الرجال و ذلک بشرط الاقتصار علی الدعاء و ان  
الحديث علی رأس القبر و ذرا قبله آورده است که شیخی از علماء اند و له سمانی به سوال کرد که چون  
این بدن را در خاک ادا کن نیست و بدن و خاک یکی است تا روح از وی مفارقت شده و در عالم  
ارواح حجاب نیست چه احتیاج است بر سر خاک رفتن و فایده آن چیست چه در هر مقام تو چه کن  
بروح بزرگی همان باشد که بر سر خاک او رفته شیخ قدس سره فرمود که فایده بسیار است یکی آن است  
که چون زیارت کسی میرود و چند نکه میرود و توجه او زیاده شود چون بر سر خاک کسی سجده می کند  
خاک او را است و نیز مشغول او شود و بکلی متوجه او گردد و فایده بسیار دهد و دیگر آنکه هر چند ارواح را  
جذاب نیست همه جهان او را یکی است اما بدنی که هفتاد سال با او صحبت داشته باشد و بدن  
صاحب او که بعد از حشر با او ابدآباد خواهد بود و بجا باشد نظر او و تعلق او بیشتر بود که بمواضع دیگر



و در اینجا حکایت فرموده اند که یکتوبیت در خلوت جنید قدس سره بودم و از خلوت او ذوقی  
تمام بن رسید نسبت جنیدی که در آن خلوت بوده پس بیرون و بر خاک او رفتم و در اینجا  
آن ذوق نیافتم این معنی را بنحویست شیخ قدس سره بگفتم شیخ فرمود که آن ذوق را در خلوت  
پسیت جنیدی یا نیتی گفتم بل گفت در موضعی که در غیر خود پسیت که جنید حید وقت اینجا بود  
باشد و قتی که ذوق حاصل شود و در بدنی که چندین سال مدام با او صحبت داشته بود اولی باشد  
که ذوق بیشتر حاصل شود اما شاید که بسبب مشغولی حسن بر خاک در توجه تو تقصیری افتاده باشد آخر در  
خرقه که الی ولی پوشیده باشد ذوق آن مشاهده میتوان کرد بدن از خرقه نزدیکی است و فواید  
زیارت بسیار است مثلاً که کسی از اینجا توجه کند بروحانیت مصطفی فایده بسیار اما اگر بمیدید  
رود و روحانیت حضرت مصطفی از رفتن او و از سرخ راه او با خبر باشد و چون اینجا رسید بحسن بیند  
روضه مطهره او را و بکلی متوجه شود در زقنا الله ذلک فایده آنرا با این فایده چنانست که آن کرد  
و الی مشاهده را این معنی تحقیق شده باشد در نفحات الانس آورده خواجہ علام الدین عطار فرمود  
مقصود از زیارت مشاهده کار بدین میباشد که توجه بجنس سجانه بود و رشح آن برگزیده حق را وسیله  
کمال توجه حق گردانیدن چنانکه در حال تواضع با خلق باید که هر چند تواضع بی هر با خلق بود تحقیق  
باجتناب سجانه باشد زیرا که تواضع با خلق انگاه پسندیده افتد که خاص هر صابرا باشد عزوجل با معنی  
که ایش از مظهر قدرت و حکمت سیند الا آن صنعت بود و تواضع اما تاسع ولادت و وفات  
آن قطب الاقطاب غوث العالم حضرت محمد بن جهانیان جهانگیر رسید جلال الحق و الشریع والدین ابو  
عبدالله الحسینی الحنفی البخاری قدس سره اعزیز بزرگی نظم کرده این است : تاسع

کز نوزاد است چهره خورشید اجمال  
تا پنج بود مقصد و مقصد از شمار سال  
کامد یاد دنیا فرزان لایزال  
آن شاه دین و دنیا و ان قطب شمال  
در ساعت غروب بتقدیر و جمال  
تا پنج بود مقصد و مقصد از شمار سال

خورشید آسمان جلالت جلال حق  
مولود گشت در مه شعبان شنبات  
بود پنجشنبه آن روز وقت شام  
بقصد و شنبه سال بصد حیات بود  
روز چهارشنبه می آنج روز عید  
تا یک گشت جمعه جهان جمال شان

و ایضا بر آدم مولانا زین الدین پیش از من آستانه بوسی مزار شریف که آنحضرت مشرف شده بود بر یک  
در خطیره منوره بیتی چند بمنمون عرض داشت انظر اخلص بانیات یا و کار نوشته مانده توجه زیارت  
حرمین محترمین کرده مسافر شده بود بعد از آن چون تقیر بشرف زیارت مشرف شدم آن آیات را  
خواندم و خطا برادر خود شش ختم او را بدعا یاد کرده بقصد متابعت او رفته دیگر دروازه یک غزلی  
و یک لایخی برای وقت زیارت خود از آیات خود گفته نوشته ماندم و آن تا پنج این است تا پنج  
با خوشی آمد چو دولت مخلص این خاندان  
شکر شد حاصلش شد در چه در دل داشته  
تا زیارت کرده بود مدین مبارک تان  
گشت این کار کو مقبولش مقبلان



از پی ترحیب تار بخش درین خوش آمده  
با خوشی آمد بگفت اهل زمین و آسمان  
این فقیر از پیران اینچند بیت اینجا نوشت  
تا بنامش فاتحه خوانند اینجا را

المتن

بود از هر خانواده مستفید اما بسی  
سهروردی را و چستی مظهر مظهر شدست

الشرح

خانواده و خاندان اینجا یک معنی است مستفید فایده گیرنده سهروردی یعنی بشیخ  
سهروردی را چستی یعنی خاندان شیخ چست را مظهر ظاهر کننده اسم فاعل و مظهر جای پیدا ساختن  
اسم مکان و بیان این بیت آنست که چنانکه در شریعت چهار مذهب مشهور است و هر که مسلمان  
میباشد که ازین چهار مذهب اختیار کرده عبادت خود موافق فرموده امام آن مذهب کند همچنین  
در طریقت اهل سلوک چهارده خانواده معروفست پس هر کرا داعیه سلوک و مهمت طلب قرب حق تعالی  
باشند و خواهد که بدین نیت بعضی از کار و او را و نوافل را و وظیفه خود سازد میباید که یک خانواده را اختیار  
کند و چون طریق که مشایخ آن خانواده بر آن رفته باشند سلوک کند و کتاب را و ادب ایشان را دستور العمل خود  
سازد و برای عمل کردن بر آن رخصت حوالگی از یک خلیفه آن خانواده با رعایت شرایط آن حال کند  
پس اگر کسی پرسد که قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان قدس سره خلافت از کدام خانواده بوده است جواب  
گوئیم که خلافتش از چهارده خانواده حاصل شده بود بعد اتمام سلوک و یافتن خلافت از خانواده سهروردی  
بروایتی از قطب عالم شیخ رکن الدین و بروایتی از والد خود امیر سید احمد کبیر پس سبب اجتماع این نسبتها  
و خلافت با خانواده نو پیدا کرده که آنرا خانواده مخدوم جهانیان میگویند و او را دی جدید مرتب ساخته  
که آنرا نیز بد آنحضرت نسبت کنند اما ثابت کننده خلافت هر خانواده مر آنحضرت میایک از کلام که مشهور  
بشارت است و مسافر نامه بدست مبارک خویش نوشته این است که گوشک بهتر سلیمان علیه السلام  
در دریای تلزم بر آرد و بهتر سلیمان علیه السلام در گور گرد و درون گوشک گور خفته است همچنان  
پریان و دیوان دست بسته خدمت می کنند و پریان گسالی میکنند از دور گوشک میباید این فقیر  
رفته زیارت کرده موازنه دو کرده بود چهار سواد و انیده اسپند گفتند که فرمان بهتر سلیمان  
میشود که سید زلفی زندی قبول کردم باز گرد و با فرمان شد بر و هر چهارده خانواده را کلاه بدی  
در روی عالم زمین شمار خلیفه گردانیدم و ایضا دلالت کننده دیگر بر حصول خلافتهای هر خانواده مر آن  
را از خلافتی کثیره کلام مولانا بهاء الدین احمد بن یعقوب است که در خزانة جلالی آورده این است که باب  
و ذکر سنده خرقه المشایخ الصوفیة قدس الله تعالی ارواحهم الذین البسوا و اجازوا للسید المحدث  
المعسر العالم الربانی خدمت سید السادات منبع العلم و العبادات نفع الله المسلمين بید حیوة فرمود  
که این کمینه خرقه تبرک اولی از عم خوشیخ صدر الدین محمد بخاری پوشید و ایضا خدمت سید السادات  
ع الله تعالی خرقه مبارک که از پدر خود سید کبیر الدین احمد پوشید و ایشان از پدر خود سید السادات جلال الحق  
حسین بخاری و او از شیخ کبیر مرشد بهاء الدین ابی محمد زکریا القرشی و او از شیخ شیخ العالم شهاب  
الحق و الشرع و الدین ابی عبد الله عمر البکری السهروردی و او از عم خود ضیاء الدین ابی الیچ عجب القادر



سهروردی و او از علم خود شیخ وحید الدین ابی حفص عمر السهروردی پوشید شیخ وحید الدین عمر شیخ محمد عبداللہ  
 المعروف بعبود پدشیر اخی فرج زنجانی بمشارکت یکدیگر خرقه پوشانیدند اما شیخ محمد عبداللہ از شیخ احمد اسودنیوری  
 پوشید و او از شیخ ابوالقاسم جنید پوشید اما اخی فرج زنجانی از ابی العباس ہناوندی و او از شیخ ابی عبداللہ  
 بن خفیف از ابی محمد روم و او از ابوالقاسم جنید و او در صحبت خال خود سری سقطی بود و او در صحبت معروف  
 کرخی و او در صحبت ابودعبل و او در صحبت حبیب عجمی و او در صحبت حسن بصری و او در صحبت امیر المومنین  
 علی المرتضی کرم اللہ تعالی و جہم بود و ہر صاحبی خرقہ مبارکہ از معسوب خود پوشید و او در صحبت رسول  
 رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بود و معروف کرخی ایضا خرقہ با صحبت از امام موسی علی رضا داشت  
 و وی از امام موسی کاظم و وی از امام جعفر صادق و وی از امام محمد باقر و او از امام زین العابدین و او  
 از پدر خود امیر المومنین حسین شہید کراماد از جد خود محمد مصطفی داشت و لیکن در شجرہ ذکر صحبت از کاه  
 جنید با حضرت رسالت میکنند زیرا کہ شیخ جنید فرمودہ است لیس العبرة بالخرقۃ انما العبرة بالخرقۃ و ایضا  
 خدمت سید السادات طہ خرقہ مبارکہ از خدمت قطب العالم مکن الحق والشرع والذین و از سید جنید  
 جمال الدین حسین بر یک نفع اند المسلمین بمذہبہم پوشید و او از شیخ الاسلام قطب الانام مذکور پوشید  
 و او از پدر خود شیخ العارفین صدر الحق والشرع والذین پوشید و او از پدر خود شیخ کبیر قطب العالم ہما  
 الحق والشرع والذین پوشید و ایضا از شیخ المحدثین عقیق الحق والذین ابی السادة عبد اللہ الطریقی  
 در حرم شریف نبوی پوشید مدت دو سال ملازم صحبت و محکوم خدمت شیخ عقیق الدین در مدینہ  
 معظمہ بود کتب سلوک معارف بخدمت او خواند و افتد طریقت از ذکر و اجازت معارض شدن و تقویہ  
 داون و خرقہ پوشانیدن و تلقین ذکر اندوخت و شیخ عقیق الدین خرقہ ارادت از شیخ رشید الدین السجادی  
 پوشید و او از شیخ شیوخ العالم شہاب الدین سهروردی پوشید و ایضا شیخ عقیق الدین عبداللہ را پدر خود  
 جمال الدین ابو عبد اللہ محمد خرقہ تبرک پوشانید و اسطغان العارفین شیخ شہاب الدین سهروردی پوشید  
 و ایضا خدمت شیخ عقیق الدین عبداللہ گفت کہ پدر من شیخ جمال الدین طریقی گفتہ کہ شیخ ناصر الدین الفارسی  
 گفتہ کہ خرقہ از پدر خود شیخ الانام نقۃ العلمی الدین ابی محمد ابرہیم پوشیدیم و او از پدر خود از ابی العباس  
 ابی حفص عمر الفارسی واسطی پوشید و خدمت سید احمد را و طریقہ است یکی پوشیدن خرقہ از شیخ  
 علی و او از ابی فضل ابن کاخ و او از ابی غلام ابن برکان و او از علی بن ابرار و او از علی بن محمد و او  
 از ابو کرشیلی و او از امام ابی القاسم جنید بغدادی دوم اخذ طریقت و اوب تربیت و صحبت با شیخ  
 منصور بن ابی السراقعی داشت و او در صحبت خال خود ابومصنوع بن طیب و او در صحبت ابی سعید بخار  
 و او در صحبت ابی السند السوسی الکبیر و او در صحبت ابی علی الفاریدی و او در صحبت روم بن محمد و او در  
 صحبت سید الطایفہ جنید بغدادی و او در صحبت خال خود سری سقطی بن نفس سقطی و او در صحبت ابی محفوظ  
 معروف بن فیروز الکرجی و او در صحبت علی رضا و او در صحبت امام جعفر صادق و او در صحبت محمد خرقہ  
 و او در صحبت زین العابدین و او در صحبت پدر خود حسین سبط رسول اللہ سید شباب الہ الجبۃ و او در  
 صحبت امیر المومنین علی ابن ابیطالب و ایضا در صحبت جد خود رسول بود و ایضا خدمت شیخ عقیق الدین



عبدالله خدمت سید السادات مداند ظله اجازت کرد تا این خرقة نیز بدیگری پوشانید و خدمت  
 شیخ عقیق الدین عبدالمخدوم مداند ظله چنین فرمود که مقرض را ندن بر سر شما موقوف است و کارزار  
 چون خدمت مخدوم مداند ظله در کارزار آمد شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام امین الحق والدین چنین  
 فرمود که شیخ امین الدین وصیت کرده است که سید بخاری قصه من کرده از آنچه وطنان می آید تا ما شایان  
 اورا گفتند که شیخ امین الدین وفات یافته کجا میروی بازگشته در کجاست که رفته است باز اینجا خواهد رسید  
 اورا از جهت من مقرض را ند و خرقة پوشانید شیخ امام الدین همچنان کرد و خرقة خود پوشانید و تلقین  
 ذکر کرد و او از شیخ الاسلام امین الحق والدین پوشید و او از شیخ اوجده الدین و او از شیخ اخیل الدین ابی  
 الحسن محمد شیرازی و او از شیخ رکن الدین ابوالقاسم بن مقفل بن ابی القاسم الخطیب السنجابی الابهری داد  
 از شیخ قطب الدین ابوالرشید احمد بن محمد الحنفی الابهری و او از شیخ ابی الخیب عمید القاهر السمری و او از شیخ  
 و ایضا خدمت سید السادات مداند ظله خرقة تبرک از شیخ شرف الدین محمود شاه بن حسین الکستری  
 ساکن سوکاره دارد و او مخدوم مداند ظله اجازت کرد تا بر سر دیگری مقرض را ند و خرقة پوشانید و  
 تلقین ذکر کند و شوکاره شهری از شهرهای پارس است و سید ذات در سنه ثمان و اربعین و سبعمائة  
 نصد و ست آن بزرگوار رسید مدت عمر این بزرگ در سنه مذکوره صد و سی و دو سال بود و او از شیخ شیخ  
 العالم و وفات شیخ شیوخ قدس الله سره النصف من اول ليلة المحرم سنه اثنین و ثلثین و ستمائة بود  
 و ایضا خدمت سید ذات مداند ظله خرقة تبرک و صحبت و اجازت و مقرض را ندن و پوشانید خرقة  
 بدیگری از سید استاد حمید الدین ابوالوقت محمود بن نجیب الحنفی سمرقندی دارد و او خرقة ارادت از شیخ  
 الاسلام قطب الانام قدوة الدین ابی احمد بن چشتی داشت و او از پدر خود و پدر خود احمد بن احمد بن  
 محی الدین علی بن احمد بن چشتی که در حضرت ولی مد فونست و او از پدر خود و پدر خود رکن الدین ابی احمد بن احمد بن چشتی  
 و او از پدر خود مفتی الشرق و الصین قطب الدین مودود بن یوسف بن چشتی داشت و او از پدر خود  
 ناصر الدین یوسف بن محمد سمحان داشت و او از خال خود ناصر الدین محمد بن ابی احمد چشتی و او از پدر خود قدوة  
 الدین ابی احمد بن فرشتا قدس بنی داشت و او از استاد خود ابی اسحاق الشافعی طراز علود میوری داد  
 از پسر بصری و او از حذیفه غرشی و او از ابراهیم ادهم و او از فضیل عیاض و او از عبد الواحد بن زبیر و او  
 از حسن ابی الحسن البصری و او از امیر المؤمنین علی بن ابیطالب و او از محمد الرسول قدس صلی الله علیه و سلم داشت  
 و ایضا خدمت سید السادات پیش را نکه در کجاست بود و خدمت شیخ قطب وقت نصیر الحق والدین محمود ابی  
 در عهد خدایگان معفور سلطان محمد شاه رسید و گفت مخدوم غایم که درین زمان در کوشش او کار را  
 از لباس درویشان بیرون می آرند کلاه و قبا می پوشانند پس شیخ نصیر الدین خلعت و دستار و بارانی  
 خاصه خود پوشانید و فرمود بهین جامه پوشید بر سلطان برو که از جامه و روشیان ترا بیرون نخواهد  
 آورد و خدمت مخدوم مداند ظله همان جامه پوشید پیش سلطان رفت نیابت شیخ الاسلامی سپند  
 و خاتمه محمدی در خطه سیوستان و پهل خواف مضافات آن با هم خدمت مخدوم به تعبیر شد چون  
 از لشکر سلطان بازگشته و خدمت شیخ الاسلام پایوک حاصل شد و عرض کرد که فرمان سلطان شد



که خادمی فقر او خطه سیستان کند و اجازت از شیخ قطب العالم رکن الحق و الشریع و الدین ندیم  
خدمت خواجہ شیخ ابو الوقت نصیر الحق و الدین فرمود از جهت ما اجازت باشد تا خدمت فقر کنی اگر  
کسی خرقة طلبید بدی و خدمت شیخ نصیر الدین از شیخ الاسلام نظام الحق و او از شیخ الاسلام فرید الحق  
و الشریع و الدین مسعود یافت و او از خواجہ قطب الدین بختیار اوشی و او از خواجہ معین الدین نجرى و او از  
خواجہ عثمان فاروقی و او از خواجہ شریف زندی و او از شیخ قطب الدین مودودی و او از ناصر الدین  
ابو یوسف مذکور یافت و ایضا خدمت سید السادات سجاده تبرک و مقرر امن اندان و خرقة پوشانیدن  
از خدمت سید السادات حمید الدین ابو الوقت محمود سیبى السمرقندى و او از شیخ شمس الدین امجد  
بن محمد بن ابراهیم الباسجى الکرنجى داشت و او از قطب الاقطاب نظام الدین ابی العطاء الحادى داشت  
و او از شیخ فخر الدین ابی یحیی القصارى و او از شیخ احمد مولانا و او از شیخ ابو الجناح ابو احمد بن عمر  
الجیونى المشتهر بنجم الدین کبیری داشت و او از شیخ اسماعیل القصرى شهید داشت و او از محمد بن ماکیل  
داشت و او از او بن المعروف بنجام و او از ابی العباس بن ادریس و او از عبد الله بن عثمان  
و او از ابی القاسم بن رمضان و او از ابی یعقوب الطبرى و او از ابی عبد الله بن عثمان و او از ابی یعقوب  
النهرجورى و او از ابی القاسم یعقوب السوسى و او از ابی الواحید بن زید و او از ماکیل بن زیاد داشت  
و او از امیر المومنین علی بن ابراهیم بن ضوان الله علیهم اجمعین داشت و او از رسول داشت و ایضا  
شیخ ابو الجناح صحبت و اخذ طریقت از غار یاسر و او از شیخ ضیاء الدین ابو نجیب علی القاسم السمرقندى  
و او از شیخ احمد غزالى و او از ابی بکر ساج و او از ابی القاسم کرکائی و او از عثمان المغربى و او علی کتاب  
و او از ابو علی الرودبارى و او از شیخ جلیل بغدادى و او از سرى سقلى و او از معروف کرخى و او از داود  
طائى و او از حبیب بن عیسی و او از سید السادات عیسی بن ابی الحسن البصرى و او از امیر المومنین علی بن ابراهیم  
رضی الله عنهم داشت و ایضا خدمت سید السادات خرقة تبرک و اجازت تا بدیگری پوشانند از سید السادات  
حمید الدین سیبى السمرقندى دارد و او از شیخ ربانى سراسندى الارض شهاب الحق و الدین ابی سعید زفر بن  
محمود بن محمد الکرمانى الشافعى پوشید و او از ابی العباس خضر علیه السلام پوشید و او از سید السادات محمد  
مسقطه صلی الله علیه و سلم و علی عمرته الطاهر بن پوشید و ایضا خدمت سید السادات خدمت شیخ  
شهاب الدین ابو سعید الکرمانى را در مکه مبارکه دریافت آن بزرگ مخدوم مداند طله صحبت شیخ محمد بن  
عبید الغیشى و لبست منه الخرقة و هو صاحب المده شمس الدین عبید بن فاضل و نال منه الترتیب الخرقة و هو  
صاحب باه الکرام فاضل بن عبید الغیشى و لبس منه الخرقة و هو صاحب شیخ قطب النعمان ابی الغیث  
بن جلد اکتسبه منه الخرقة و هو صاحب شیخ شمس الدین علی بن الفلاح لابن سانه الخرقة و هو صاحب شیخ شمس  
الدین علی الحداد و نال منه الخرقة و هو صاحب شیخ قطب العالم حمى الحق و الشریع و الدین عبد القادر  
ابن ابی صلاح موسی ابن یحیی الزاهد الحنفى حیل و اصحاب منه الخرقة المبارکه و هو صاحب شیخ ابی سعید  
علی بن مبارک المحزومى و لبس منه الخرقة و هو صاحب الفرج الطوسى و نال منه الخرقة و هو صاحب شیخ  
ابی الحسن علی بن محمد المقدسى البهکارى و لبس منه الخرقة و هو صاحب الفرج الطوسى و نال منه الخرقة



و هو صاحب الفضل عبد الواحد بن عبد العزيز البهني لایاً منه الحرقة و هو صاحب باه عبد العزيز و هو عبد منہ  
 الترسیت و الحرقة و هو صاحب البکر بن محمد الشبلی لایاً منه الحرقة تا اینجا بعینه کلام خزانه الجلالی است تا  
 اینجا درینتب قصیده مذکور شد که مظهر خاندان سهروردی و خانواده چینیة بسیار شد اشارت بدان معنی است  
 که در شجره بایک مبریدان خود داده بعضی را شجره مشایخ سهروردی بعضی را شجره مشایخ چیتی داده جمعی را  
 بهم لطف نموده چنانکه جامع سراج الهدایة و کتاب خج و آورده که سوال کردم از بزرگی قطب العالم دامت  
 برکاته که شجره خانواده سهروردی و خاندان چیست از لفظ دربار شنوم پس بچنان که از لفظ دربار حضرت  
 شنیده شده است باین عبارت است : شجره مشایخ سهروردی و شجره مشایخ چیتی باین عبارت است : شجره مشایخ  
 الهی بحرمت شیخ صدر الدین الهی بحرمت شیخ بهار الدین زکریا الهی بحرمت شیخ شهاب الدین سهروردی الهی  
 بحرمت شیخ ضیاء الدین ابو الخیر عبد القادر الهی بحرمت شیخ وحیہ الدین ابی حفص الهی بحرمت شیخ محمد عبد الله سهروردی  
 الهی بحرمت شیخ احمد اسود دینوری الهی بحرمت شیخ قشاد دینوری الهی بحرمت شیخ حمید لغزادی الهی  
 بحرمت شیخ شری مقلی الهی بحرمت شیخ مخوف کرخی الهی بحرمت شیخ داود طائی الهی بحرمت خواجہ  
 حبیب اعجمی الهی بحرمت شیخ حسن لصری الهی بحرمت امیر المومنین علی کرم الله وجهہ الهی بحرمت محمد  
 مصطفی صلی الله علیه وسلم و علی آله اجمعین + شجره خاندان چستید : الهی بحرمت شیخ نصیر الدین  
 محمود الهی بحرمت شیخ نظام الدین بدوانی الهی بحرمت شیخ فرید الدین سودا الهی بحرمت قطب الدین  
 نجیاء کاکا الهی بحرمت شیخ معین الدین سجری الهی بحرمت شیخ عثمان یار دلی الهی بحرمت حاجی  
 شریف زبذنی الهی بحرمت شیخ محمود دینی الهی بحرمت شیخ ابو یوسف حسینی الهی بحرمت شیخ  
 ابو محمد حسینی الهی بحرمت شیخ ابو احمد حسینی الهی بحرمت شیخ ابوالسحاق حسینی الهی بحرمت شیخ علی دینوری  
 الهی بحرمت ابو سیرہ الجری الهی بحرمت شیخ ابو حفصه مرغشی الهی بحرمت شیخ ابراهیم ادم الهی بحرمت  
 خواجہ نقیض عیاض الهی بحرمت عبد الواحد بن زید الهی بحرمت خواجہ حسن لصری الهی بحرمت امیر المومنین  
 علی کرم الله وجهہ الهی بحرمت خاتم النبیین محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم و علی آله واصحابہ و اتباعہ اجمعین  
 در یک ملفوظ آنحضرت قطب عالم قدس سره مذکور است که مریدان شجره پیران دادن کی از من اولیا  
 چون از میری صحیح رسید یا شد در کتاب ذیلہ الطالبین آورده است که مرید را باید که بعد از ادای  
 نماز هفت تن پس از ادای آورد موقوفه شجره پیران خود بخواند ایضاً معلوم باد که حضرت قطب عالم قدس سره  
 در ذکر شجره بروایت صاحب سراج الهدایہ بنا بر حکمتی مبیل ذکر گشتی سایط کرده الابر وایت مؤلف خزانه  
 جلالی همان حضرت بیک نسبت از شیخ معروف کرخی تا بامیر المومنین علی کرم الله وجهہ سایط فیض الهی  
 شسته نوشته شد و نیز بعضی مشایخ در شجره با ذکر این ایمة سه آن نسبت پاکه در آن از شیخ ضیاء الدین  
 ابو الخیر تا شیخ حمید شیوخ شسته واسطه باشند اختیار میکنند تا فقیر مؤلف برای سهولت حفظ  
 همپیره شجره را نظم کردم بر وجهیکه هر نسبت در آن مرعی شد تا آن شجره منظومه این است +

بسم الله الرحمن الرحيم

شناوش کرد و روان بر شد غفار که بعث کرد بارشاد احمد مختار



پس آن کریم هم از امر حق بوقت طلب  
پس آن امام بفرزند خود امام حسین  
وگر امام علی زین عابدین بقلب  
ز بعد اوست امام محمد باقر  
ز بعد او بمقام پدر قیام نمود  
امام موسی کاظم که ابن صادق بود  
وگر امام علی رضا حسنا آئین  
رسیده فیض معروف از و یک نسبت  
نخست طائی شیش حبیب شیخ حسن  
ز شش شیخ سری هم بمسند معروف  
ز بعد او بمقام شش شیخ مجتهد  
خلیفه اش بسند بود شیخ ابو عثمان  
دو شیخ راست لقب و دیاری کتاب  
طهر شرع ابو القاسم آنکه گزگانی است  
معنی است و مسل ز بعد این شیخان  
بنیت دوم ابو انجیب تا بجنید  
ز شهر ورد عم شیخ و حیه الدین  
مجیزش احمد دیور و شیخ او ممشاد  
ز شهر ورد هم ابن اش خلیفه شمار  
بدان خلیفه او شیخ حق بهار الدین  
خلیفه و خلفش هست شیخ صدر الدین  
ز بعد او پس او است شیخ رکن الدین  
پس از مشایخ مذکور قطب عالم دان  
حسین نامش سید جلال الدین قطبش  
امیر سید احمد کبیر والد او است  
گرفته خرقة تلقین پس از بلوغ کمال  
خلافت ز پی خرقة و کله داد ان  
علی الخصوص ز شیخان خانوادہ حجت  
ز خانوادہ حجتی مجیز و مشهورش  
میان قطب میان علی ازین نسبت

نموده اقرباره با بحسب ذکر  
نحسن تربیت از نور و فیض کرد شمار  
شده ز نور پدر نور بخش و فیض و شمار  
که بود مرشد عالم چو والد او بوقار  
امام جعفر صادق که بود صدق شعا  
بعلم و حلم و جفا بود سرور اختیار  
تو مشتمش از امامان دوازده بشمار  
بنیت دگرش تانی است واسطه چار  
در علی است که بوده برادرش طیار  
که بود غمزه اندر در عشق میل و نهار  
که داشتہ تصوف بسی نیکو گفتار  
که میکند لقب مغربی با و اشعار  
که نام نیکوی هر دو ابو علی است و بار  
ز بعد اوست ابو بکر شیخ نیکو کار  
امام احمد و بس ابو انجیب فخر کبار  
ز شهر ورد ز دیور و دو شیخ شمار  
که بد محمد عوییه را ارادت آرد  
تو تا جنید هین چار واسطه انگار  
عمر که یافت شیخ الشیوخ استشهاد  
که هست حطه ملتان ز مرقدش فخر  
که در زمانه خود بود فخر هر دیندار  
که بود خانه ارشاد را مثال مدار  
که بود فیض ده تا بجان چو ابر بهار  
ز سیدان بخاری نیکو گلی بے غار  
شرکی نام لقب نیز جد او پندار  
چنانکه از پدران از مشایخ بسیار  
رسیده بود ز هر خانوادہ ده و چار  
رسیده بود و خلافت بدان نیکو ارکار  
چراغ دهلوی خواجہ نصیر الدین انکار  
شمر دهم که دهنده و سایه است ای یار



امیر سید محمود ناصر الدین است  
ز بعد او خلفش شیخ حامد است کبیر  
ز بعد او پسرش شیخ رکن الدین بونفتح  
امیر سید محمود است که بوالقاسم  
خلافت پدری داده برادر خود  
ز بعد او پسرش شیخ حامد دوم  
خلیفه اش که مستحق بعید و باب است  
خلیفه اش شده سید جمال الدین  
بنیر مال عنایات پرورش میداد  
بجایان مریدین شیخ از سر اخلاص  
بکن بجزمت ایشان بیا توابع شان  
رسان سلام و دعا تا ابد هر لحظه

خلیفه و خلفش مستحق استظهار  
که گشته بود کرامات اویسی اظهار  
که از میان اخلاف بود نیکوکار  
بنیاده کنیتش آن والد نیکو کردار  
که اسم شیخ محمد کند بدو اشعار  
که کرده الی سیادت و بذات او افکار  
بوصف حاجی و شیخش بر زبان دل آرد  
ز غنا داده بر فیض این شیوخ انگار  
بشیخ حمزه که شیر خوار الی دیار  
برین گواهیم هر یک صفار و کبار  
بفضل خویش الهی ز فیض استمطار  
برج هر یک ایشان ز ما هزار هزار

و اگر بر جنت خود بخلص ایشان  
کمینه خانی ناظم حساب لطف بیار

و ایضا واضح باد که فقیر در انشای سفر بعضی از خلفای این سلسله که هم سید بودند در بلوت زیارت کردم  
ایشان را دیدم که در بعضی اوقات در شجره آبای خویش معن و تا امیر المومنین علی کرم الله وجهه بعنوان  
شیخوخیت و محرمیت می نوشتند و میگفتند که پدران ما همیشه پشتاپشت مرشد بودند و اصل  
خلافت از خاندان خود داشتند و بعضی از ایشان را که خلافت از بعضی مشتاق رسید خلافت تبری  
بود و لهذا ما همین طریق را که هم مودی ذکر السابق هم می بینیم شجره مشایخ است اکثر نوشته شده  
میداریم و غالباً از آنکه درین نسبت چند مرتبه سید جعفر تکرار یافته شعبه جعفریه می نامیم و اشد اعلم  
و بعد از آن وقت در شهر اچچه از خلفای مشایخ شیخی آراسته بعلم و حلم و تقوی شیخ زین العابدین بن  
سید عبد الجلیل بن سید عبد الله بن سید امیر بن سید عبد الجلیل بن سید فضل الدین بن سید محمود  
ناصر الدین بن قطب العالم بود و با شیخ ما عقد اخوت معنوی بسته بود و ما بین مراقبات و مراسلا  
داشتند فقیر او را در حضرت محمد و جبهان قدس سره با نسخه او را دی مقابل کرده خصصت عمل  
کردن بدان و اجازت حوالیت آن بدگران هم از وی دریافته و خلیفه مشهور دیگر در نواحی اچچه  
شیخ را جو بود بن شیخ حامد بن سید محمد بن سید رکن الدین بن سید حامد بن سید محمود بن سید  
ناصر الدین بن قطب العالم حضرت محمد و جبهان قدس سره و باقی اسامی آباء کرام ایشان  
بالا مذکور شد و ایضا نسبت شهر و رده را بدان اعتبار می کنند که تمسک در از شیخ معروف کرخی  
تا امیر المومنین علی کرم الله وجهه بچند تن از ائمه اثنا عشر که مخصوص بود بفتح کتاب جعفر الجاب مع شعبه  
جعفریه مینامند و وجه مناسبت تسمیه این نسبت شعبه جعفریه نوعی زیاده و نقل گرفتن از حضرت



ایام جعفر صادق نیز تواند بود و آن نسبتی ازین سلسله را که منتفی میشود و حضرت کبیر بن زیاد شعبه  
کیمیایی میخوانند و خلافت هر شخص حضرت مخدوم جهانیا را رسیده بود چنانکه از کلام غزالی الجلالی  
مذکور آن معلوم شد و الله اعلم

رشد و آثار هدایت زین مبارک سلسله

این زیان در هر ولایت شال و منشر شد است

الشرح رشد راه یافتن و هدایت راه نمودن و مبارک برکت یافته ولایت شهر شال رسیده منشر  
اسم مفعول است رنجیده شده و پرانگنده شده هم بعضی شال است یعنی اگر چه نسبت ایشان بنجار و مرقد  
بنوایشان که در زمین آنچه است و لیکن این سلسله جامعه جدیده آنحضرت برکت بهمت ایشان  
در نوبت عالمگیر شده است یعنی خلفا و نوایب قمر رفته بهر شهر طریقه سلسله ایشان رسانیدند و در هر  
شهری مریدی چند ازین سلسله مبارک میتوان یافت که برکت مدد و رحمت آنجناب ایشانرا بقدر  
توجه ایشان بدانجناب رسیده خواه و در باشد خواه نزدیک خصوصاً در ولایت هندستان که اینجا  
اکثر مردم ازین سلسله مبارک را اند

چشم فیض از لطف و دارم که فیض عام او

تا دم منشری اتباع مستنشر شد است

الشرح مراد از چشم اینی امید است یعنی امید فیض از عنایت و لطف او دارم زیرا که فیض او  
عام است یعنی رسیده است همه تا دم منشر یعنی تمام بهر تابان مستنشر شد است یعنی ریا  
رنجیده و پرانگنده رسیده است و درین بیت ایمانی است تحصیل مضمون یک واقعه مبشره آنحضرت  
مخدوم جهانیا سید جلال الدین البخاری که بدست مبارک خود در نصیحت نامه خویش التافرمود  
و آن این است که این فقیر روزی درین کعبه رفت و مناجات کرد و گفت خداوند من مسکین از بنگام  
کودکی تا ایام جوانی و از وقت جوانی تا ایام پیری جمله بخل گزانیم و هیچ کاری شایان حضرت تو  
از من بوجود نیامد نمیدانم که حال من خسته و فراچه خواهد شد بگرم آفرید کار و ازای در سر من فرو خیزد  
که شادان باش و خود را که با حمله عبادات طاعات و خیرات تو و کسانیکه آید و بخوانند که در حمله با ایشان  
قبول کردیم از جمله افعال و کردار ایشان با ما مدیم و ایضا مودید این معنی نقلی در طریقه نصیحت نامه  
مکتوب دیده شد که محابیکه شیخ سهار الدین مرید و خلیفه شیخ کبیر بن شیخ اسمعیل الحسینی البخاری است  
که العاصی اذ مات بلا توبه فهو فی مشیة الله تعالی ان شاء عفی عنه و ان شاء عذبه و اما الجلالون  
مفقورون قطعاً و یحییون حضرت مخدومی شیخ حمزه از مجربات خود خبر داده که قطب عالم حضرت مخدوم  
جهانیا بسی بزرگ کسی بوده اند و ریاضت ها و کرامت های بشمار بی حساب است و اما متابعان  
مدد و فیض ها از رحمت آن فیاض دمیدم رسیده است که ما از مشاهده میکنم و شمار آورده  
ایشان داخل البیت میباید که بعد از هر عبادت در وقت هر فهم و هر حاجت بدعا یا کرده باشید  
استغانت و استغاضه از رحمت آن بزرگوار کرده باشید که شمار هم مدد و فیض او رسیده است



اگر چه هنوز واقف بر آن نیستید و نمیتوانید دید و بعضی از مریدان حضرت مخدومی که صاحب واقعه اند  
روح پر فتوح آنحضرت را و سایر مشایخ را اکثر می بینند که در آن وقت که از من فقیر این ایات گفته شد  
لا اله الا الله بود و در خواب دید که در جهانی جمعی را بسیار پاکیزه پوشیده و فرش های نفیس گسترده  
و یک بزرگوار در میان ایشان بر سینه صد رشته و گرد ایشان انبوهی از خلائق و آن بزرگوار را  
هر یکی بقدر استعداد قابلیت چیزی می بخشید در شای آن روح مرادید که پاره کاغذ بدست گرفته پیش آمد  
آنحضرت پرسید که اینجا کس است من جواب گفتم هر یک شیخ حمزه شاست که مینی چند گفته آنحضرت نظر لطف  
اگر سیه فرمودند که خوب باشد بعد از آن آن سینه را بگیر و رسید که این بزرگوار گیت و این جماعت سینه  
جواب شنید که این بزرگوار قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان که متابعان و مخلصان خود را فیض بخشی میکند

اوست یک صاحب توان کقرون امشهور یک  
زین مشایخ هر یکی از شاد را محور شد است

المتن

این یک بیت و بیت آینه و مجمع مشایخ این سلسله متبرکه اند با جمال صاحبقران کسی را  
گویند که کاری عجب کند از امثال و اجانب و کسی نکرده باشد قرن سی سال آگویند و مراد اینها دور است  
محور اسم آلت است از محور یعنی گردش است یعنی آنچه بملاحظه گردش واقع شود و او میانه باشد مثل مرکز  
و قطب زمین جهت خط استوا از محور گویند پس حاصل معنی این میشود که اوست یعنی حضرت مخدوم جهانیان  
صاحبقران از میان اقران و امثال دور خود بزمان خود و الا هر یک از مشایخ این سلسله از متقدمین از  
زمان حضرت علی عثمان زمان او چه از نسبت شهر و دیه و چه از نسبت جتیه و چه از نسبت سایر خانواده  
که با ایشان مناسبت داشته تا زمان او و از زمان خلفا و نوایا و تا این دم صاحبقران دورها خود  
بودند هر یک محور دور فلک شاد و در قرن خود و قطب آسمان هدایت در زمان خویش و مرکز دایره پیروی  
در وقت خود بودند و بعضی با هم یکی نمیتوان کرد که ترجیح بلامرجح لازم می آید و ترجیح دادن و معرفت  
مجم از امثال لازمالات است و صاحبقران بودن قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان بدان است  
که جامع بودن فضایل کثیره مثل آنکه سید صبح النسب و معنوی بودند و در اثبات نسب او  
هم یکفرنی است چنانکه بالا مذکور شد و عالم باطن و ظاهر بوده چنانکه کتابهای متاخرین از وی است  
او پد است و متصرف اعظم بود در اولیا و خلافت یافته بود از خانواده های متعدده واقف طرق  
متنوعه را شاد و سلوک هر یک بود و مسافر باطن و ظاهر که در هر دو هم قرانان است چنانکه در اوایل  
مافرا نامه آنحضرت مسطور است که در عالم سیر و طهر چهل سال سفر بر و کج کرده است و بهشت حج اکبر گزارده  
و در روضه پاک محمد الرسول اند علیه السلام رفته و سلام گفته السلام علیک یا عبدي جواب سلام آمده  
که و علیک السلام یا ولدی و قطب همه فضایل قطب بودن ایشان متحقق علیه است میان همه اهل عالم  
و استحقاق مخدوم بودن جهانیان از لازم این فضایل است

المتن

هر یکی زین مقدم ایان ابرسان قیاض بود  
فیض شان بر مخلصان از آن صفت منظر شد است



الشرح منظر باریده شده مخلصان عام است و شامل است مخلصان ماضی و حال و استقبال  
 تا قیامت اگر کسی گوید که مخلصان را که شامل مخلصان آئینده میگیرند حکم بلفظ ماضی که منظر شد است ایشان  
 چون رسد گوئیم آری لفظ شد اگر چه معنی از ماضی بود لیکن بواسطه بیدن وقتی مقید بزمانی نمائند پس  
 معنی چنین است که منظر شد است یعنی باران شده و حال هم در بارندگی است و تا هنوز از بارندگی آئینده  
 و بتقدیر تسلیم نیز میتوان گفت که منظر شده یعنی اتمام امطار فیض برای مخلصان ایشان از درگاه  
 منعم علی الاطلاق نامزد شد است پس هر وقت نوبت نبوت بیاید و تحقیق این که عبارت از اخلاص  
 نسبت مشایخ است در خود پیدا کنند نصیب خود برند چنانکه آقا از نگاه فی لیل القدر را معنی  
 گفته اند که ابتدای نزول در آن شب بوده و از لوج محفوظ آسمان دنیا آمده و در بیت العزیز بقره  
 سپرده اند پس روح الامین بدت بیست و سه آیه آیه سوره سوره مجید بحسب صلح بدینا آورده این  
 معنی را که اتمام امطار فیض برای مخلصان ایشان نامزد شد است اتفاقاً از شرا تیکه از کبرای  
 مشایخ این سلسله مبارکه مشهور است و چیزی از آن در اسرار الایان نیز مسطور است یعنی آنکه شیخ فرید الدین  
 مشهور بشکر گنج حکایت فرمود که مردی از ملتان بر دعا گو میآمد و گفت بخد مت شیخ بهار الدین زکریا  
 قدس اندر سره بودم شیخ بهار الدین را وقتی پیدا شده و از خاقان برون آمد و گفت در شهر ملتان بذا  
 دهید و میگویند که هر که امروز وی را ببیند فردا روز قیامت من ضامنم که در دوش زود انگاه شیخ  
 الاسلام فرید الدین فرمود که ای درویش هر که از مسلمانان دست من گرفته باشد و یا مصافحه کرده باشد  
 و یا از خانواوه من کسی دوست گرفته باشد آتش دوزخ بر وی حرام گردد پیر من شیخ قطب الدین نجیب  
 قدس سره این سخن گفته است که ای مرید حق سبحانه و تعالی ترا ورجه داده است که هر که دست تو پا  
 مریدان تو گرفته باشد او در دوزخ زود و جای او بهشت باشد از آنکه هر روز هزار بار در من این ندا  
 می کنند که اینچه نیک بخت بنده ایست فرید ابو دیندی و همچنین حضرت شیخ ابن ضعیف ناظم حضرت  
 شیخ حمزه دامت برکاته علیهما در مقام یار فرشی و محدث بنمت در اوقات نصیحت بمریدان  
 میفرمودند که همه مشایخ ما بسیار بزرگ ریاضات شاقه بسیار کشیده اند که اثر و برکات آن بر مخلصان  
 و تابعان ایشان تا قیامت خواهد رسید این حالات و اوقات تجلیات که تا تابان ظاهر شوند است  
 همه بعد از عنایات حق تعالی از لطف و برکت ایشان میدنیم شمار باید که علی الدوام بعد از هر عبادت بلکه  
 اول آخر و طایف در وقت هر چه هر حاجت روح پر قوت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و روح  
 شریفه ایشان را بدعا یا بکرده است و او بخت کرده باشد و استحانت و تقاضه نمایند که بی بدر قوت  
 ایشان این راه پر خون قطع نتوان گردد و مدت این سخن که برکات مجاهدات و ریاضات مشایخ مخلصان  
 و تابعان ایشان بقدر اخلاص و متابعت تا قیامت رسیده است انقول یکی از مشایخ سیدان  
 که در راه خود آورده که بدان ای سالک راه که اولیاء الله و طایفه اند نجاران و محبوبان باز محبوبان  
 و طایفه اند بعضی در عقل بعضی مسلوب العقل آنها که مسلوب العقل اند من حیث الشرع مکلف نیستند  
 نظایر ایشان نگاه نباید کرد و اقتدا برای ایشان نباید کرد و لا یقدر بهم و لا ینکر علیهم اما آنها که عقلند



اقتدار شایسته اند اگر در نفس آن مقدار مبالغه که محبان داشته باشند ایشان را پر دای آن نباشد آذ آن  
 الله عبدالم یغفره ذنب در باره ایشان آنحضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم از محبوبان است و از نجیبان است  
 حضرت حق در شان آنحضرت صلی الله علیه وسلم تشریف آفران آنحضرت است که تا مقدمات قدم من ذنب  
 و تا آخر مشرف گردانید و با وجود چنین بشاری آنحضرت خود را از قید عبودیت زبانه زده تا مقدر عالم  
 شاید باری بختی مرشد باید که در بندگی و ریاضت مجاهده و طاعت عبادت مانند لبان مقتدی سالکان  
 نمهندی باشد محباگان او محبوبان تبارکات اوقات او بستر شد بر سر و تن و سجده و اناروی بی برکت و منقطع  
 نکرد و حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم با وجود ترقی آنحضرت در ریاضت چندان مبالغه نمود که تشریف  
 طابا ما ازنا علیک القرآن نشق الا که ذکره لمن بخشی مشرف گشت ریاضت مشاهدات عالی بهمان شین  
 سیرت مرشدان صاحب برکت است هر که صاحب برکت و عالی مهت است باید که از مجاهدات طریقه محبا  
 سلوک ارد اگر چه مقام محبوبان داشته باشد تبارکات مجاهدات وی در سلسله اصحابی مشر حالات سینه منج  
 مقامات علیه گردد چنانکه حضرت سیادت آبا میر سید علی محمدی قدس سره میفرماید که هر ریاضت که جمع  
 مشایخان کشیدند این فقیر کشید اگر چه نتایج بعضی بظهور رسیده است که در تبع با خلاص بظهور آمدن شار  
 الله تعالی +  
 المثنی

این مشایخ را سلسل اندر ارشاد و ادب  
 تاجی الله وسیله مرثی حیدر شد است

الشرح السلسل ریخیر یعنی این مشایخ را چه از نسبت شهر و دیه و چه از نسبت چستیه سلسل یعنی  
 حلقه های ریخیر و درست بدست و حلقه بکلیه پیوسته بی انقطاع از میان در نمودن ادب طریقت  
 و تعلیق ذکر بجانب حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم وسیله مرثی حیدر شد است از میان صحابه که مرجع اکثر  
 سلسله های طریقت چنانکه بالا در شرح سلسله بیان شده و نسبت بعضی سلسل اصحاب دیگر هم میرسد  
 چنانکه یک نسبت مشایخ نقشبندی بهمان حضرت نسبت دوم ایشان سلمان فارسی رضی الله عنه و سلمان  
 فارس را با وجود در یافتن شرف صحبت حضرت رسول صلی الله علیه وسلم و تشریف سلمان من اهل البیت  
 انتاب علم باطن بابو بکر صدیق و نیز بود بعد از انتساب بحضرت رسول صلی الله علیه وسلم پس نسبت ایشان  
 بحضرت ابو بکر صدیق هم میرسد این واسطه که ازانی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره و حد  
 و در عرب شیر را گویند و این نام اصلی آنحضرت بوده چنانکه در وقت قتالی خیر بیان این بیت خوانند  
 و مضرعه  
 انا الذی یتمنی امی حیدر را

یعنی منم آنکس که نام کردم را درین شیر منی مرثی پسندیده و رضای بسیار یافته + قصیده  
 شکر خدای مرشد بودی مستند  
 ماستیان امت پیغمبریم یزد  
 از چشمه ولایت سانی کوثر اند  
 در دگر خدا چو تو تسلیم و کنیم  
 کاوده روکاسوی خود از ره جلی  
 هستیم از سلسله مرثی علی  
 سیراب در دو کون بسی مرشد و ولی  
 هر گونه غم که روی نماید سینه



خاک درین لقب که تو داری اشارت  
دایم دعای خیر رسول است و اول او

باب و تراب نسبت جی کنی جسی  
و در زبان خاک صحرای بایلی

المتن

الشرح

منبع سرچشمه را گویند و مراد اینجا مبدأ است ولی بنا سبت ساقی و کوثر همین اختیار  
کرده شد حاصل معنی این است که چون روز قیامت چون ساقی کوثر حضرت علی است که مقتدای سلسله  
است چو اعم تشنگی خوریم زیرا که او پیشوای ماست و شای ماست اگر کار بدست دیگران بودی  
و شفاعت کردی الحمد لله بدست است و بر وفق مراد ما نوازش خواهد کرد و نیز با محبان او نیم و مجازا  
تشنه رواندار و در شاد و دل محبت ما و موافقت است در بعضی احوال او بقدر استطاعت زیرا که  
خواجہ احمد غزالی گفته است که محبت موافقت است در جمیع احوال پس بعضی مدعیان مغرورند که در محبت  
زند و حمایه محبوبان را که اکرام و جهاد و صوم بود و کما قال کریم الله وجهه اما احب من الدین ثلث الاکرام  
للصیف والضرب بالسيف والقوم فی الصیف و غیر این مثل و ارم ذکر و علم و عیب پوشی و عفو  
عدل زهد و تقوی فی مانند این اینها را خوار میدارند و فرود گذاشت میکنند و دشمنان او را که نفس شیطان  
و مال و جاه و ظلم و فحش و تکبر و نفخ و خند و حسد و کینه و دایم دیگر بود و محب بدل و مطیع و عاشق و بجان  
میداد تشنگی ایشان محبت حضرت علی گنجایند بلکه دشمنان او بیند و یا معنی بلیت ازین بار کمتر  
گوئیم که ذکر تشبیه با صاف کردند پس نبیجع چشمه را گویند که مراد ما اینجا حضرت پیغمبر باشد و منبع  
جای ظهور چشمه که آن سرچشمه است و مراد از آن حضرت علی باشد که آب صاف ذکر از وی معنی  
بیش از این باشد در وقت تشنگی طلب سیده و از ایشان ما را نیز مشرف ساخته پس حاصل معنی بلیت  
این است که چون آنحضرت اینجا بی سابقه آشنائی ما را سیراب گردانیده اینجا بطریق اولی سیر بکنند  
بلیت نکردی رسول بنده هرگز گدائی بر دلم شیرین تو کردی

و مثبت آنکه ذکر تشبیه با صاف کرده اند این نقل است که در مقامات خواجہ بهاء الدین نقشند  
قدس سره که تفکر و دانشمندی که چون حضرت خواجہ با قدس اند و روحه العزیز را بوقوف عددی مشغول  
مرا ساخته اند و واقعه چنان دیدم که در آب صافی بزرگ قنادم بعد از آن که حضرت خواجہ رنتم فرمودند  
که واقعه همین دلیل قبول طاعت است پس دلیل این است که دل بواسطه ذکر زنده شده است سخن  
این خانوادہ است \*

المتن

عروة الوثقی قبل تدیان زمین سلسله است  
هر که زنجیرش بجمعت تائب مقبر شد است

الشرح

عروة الوثقی دستنگاهی دست آویزی محکم گمانی تفسیر الکاشفی قال الله تعالی من  
یکفر بالظن غوت پس هر که کافر گردد یعنی نگوید با آنچه میسرستند خبر خدای خواه شیطان خواه بتان  
خواه کهنه و ساحران و یونان با تد و بگرد و قدایتعالی فقد استمرکس پس بدستی که چاکش و آن کسی بالقره



الوثنی بدست آویزی حکم که قرآن است یا اتباع سنت یا وقوف نزدیکی و دوری که سلوک  
طریق پیغمبر است صلی الله علیه و سلم و جل اقدس را پس خدا یعنی دست آویزی بقرب خدا پس معنی بیت عرف  
الوثنی و جل اقدس عبارت از متابعت مشایخ این سلسله است که بهمت ایشان بر متابعت رسول الله  
است علی حسب الکمال ای فی القول و العمل و الحال و سبق اولین ایشان ذکر نفی و اثبات است که معنی آن  
نفی باسوامی حق و اثبات معبود مطلق است و در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده که  
در سیر طریق باسوامی حق بی غوث است که غوثی و ایمان بحق در هر قدمی شرط لازم سالک است و پیغمبر  
صلی الله علیه و سلم فرموده اللهی عند الله یعنی من جمیع الالهة یعنی بدترین خدایان که بر زمین می باشند  
سوامی ایشان است که حق تعالی میفرماید که آخرت من اتخذ الله بهواه یعنی منی یعنی ای محمد آنرا که هوای خود  
بخدای گرفته است آن بیچاره می پذیرد که او بنده خدای است

بیت

خواجه بنده را که دارد حاصله حاصل خواجه بجز نذر نیست

و در حدیث صحیح وارد است نفس عبدال دنیا و عبدال دینهم و عبدال زوجة و در ملاک است بنده در دینم  
و بنده زن و فرزند هر آینه سر یکسره چیز نیست که آنرا می پرستند

بیت

هر چیز که اندر دو جهان بسته آتی آنست ترا در دو جهان مونس و معبود

بالضرورة از همه میباید بدین بحق تعالی پیوست این است سر فقده است که بالضرورة الوثنی استی کلامه  
و این محقق است که گشتشهای نفس را بی پیروی میرحقوق کمال نتوان شناخت زیرا که هوایا که بنده  
عبادت در آید پس بصورت جنگ میباید زن ذیل رشا و دیگر کمال صاحب سلسله محقق که گشتشهای  
نفس او را می شناسد و همین گاه با او امید اندازد تا در وقت تسلیم تمام مرید را نموده می دهد تا مرید علی  
بهمت بقدر طاقت از او ببرد و بخدا پیوندد که عروة الوثقی همان است و گفته شد که هوایا که در عبادت نیرنگی  
از برای آنکه در همین مقامات خواجه مذکور است که نقل کرد و شنیدی که روزی بصحبت حضرت خواجه  
قدس سره رسیدیم و اتفاق من صایم بودم کسی از حال من واقف نبود حضرت خواجه درویشی را فرمود  
که طعام بیار و متوجه بامن شدند و فرمودند و حدیث صحیح وارد شد است که من العید عید هوای بطنه  
و این حدیث را شرح کردند و فرمودند که هوای بطنه است که در کارها ترک حق کند و در مقام سیر  
القدر ترقی کند چون طعام حاضر شد فرمودند که طعام بخور که گفته اند عمر از جهت آن میباید که کسی اول  
تجربه کند آنگاه عمل کند یا تجربه کردیم میباید خوردن اشارت بحال من کردند که تو سالک است اه حتی و این  
رویه تو از سر پلست ترک حق کردن به نسبت تو طعام خوردن و در رساله یکی از مشایخ تقریر است  
که به بیت موافق تر است و آن این است ای عزیز بدانکه سلسله اولیا از زمان حضرت سلطان  
الاولیا و برهان الاصفیا علی المرتضی کرم الله وجهه الی یومنا بذا مسلسل و معنق است تا انقرض عالم  
خواهد بود و در هیچ وقت از اوقات ضعف از احوال باطن و ظواهر اسماء و صفات الله تعالی آه دنیا  
است و نخواهد یافت الا آن کما کان و جل المبین بحقیقت عبارت از سلسله مشایخ است بر این  
ایمان و کافه مسلمانان اعظام بحکم المبین لازم و واجب است بحکم نفس صریح کما قال الله تعالی فاعصوا



بجمل اقتد جیعا انتهی کلامه الاعتصام التمسک للعصمة عن الآفات چنانکه دن از هر عصمت از آفات  
 و نگا داشت از ان و مقیر گور و در شرح منازل السائرین آورده که اعتصام بجمل اقتد محافظت و طریقت  
 عبادتست یا مراقبه امر حق تعالی یعنی ملاحظه آنکه این عبادات امتثال امر است نه از حقیقه عرضی یا بهجت  
 امید عرضی که حق تعالی فرموده است که هرگاه امر من متوجه گردد فی الحال متثال کنیدی پس اگر خواهی که اول  
 با علم خود مطابق کنی و سیر آن مدانید و فرمان من عاصی شوید و فرمان علم کرده باشید فرمان من از چرخ  
 کبیر الدین مصری به سوال کردند که کار سالکان عامی چه از پیش میبرد و جواب فرمودند که عامی را امرش  
 فی الحال قبول کند و عالم اول بعلم خود تطبیق میکند بعد از آن عمل میکند این مقدار کار وی بس میماند  
 المثنی  
 هر که اندر کشتی این سلسله تشریف یافت  
 بی شکت سیر او سوی خدا سحر شد است

الشرح منبر کشیده قال علیه السلام انا اصحابی کسفینه نوح من کب فیها نجی و من تخلف عنها  
 غرق و هو و فی روایة انا و اول البیت کسفینه نوح و خوانده حافظ شیرازی ترجمه این حدیث درین  
 دو بیت او کرده است

یا مردان خدا باش که در کشتی نوح  
 حافظ از دست بهجت این کشتی نوح  
 و همچنین در لبالب آورده که بیان آنکه این راه را بی حمایت رهبری نتوان رفت که در سر قندی خطر  
 و در هر گوشه از این راه که در ظل دولت تلاو می بود همان مثال متابعان نوح است و کشتی من کب فیها  
 نجی و من تخلف عنها غرق و هو  
 مثنوی

اندرین روز کن طاق و طرب	تا تلاو می بجنبند تو جنب
هر که اوبی سر بجنبند دم بود	جنبش چون جنبش کرد دم بود
کج رو و شب کور و زشت زهر نال	پیش آوستن اجسام پاک
سر کوبد زلله سرش این بود	خلق و خوئی مستمرش این بود
خود خلاص دوست این سر کوفتن	تار و جانش از لکد کوب بدن
جز بند بر یک شنج کبیر	چون روی و نبودت قلب بصیر
وای آن مرغیکه بازو بند پر	بر پر در اوج افتد و در خط
زهر قاتل صوفی شهادت شیر	بین مردی صحبت پیر خیر
حمله لذات و هوا که است زرق	سورتا ریست کرد برق
فی نورش نامه تانی خواندن	فی بمنزل سب تانی راندن
برکه افنی گاه در جو افنی	گه بدینو که بدالتوا افنی
تو ندیده بحرل شنیده نام	میکنی فکر حیات ای جهام
با در کشتی ما ای نرند	با تو کشتی خود بدین کشتی مراند



چونکه در کشتی نشینی ایمنی  
 بهران فرمود پیغمبر که من  
 با و اصحابم چون کشتی نوح  
 چونکه با شیبخی و درواز کشتی  
 در پناه جان جان کشتی قوی  
 گسل از پیغمبر ایام خویش  
 گرچه شیری چون وی راه فی دلیل  
 این میرا که پیر بابی شیخ  
 در صف معراجیان گریستی  
 فی چو معراج زمینی یا مجسم  
 گر عروجهت باید ای معراج جو  
 زرد با نهانیت پنهان در جهان  
 هر که را زرد بانی دیگر است  
 زرد بانی جو که یا بروی نهی  
 پیر باشد زرد بانی آسمان  
 من بخویم زین سپس راه اشیر

میروی راه و قدم کم میزنه  
 بچو کشتی ام بطوفان زمین  
 هر که دست اندر زندیا بدست قوح  
 روز و شب تیاری و در کشتی  
 خفته اندر کشتی و ره میروی  
 تکمیل کن برفن و بر کام خویش  
 خویش بینی در صلالی و ذلیل  
 تا به بینی عون و شکر های شیخ  
 چون براقیت پر کشاید نه استی  
 بلکه چون معراج کاکای با شکر  
 زرد بان پیدا کن و برجه بدو  
 پایه پایه تا عنان آسمان  
 هر روش را آسمانی دیگر است  
 در زمان یابی ز گردون آگهی  
 تیر پزان از که گردان کمان  
 پیر جویم پیر جویم پیر پیر

پوشید مانند که اکثر مریدان حضرت مخدومی شیخ حمزه کشتیهای تیز رو و کلاان آنحضرت در  
 واقعات می بینند بیشتر در روزهای بیعت و در غیر این هم چنانکه داخلان سلسله معلوم است  
 و مجرب شد پیش از بیعت کسانی که کشتی دیدند و در کشتی بجای خود یا قند قبول آنحضرت شدند  
 و اگر جای نیافتند شرف بیعت ایشان را در آنوقت میبرد چنانکه خدمت ریگودار پیش از مشرف  
 شدن بدیدار آنحضرت صاحب افعه بود چون گلبانگ آنحضرت تسبیح او رسیده استغاثه کرد آنحضرت را  
 دید در مقامی بلند و از زبان غیبیان تعریف مدح آنحضرت بسیار شنید پس با احوال تمام با شتابان  
 خود که مشرف بشرف ارادت این خانواده مبارکه شده بودند التماس تمام کرد که مرا نیز دریان  
 درگاه هدایت پناه در سلاک دمان و مخلصان منسلک گردانید ایشان آمده اذن طلبیدند آنحضرت  
 فرمودند که او را بگویند مشبک استخاره کنید که عزیم و خولی بطریقه ایشان دارم چون باشد اگر خواهی  
 دیده بیا بدو که فی فایده زحمت مرا نهد وی گفت اگر چه ع

در کار خیر حاجت استخاره نیست

اما چون آنحضرت فرمودند زمان بجا آید آورد پس استخاره کرد تا که دید که غوغائی در خانه های  
 مردم افتاد گویا قیامت قائم شد مردم از خانهها برآمدند بهر طرف میگریزند و او نیز افتاد  
 خیزان گر خیزن گرفت رفته رفته تا بگذر زاده پوره که بنده کشتیها رسیدند تا که کاش



کشتی پیدا میشد که در آن می درآمدم و گردنباله دوکان نزدیکی من ناتوان شدم تا که دید صاحبی عصا  
 بزرگ دست گرفته حضرت مخدومی در میان کشتی طایان بجای سرستاده و جمعی در و بگوشه نشستند  
 باقی غالی مازده بذا کرد ای ریگودار بیا در کشتی من که فلان خیمه در آیتان ایابی و فی الحال در آمدم خوشی  
 شدم پس روز دیگر آمدم یکدیگر را شناخته بستم نمودم پس در بهار روز بشفرب بعیت مشرف بشدم  
 و ایضا سنکوری نه طالب علمی بود و در چون بوسل ملازمت آنجناب پیدا شد شبی در خواب دید که کشتی طایان  
 پادشاهانه پیر از جمعی محترمانه بنوعای طایحان از یکجانب تیزی آید پرسید چه کسی است جواب شنید  
 که شیخ حمزه است میل کرد که در آید راه یافت تیز بردند پس ملازمت آمده بمقتضای همین رویا چند  
 روز بعیت او توقف شد عاقبت الامر وی نیز مشرف بشرف بعیت شده در سلک دیان منکاش شده و من  
 از آنحضرت بابرکت پرسم که کشتی صییت فرمودند که روش سلک ما متابعت شریعت و موافقت  
 طریقت است از آن سبب لکاز تعمیر طریقه با بصورت کشتی بی غل میبایزد که محل امن است و سبب و  
 رسیدن بمقصود بامشقت پس همین تعبیر را در نظم در آوردم که موافق حدیث برآمده خواجه عبید الله  
 احرار قدس سره میفرمودند که رومی کا بر از جمله اشرف فضایل است منقول است که یکی از اولیاء الهی  
 از اولیا ملاقات کرد و در راهی درین رفتن و شنیدن اصحاب ایشان را تقدیم میکردند ایشان فرمودند که  
 بچه فضیلت که سبب آنکه شمار کنید دیده اند و من ندیده ام تفکر ده شد از مجموعه ملفوظات خواجه مذکور

یا علی صحبت به پیران بهتر از هر طاعت است  
 این وصیت از نبی با آن شه خیر است

المتن

الکشف خیر نام قلعه الیت که حضرت امیر المومنین علی از ارفع کرده چنانکه بالا مذکور شد پس مراد  
 از شه خیر شه خیر شاهی است حضرت مولانا در فتاویٰ مثنوی آورده که وصیت کرد رسول صلی  
 الله علیه و سلم مر علی کرم الله وجهه که چون هر کسی بفرع طاعتی تقرب جوید تو تقرب جوی بصحبت عاقل  
 و بنده خاص تا از ایشان پیش قدم تو باشی

مثنوی

گفت پیغمبر علی را کای علی	شیر خقی پهلوانی پر دلی	یک بر شیری کن هم عتیب
اندر آ و دخل در سایه آید	اندر آ و سایه آن عاتل	کش بداند بر دازره غافل
نخل او اندر زمین چون کوه فاق	روح او سیم رخ بس عالی طواف	گر بگویم تا قیامت لغت او
پیرج آنرا مقطع و غایت محو	در بشرد و پوش کرده آفتاب	فهم کن و الله اعلم بالصواب
یا علی از جمله طاعات راه	بر گزین تو سایه حاصل اله	هر کس با طاعتی گام نهند
خوشتن را محاصره میکنند	از همه طاعات اینت بهتر است	سبق یابی بر همه آن سابق که هست

و در بزرگوار مولانا که مشهور سلطان ولایت این معنی را بیانی زیاده کرده و گفته در بیان آنکه اگر چه  
 عمل صالح مرد را بخدا رساند که عاقبت لیکن صحبت شیخ از ان بالاتر است زیرا که زود تر و بهتر رساند  
 موسی را که بحق و صلت میخورد و صاحب کتاب بود با همه عظمت کمال طالب خضر شد از خدا بر عا با  
 صحبت او میجو است تا عاقبت با عیبت مقرران گشت چنانکه در قرآن میفرماید فوجدا عبد امر عبدا



و هم می گفت و اشوتفا الی القاب الخوانی و باز از سر عشق و سوز میفرمود لا یجد فی فضل الرحمن من قبل المین  
و وصیت سرود میرالمومنین علی را که چون هر کسی نوع طاعتی تقرب جویند تو تقرب بجو بصیبت بنده عاقلی  
و خاص آنکه از همه چیز باشی که اذاتقرب الی سبب انواع البر و التقی تقرب الی الله بانواع النفل تسبقهم  
بالدرجات و الرتب عند الناس فی الدنیا و عند الله فی الآخرة و همچنین اولیا کشایع کامل و اصل نه جوان  
خواص حق تعالی بودند و اسلام

مثنوی

یکدی صحبت بمرادان خدا	بهر از حد سال بودن در تقا	هر که او شد همنشین او لیا
همنشینش دان همیشه با خدا	منظر حق است جسم طاهرش	بهر زیادت جان طاهرش
حق نماید خویش را از هر ولی	کی شود بی پیر سر حق جلی	زین سبب صحبت موسی حضرت را

تا بر دازوی نهفته سیر ما

بچه شیخ

فی نفحات الانس در ذکر شیخ سعیدالدین فرغانی مذکور است که امتا سیریدان بمشایخ نایبه طریقه است کی خرقه  
دوم تلقین ذکر یکسوم بصحبت و خدمت تا آذربایجان و خرقه دوازدهم که خرقه ارادت و آزار جز از یک شیخ  
پوشیدن و اینها شد دوم خرقه تبرک و آن از مشایخ بسیار بحیث برکت پوشیدن و اینها شد و دریا  
خرقه ارادت خود گفته است و می خرقه پوشید از شیخ نجیب الدین علی برغش شیرازی دوی از شیخ الشیخ  
شهاب الدین سهروردی دوی از غم خود قاضی و حیه الدین دوی از پدر خود ابو محمد عموی و اخوی فرج زنجانی  
دست هر یک پوشانیدن خرقه مشارک است آن دیگری بود اما ابو محمد از احمد اسود دینوری خرقه  
پوشید و دوی از مشا و دینوری و او از ابو القاسم حنید و اما اخوی فرج از ابو العباس خفیف شیرازی و  
از ابو محمد و ویم البغدادی و دوی از حنید قدس قد تعالی سرجم و شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی  
نسبت خرقه را و ابو القاسم حنید پیش بیان کرده است و از حنید مصطفی صلی الله علیه و سلم بصحبت نسبت  
داوه از خرقه اما شیخ محمد الدین بغدادی در کتاب تحفه البررة آورده است که نسبت خرقه با متصل است  
بپیشتر بحدیث دست بعد از آن میگوید که نسبت خرقه ارادت و نسبت تلقین ذکر از دو شیخ گرفتن مذموم  
است تا ما در نسبت صحبت محمود است لیکن بشرط اجازت تا فوت صحبت شیخ اول شود چنانکه این  
ضعیف بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب الدین از خدمت شیخ تا مولانا صدر الدین قزوینی و از  
شرف صحبت هدایت ارشاد و اقتباس فضایل و ادبها و باطن علوم شریعت و طریقت و حقیقت و تحقیق  
یافته و منتفع شد غایه الانتفاع و همچنین از شیخ زبانی محمد بن سکران البغدادی و از صحبت غیرت  
از اکابر تربیت پذیرفت و منتفع گشت هر چند از رعایت حقوق و شرایط خدمت ایشان بیرون  
توانست اما لیکن ایشان از کرم بجن قبول دارند و این بیچاره تلقین فرمودند فخر اهم الله تعالی  
احسن الجزاء

المثنی

گفتن ذکر است موسی حق رهبری نزد بکتر  
بطریق کریمی تلقین آن صقدر شد است

در رساله الطیفه غنیه آورده است که روایات ثقات ائمه بدات روایت کرده اند که حضرت

الشیخ



امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه از حضرت قطب الانبیاء والمرسلین سوال کرد که  
یا رسول الله وانی علی اقرب الطرق الی الله تعالی ورسولها علی عبادہ وافضلها عند الله تعالی فقال  
یا رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی عليك مداومة الذکر فی الخلوات فقال علی رضی الله عنه کیف ذکر  
یا رسول الله قال غمض عینک وسمع متی ثلاث مرّات والرسول علیه السلام یقول لا اله الا الله ثلاث مرّات  
وعلی یسمع ثم قال علی لا اله الا الله ثلاث مرّات والنبی صلی الله علیه وسلم یسمع ثم یلقن علی کرم الله وجهه الحسن  
البصری و یولقن العجیب العجمی ثم یفهم الی شیخنا وشداد بن اوس ثم یروایت کرد وعباد بن صامت درین  
روایت اور تصدیق کرد که رسول الله علیه السلام جماعتی از صحابه را تلقین ذکر کرد و غرض از آوردن این حدیث  
آن بود که کمان عواصم آن باشد که تلقین ذکر از مبتدعات مشایخ و موصوعات صوفیه است بلکه مشایخ  
تلقین ذکر گرفتند از صحابه و صحابه از حضرت خیر الواری صلی الله علیه وسلم بعد الحمد علی هذه النعمة العظمی  
والفضیلة الکبری تا اینجا کلام صاحب الہ غیبیہ آید مولانا بہاء الدین خلیفہ حضرت مخدوم جہانیا  
در کتاب خزائن الجلال درین معنی حدیثی باین عبارت آورده که قد روینا عن علی بن ابی طالب قال یا  
رسول الله صلی الله علیه وسلم وانی علی اقرب الطرق الی الله وافضلها عند الله ورسولها علی عباد الله تعالی  
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم عليك مداومة فقال علی واذکلت یا رسول الله  
قال مداومة الذکر فی الخلوات قال یا رسول الله کذا فضیلة الذکر وکل الناس ذاکرون قال یا علی  
لا تقوم الساعة وعلی وجہ الارض من یقول الله الله ثم قال علی وکیف یا رسول الله قال سمع متی حتی  
اقولها ثلاثا وانت تسمع ثم قلها ثلاثا وانا اسمع ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یسمع علی من رسول الله  
ثم قال علی وسمع منه رسول الله ثلاثا فاجاز ان یلقن غیره و یلقن الحسن البصری بحمزة الہ فسمع الحسن من علی  
فقال مثل ما سمع ثم سمع العجیب العجمی من الحسن فقال ما سمع ثم سمع الداود الطائی من العجیب فقال  
مثل ما سمع منه ثم سمع المعروف الکرخی من الطائی فقال مثل ما سمع منه ثم سمع السری النقطی من المعروف  
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الجنید من السری فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الشیخ ممشاد الدیوری من  
الجنید فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الشیخ احمد الاسودی من الممشاد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الشیخ محمد  
بن عبد الله المعروف بجویہ سهروردی من الاحمد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع وجیه الدین ابو حفص عمر من  
محمد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الشیخ ضیاء الدین ابو نجیب القاهر من ابی حفص فقال مثل ما سمع منه  
ثم سمع الشیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی من ضیاء الدین فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الشیخ الشیوخ  
الصوفی شرف الدین محمود شاه التستری من الشیخ الشیوخ فقال مثل ما سمع منه ثم سمع السید الشریف  
الفقیہ العابد المحدث المفتی الشرق والغرب جلال الحق والدین حسین بن احمد سینی التجاری متبع الله  
المسلمین بمداومتہ من الشیخ الصوفی فقال مثل ما سمع منه ثم سمعت انا العبد الریحی الی رحمۃ الله  
احمد بن یوسف مؤلف هذه الفوائد من السید الشریف فقلت مثل ما سمعت منه و اجازنی ان  
اروی عنه واللقن غیری ودرارشاد المریدین مذکور است کہ ادب حجم سلوک دوم ذکر لا اله الا الله  
زیرا کہ سلوک او رفع حجب کہ گفته شد از خاصیت مداومت این ذکر میسر شود و این ادب موسی

حدیثی است که در کتاب خزائن الجلال مذکور است



حکیم است علیه السلام باید دانست که سالک راه حقیقت الهی است و سلوک گذشتن او بود و حجب  
 ظلمانی و نورانی که در آمدن حاصل گشته بود چنانکه ذکر کرده شد و این سعادت میسر نمیشود مگر بمداومت این ذکر  
 بشرط اول آنکه توبه کرده باشد بدست پیر کامل مکمل دوم آنکه ذکر تعلیم از صاحب کمالی مکمل یافته باشد  
 که آن عزیز و در ارشاد مجاز باشد و صاحب خاصیت باشد سیوم آنکه در محبت و اعتقاد شیخ خود تمام باشد  
 و دیگری از شرط ذکر آنست که مرجع رو قبله بشیند هر دو دست خود بر زانوهای خود بپند و از برای  
 آواز مشایخ سلسله و سلامتی خود شیخ فاتحه خواند و ده بار صلوات بر محمدرضا علیه السلام بخواند  
 استغاثت طلبد از معنی شیخ خود مدد طلبد و سر پیش آورد و لفظ لا را از زان خود بالا کشد و سر را کند  
 و لفظ الله را سر بسوی پستان دست راست خود اندازد و از لفظ الله را سر را کند و لفظ الله را بطرف چپ  
 فرو اندازد و اثر آن بدل رساند و چنانکه تواند نفس خود را نگه داشت و نگاهدارد که بعضی از محبت است که مطلقاً  
 توجع دل و نگاه داشتن نفس در وقت مد الله مرتفع میشود و بعضی دیگر بغی و اثبات ذکر و صوت شیخ را  
 نیز پیش خاطر آورد زیرا که در وقت توجع شیطان بعین قصد میکند که توجع را قطع کند و سو پیش آورد  
 و دفع آن با تضرع شیخ بوسیل و لی آنکه در آخر هر ذکر صوته شیخ پیش خاطر آرد تا شیخ نیز گواه بود  
 بر صدق طلب او و آن و سوسه نیز منقطع گردد و معنی ذکر نیز پیش خاطر باید دانست که مدد کار در طلب معنی ذکر  
 است و مراد معنی اصطلاحی است نه لغوی که از باب طریقت بر آن اتفاق کرده اند که این معنی فایده  
 مند تر است و آن این است که نمی خواهم هیچ چیزی مگر خدا را و این معنی نسبت سالکان تفاوت بود و چنانکه  
 اول نفی مراد است دوم نفی مطلوب سیوم نفی موجود فی الظاهر و الباطن یعنی اول نفی خواست کن و این  
 نسبت بجمال مبتدیان است و چون خواست او منتفی شد نفی مطلوب کند و این نسبت بجمال متوسطان  
 است و چون مطلوب او منتفی شد بعد از آن نفی موجود کند یعنی هیچ موجودی نیست در ظاهر و باطن مگر خدا  
 و این نسبت بجمال منتهیان است باید که دائم بدل زبان ذکر گوید اگر حضور حدت داشته باشد ذکر را  
 بچهار ضرب بگوید و الله هر نوع که تواند گوید بشرط آنکه طریق نفی و اثبات را مرعی دارد و اثر هر ذکر یکی بدل  
 رسانند اول ذکر گردد و سبب آنکه اکثر تابعان این راه عارفان آگاه ذکر لا اله الا الله اختیار کرده  
 اند که ذکر افضل از ذکر است چنانکه یحیی بن زمری این ماجه آمده است که افضل ذکر لا اله الا الله و سبب  
 افضلیت او از سایر اذکار این است که در چهار فضیلت او آنکه مشتملست بر اسم ذات و این سبب  
 آنست که چون این کلمه در یک پایه تراز و قیامت نهد بر چیز دلیله دیگر او گناهان که ما و رای شرکت  
 بنیاده باشد با اسم الله مقادمت نکند چنانکه مفهوم میکرد و از حدیث بطافه که گفته است پیغمبر  
 که گران می آید با وجود اسم ذات و فضیلت ثانیه آنست که تکرار این کلمه سبب غلبه شدن محبت  
 حق است بر محبت غیر و این غالبیت سبب نجات بنده از ضرر محبت ماسوی الله و فضیلت  
 ثالث آن است که او دلالت می کند بر نفی شرک و این نعمت ایمان شرعیست که سبب عصمت  
 جان است و از و بال دنیا و سبب خلاصیت از قلودنار و در آخر عقبی و ازین آگاهند که در دست  
 ترین اذکار نزد خدا این کلمه است زیرا که اعظم و افضل از ب نرد حضرت علام الغیوب شرکت



که حق سبحانه و تعالی با وجود و رحمت و رحمت و رحمت کل شی در حضرت بر این طایفه مسدود گردانید  
و بر اسوای ایشان مفتوح چنانکه آن ائمه لا یعفران ایشان به و غیر ما دین ذلک لمن یشاء و این کلمه  
قلع و قلع این گناه قبیح است زیرا که این کلمه دلالت میکند بر وجود و وجود نبوت جمیع صفات کمال سلب  
جمیع صفات نقص و زوال فضیلت ائمه است که تکرار این کلمه بشرایط مذکور و از باب طریقت مفتوح  
الباب میان شهود است که مقصود و مطلوب جمیع سالکان است که فضیلت اولی ثانیه اگر چه مشترک است  
میان او و میان سایر اذکار اما فضیلت ثانیه در ابواب خاصه این ذکر است که از دیگری آن حاصل نمیشود  
پس این کلمه ازین دو وجه افضل از کار باشد و نیز در مصابیح مشکوة آمد از شرح سنده که گفت پیغمبر  
گفت موسی ای پروردگار من تعلیم کن مرا ذکری که یاد کنم آن را گفت بگو لا اله الا الله پس گفت  
موسی ای پروردگار من همه بندگان تو میگویند این کلمه اما من میخواهم چیزی مخصوص گردانی مرا آن  
گفت ای موسی اگر رفت آسمان و زمین و ساکنان او و آنچه در میان اینها پناه داده شود در یک سطره  
تراز و این کلمه را بر دیگر سطره آینه میل دهد آنرا لا اله الا الله یعنی گرانتر آید از آنها و باید دانست که این  
کلمه توحید کلمه طیب میگویند فایده کلمه توحید آنست که حق تعالی توحید ما و احدگر در زیر آله و احد  
در ذات خود و محتاج توحید کن نیست بلکه فایده توحید بر بنده مباح است که بنده بگفتن این کلمه  
مومن و موحد میگردد و از عذاب خدای عز و جل امان مییابد چنانکه فرمود لا اله الا الله حصنی و من دخل  
حصنی فقد امن من عذابی و دیگر آنکه تکرار این کلمه تاثیر عظیمی در صفات قلب در ظهور  
غیبات و تجلیات حق سبحانه و تعالی و ازین جهت است که مشایخ طریقت این کلمه را اختیار کرده اند  
از میان سایر اذکار سالکان مناجات مقدس متوجهان ذات اقدس را تکرار این کلمه مع شرایط مذکور  
امر فرمودند تا الوار قلبیه معارف یقینیه بظهور آید چنانکه گفت قطعه

بر تخت وجود مهر که شاه شاه است	اورا سوی عالم حقیقت راه است
بر نور یقین که در دل آگاه است	از گفتن لا اله الا الله است
بلیت ز دریای شهادت چون ننگ بر آید	تیمم فرض گردد و نوح و اعرین طوفان

و حکمت در آنکه مشایخ سلسله قدس اندر سرجم این ذکر را چهار ضرب گفتند آنست که چون حضرت  
حق سبحانه و تعالی مجوعه انسان بطور سیرت و طاعت و طاعت در وی آفرید هر صفتی از صفات کامله و ناقصه  
در محل مخصوص ظاهر گردانید و چهار دشمن در چهار حد او داشت اول هوا را که عدو الهوتی است و مانع  
انسانی جای اوست دعوی خدائی میکند دوم نفس را که عدو جبروتی است و زیر معاون هوا است  
و مکنگاه او بطرف است سیوم شیطان عدو ملکوت است او و سوسه اغوی او در ملکوت انسانی  
که در مبدع باط غفلت در ملکوت انان بگستراند و جا او در طرف اسفل ایشان است چهارم دنیا که عدو  
ناسوتی است که پیوسته در چشم مردم خود را آید و مردم را از راه برد و جا او اسفل از شیطان است  
و چون بدست مرشد انابت کند دنیا را پشت پای زند و سه دشمن دیگر که نفس شیطان است و بنی ذکر  
منفی سازد و اول لفظ را از مناف تا سینه میکشد نفی شیطان میکند زیرا که شیطان در محل و سوسه از



ناف سینه می آید و دوسوسه میکند و چون سر بسوی راست افکند نفی صفات نفسیه میکند و دفع قواعد  
 هوا که حقیقت حق و وجودات ان دعوائی کبریا می میکند و چون دفع این هر سه دشمن واقع شود باز بر  
 ساخته بصفت استقامت موصوف شده متق و اراز بود و نابود برداشته سرالطرف چپ می  
 اندازد یعنی هر چه در سر داشت از هوا و کوس و تن و خیال همه را در طلب حق چه اند افکند و با ثبات الهی  
 نفی جمیع ماسوی الله کرد و چون بدین نقی بزرگ را دوست نماید زود باشد که اثر آن بظهور آید و حق  
 از عالم غیب دل و دوری بکشد و قنوجات غیر متناهی با و رود نماید اگر بواسطه فتور ایام هر چند ظهور آن  
 دیرتر ماند و طلب بیشتر نماید و در دل از طلب ذکر نگردد تا خضر الدین و الاخره گردد که در شان  
 این طایفه در کلام مجید تخریر و تفسیر و است قال الله تعالی فمن اعرض عن ذکری فان له معیشتة ضنکاً و آخره  
 یوم القيمة اعمی الآیه ۶

المتن

ستیا نیم موالی هم بر غم را فتنی  
 ماوشیخ از اچومولی خواجه قنبر شد است

الشرح

فی المذهب المولی یار و غذای و سزاوار و بهتر و هم عهد و پیر عم و آزاد کننده و نگارنده  
 و زبهار دهنده و همایه و ندیم المولی جمیع شیخ طاهر شد که مولی لفظی مشترک است میان کثیره پس اینجا  
 آنکه بصیغه جمع و مصراع اول مذکور شد معنی مناسبه لاراده دوست دارنده و یار و آزاد کرده  
 و ندیم است و معنی آنکه در مصراع دوم واقع شده بهتر و دوست داشته شده و آزاد کننده پس پوشیده  
 نمائند که باین معنی است و موالی منافات نیست زیرا که شی آنکه محب معتقد جمیع صحابه و اهل بیت رسول  
 است صلی الله علیه و سلم چگونه صورت بند که محب مرتقی علی بن ابی طالب خصوصاً پیر که مرجع سلسله ما  
 و متشیخ ما اوست و ناطق و مقتدای تلفیق ذکر و بانی آداب سلوک ما اوست و در شرح الدیوان  
 بعد از ذکر صلح میان امیر المؤمنین علی و معاویه آورده که در سینه اربعین خوارج جعشند و گفتند ان  
 امة از علی و معاویه و عمر بن عباس است هر سه و کثیف بدگشت عبدالرحمن بن لخم مراد قتل علی احقاً  
 کرد و حجاج بن عبداللهمری قتل معاویه اختیار کرد و در او یه غفری قتل عمر و شب هفتم رمضان  
 را معاویه و مقتدایان لخم در کوفه شیشری بهزار دینار خرید و بهر آلوده کرد چون علی بهمار صبح بیرون آمد  
 بر سر مبارک او زد و بعد از شش و فوات یافت و حجاج بد مشق رفت یعنی معاویه زد و آلیه او را  
 مجروح ساخت و در او یه بصیر رفت و عمر و لبیب در و شکم خایج بن خلافة را در نماز صبح قائم مقام خود  
 ساخته بود و او غلط گشته شد و خود بمصر رفت و محافظ اسمعیل از حبیب ایت می کند که نبی با علی فرمود  
 من اشقی الاولین گفت عاقر الناقة فرمود صدقت من اشقی الاخرین گفت الله و رسوله اعلم گفت  
 رجل یضربک علی هذه اشارت بر مبارک علی کرد و ضی الله عنه ۶

المتن

شیعه شتی کی مستند تا زایل رقص  
 ادعای شیعی دسب اخض انکر شد است

الشرح

فی المذهب الشیعه گروه هم دل و شیخ جمعه متابعان و پیروان نیز شیعه میگویند چنانکه



مفهوم میشود از این آیه و آن من شیعة لایبراسیم یعنی از پیروان نوح است ای براسیم علیها السلام  
در اصول شریعت و طریق توحید و حال در اصطلاح این امت مشهور به پیروان و محبان امیر المومنین علی  
شده کرم الله وجهه پس پوشیده ماند که میان شیعیان معنی تناقض و تنافی نیست و همچنین دلیل  
که در شرح دیوان از امام حسین رضی الله عنه نقل کرده موافق است میان شیعه و سنی است زیرا که شیعه  
صحب الطبیات را مقابل بعضی ایشان آورده معلوم است که هیچ شیعی بطنی مغضوب الطبیات نیست و آن است  
که شیعیان فی الناس کرم شیعه و بعضی از یوم القیمه بخیر و الا یضاً از پنج اکثر کتب سیر و تواریخ جهان  
مفهوم شده که شیعه موال و محققان و تابعان و لشکریان و در بیان و شاکر گردان امیر المومنین علی را گفتند  
در عصر اول درین اوصاف پنج قصوری نیست بلکه از فضایل مقررید اما آنچه از بعضی فلمات رفته بعضی  
عداوت و امانت از بعضی صحابه رسول قرن این اوصاف شایع خود ساختند خصلت غیر محمود و بدعتی  
ندیده و در تهدید تواریخ ایشان اخبار و آثار بسیار آورده اند از جمله این کلام است که در رستگان  
ابو الیهب ذکر کرده عن علی رضی الله عنه یخرج فی آخر الزمان قوم ففی یتسبون شیعتنا و یس من شیعتنا  
کیون لهم نبر تعالی لهم الرفضة فاذا القینهم هم فاقولهم و ایضاً عنه کرم الله وجهه بیکای فی ایشان محبت  
مفراط و بعضی مفرط یعنی از امیر المومنین روایت میکنند که پیروان آیند در آخر زمان گروهی که خود را  
نسبت کرده ما میکنند و یستند ایشان از گروه ما و ایشان لقب رفته بود هرگاه پیش آیند ایشان  
بکشید ایشان را و نیز آنحضرت فرمودند که پاک شوند از جهت من دو کس یکی دوست دارند و دوم بجهت من  
دارند و فی شرح دیوان خود فرمود بیکای فی رجلان محبت مفرط یعنی بمایس و بعضی کجای شانی  
علی ابن ابی طالب و در شرح دیوان بعد از نقل کلام مشیر بن یزید و آنحوال آورده که حق کلام آنکه اگر  
کسی در نفس الامر ملعون باشد چه حاجت که توبه یابد یا خود را بلعن او آلوده گردانی و اگر ملعون نباشد او را  
از لعنت توبه یابد یا نه پس در تواریخ مردمی متصف ببدگفتن شوی زبهار که در شان اصحاب ثلاثه  
اعتقاد فاسد کنی و فی مشکوٰۃ الان رجلاً ما رعنہ المرح ردا ره فلعلها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم  
لا تلعنوا فانها مأمورة و ان من لعن شیئاً لیس له بال جنت اللعنة علیه و فی الجامع الصغیر قال النبی صلی الله علیه وسلم  
اذا ظهرت البدع و لعن اخریة الامم و لها من کان عنده علم فلیشره فان کاتم العلم یومئذ کاتم  
ما انزل الله علی محمد و ایضاً قال علیه السلام اذا لعن اخریة الامم و لها من کتم حدیثاً فقد کتم ما انزل  
عز و جل علی محمد و المؤمن اشارت باو اب ارکان سلوک و سبب حصول لایت خاصه که اولاً اجتهاد و در  
مجتهد طریقت شیخ جنید بغدادیست قدس سره و مقبول اکثر مشایخ طریقات و معمول شیخ محمد بن یزید  
است و الشیخ در خلاصه المناقب کوراست که حضرت امیر سید علی محمدی قدس سره فرموده که اگر  
جمع افعال اقوال رسول صلی الله علیه وسلم مورد ثناء و ولایت خاصه است چنانکه سید الطایفه جنید بغدادی  
قول و فعل رسول صلی الله علیه وسلم مورد ثناء و ولایت خاصه است و لیکن استناد این طریقت حقین کرده اند که کلام  
قدس سره این نیست چیزی را اختیار کرده است چنانکه در پیش آید در بیته محدث و ذکر و تا آخر و فی این  
المردین اما و بیکه در کتب الایده است فی آن هیچ کار ملوک میسر نمیشود این شیه است و فی این



الأنس القول في الولاية والولي ولاية شتى است اولی که قرب است و آن بر دو قسم است ولایت عامه و ولایت خاصه ولایت عامه مشترک است میان همه مومنان قال الله تعالی الذین آمنوا بحکم من الظلمات الى النور و ولایت خاصه مخصوص است باوصال انبیا باسلوک و همی عبارة عن قتال العبد في الحق و بقائه به فالولي هو الثاني فيه و الباقي به و في حاشيته قوله عبارة الخ يعني ولایت خاصه مرکب است از فناء بنده در حق و بقا بر بنده با حق فناء در حق سقوط شعور است از غیر و بقا در حق شعور است بحق با عدم شعور بغير حقیقت این معنی در غیر حق نیجانه یافت شود محتاج شد بگفتن فی الحق و بالحق و ایضا فی لغات الالسن فاما عبارت از بنیاد سیر الی الله و بقا عبارت است از بدایت سیر فی الله چه سیر منتهی شود که با دیه وجود را بقدم صدق کیمیا رگی قطع کند و سیر فی الله انگاه متحقق شود که بنده را بعد از فانی مطلق وجودی و ذوالی مظهر از خود حدشان از زانی و ابد و تابدان در عالم تصاف باوصاف الهی و مخلوق باخلاق ربانی تر قی کند قوله تعالی الا ان اولیاء الله اخوتهم و لا هم یخزنون یعنی هیچ ترسی نیست بر ایشان از رسیدن مکایده و شاید و شاید که ایشان اند و لیکن نشوند از خونت مطالب و مقاصد در عین المعانی آورده که اولیا جماعتی اند که بقای ایشان موجب یاد کردن خدا تعالی باشد و بجز الانوار فرموده که مراد از اولیا الله آنانند که اعدای نفوس خود باشند و در کشف الاسرار صفت اولیا برین وجه میکنند که عنوان شریعت اند و برین حقیقت ظاهر ایشان با حکام شریعت آراسته و باطن ایشان با نور فقر پیراسته **نظم**  
 رخسار میبدان ازل تا خسته گوی چو گمان ابد با خسته معکفان حرم کبریا  
 شسته ز دل صورت کبر و ریا راه نور دان شکسته قدم راز کشایان فرو بسته دم  
 و گفته اند اولیا الله جمعی باشند که یکدیگر را دوستی برای خدا کنند و مؤید این قول همین کلام پس که  
 وَجِبَتْ عَقْبَتِي لِلْمُتَحَيِّينِ فِي وَاَيْنَ قَوْمٍ رَاخُونَ نَبِيَّتٌ دُرٌّ مَوَاقِفُ عُلَّامٍ وَ زُرْدٌ لِبَعْضِ اَوْلِيَاءِ مَوْمِنَانِ  
 پر سیر کار اند بیدیل آنکه حقیقت همانند و طعنت ایشان میگوید الذین آمنوا انما ناکه ایمان آورده اند بمجاها  
 من عند الله و ما كانوا یقنون مما حرم الله لهم البشیری فی الحیوة الدنیا یعنی بشارتیکه پیغمبر صلی الله علیه و سلم  
 در شان ایشان داده و بقول جمعی مراد و پیار صالح است که مومن بیدار برای مومن بیند و از مبدل  
 گویند یا بشارت نایکه مرایشان از وقت نزاع و در میان میگوید که بشری محبت مردمان است اما ایشان را  
 نیکو دینی الاخرة مرایشان از است مرزده در آن سرای آنست که مومن جای خود بیند در بهشت پیشین منزل  
 در مدارک آورده که برایشان مکتبی فرموده که بشارت دنیا و عده نقاست مرزده آخرت تحقیق  
 آن و عده حضرت شیخ الاسلام فرموده که ولی را دو بشارت است در دنیا شادختن و در عقبی تا ختن  
 اینجا صفات و فائده اینجا و لقا **بیلست**

از نعمت این جهان تنهای تو پس است و ز دوستی این جهان تنهای تو پس است

لا تبدل لک الله نیست بدل کردن هر سخنان خدا را یعنی در و عده او خلاف نیست و لک هو  
 القدر العظیم این بیشتر موعودیه آن است که بزرگاری بزرگ که فهم هیچکس در نیابد و عقل هیچ  
 بزرگ گمیه آن نرسد که انی تغییر الکاشفی و یقال البشارة العظمی یا بجدونه فی قلوبهم من طفر بهم



بنوعین بقوط ما بهیم و ای ملک اتم من سقوط الماریب و الرضا بالکائن هذه و هی السعته العظمی و وحد  
 هذه الحالات هی البشری الکبری تفسیر قشیری فی حاشیته قوله فاعبارتت از نهایت سیر الی الله مطلق  
 فغایر که فاعبار مجازیب نهایت سیر نیست و مراد سیر الی الله مراد انتقال است از حالی بچالی تقریباً الی الله  
 تعالی و این انتقال یا از فعل بفعل است یا از ترک تبرک یا از فعل تبرک یا از ترک بغض یا از تجلی تجلی یا از مقامی  
 بمقامی یا از عالی بچالی و بقا عبارتست از بدایت سیر فی الله یعنی بدایت بقا عبارتست از بدایت سیر  
 فی الله است در تقاد و اصل است قوله چه سیر الی الله در آخر انتهای سیر الی الله و انقطاع آن کاهی است  
 که هیچ مانع آگاهی بقی شجانه مرتفع شود و مراد بموانع احکام جهادی است و نباتی و حیوانی و روحی  
 که در وجود شخص بدان منطبق گشته و با آنها انس گرفته و سیر فی الله بعد از تطهیر طبیعت انسانیه از  
 موانع آگاهی گاه شخص را در فساد و تهاک نگه دارند و بر ابطال هر قدرت باز نگرداند چنانکه بعضی مجازیب  
 را گاه باز گردانند و بر ابطال هر قدرت و حقیقت صفات کمال و ینکات بگیرد و افسوس شود از آنچه بود ویرا  
 انتقال از عالی بچالی پیدا گردد و این انتقال اسیر فی الله گویند و شخص را درین زمان بصفت کمال تخلیق  
 باخلق الهی مانند در نفحات الانس درین محل آورده که ابوعلی جوهر جانی ره گوید که هو الفانی من حاله الباقی  
 من مشاهد الحق لم یکن له عن نفسه اخبار و لامح غیر الله قدره ایضاً فیہ که ابراهیم اوسم معذریه گفت که خوابی  
 که مل پاشی از او بیاورد الله گفت بے خواهم اگر توبه فرمائی گفت لا ترعب فی شئی من الدنیا و الآخرة و افرغ  
 نفسك تعالی و اقبل بوجهک علیه چون این اوصاف را تو موجود شود و ولی باشی \* **المتمن**  
 سوی حق آنرا که بود و سلوک اندر است  
 وحدت ذکر و وضوئی خواطر ربط قلب  
 الشیخ جوهر گد مشتمن است و معبر جانی گذر یعنی طریق را بگذر انصاریاری گشته تر صفت  
 رضا است و میتواند که صفت هر یک از این آداب شست گانه باشد در بیان همین آداب شرط شست گانه  
 سلوک که ششخی از مشایخ خانواده کبرویه سینه علیحه تصنیف کرده من اینجا در شرح این بیت آن رساله  
 تمام بعینه برای تبرک زمین مینویسم و نیز برای آنکه تا یا را ان ما معلوم گردد که در هر یک بیت این منظومه  
 مضمون یک یک رساله محتاج ایها در طریقت ادا کرده شد است و آن رساله این است \*  
 بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و الصلوة علی نبیه اما بعد حضرت قطب المحققین و مرشد الطالبین  
 بر الله فی الارض المخصوص بالعبایات سبحانی رکن الدولة و الدین علامه الدولة سمنانی قدس سره  
 رساله که بنام زمین المقدس است آورده اند که حضرت شیخ نور الدین عبدالرحمن اسفرانی قدس سره  
 این کلمه را که لا اله الا الله است بشرطی که از مشایخ بوی رسیده این بیجا و را تلقین داده و در خلوت  
 فرستاده فرمود که در خلوت شست شرط را چنانکه استاد اهل طریقت شیخ حمید بغدادی تعیین کرد  
 است رعایت واجب ذاتی تا خلوت فایده دهد چنانکه میفرمودند ذکر نمی است دل را کثرت و کمال  
 خدا چون در این سپاس میباید که ملاحظه کردن حال زمین تا آن تخم سرسبز شود و بسیاراید و الا خود با دست  
 شود و نیز فرمودند که زمین یکی از دو چیز حاصل شود یا از کثرت ترس احوال آخرت یا از مطاوعه صفا



قهاری حق تعالی یا از غالب شدن شوق و عشق او سبحانه و نیز میفرمودند که دل بی ترس و شوق در  
 قنوت و سختی همچو سنگ است بلکه از سنگ است تر چنانکه حق تعالی صفت او در کلام خود فرموده ثم قنوت  
 قلوبکم من بعد ذلك فی کالجاة اذ انشد قنوة پس اگر کسی تخم لطیف ذکر در دل بدتر از سنگ بریزد  
 چگونه برود و سر نیز شود پس بر مطالعه کنندگان این مجموعه نظر کنی تا وقتی که باز در خلوت روی خود را  
 حسن اسلام چنانکه مصطفی صلی الله علیه و آله میفرماید که من حسن اسلام المر ترک ما لا ینفعه و خلوت  
 دست و پا و شایطان دوم باید که دایم با وضو باشی یکدم بی وضو در اینجا و رنگ کنی به شایطان  
 آن است که دایم خاموش باشی و با هیچکس سخن نگوئی الا با شیخ خود است که فوائدها و احکامات و حل مشکلات که  
 ترا پیش از این یادگرتوانی که صبر کنی تا شیخ از راه الهام ترا اعلام کند پسندیده تر باشد و اگر نتوانی بر این شیخ  
 عرض داری بی زیاده و نقصان در تقریر و اوقات محالات خود قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم العائیه عشرة  
 اجزاء تسعة منها فی الصمت الا ذکر الله تعالی و الحزب العاشر ترک المجالسة السفهاء عفة الالباب صمت الالباب  
 الاسلام السکوت قالت الصحابة کمل شیئ نجا منه و نجاسة الالباب و لطة بلطة و البادی اعظم قالت  
 المشایخ لو کان الکلام من فضة لکان السکوت من ذهب اصل الایمان السکوت العائیه عشرة اجزاء  
 تسعة منها فی السکوت و واحدة معانی الواحدة من سکنت سلم و من صمت سجا قال المشایخ فی تاج  
 المومن فی السکوت و الرضا الرب فی السکوت سکوت العالمین سکوت کلکلامه نین قال الله تعالی قل انما اعطیکم  
 بواحدة ارشدکم و انضح لکم محضلة ما دل علیه ان تقوموا الله و هو القیام من مجلس رسول الله صلی الله  
 علیه و آله و السلام لا الانتصت فی الامر خالصا لوجه الله تعالی معرضا عن المرار و الثقیل مثنی و فرادی تقرین  
 اثین اثین و واحدا و احدا فان الازدحام یشوش الخاطر و یخبط القول فی الرسالة الاقبالیة شیخ  
 علام الدوله سمنانی فرمود که وقتی در پیشان بایست خلوت کرده بودند من نیز نیت کرده بودم  
 و بایست ان موافقت کرده یکبار گفتیم ما سخن نمیگویم تو اوقات در پیش مینویس تا من جواب میگویم  
 شایطان چهارم روزه داشتن است دایم در خلوت صایم باشی بشرط آنکه شب بسیار نخوری  
 چنانکه ثقیل شوی خواب غلبه کند و از ذکر بازمانی و بچندان کم خوری که ضعیف شوی پیوسته سکوت  
 بعبود غوطه شوش دارد و امر وسط را رعایت کنی و از اسراف و اعتدال دور باشی که هر دو مبغوض حق  
 اند چنانکه میفرماید کلووا و اشربوا و لا تسرفوا انه لا یحب المسرفین و لا تعذوا انه لا یحب المعتذین  
 اعتدال از حد گذرانیدن و کم خوردن و اسراف از حد گذرانیدن است و بسیار خوردن امر وسط  
 آن است که چندان خوری که اشتها هنوز باقی باشد و این طریق اختیار انبیا و اولیا حکماست  
 شایطان پنجم دوام ذکر است باید که زبان و ایمان ذکر لا اله الا الله تازه داری و معنی آن دل  
 جاری بقوت تمام چنانکه همه اعضا بگفتن ذکر متاثر شوند بشرط آنکه او از بلند کنی و ذکر خفی گوئی  
 که حضرت مصطفی صلی الله علیه و آله میفرماید که خیر الرزق بیکفه و خیر الذکر بیکفه شایطان ششم انانی  
 خواطر است علی الدوام خیر اکان او شتر انفعاکان او خضر یا بد که البته بدل راه ندیده فکر براد این کن  
 معظم است از آنکه صفات دل بدین شرط حاصل میشود و مدد درین مقام کامل میسر گردد



شرط هفتمه دل خود بادل شیخ داشتن است از راه محبت و ارادت و نگاه داشتن این شرط  
از همه شروط مشکلاتر است و فایده آن که ملتر اگر چه درین شرط نقصان افتد راه بکمال بسته شود هیچ  
طاعت عبادت آن راه کشاده نشود و اگر درین شرط نقصان نشود هر نقصان که در شروط دیگر افتد  
بیرکت حمایت دل شیخ حیر آن نقصان تواند کرد و برینادی که در آنها پدید آید بارشاد شیخ باصلاح  
توان آورد و اگر لغو یا فساد شود و جعل تعلیم نتوان آورد

بلیت  
کنندیده شود گوشت نمک دار رسود  
کنندیده شود نمک چ اصلاح و چه رسود

و تحقیق شده است که ولایت شیخ حصار می باشد و ارادت دیوار آن حصار است اگر نقصان در ارادت  
پدید آید در خسته در دیوار افتد و شکر ثانیین مستولی شود اما مادام که دیوار ارادت محکم باشد هیچ شیطانی  
داخل نباشد باید که پیوسته از حضرت ربوبیت استند عا کند تا او را در ارادت مستقیم دارد و اگر لغو  
باشد نقصان پدید آید فی الحال غل تجدد ارادت کند و دو گانه بگذارد و از همه گناهان توبه کند و زاری  
تمام از حق سبحانه و تعالی حق ذکره در خواهد تا این عقده را منحل گردد و در غیبت شهادت باید که حسن  
ادب و در خدمت شیخ نگاه دارد و حق تعالی این سعادت کرامت کند و از سوره ادب بار و همه طایب از نگاه دارد  
از شایسته و خنده شیط هفتمه ترک اعتراض کردن است بر شیخ و بر حضرت حق سبحانه و تعالی  
عز و اسماء و رضی بودن بقضای او اگر منقبض دارد صبر کند و شقای در دوران شربت داند و اگر منبسط  
بشکر پیش آید مصلحت وقت خود را در آن بیند و اگر ضارب باشد الا عظم و یقین میباید داشت  
که هر چه کند نیک کند و بد نکند هر که این شست شرط را که حقیقت تریاق مجرب است رعایت کند عجایب  
غریبی بیند و شنود و داند که هرگز هیچکس شنید باشد و ندانسته و ندیده چنانکه حضرت مصطفی  
صلی الله علیه و سلم میفرماید که لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر صدق رسول  
الله صلی الله علیه و سلم و الله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب تمام شد این رساله اما باید دانست  
که تعبیر از آداب بشری از اشارت با همیت رعایت این آداب رسل و عبارت متن موافق عبار  
ارشاد المریدین است که در آن هم بعنوان آداب ذکر یافته و پوشیده نماند که معرفت این  
آداب بسیار محتاج ایهاست که این رساله هم در بیان آن کفایت نکرده پس مناسبت است که نقل  
چند از کتب معتبره دیگر در بیان چند آداب هم ملحق میسازیم فی ارشاد المریدین او ششم نفی خوا  
است و این آداب ابراهیم پیغمبر است علیه السلام و این شرط از وصول شرایط است ندید که تا سالک  
آئینه از کدورات خلاص نگردد صاف نشود

بلیت

درین خلوت یا غیر دست خالی کن  
که سلطان درون میباید خلیل و چشم برین

و چون شیطان در وقت توجه بعبادت زیاده سعی نماید تا سالک را متفرق سازد باید که تمنع آن  
مشغول شود و آئینه دل را از کثافت اغیار خالی و مزکی گرداند تا عکس جمال محبوب و مشااهده  
نماید که هر لحظه معشوق بگوشش پشوش عاشق این نداد در میباید

بلیت

دل از اغیار خالی کن چو عزم کوی ماداری  
نظر بر غیر ممکن چو قصد وی ماداری



پس ساک میباید که همیشه از نفی خواطر خالی نباشد که آدمی مادام که در دنیا است و بجزو  
نفسانی مبتلاست همین بودن او از تسویات و غوایل نفس شیطان عین خطاست ادب سقیم  
ربط قلب است و این ادب پس یوسف صدیق علیهما السلام و حقیقت رعایت این ادب حجت  
این شروط است و مراد از ربط قلبی نذول است یا شیخ زیرا که سلوک ساکس به این صلاح از شهادت  
نفس شیطان در آید کل است و عبور او بر مقامات علییه و مراتب جلییه مشکست و این سعادت  
همه بر پیوند دل است که بواسطه بسیار محبت مرید با شیخ دل او بادل شیخ پیوسته است و از مها لکن  
و سواس و خذلان و است و هر چند پیوند عظمت و کمال شیخ در دل مرید بیشتر بود پیوند دل  
محکم فیض و فصح از جانب شیخ بیشتر زیرا که تاجو بیار معنی مرید بدریای باطن شیخ پیوسته باشد از آن  
آب قطره درین جو بیار رسد پس هر چند آن نهر بقدر دریا نرزد و دیگر از امواج آن سیراب تر و هر چند  
مرید بدرجه کمال رسد همان احتیاج به شیخ باقیست بی پناهی و گریزگاهی بمقام قرب نتوان رفت  
پس باید که اگر شیخ صد بار مرید را در دکن مرید پیوند دل محکم سازد که صد بار روپیر مرید را چندان مضرت  
که یک رو در پیش شیخ را زیرا که شیخ کمال است و از مرید ناقص رابطه ناقصه او باندک اعتراض بر می خورد  
نخود باشد من هذه الحال که اگر همه دنیا او بیا بندارک و سعی نمایند از اصلاح او عاجز آیند پس مرید  
باید که همیشه بر رعایت آداب ربط قلب ترک اعتراض مشغول باشد تا از مها لکن خذلان و است شده  
بدرجه کمال آن رسد ادب ششم ترک اعتراض و دوم رضایت دین ادب منسوب به بودن بی  
است علیه السلام چون در پیش میداند که قرآن کلام حق است و شیخ فخر صادق تر از حضرت رسالت  
صلی الله علیه وسلم نیست معنی این آیت نظر کند که حیثا ائند و نعم الوکیل و همه خیر و شر از حقتالی دان  
و بالعم و تفرقه حاصل عام خود را غمگین سازد و صابر باشد که و الله حبیب الصابرین و جمیع امور  
خود را به شیخ تفویض کند و هر چه شیخ فرماید بنده فرمان او بود و در آن فایده و حکمتی و انداگر  
قضویش خود از شیخ چیزی بیند که آن پسندیده او نبود از احواله حکمت نقصان پیش خود حمل

## نظم

نماید که  
اندر بیکور خویش بد بین هر بد که رسد گناه خویشین  
نقصان همه سوی خویش بیند چون حال مرید این صفت شد  
هر چند که عیب پیش بیند فرزانه گوی معرفت شد

از صحبت پیر بر خوردند و

و بالجملة هر عضوی از اعضای ظاهریه و باطنیه را ادبی است با حق که آن عضو غیر آن ادب اشتغال  
نماید چنانکه ادب ششم نظر به شیخ و درویش آن آیات و احادیث و پوشید اشتغال از عیوب خلق  
و ناخرمان است و ادب زبان ذکر و خواندن قرآن نصیحت از مالا یعنی نگا داشتن است و ادب گوش  
شنیدن امر و نهی است و سخن حق و دور بودن از سخنان باطل است و ادب دست بزدل اشیاء و کارهای  
خیر کردن است و ادب پای عبادات طاعات بموضع خیرات اقدام نمودن است و با آنچه اقدام بنماید  
باز داشتن و ادب دل توجه بحق تعالی و شناختن اوست و اصل ادب در خویش است که هر عمل



مشروعی که وجود او را از ان یافتمی نیست و کم میگردد و عظمت شیخ را در دل میفراید بدان  
عمل نماید زیرا که رسیدن فیض و فتوح بدش موقوف بر آن است که کمال و عظمت شیخ در دل او جای  
گیرد و فی المصدا العباد او بقیسم مراقبه دل شیخ گردست باید که پیوسته دل خویش بادل شیخ مراقب  
میدارد و از دل شیخ مدد میطلبد که فتوحات غیبی و تسلیم و نقیضات الطاف لایبی ابتدا از درجه دل شیخ  
بدل میبرد و من القلوب الی القلوب و زنه زیرا که مرید اول محب بسیار دارد و توجه بحضرت عزت  
بشرط نتواند کرد که او خوی کرده عالم شهادت است یا حرف غیب صرف آشنائی ندارد و صورت شیخ از  
عالم شهادت چون پیوند ارادت محکم بود توجه او بدل شیخ آسان است و در دل شیخ متوجه حضرت است  
و در رده عالم غیب هر لحظه از غیب بدل شیخ فیضان فضل ربانی میرسد و از دل شیخ بحسب توجه  
دل مرید بدل شیخ مدد های غیبی بدل مرید میرسد تا دل مرید اول بواسطه شیخ از غیب دیگر فتوح  
خوی کند و بدش یابد آنکه بتدریج بدان رسد که قابل فیض فضل ربانی میواسطه شود و سقیم بهم  
شراباً ظهوراً ابتدا اگر چه همین شراب باشد ولیکن در جام ولایت شیخ بدو دهند که لیقول فیها  
کاش کان مزاجها زنجیلاً در جام نبوت محمد علیه السلام پس ساقی حق شراب ظهور شهود در دود  
و سقیم بهم شراباً ظهوراً ۴

مسابیحی

زان می خورم که روح پیمانه اوست      زان مست شدم که عقل دیوانه اوست  
در می بین آمد و آتش در من نه      زان شمع که آفتاب پروانه اوست

آب شستم ترک اعتراض است هم بر عهد او هم بر شیخ ترک اعتراض بر خدی چنانکه هر چه از غیب بدو  
فرستاد فیض و لبط و رنج و راحت و صحت و قوت و کثرت شیش و تنگی راضی باشد و تسلیم کند و روی از حق  
نگرداند و ثابت باشد ۵

مسابیحی

در دل چو شراب وصل ما میریزی      باید چو خمار گیرد و نگریزی  
با وصل منت اگر نشستی باید      با هر که نشسته از ان برخیزی

و ترک اعتراض بر شیخ یعنی هر چه از قول و فعل و حال و صفت او اعتراض نکند و تسلیم تصرفات ظاهر و  
باطن او باشد و در معاملات و احوال شیخ بنظر ارادت نکرد و بنظر عقل کوتاه بین تصرف نکند که شرط بر ولایت  
تسلیم ولایت بودن است چنانکه در صورت بیضه مرغ نموده آمد است اگر بیضه قدری از تصرف تسلیم مرغ  
بیرون آید مدد از او منقطع شود و حال خاصیت مرغیکه در بیضه تعبیه بود باطل گردد و نه بیضه باشد مرغ و  
هر بیضه که در تصرف مرغی فاسد شد اگر جمله مرغان جهان جمع شوند آن بیضه را بصلاح باز نتوانند آورد  
از بیخاست که اگر مریدی مرد و ولایت شیخ شود و هیچکس از مشایخ او را بکمال نتواند رسانیدن و مردود و  
جمله مشایخان گردد و مریدی که از خدمت شیخ بعذر می باز ماند بی آنکه ز دل ولایت بدو رسد متعذر بود  
او را بخند منت شیخ رسیدن و از دستفادت گرفتن اما بواسطه وفات شیخ یا سفری دور که مرید بجا رسید  
چون بدین عذر بخند منت شیخ ذکر پیوند معذور بود و تصرفات مهمت آن شیخ ممکن است که او بمقام  
مرغی رساند زیرا که بیضه وجود مرید را استعداد مرغی فاسد کرده است تصرف در حساب ولایتی استی کلامه



اما معرفت خطره را که در سلوک فریضه است اینهم مهمات است چنانکه در شمایل الاتقیاناً قلام  
 رسایل الکبری مبتنی است در آنچه تصنیف نموده چون مقصود من بیان آداب مبدین است و فواید  
 سلوک تمام آن بیان بدیع را اینجا بنویسم اگر چه کلام مطرب شود تا شاید که صادقی به مطالبه آن  
 مخطوط شود و این فقیر را بدعا یاد فرماید فی شمایل الاتقیاناً بیان معنی خطره نفائی و شیطانی و ملکی و الهامی  
 و بواسطه طریق دفع آن و فرق میان خواطر و هواجس و صلوة القلب لموضع المخاطر قال علیه السلام فی قلبی  
 آدم لمتان لمة الملك و لمة الشیطان معنی لمة حرکت دل است بخیر و شر قول خواجه اول خطره یعنی در دل  
 مردم چیزی نگذرد بعد از آن عزیمت یعنی دل بر آن نهد که بکند بعد از آن قفل است یعنی آن عزیمت بغفل  
 مقرون گرداند در رساله غریب غار خطره از مهتر آدم بود علیه السلام چون مهتر آدم بر عرش نظر افکار  
 صورت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم معاینه کرد مناجات کرد الهی این کدام بنده است که عرش  
 بنور او منورست فرمان آمد که ای آدم این از فرزندان تو خواهد بود که ترا بدقتی این بنده آفریدم آن روز  
 که از تو دلتی آمدن را حضرت ما شفیع آری تا دلت تو بخشم و باز در بهشت می آرم مهتر آدم علیه السلام  
 خطره در دل گذشت که بدعای پدر فرزندان نجات باشد این عجب که از دعای فرزند پدر را نجات باشد  
 مهتر جبرئیل فرمان شد که این خطره از دل آدم بیرون آر تا از نیمه آن خطره گندم آفریده شد که سبقت  
 آدم بود و نیمه دیگر در دل جمله فرزندان آدم تعبیه کن تا سببیل معاصی ایشان شود در رساله شیخ جبرئیل  
 نزد یک سلمانان عزیمت گزین و خلوتیان گوشه نشین در خلوت بزرگترین کارهای نفی خواطر و هواجس است  
 چه عام و چه خاص و در نیواخته گرفتارند که دایم خواهند یکدست گزین خطره هواجس گزینند و نمی توانند گزارد  
 و از اینجا است که همه با هواجس نظاره جهان و بی گفتار و بی اندیشه مصلح دنیا گزیر ممکن نیست و نفس  
 سالها بدین عادت کرده و خوی گرفته و حظی کامل حاصل کرده و در تمجید یعنی در مانع ازین بسیار ثابت  
 شده و نفوت حافظه یاد مانده و هر ساعت مردم را از آن یاد میدهد چنانکه مردم در نظایر نماز است  
 و در باطن بگفتگوی و جستجوی کارهای دنیای و منته خطره چهار است نفائی و شیطانی و ملکی و الهامی  
 و خطره نفائی بر شهوت و باه راضی باشد در طاعت عبادت گرانی و کاهلی رود و بد بجز ذکر گفتن کاهلی  
 دفع شود و خطره شیطانی بر معاصی باعث بود و تواند بود که بر عبادت و شهوتیکه آن موجب عقاب  
 باشد ترغیب کند چنانکه با خطره نفسی ملکی مشبه شود و قول شیخ الاسلام زین الدین قدس سره  
 میری می گفت که کار تو از آنها گذشته است که شیطان با تو از راه شر در آید پس راه خیر بانی است  
 و اگر یک خطره شیطانی دفع کردن نتواند خطره دیگر پیش آورد و در اضلال غارت کردن باطن باشد  
 خطره ملکی بر طاعت عبادت و صوم و صلوة و خیرات ترغیب و تحریص نماید و از آن سکونت و اطمینان  
 پدید آید خطره الهامی آنکه مردم را بیدار کند و با کاهند که این خطره خیر است این شر است و ازین  
 هر دو باز آرد چه خطره هم از روی غیرت حجاب است اتفاق محققان است که سالک در نهایت کار هر  
 خطره مذکور را نفی باید کرد جهت آنکه مبتدی سلوک قوت و معرفت و فرق هر یکی ندارد و گمان که شیخی  
 کامل و مکمل بر سر باشد که اولیین و تعلیم کند و بعضی مشایخ فرموده اند که خطره شیخی و قلبی و روحی هم



هست فاما تبع این چهار است و این چهار اصل است و فرق میان خطر و خواطر فی قوت القلوب  
 الخواطر رسل الله تعالى الى العبد فتجيب لها بتقيد ما ومنها ابتلاء من الله الى العبد خطر حرکت دل است  
 از خیر و شر خواطر رسولان خداوند جانب بنده و در عوارف معرفه الخواطر و تفصیلها فرقیته لان الخواطر  
 بی اصل الفعل فلا یصح الفعل الا لصحتها فصار علم ذلک فرضا و هو علم الباطن و هو ما یزاد به العبد یقینا  
 رساله برگزیده خواطر خطاب حق است که بدل بنده میرسد یعنی کاریست خطیر و عظیم و خاطر آنکه بواسطه  
 نیست بخطاب حق و قول شیخ الاسلام زین الدین درویش باید که اگر خطر دینا در دل گذر کند و ضو کند  
 و اگر خطر عقیقی شود غسل کند چه دنیا فانی است و ضو بنده است فاما عقیقه بانی است غسل واجب است  
 و خطر حدیث است و ضو کردن آن حدیث نفی کردن آن خواطر بود و اگر همین نفی را کسی اثبات تواند کرد  
 کاری عظیم باشد نفی خطر لهارت باطن است که وضو و غسل آب با هر احوال درون را پاک سازد و قول  
 محقق اگر اهل معرفت را خطر غیر در دل گذر دین و دل را غسل دهد اجماع ماضی از عوام و خواص بخطره  
 هو اهل ماخوذ میباشند فاما عوام امت رسالت صلی الله علیه و سلم ماخوذ نیستند ولیکن وقت ایشان  
 از طاعت و عبادت عباد می شود و ملاوات نمی یابند ترجمه عوارف خطر گذشتن خیر و شر در دل است  
 و بواسطه حدیث کردن نفس است با دل از لذات خیر و شر و گذشتن و آئینه بر طریق افسانه که همچنین  
 خواهم کرد و خواهم شنید و انچهان بود و شنیدن طریق دفع خواطر و بواسطه اگر خواهد که خطر و بواسطه  
 دفع شود باید که طعم و شیرینیت شهوت هوا می نفس نخورند هرگاه که اشتباهی سخت غلبه کند  
 طاعت و عبادت و قیام نفس خورند چون این استقامت شد خطر و بواسطه دفع گردد و طریقه دیگر اگر  
 رونده راه دل اخطره روی دهد در خطر شرفی الحال سوی حق تعالی پنا بد و عجز کند از عنایت او تعالی  
 استمداد واجب بیدار و اگر خطر خیر باشد در حال بغل مقرون گرداند تا نفس بحکم و تدویر در تاخیر نیفتد  
 که الخیر لا یؤخر طریقه دیگر رونده راه باطن را باید که هر لحظه و هر لحظه مراعات دل خود واجب بیند  
 و بنیاد خطر بر کند طریقه دیگر شیخ جبریل فرمود که ذکر دوام با حضور گوید و فکر در آلا و لغاه صفات حق  
 کند خطر و بواسطه بکلی دفع شود و چهار گانه تلاقی بنیت نفی خطر و دفع بواسطه گزاردن در  
 از حق تعالی استعاده نمودن با دوام سخت مؤثر است در هر کس که چهار گانه را بخواند در آخر مفاد بارگاه  
 یا قیوم بر جنت استیغاث گوید طریقه دیگر مرصا در هر چیز که در دل آید از نیک بد خالی نشود و نقوش  
 غیب مشاهدات علوم من گدینه معاینه نکرده و قابل تحلی ربانی نشود

بلیت

خاطر کی تم میض پذیرد و بیهاست  
 در تفسیر صوره الخناس مانند بیلی است برگردان مردم نشسته و خرطوم دراز کرده دل آدمی را که از آن  
 بکشد هزار و سوسه بواسطه پیدای آید چون معوذتین بخواند از بکیدن باز ماند و سوسه دفع شود و فی  
 رموز الوالحین بر جمهور قلوب هر زمانی قهر و لطف نازل است اگر سالک همه وقت هر زمانی هر یک  
 از اینها پاس دارد که قهر نازل شود یا لطف خطر دفع شود و معینه هر که صلوٰه القلب دائم گزارد از  
 خطر و بواسطه بکلی برود و صلوٰه القلب امنیت که شیخ علی بهاری فرموده است در رساله زاهدی



تقصیف شیخ علی مذکور نیست این است توفیق آن آدمی رکعتی بوجاهت لکیم الباقی انت الباقی  
لا اله الا انت الباقی الله اکبر قرأت در کوع و سجود بدل کند هر چه داند خواند سلام سوی قبله و در آنجا  
بسیار از طریق دیگر قول شیخ جبریل هر بار که در نماز و غیر آن خطر و هواس مراحت ندهند و در  
در دریا یا خطر و بلا یا هواس غرق شوند بخود باند منها قول شیخ متعبان صرف و سالکان بند  
و علمای هر از قاضی و مفتی ازین سر بر ریحانی و عنایت یزدانی بی بهره اند و محروم بی خبر و مجور اند و خطر  
و هواس انشانند و دفع نفی آن ندانند و بدان نپروانند و چون سیر معنی این آیت که اولیای  
حسبوا الجنة و اللهما سببه و المحاسبین قوم اخرون ندانند ایشانرا معذور باید دانستن تا تاثیر نفی خوف  
و هواس هرگز بی سعادت از نفی خطر و نعمت ابدی دفع هواس نیسیر پذیرد و بدان استقامت  
گیرد و عجایب موزنجینی و غریب اسرار لایسی باطنش ظاهر شود پس دشمنان او را حق منور گردد اللهم لیس  
بذل الفضلک و برکت الانبیاء و الاولیاء اللهم انشأ لی فی هذا بعضی نسبتها اولیسیه آنحضرت  
الشیخ یعنی نسبتها یک که آنحضرت را بواسطه صحبت با روح متبرکه انبیاء و اولیای ارفع شده بعضی  
فضل حق سبحانه و تعالی بهم بعد از حصول شرف دخول در سلسله شریفه مذکوره و بهم پیش از آن که بجزیه  
ترتیب اولیسیه باطنیه و حانیت ایشان اکثر سلوک کرده بود و در عالم غیب از روحانیت ایشان  
بعضی ادعیه و از کار حواله و تلقین یافت و بابتقامت پیران آنرا ملک خود ساخته و خواص الوار آن  
مشاهده نموده و استعداد کامل حاصل کرده و بمقامات عالیه و صل گشته پس بهم بحواله غیبیه در عالم شهادت  
از آن مرشد مذکور بابرکتشان یافته و مأمور بارتداد و معیت انتخاب شده و تربیت او ظاهر و باطنی  
در اندک فرصت بمقام تحصیل رسید و مجاز بارتداد شده چنانکه بیان این قصه تفصیل بالا مسطور شد و شرح  
معیت او بارتداد و شیخ المشایخ السخی سوال اگر کسی گوید که آنچه گفتید که تربیت اولیسیه باطنیه  
روحانیت ایشان اکثر سلوک کرده بود معنی آن در اصطلاح صوفیه چیست و آن بفرمان ایشان چگونه  
جواب گویم که در نفحات الانس مسطور است که شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار گفته است که قومی  
از اولیای الله باشند که ایشان مشایخ طریقت و کبریای حقیقت او کیسان نامند و ایشان در ظاهر  
به پیران احتیاج نمودند زیرا که ایشان حضرت سالت صلی الله علیه و سلم در حجر عنایت خود پرورش  
بیواسطه غیره چنانکه اویس رضی الله عنه داد و این عظیم مقامی بود پس عالی تا که ایشانرا رسانند و این دو  
روی بکه نماید و ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و همچنین بعضی از اولیای الله که متابع آنحضرت شدند  
صلی الله علیه و سلم بعضی از طالبان را بحسب روحانیت تربیت کرده اند بی آنکه او را در ظاهر پیری باشد  
و این جماعت نیز داخل اولیسیانند و بسیاری از مشایخ طریقت را در اول سلوک توجیه باین مقام  
است چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم کرگانی طوسی که سلسله مشایخ ابوالجانب نجم الدین کبری  
بایشان می پیوندد و از طبقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن خرقانی قدس الله تعالی ارواحهم در ابتدا  
ذکر این گروه علی الاطلاق گفتی اویس و اکیس و فی حاشیه قوله این جماعت نیز داخل اولیسیانند یعنی  
اولیسی خوانند خواه آن ولی در قیام حیات باشد خواه نباشد سوال اگر کسی گوید که آیا سبب مجر



محبت که بارواح انبیاء و اولیاء در واقع حاصل شود نسبت سلسله باطنیه می پیوندد و ایشان و نیز کسی باشد که جامع نسبتهای ظاهری و باطنی باشد جواب گوئیم آری اگر واقعاً صحیح باشد و ثابت شود که نسبت سلسله بزرگی پیوندد و بهم جامع نسبت باشد چنانکه همین زمان از قول شیخ فریدالدین عطار استفاوت شد و بهم میرسد و نفحات الانس مذکور است که نسبت خرقة شیخ محمد الدین عربی بیاض سبط شیخ عبد القادر گیلانی قدس سره میرسد نسبت دیگر وی در خرقة بحضر علیه السلام میرسد بواسطه قال قدس سره نسبت بزه الحرقه المعروفة عن يدانی الحسن علی بن عبد الله بستانیة بالمقل خارج الموصلة سنة احدى و ستتمائة و بستتبا این جامع من بحضر علیه السلام فی الموضع الذی البستها این جامع علی تلك الصورة من غیر زیادة و نقصان و نسبت دیگر وی بحضر علیه السلام نیز بواسطه قال رحمة الله علیه صحبت انا بحضر اوتا و نسبت به و اخذت عنه فی وصیة او صانیها استناما التسلیم للقیقات شیوخ و غیر ذلک و رأیت منه ثلثة اشیا من خرق العادة رأیته میشی علی البحر و طلی الارض و رأیته یصلی فی الهواء و الکلمن اشارتی باینکه نسبت دوم آنحضرت در استفاده و استفاده بارشاد حضرت خواجہ خضر پیغمبر علی نبینا و علیه السلام و ذکر بعضی شمایل از

مناستش ۴ باز خضر گاشن ارشاد و شد شیخ ما  
هم زرقانی لطف خضر پیغمبر شد است

الشرح آنحضرت سر سبز تر ارشاد راه نمودن و رشد راه یافتن و ستقای آیت اول محصل معنی باز معنی باوجود آنکه حضرت شیخ ما تربیت خلافت از خلفای خانواده قطب عالم حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و چنانکه مذکور شد حضرت خضر پیغمبر علیه السلام نیز او را از محض لطف شفقت تربیت فرموده و او را کاستان سلوک ارشاد و آیت تربیت سر سبز ساخته و مناسبت الفاظ و معنی این بیت بر عارفان کلام نظم ظاهر است و قصه ملاقات ایشان بحضر علیه السلام چنین است که تقریر میکردند که مراد اوایل طلب شتیاق بسیار بودی بصحبت صفاء و نصیحت ایشان و بگو اگر رفتن او عیب از کار ایشان و مقتضای من طلب نبینا و جد و جد اکثر اوقات آن دولت بوجود آمدی و این سعادت حصول موصول شدی گاهی فرساجات گاهی واقعا و گاه در ظاهر نیز چنانکه یکبار در زاپستانی مسجد جامع شهر بخانه جمعه نته بودم بعد فراغ نماز مردی نورانی سفیدریش پیرانی سبز پوشیده بمن مصافحه کرد و دستهای مبارک او بواسطه بسیار خنک در گرمی برونج کشی بود چنانکه دست از دست نگذاشت مرا بدست گرفته بظاهر و باطن بر بود و روان شد و از پل نیز گذر زانیده در میان زانل فکر رسانید و در میان آن نزدیک شد و در عقبه ایستاد و دست برداشته مناجات کرد و ساعتی بهمین صفت عجات خواند و باز از اینجا بدست گرفته از پل بوخاریار گذرانیده در محله خنده بون رسانیده در اینجا در گوشه زیر درخت بیدر کنار آب بهم شستیم و در آشیای راه اینجا هم مضایح بسیار تقریر فرموده که حال زبان من از ادای آن عاجز است و مرا بواسطه وقار و عظمت و هیبت بجال پسیدن اسم مبارک او نبود ولی بزرگی او معلوم کرده با خلاص تمام التماس نمودم که چیزی از مضایح و ادعیه و از کار من تقریر اعانت فرمایند تا بطیف شادمان مدوامت نمائیم و بپرکت شمل بزرگی نتیجه آن نیم ایشان بشاشت تمام در من نظر کرده فرمودند که هر چه از او را و وظایف میخوا



و میخواستی خواندن خوانده باش که باز از خست عام دادیم و آن شمار اندک ایما مددگار خواهم بود  
 نیز در آن وقت خوارق عادات ایشان بسیار شده شدی از آن آن بود که از اینجا تا خانه ملک که در  
 با وجود و مسافت و حجب کثیره محصور آن خانه از تاثیر صحبت او مرجم نزدیک نموده شد و وی  
 که صاحب این خانه بواسطه آنکه در درگاه حق تعالی چنین و چنان بی لوبی با کرده است تا غایت تویر کرد  
 حق تعالی بینائی چشم از او برگرفت بعد از چندگاه ظاهر خواهد شد و وی در آنوقت بینا بود بعد از مدتی  
 آن موعود مشهور شد بعد از آن نماز عصر بهم گز اویم و وی امامت کرد بعد از نماز غایتش در من میسر  
 شد و از اینجا راه بخانه که متر گاه من بود بنیدارستم و بواسطه حیرت آن چنان من پراشاک شد و در  
 بخانه رسیدم و در دل من همان غار غار بود که الهی آن که بود شب و روزه دیدم که کسی میگفت که آن  
 حضرت پیغمبر بود بعد از آن مکرر االی یومنا هذا اکثر اوقات در اوقات دیده میشود و نیز تحقیق نمائید که این اذکار  
 و او را که مرا از مشایخ سلسله و او یکا دیگر حواله شده چون بحوالیت حضرت علیه السلام نیز مોકد شده برکت در  
 دو چندان بلکه بیشتر از آن است \*

المتمن

اوست چون خضری حکمتهای افلاک از آن

از قیاس مردم موسی صفت برتر شد است

الشرح یعنی برتر است از قیاس مردم صالح و موسی و شس که هنوز بر علوم که نیه محققه حضرت صفات  
 واقف نشد باشند درین بیت ادا کرده شده است مضمون واقعه که خدمت خواجه نور الدین نور  
 آزاده بودند در آن سال که صحبت کرده و پیش حضرت مخدومی مد ظله توفیق اعتکاف تمام ماه مبارک  
 رمضان یافته بود و برکت تربیت آنحضرت در آن خلوت و در اوقات نیکو روی نمود و اکثر آنها را  
 در خلوت تعبیر رسیده جوابهای پسندیده شنیده تعبیر این واقعه که او را در آشنای تلاوت مردی الهام  
 داد و این نصائح فرمود که این شیخ توبی بزرگ است و مشرف بشفقت و تربیت حضرت پیغمبر علی  
 نبینا و علیه السلام پس چون او حضرت است معاملات و نیز مانند معاملات حضرت برتر از قیاس تاس و بر حکمتها  
 بقیاس میباشد پس شمار مناسب است که از چون و چواری افعال و اقوال او ساکت باشی و در پیرو  
 و رضا جوئی او ثابت باشی تا مقصود و دو جهانی و سعادت جاودانی قرین وقت شما گردد تا آنوقت  
 خود را به اطلاع برین نسبت حضرت مخدوم حضرت علیه السلام نبود و این قصه از راه شفقت آنحضرت  
 بابرکت این فقیر معلوم گردانیده بود و چون خواجه مذکور این واقعه را بعرض رسانیده آمد آنحضرت  
 اشارت باین فقیر کرده او را فرمودند که کیفیت این واقعه را از او پرس و در حواله کردن آن باین  
 حکمت آن بود که تا یقین هر دو بدان زیاده شود این فقیر بواسطه آنکه این قصه از تقریر زبان  
 مبارک ایشان شنیده بود بسبب مزید یقین شود که آن تقریر درست بوده است که این سالک صادق را از  
 عالم غیب همچنین خبر دادند و آن را با آنکه این واقعه رویای من مطابق با واقعه بوده است  
 که تحقیق این فضیلت ایشان را هست که پیش از دیدن و گفتن من نیز دیگران خود چنین تقریر فرمودند  
 سوال اگر کسی گوید که قصه حضرت موسی علیه السلام چون است و افعال فوق القیاس و چگونه



بوده است جواب گوئیم که این قصه البت که حق سبحانه و تعالی در کلام مجید مرعوب خود  
 محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بیان فرموده است چنانکه بعد از این بیابید اصلا محال شک احتمال شبهه بین  
 قصه راه نیست و در اجراء العلوم مذکور است که فاما من قصته فی القرآن الانی سیاقها الفایده فی حق  
 البنی و امت و محققان گفته اند که فایده و حکمت در ضمن این قصه اشارت بیان احوال پراشکال پیران  
 محققین است و تعلیم و ابجد بدان ایشان که تسبیح از دل جان در خدمت ایشان خواه آن پیران  
 و نسبت تربیت حضرت پیغمبر علیه السلام بوده باشد خواه نباشد تا آنکه بشیر این نسبت نیز مشرق اند  
 مثل شیخ محی الدین عربی چنانکه مظهر شد و شیخ ما مشابیه حالات و مناسبت معاللات ایشان باحوال  
 و اعمال حضرت علیه السلام موکد تر و اقوی و اظهر میباشد و یکی از دلایل قول ما که محققان گفته اند تا آخر  
 قول شیخ شیوخ شیخ شهاب الدین شهروردی است قدس سره در کتاب عوارف المعارف آورده  
 اولاً در باب دوازدهم و یحذر الاعتراض علی اشیوخ فانه ستم قائل بلمریدین قول نیکون المریدان  
 لا یغترض علی اشیخ بیاطنه فیعلم و یذکر المرید کما اشکل علیه من تعاریف اشیخ قصه موسی مع الحضر کیف  
 کان یصدر من الحضر تعاریف نیکو موسی علیه السلام ثم لما کشف له عن معناه ظهر لموسی وجه الصواب  
 فی ذلک بکذا اینست بلمریدان تعلیم ان کل تصرف اشکل علیه صحبه من اشیخ عند اشیخ فیه بیان و برهان  
 و ثانیاً در باب پنجاه و یکم همان کتاب اینست بلمریدان کما اشکل علیه شی من حاله اشیخ یذکر قصه موسی مع  
 الحضر علیه السلام کیف کان الحضر یفعل اشیاء نیکو موسی فاذا اخبر الحضر بربها یرجع موسی  
 عن انکاره فاما نیکو المرید نقله علمه بحقیقه تا یوحد من اشیخ فلا شیخ فی کل شیء عند بلسان العلم و الحکمة  
 انتهی کلامه و کلام احیا ایضاً گذشت که یحیی باجماع مشایخ یاد گرفتن این قصه بر مریدی واجب  
 و حسب اعتبار ان تمام این قصه را از تفسیر فارسی نقل کنیم تا هر کس بر وجه صحت و بطریق سهولت  
 از اینجا یاد گیرد و فی تفسیر الکاشفی آورده اند که موسی علیه السلام بعد از پلاک فرعون و فرعونیان بنی اسرائیل  
 را جمع کرده خطبه خواند که فغان از ستمگران برآمد و همه او را و کلمات و تامل در معنی آن و خفایه حق  
 و دقایقش متحیر شدند یکی از عظام قوم گفت یا کلیم الله میچگونگی شد در روی زمین از تو داننا تر موسی علیه السلام  
 فرمود که نمیدانم که در همه عالم از خود داننا تری و گویند در ضمیر مبارکش این گذشت بی آنکه بدان تلفظ  
 فرماید حق تعالی بدو وحی فرستاد که ما را در مجمع بحرین بنده البت که اختصاص دادیم او را بعلم خاص بر تو با  
 از خواص خود تا مترل دی و با خود مای بریان کرده همراه بر که ترازه بدان خواهد نمود حضرت موسی علیه السلام تهیه  
 فرمود روی بر آه آورده و اذ قال موسی و یاد کن ای محمد چون گفت موسی گفته شد تا بنام خود را یعنی  
 یوشع بن نون که بطلب حضرت علیه السلام لا ابرئ همیشه خواهم رفت حتی المبعث مجمع بحرین تا برسم مجمع بحرین  
 که مقام اوست و آن متقا بحر فارس و روم بود و گویند که آن موضع از افریقیه است و اومضه حقیقیای  
 روم زمانی در آنکه هشتاد سال باشد یعنی هیچ وجه روی از سفر نمی تا نم تا اورا انبیا هم بلیت  
 دست از طلبیدم تا کام من بر آید یا تن رسید بجانان یا جان ز تن بر آید  
 ای یوشع تو با من موافقت نمای در طلب این بنده صالح یوشع فرمود که آری من با تو موافقم و رفت



ترا مفتخر می شمارم مصروعی خوش است آواره گی آنرا که همراهی چنین باشد :

یوشع علیه التحیه چند تنان و مای بریان کرده برشت با اتفاق موسی روان شدند فلما بلغا پس آن هنگام که  
 شدند بر رسیدند مجمع بینها مجمع که میان دو دریاست انجا بر صخره که برکن چشمه بود برشتند و موسی  
 علیه السلام خواب افتاد یوشع در آن چشمه وضو بست و قطره از دست می بر آن مای بریان چکیدنی الحال  
 زنده شد و بدریا رود نهاد و یوشع متحیر گشت و موسی از خواب آمده تفقده حال مای و یوشع ناموده  
 برآه نهاد و از غایت عجل سفر تسبیح و تها و راموش کردند مای خود را فاتحه بسبیده و فرا گرفت مای راه خود را  
 فی البحر در دریا سراسر با مثل سربا که در آن توان رفت هر جا که مای میرفت آب بر بالای آن چون طاق معلق  
 می ایستاد و زمین خشک گشت فلما جا وزاپس و قتی که در گذشتند از مجمع البحرین قال گفت موسی لفته  
 مر جو اعر خود که وقت چاشت شد آتنا غذا تا بیا بر طعام چاشت تا بخوریم که گرسنه شدیم و می  
 برآسیم لفتد تقینا برآیند دیدیم من سفر نامدا ازین سفر که کردیم نصبا سرخ و سخی چون یوشع سفره پیش  
 آورد قصه مای یادش ماند قال که اینست گفت خبر داری اذ اوینا الی القحرة چون جای گرفته بودیم  
 مایان بر صخره برکنار چشمه فانی نسبت الحوت بدستیکه من و راموش کردم مای را یعنی قصه مای که با تو گویم  
 و ما انسانیه و راموش نکرد برین ذکر او الا الشیطان مگر شیطان که امر مشغول ساخت آن او کرد از آنکه  
 یاد دوم ترا دادند بسبیده و گرفت مای راه خود را فی البحر در دریا عجم راه عجب که هر جا که میرفت راه فراخ  
 پیدا میشد و زمین دریا خشک میگشت قال گفت موسی ذلک آن قصه مای است ما کنایه می آید بچیز  
 که می طلبیدیم چه حق سبحانه و تعالی و می فرستاد که آن مای بار راه خواهد نمود بدان کس که می طلبیم فایده  
 پس بایگشتند علی آثار سهارش نهایی قدم خود قصصا از پی رشتی تا رسیدند بدامو منع که مای بدریا  
 آمده بود درای دیدند گشاده و خشک شده بدان درآمدند فوجدوا عبدا پس یافتند بنده من و یادنا از بندگان  
 ما که بعض عنایت اینناه و اویم اول رحمة بخشش من عذرا از نزدیک که وحی است و نبوت تقیه  
 او را غیر و اند با طول عمر بزرگ بها که بنیوت اوقال نیستند و علمناه و بیا موختیم او را من لدنا علما از  
 نزدیک که علم خاص است بما کوی آنرا نداند الا تعلیم آن در حقایق کمی از ذوالنون مصری نقل می کنند که  
 حکم کننده بر خلق بمواقع و موفیق و بمواقع خدا لان و گفته اند که علمی است که حاصل شود بمواسطه کسب و  
 تلقین حرف صاحب کشف الاسرار فرموده که داننده این علم محقق است از مایافته سخن گوید در  
 فتوحات از سلطان العارفين نقل می کنند که باجمعی دانشمندان می گفتند که اخذتم علما میتا عن میت  
 واخذنا علما عن الحي الذی لا يموت

نظم

گلشنی که نقل و دیدیم هست گلشنی که عشق روید خرم هست گلشنی که رنگ دهد گرد و تب  
 گلشنی که دل دهد وافر حق علم چون بر گل زندماری شود علم چون بر دل زندیاری شود  
 آورده که چون خضر رسیدند او را دیدند که تنگی کرده و جامه خود را بر کشیده موسی علیه السلام سلام کرد  
 خضر جامه از روی خود دور کرده جواب نام داد گفت تو کیستی گفت من موسی ام پیغمبر بنی اسرائیل  
 حق تعالی فرموده که با تو صحبت دارم و از تو چیزی بیوزم و در جواب گفت کسی گوید پیغمبر صاحب بعثت



چگونه از کسی بیاموزد گفتند که رسول میباید که اعلم باشد از هر مسلمانی که در آنچه بدین است  
از اصول فریضه دین و هر چه از این قبیل باشد تعلیم آن منافی نبوت نیست و گفته اند اعلم با مورد دنیا  
کم موی این قول است قال له موسی گفت من حضرت موسی بن جعفر را پیروی کن تا بهیچ وجه از علی بن ابی طالب  
بر شرط آنکه بیاموزی مرا علمت از آنچه تو آموخته اند شد اعلمی که منی بر شد باشد یعنی استبصر  
قال لک گفت بدرستی که تو کنی مستطیع نمیتوانی سعی صبرا با من شکیبایی کردن موسی گفت چه صبر  
توانم گفت بجهت آنکه تو صاحب شریعی حکم تو بر من است شاید از من عملی صادر شود که در ظاهر آن منکر و ناشایست  
نماید و تو وجه حکمت آن ندانی و بر آن صبر کردن توانی و کیفیت نصیر چگونه صبر کنی علی نام خط بر آن  
چیزی که احاطه نموده به آن چیز خبر از روی دانش یعنی علم تو بر آن رسید باشد قال استجبت  
گفت موسی نه و بد باشد که یا بی مرا این شاه اند صابرا اگر خواهد خدا صبر کننده را آنچه از تو بینم و لا الهی  
لک و نا فرمانی کنم مرا امر از هیچ کاری قال گفت خضر که ای موسی فان استعنتی پس اگر پیروی کنی  
مرا فلا تأسی عنی شکی پس پیرس مرا از چیزی که منکر باشد و وجه صحبت آن ندانی و افتتاح بسوال  
کن حتی احدث لک تمام نوسازم برای تو من از آن چیز ذکر آبیانی که در یابی موسی قبول  
نمود آنچه خضر فرمود هر دو با هم روی نهادند براه و یوشع بر عقب ایشان میرفت فالتقا پس میرفتند  
بر ساحل دریای تا رسیدند بکشتی و انزال آن استعدای رگوب را آن نمودند ملاحان اول را صبی نشاند  
و در آخر خضر را شناخته تعظیمی در آن کشتی در آوردند و تواضع نمودند حتی اذ اکر کبانی السفینه تا چون  
نشستند در کشتی و میان دریای رسیدند خضر شیری برد و پنهان از قوم خرما سوراخ کرد کشتی را قال  
اخر قما گفت موسی آیا سوراخ کردی کشتی استغرق الیها تا غرق گردانی اهل کشتی را چه سوراخ سبب  
دخول آب است در آن و دخول آب موجب غرق شدن سفینه لقد جئت شیئا امرا بدرستی که آوردی  
چیزی شکفت شنیج و بر دل گران قال الم اقل لک گفت خضر آیا نه گفتم ترا که تو کن مستطیع می  
صبرا نمیتوانی با من صبر کردن قال گفت موسی که آن سخن از خاطر من رفته بود و لا تو اخذنی مواخذه  
کن مرا بما نیت آنچه فراموش کردم و لا تر سعتی و در میان من امری از کار من عسرا دشواری  
یعنی بر من سخت فرا گیر و با من بدین مقدار مصایقه کن فالتقا پس از سفینه بیرون آمدند بر قند  
تا بهیچ رسیدند در خارج ده جمعی کوهکان باندی میکردند پسری زیباروی و بلند قامت خط سبز  
بر پشت لبها هر شده نام او خوشبو و یا خوز نام پدرش سلاش یا کماروی و نام مادرش شامویه  
یا رمی و در میان ایشان بود موسی و خضر علیهما السلام میرفتند حتی اذ الفیا غلما تا چون بدیدند  
پسر را که ذکر کردیم او را از میان اقران طلبید پس دیوار برد و فتنه پس کشت او را بنزد خا ق  
قال اقلک نقیذ کبیه گفت موسی آیا کشتی نفی پاک یا غیر نفی بنیر نفی که او گشته باشد یعنی  
او پاک بود از قتل یا غیر حق پس قضا او را چگونه کشتی لقد جئت شیئا امرا آوردی شیئا امرا  
چیزی نا پسندیده قال الم اقل لک گفت خضر آیا نه گفتم مرا ترا در اول مصاحبت که تو کن مستطیع  
تو نتوانی و نتوانی سعی صبرا با من و فعلهای من صبر و شکیبایی قال گفت موسی ان سا لک اگر رسول



کف ترا عن شتی از چیزی که صادر شود مثل این افعال مگر بعد با پس ازین کثرت فلاقتا جینی پس  
 مصاحبت کن با من قد بلغت بدستی که رسیدی تو من لدنی عذرا از نزدیک من عذری یعنی چون با  
 ترا منی گفت کنم هر آینه در ترک صحبت من معذور باشی و در حدیث آمده که خدای تعالی رحمت کند بر برادر  
 موسی که از روی شرم گفت فلاقتا جینی اگر چنانچه صبر کردی در مصاحبت خود و رنگ نمودی هر آینه  
 چیزی بای شکفت دیدی قانظقا پس در گذشتند و رفتند حتی از آتیا تا چون آمدند اهل قریه بابل دی  
 که انطاکیه بود یا آنکه لصره بود یا حروان از رمنه یا برقه از رومیا بزرگ زمین و اهل آن ده چون شب شد  
 در دروازه در بستند و برای سچیکس نکشادند و نماز شام بود که موسی و خضر علیهما السلام بدان ده رسیدند  
 خواستند که بدر در آید کسی در دروازه نکشود استطفا طلب طعام کردند اهلها اهل آن ده را و گفتند اینجا  
 غریب رسیدیم و گرسنه نیز هستیم چون مار در ده جا ندانید باری طامی جهت ما بفرستید قانوا پس سر باز  
 اهل آن قریه ان یخیفو بها از آنکه ایشان شب گرسنه بر بیرون ده بودند با در و  
 راه بنادند فوجدا فیها پس بافتند در نواحی دیه جدا را دیواری بایل شده بیکطرف افتادند و دید ان مقفل  
 میخواست که آن دیوار بفتند و برگرد یعنی نزدیک و بافتادون قانامه پس خضر راست کرد آن دیوار را  
 با آنکه اسحق السنگ گل استحکام داد قال گفت موسی که اهل ده مارا جایی ندانند و طعام نیز نداشتند  
 پس کچه جهت دیوار ایشان را عمارت کردی لوشئت لا تختذت علیه اجرا اگر میخواستی هر آینه فرامیگفتی بر  
 این دیوار مزدی قال هذا فراق بینی و بینک گفت خضر این است جدائی میان من و میان تو یعنی گفته  
 بودی اگر نوبت ثالثه چیزی بپرسم با من صحبت بهار اینک قوت فراق رسید سانبک ندو باشد  
 که آگاه سازم ترا بتاویل الم شتطع بمعنی آنکه توانستی علیه صبر بر آن شکیبائی نمودن و از حلق  
 بر آن انکار کردی اما التفینه فکانت ایسا کین اما کشتی که بود در محتاجان را که ده برادر بودند و پنج  
 بر جمانده و بیمار پنج دیگر ملاحان که بحیث تحصیل معیشت خود بعمول فی البحر کار میکردند و در دریا غارت  
 پس میخواستم بحکم خدا ان عیبها آنکه سواخ کنم و کان و حال آنکه ست و را هم نکش پس ساه ایشان  
 پادشاهی که او را جیدین کرده یا خذ کل سفینه میگرفت هر کشتی که می بیند غضبا بغضب یعنی آن  
 کشتیانان بازمی ستانند من آن کشتی را میبوسم که دم تا او غضب کند و آن محتاجان بجای محروم نگردند  
 بیت خضر اندر بحر کشتی می شکست صد دستی در شکست خضر است  
 و اما الغلام و اما یکرشته فکان ابواه مومنین پس بودند پدر و مادر او و دیدگان مخشینا پس دانیم  
 ما و ترسیدیم ان میفرمودیم آنکه در ساند بریشان طیفانا و کفرانی باکی و کفران نعمت یعنی شاید که با حق  
 کفر او در ساند روی مهربانی که والدین بر ولد است و آن در یافتن موجب کفر و طغیان باشد فار و ناپس  
 میخواستم ان سیدلها را تنها آنکه بدل دهد ایشان را پروردگار ایشان خیر امنه بهتر از و زکوة از روی  
 پاکی و طهارت یعنی از لوث گناه و شوب اخلاق رویه مزل باشد و اقرب رها نزدیکتر از جهت بخشایش  
 و مهربانی بر پدر و مادر آورده اند که حق تعالی بخواستن آن پسر ایشان را از دستری داد و خیر بر او داد و عقد  
 نمود در آورده بقتل و خیر از نسل او پدید آمدند \*



آن پیر را کشتن خضر ببرد خلق  
آنکه جان بخشد اگر بکشد دوست  
بس عداوتها که انیاری بود

سرا زار دنیا بدعام خلق  
نایب است و دست او دست خدا  
بس خرابیهایی که معماری بود

و اما المجد از فکان و اما دیوار که هست غلامین تمهین برای دو کدول بستم نامم اوجرم و حرم و ایشان  
مستند فی المدینه در شهر مراد قریه مذکور است و کان تخت کتزلها و بود در زیر دیوار نجی برای ایشان  
و اگر دیوار بقیادی آن گنج ظاهر شدی و مردمان برداشتندی و کان ابو صالحی و بود پدر ایشان صالح  
نام او او کاغذ و گفتم اند میان ایشان و پدر صالح ایشان سعادت پدر دیگر بوده خدا تعالی ایشان  
بجهت صلاح پدر محافظت نمود فاراد بکت پس خواست پروردگار تو ان میلغا اشد بها آنکه برسند  
یتیمان بقوت و کمال رشت خود و سیخ جاکتزلها و بیرون آزند گنج خود را رحمة من ربک بخشیش  
از پروردگار تو و ما فعلت عن امری و نکردم آنچه تو دیدی از برای خود بکا بفرمان حق تعالی کردم که او خوا  
که گنج مستحقان رساند آورده اند که آن گنجی از زرقه بود و گویند که کتب علمی و شهر است که لوحی  
بود از زرقه و نوشته سبحة الرحمن الرحیم عجب میدارم که کسی ایمان دارد بقضا و قدر چگونه اندوین  
شود نگفت میدارم از آنکه گریست از آن حق چرخ خود را و تقب انکند و عجب است آنکه کسی که تصدیق  
مکمل کند چرخ خود در شان دانی گذرانند و گفت که از شخصی که ایمان دارد بجای بیامت برای چه  
غفلت و زرد و عجب آنکه از دنیای دنی و تقب حوال انقلاب باب و اند چرخ اول در و بند و لاله  
والله محمد الرسول الله ذلک این است تاویل ما لم تستطع حقیقت آنچه نتوانستی علیه صبر بر آن کردن  
صبر آورده اند که موسی و خضر علیهما السلام یکدیگر را و ادع کردند و هر یک وی مبتل آوردند محققان  
درین قصه سیار نکات و اسرار است خصوصاً صاحب بحر الحقایق در بیان مرید صادق و اشتیاق محقق  
بجبارتی خوش و تقریر و لکشی آورده و بعضی از ان در جواهر التفسیر باز توان یافت استی کلامه  
دنی مرصاد العباد فصل در بیان مقامات شیخی و شرایط و صفات آن قال الله تعالی فوجدا عبد امن  
عبادنا و علمناه من کدنا علما و قال التبی لایزال طایفه من امتی قایمین علی الحق لایضرهم من خذلهم  
بدانکه حق تعالی خضر را علیه السلام اثبات مقام شیخی و مقتدائی کرد موسی علیه السلام بمبریدی و تعلیم علم  
کدنی بر و فرستاده اند استحقاق شیخوخیت او خبر میدهد که عبد من عبادنا آیتناه رحمة من عندنا  
و علمناه من کدنا علما پنج مرتبه خضر علیه السلام میفرماید اولاً اخذنا من عبدیت حضرت که عبد من عباد  
دوم استحقاق قبول انا حضرت انبیا بیواسطه که آیتناه رحمة سیوم خصوصیت یافت رحمت خاص  
از مقام عبدیت رحمة من عندنا چهارم شرف تعلیم علوم از حضرت که و علمناه پنجم یافت دولت علوم  
کدنی بیواسطه که من کدنا علما این پنج رکن است که بنای اہلیت شیخی و استعداد اقتدائی بر آن است  
شیخ باید که باین خاصیت با مخصوص گردد و بعضی دیگر موصوف بود که شرح آن بیاید ان شاء الله  
تعالی تا شیخی را مقتدای نشاید اول مقام عبدیت است انما از حق آزا شود اختصاص  
عبدیت من عبادنا و نیاید و ساکت تا با خود سعادت و شقاوت خود پیوندمی نماید از ادبیت



بزرگان گفته اند هر چه در بند آتی بنده آتی و المکاتب عبدالمقے علیه رهم دوم قبول حقایق انبیا  
 حضرت است بواسطه و آن میسر نشود تا بکلی از حجب غایت بشری و روحانی خلاص گردید زیرا که هر چه از حجب  
 آید بواسطه آید اگر چه بعضی چنان نماید که بواسطه است چنانکه موسی بواسطه کلام می شنید و بحقیقت بواسطه  
 نبود گاه شجره واسطه بود که من الشجره ان یا موسی اتی انا الله و گاه ندا و صوت بودی که نودی من شاطی  
 الوادی الایمن و تفصیل این هر سه فهم نکند و معلوم باد که کلام حق تعالی حرف و صوت نداشت اما موسی  
 علیه السلام بواسطه حرف و صوت ندانید و اگر بواسطه توانستی شنید و احواله بصحبت خضر نکردی تا  
 بمقتضی آنکه این شیطع معی صبراً بقایای آثار صفات انسانی از آئینه دل موسی بحدی که در بند  
 نبوت خواجده را علیه السلام چون رنج حجاب بکمالتر رسید بود و حق بواسطه می یافت که نزل به الروح  
 الامین علی قلبک در شب سراج چون کشف الصدع حقیقه بود و واسطه از میان برخاست که فادحی  
 الی عبده ما اوحی سیوم یافت رحمت خاص از مقام عنایت و آن خاص الخاص ایا شد زیرا که برخورد  
 از صفت رحمت طایفه اند عوام و خواص و خاص الخاص عوام خواص بواسطه یا بند و خاص الخاص  
 بواسطه یا بند برخوردی عام از صفت رحمانیت است و آن مقبول و مردود یا بداند زیرا که رزق رحمت  
 و شفقت بر عیال کا فوسل است و آن از خاصیت صفت رحمانیت است اگر اثر این رحمت  
 بودی یکشبه آب بهیچ کافر ندادی بدینچه فرمود سبقت رحتی علی غضبی ازین معلوم بود و هم  
 ازینجا گفته اند یا رحمان الدنیا و برخورداری خواص از صفت رحمتی یا بواسطه قبول دعوات انبیا و متابعت  
 ایشان بنیم هشت بهشت یا بند و در آخرت که بتی عبادی اتی انا الغفور الرحیم و ازینجا گفته اند یا رحیم  
 الآخرة برخورداری خاص الخاص از صفت ارحم الراحمین است بواسطه چنانکه انبیا را بود ایوب علیه السلام  
 میفرمود رب اتی متنی الضر و انت ارحم الراحمین و موسی گفت رب اغفر لی و لاخی و ادرنا  
 فی رحمتک و انت ارحم الراحمین موسی علیه السلام بشارت نمود بواسطه از مقام عنایت که رحمة من  
 عندنا و از نتیجه تجلی صفات الوهیت و جواهر انوار بشریت و تخلیق باعلاق ربوبیت است چهارم تعلیم علوم  
 از حضرت بواسطه است و آن وقتی میسر شود که لوح دل را از نقوش علوم روحانی و عقلی و سمعی و حسنی و  
 بصری بکلی پاک صاف کند که تا این انواع علوم بر لوح دل او مثبت است شاغل دل باشد از استعداد  
 قبول علوم از حضرت موسی بواسطه اگر چه علم تورات از حضرت حاصل بود و لیکن بواسطه ألوح بود و  
 کتبنا له فی الألواح من کل شیء موعظة و تفصیلاً لکل شیء فایده صحبت خضر دیگر آن بود که تا دل موسی  
 نشایسته کتاب حق گیرد و رحمت ألوح از میان برخیزد و این مرتبه خواجده علیه السلام بود که فرمود  
 که اوقیت جوانم حکم و اقلیم قرآن از راه دل گردانند از راه لب که ارحم الراحمین علم القرآن پنجم تعلیم  
 علم لدنی بواسطه اگر چه تعلیم علوم از حضرت بواسطه تواند بود اما علم لدنی نباشد چنانکه در حق دان  
 فرموده و علمناه صنعة لبوس لكم لنحکم من بایسکم و علم صفت فره از علم لدنی نبود اگر چه از حق بود  
 و علم لدنی بمعرفت ذات و صفات حضرت جلالت اعلی دارد که بواسطه تعلیم و تفریق حق حاصل آید چنانکه  
 خواجده علیه السلام میفرمود عرفنا ربی و یافت این علم بدان حاصل شود که مرد از وجود بر آید



تا بدین زمان از لدنی خویش بدان حق انجمن تلقی این علم یا بدینا که خواجہ علیہ السلام فرمودند کہ  
وانک تلقی القرآن من لدن حکیم علیهم و موسی علیہ السلام میفرماید که هیچ ملکوت السموات و الارض من  
یولد مرتین انتہی کلامه و کیفیت این زادن هم بکلام او در شرح بیت همچو عیسی نیست بی زدن لیک  
بی فرزند نیست بمقتن شود ان شاء اللہ تعالی

گر تو عزت جنت خواهی بکمال بساز  
از کفش بریده طفله را اگر حشر درست

الشیح عز و عزت یکی است یعنی بزرگی و شرف و از محمدی مقابل آن و خواری بی مقدار است  
ولات آل یعنی سوال کن اشارت بآیه فان اتبعنی فلا تنالی عن شیء حتی احدث لک منه ذکراً  
اگر خضر پیغمبر بود در صحبت متابعت موسی را شرط کرده بود بآن یعنی خوی کن خضر حلقوم و نالی  
گلو محصل سنی اگر دل انکار و بی پیری را گذاری و خواهش صحبت این شیخ خضری در سرداری میباید  
که تسلیم و ترک سوال خوی کنی و چون و چرانی او اعتراض را یکسوی کنی اگر چه مثلاً قتل بی گنای که از  
کسایت ظاهراً زوی صادر شده بپیش از توقف بر تاول و حکمت پنهانی آن و اسن از دولت صحبت  
او بکنی و ایضا بیايد انت که این تسلیم و عدم اعتراض با اتفاق همه مریدان صادقین مشایخ محققین  
خضری هم باشند مانند شیخ ما خواه نباشد چنانکه بالا در شرح بیت سابق مشرح شد و همچنین  
مولانا رومی در فتوی فرموده

نظم

چون گشتی پیر بن تسلیم شو	همچو موسی زیر حکم خضر و	صبر کن در کار خضر بی نفاق
تا گوید مرتزدا فراق	گر چه گشتی بشکند تو دم مزان	گر چه طفله را کشد تو مؤمن
هر که او مر پیر یا خد زیر ست	رشتنای دید از ظلمت بر	شرط تسلیم است بی کار و راز
سود نمود در ضلالت ترک تاز		

و کذا فی مرصاد العباد فصل یازدهم در بیان شرایط و صفات مریدی قال اللہ تعالی فان اتبعنی فلا تنالی  
عن شیء حتی احدث لک منه ذکراً و قال النبی علیہ السلام علیک بالسمع و الطاعة و ان کان عبداً  
جسماً بعد اذ ادت و دلتی بزرگ است و تخم حله عادت هاست و بعد بیان بیطی هم در ادوات بر کتاب  
مذکور است که چون این تخم ادوات در زمین دل کسی افتاد باید که آنرا غنیمتی بزرگ شمرد و آن مهال غنیمی را  
عزیز دارد و او را غذائی مناسب بدو آن غذا بحقیقت جنه و رستمان و لاییت مثل نخ نیابد زیرا که  
تخم ادوات بر مثال طفله است نوزاده غیب غذای او هم از پستان اهل غیب تعان داد پس بطلب  
شیخ کمال بر خیزد اگر در مشرق نشان دهند یا در مغرب بخدمت او متک کشد و تسلیم تصرفات  
شود و اگر بخدمت او بوالجعی نماید بشارت علیکم بالسمع و الطاعة مطاعمت نماید و کار فرماید که  
اگر در تصرف باشد او را به از تصرف خود باشد و فرموده ان کان عبداً جسماً که اگر تصرف باز آن  
باشی که در تصرف خود فی روضه الاجاب در همین سال یعنی در سال معراج بیعت العقبة الاولى و انعقد  
گویند که دوازده نفر از اهل مدینه و موسم حج بزیارت کعبه میبکشد آمدند و عباده ابن الصفا از آنجمله بودند



عقبه بالسرورات نمودند و صحبت کردند از عبادت بن صامت بصبحت رسید که گفت باینها رسول الله  
صلی الله علیه وسلم علی السمع والطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکروه فی التفسیر القشیری قال الله تعالی انتم رسله  
ان تاتوا رسولکم الا بیه ان بنی اسرائیل اذ و اموسی فنهی المسلمون عن فعل ما اسلفوه وامروا بمرعات حشمة الرسول  
بنایت یابنیه فی الامکان نکالوا بحضرت که کان علی روهم الکثیر قال الله تعالی وتقرروه وتوقروه وحسن  
الادب فی الطاهر عنوان حسن الادب مع الله فی الباطن ودر اجبار العلوم حجة الاسلام امام محمد غزالی تواضع  
تسلیم ترک سواش از وقت از وظایف متعلمین شمرده خواه آن متعلمین مرید شمسند یا باشند که قال  
الوطنیة الثالثة ان لا یتکبر علی العلم ولا یتأمر علی المعلم بل یقی الیہ ذمام امره کله فی کل تفصیل وید عن النصیحة  
او همان المرید الجاہل الطیب المشرق الحاذق وینبغی ان یتواضع لعلمه ویطیب الثواب الشرف بحذمته قال شیخ  
صلی زید بن ثابت علی جنازة فقربت له بقعة لیرکبها فجاء ابن عباس وهو اخذ برکاه فقال یتدخل یا بن عسمة  
رسول الله فقال هكذا امرنا ان نفعل بالعبیة نیتنا وقال النبی لیس من اخلاق المؤمنین الملق الا ان یتطلب العلم  
فلا ینبغی ان یتکبر علی العلم ومن یتکبر علی العلم ان یتنکف من الاستفادة الا من المرقومین المشهورین وهو  
عین الحماقة فان العلم سبب النجاة والسعادة ومن یطلب مهربا من شبح ضار فیرتبه لا یفترق ان یرتبه  
الی المهرب مشهورا واما الی ضراوة سباع النار بالجبال بالنداشد من ضراوة کل شیء فالحكمة خاتمة المؤمن ینتبهها  
حیت یظفر بها ویقلد المنه لمن الیہ کایا من کان ولذلک قبل العلم حرب للمتعالی کالسبیل حرب للمکان  
العالی فلا ینال العلم الا بالتواضع والقار السمع قال الله تعالی ان فی ذلک لذكری لمن کان له قلب وافی  
السمع و یوشهید و کمحی کونه ذالقب ان ینکون قایلا للعالم فینبأهم لا تعینہ القدرة علی العلم حتی یلقی السمع  
و یوشهید خاطر القلب یتلقی کما یلقی الیمن الاصفیاء والفرغة والشکر والفرح وقبول المنه فلیکن التعلیم  
لعلمه کما من منه ثالث مطر عزیز افتشربت جمیع اجزایها وادعنت بالکلیة لقبوله وجماع ارشاد المعلم  
علیه بطریق فی التعلیم فلیقلد ولیدر رایه فان خطا مرشده الفقه له من صوابه فی نفسه اذ التجربة یطلع علی  
دقایق استغریبها مع انه یعظم نفعها فکرم من مرید من مجرد الی الجاهی الطیب فی بعض اوقات الحرارة  
لیرید فی قوته الی حد یحتمل صدمة العلاج فیمس من خبیره له وقد نبه الله تعالی بقصة الخضر والموسی  
حیت قال الخضر انک ان یتطیع معی صبرا وکفیت نصیر علی المخطیة خیر اثم الشرط علیه السکوت  
وان تسلیم فقال فان اتبعته فلا تنی عن شیء حتی احدث لک منه ذکرا ثم لم یسیر ولم یزل  
فی مرارة مجاولا الی اذ کان ذلک سبب فراق بینهما وبالجملة کل متعلم یتنبه لنفسه برایا واحتیارا  
وراء احتیار المعلم فاحکم علیه بالاحقاف والخسران فان قلت فقد قال الله تعالی فاسئلا اهل الذکر  
فالسؤال باموریه فاعلم انه کذلک ولكن فیمابا من المعلم فی السؤال عنه فان السؤال عما لم یبلغ رتبة  
الی فهم مذموم ولذلک مع الخضر موسی عن السؤال الی ذی السؤال قبل او انه فاعلم اعلم بما انت الیه  
وبابوا ان الکشف والملم یدخل اوان الکشف فی کل درجته من مراتب الدرجات لا یدخل اوان السؤال  
وقد قال علی ان من حق العلماء ان لا یتکثر علیه بالسؤال ولا تعین فی الجواب ولا تلج علیه اذ اسئل  
ولا تأخذ بثوبه اذ انقض ولا نقش له سرا ولا تقابن عند احد ولا تطلبین عشرة وان ذل قلت



معدن و علیک ان توقره و تعظمه ما دام یحفظ امر الله و لا یجلس امامه و ان کان له حاجه سبقت القوم  
 الی خدمته در فتاوی آورده است که هر که انبیاء را و علمای را بنظر حقارت نگرداند و ایشان را با نیت کند کافر  
 شود و در خلاصه آورده است که واجب است متعلم و حق است مرستاد را بر سر شش چیز اولاً استناد را بنام خود  
 دوم بجای استناد نشیندن در حضور و نه در غیبت سیوم بوقت شش شستن پیش روی بدو زانو بپوشیدن چهارم  
 پیش روی نهند و پنجم در وقت سخن گفتن آواز خود بر آواز استناد بر ندارند ششم آنچه فرمایند قبول  
 کند و در شرع آورده است که لا تتبع ذلّه و لا سفور پس روی استناد بغیرش او کند و قصه موسی و حضرت علیه  
 السلام یاد آرد و محاکمه سازد و استناد را خدمت کند بمال جهان و چون بخانه او رود و آواز کند و منتظر باشد  
 بیرون آمدن او و قال الله تعالی و لو انهم صبروا حتی تخرج الیهم لکان خیراً لهم پیغمبر علیه السلام را آوازی  
 کردند پس مجرات فرمان رسید که این بی ادبی است اگر صبر کنند تا بیرون آید پس آینه خیر ایشان باشد نقل  
 من العده و فی شمایل الاتقیاء کمال مرید است که اگر از شیخ قوی فعلی بدو وجود آید که آن بظاهر خلاف ثبوت  
 و طریقت نماید مرید باید که بد عقیده نشود و اعتراض نکند بر کثرت بینی و ناهمی خود حمل کند چنانچه حضرت موسی  
 را گفت فان اتبعته فلا تنی عن شیئی حتی احدث له ذکر اچون حضرت کنی شکست و پیچیدگی داشت و دیواری  
 بی مزد عمارت کرد مگر موسی را طاقت نماند پرسید که این چرا کردی مگر حضرت گفت هذا فراق بینی و  
 بینک پس کمال مرید آن باشد که بر قول و فعل شیخ اعتراض نکند تا موافقت حقیقی با شیخ نیاید و معنی  
 علیکم بالسمع و الطاعة را بر لوح دل ثبت گرداند و نظر بکند در آنکه خواجه احمد بن هاشمی را چون حادثه کردند  
 خود کان پیش آمد هر از مرید حساب سجاده بد عقیده شدند مگر فرید الدین عطار را بلکه ایشان را گفت که موافقت  
 نکنید علماء آن عهد خواجه فرید الدین عطار را کفیر کردند که در کفر موافقت مینمائی خواجه گفت اندوی شرع  
 همین اند که شما میفرمایند فاما و صدق ارادت بجنات مرید بجنات پیر و پاک مرید بهلاک پیر باشد و ملای  
 اینجا که نصیب خوب بکشتان بخشند  
 قیمتی بمن بر بند پیرستان بخشند  
 گر نیک نیم مرا از ایشان دانند  
 و در بد با شتم مرا بدیشان بخشند

همه مریدان خواجه احمد نظر بظاهر کردند و خلاف امر دیدند خواجه فرید الدین عطار بدیده باطن نفاذ حکم پیر  
 دید و برتری و معامله که حق با شیخ بود آنرا معاینه کرد و موافقت نمود

اورست حضرتی دازان در خاطرش گیر و قرار  
 ز آجاری هر گجا آوازه جوهر شد است

الشرح درین بیت اشارت بیک شمه که میخ حضرت که بیشتر مقام در جوار آبهای جاری  
 میکردند و میفرمودند که اینکه قرار خاطر من جز بر آبهای جاری میباشد بواسطه نسبت با بنحضر که اینکه  
 مواضع اکثر گذرگاه او میباشد و لهذا چشمه را بدست مبارک خود از خشن حاشاک پاک میساختند و در  
 مواضع که آب جاری از بلندی بغیر و میرفتی تا ودان هائی مانند که اینجا غسل کردن استاده بی تکلف و  
 میداد و شنیدن آواز جرجر او نیز خوشحال میشاخت و دیدن صفائی آواز اینجا نیز فرح می بخشند اکثر اوقات  
 این حدیث میخواندند که انظر الی الماء عباده و گاهی این بیت را نیز در زبان میرانند و بیلت



نشین بر لب جوی و گذر عمر بهین  
این شایسته جهان گذران مار بس

و توفیق شواله النبوة از آنجمله یعنی از جمله معجزات آنست که درین آبی بود هر که از آن آب بنخورد البته بمرد  
رسول آن آب پیغام فرستاد که مردمان مسلمان شدند تو نیز مسلمان شو آن آب مسلمان شد دیگر هر که از آن  
آب بنخورد و بر آب میگرفت اما نمی خورد ایضا اگر چشمه یا صفت یا نیت مساجد است میکردند و در مشغول  
آن تا بجا نرایی بیان کثرت ثواب ترغیب میدادند و یکبار در قریه آمدم بمیکسری عصا سنگلاخی بشکافتم جو  
کند که بمرد آب آن نفع زراعت مردم بسیار را و گرداگرد آن سنگ چند صفت با هم مسجد است میکردند  
و در حی آن دو ماهی اینجا ملازمت کردند و وظایف و زینة اینجا ادا میکردند و حالا آن موضع بمین قدیم  
مبارک آنحضرت وظایف خواندن ایشان مقام غیبیان پاریشادند و در نیوقت با هم پیره بل شهرت  
یافته و حضور دل در طاعت عبادت بسیار مجرب گشته و یکی از مخلصان آنحضرت تفکر کرده که من یکبار اینجا حضرت  
حضرت را دیدم از زبان مبارک دشنامی حضرت محمدی و ترغیب متابعت او و فضیلت عبادت آن موضع  
بسیار شنیدم و الله اعلم به  
المن

هر سحر که بود غنای لازمش در سال ها

قلب روح و سیر او زین وی مظهر شد است

الشیخ و توفیق مناقب الایمینیة الکوئی رحمه الله علیه و من ورعانه کان یغتسل کل يوم بماء مویته  
و در او ادب شیخ معین الدین چستی قدس سره مذکور است که اگر بتواند آخر شب متواتر غسل کند که بمقتضی  
بعضی مشایخ بجای وضو غسل میکردند و می گفتند که طهارت ظاهر و باطن باین طریق زود حاصل گردد و آنحضرت  
مذلوله و دوام بر کتبه علی المخلصین میفرمودند که مرا تا قریب سی سال در آخر شب غسل و طیفه بود و برای  
آنکه در روز نیز گاه دو بار کرده میشد و وقتی در قریه نازل میباشند و اینجا چشمه را خاصه برای غسل  
در حجره گرفته بودند فقیر میدیدم که اکثر اوقات اینجا هر روز چند بار غسل میکردند و در آشیای علی کلمه شهادت  
و کلمه تحمید و کلمات استغفار و آیات توبه بسیار میخواندند و بیان فضیلت این غسلها بسیار میکردند و میفرمودند  
که این عبادتیکه در هر دینی مقبول است از برای تطهیر باطن بسیار تاثیر دارد و میفرمودند که در وضو و وضو  
نور علی نور است ثابت شده نبض حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور پس غسل بر غسل نیز نور علی نور  
باشد قیاساً علی هذا الحدیث با آنکه وضو نیز در غسل حاصل میشود و میفرمودند که مداومت غسل هر  
سحرگاهی بی ناعه برای صحت تن نیز فایده بسیار دارد و یو چند آل نام مردی مخلص بود که مبتلا بود بدرد  
شکم از سردی طبع او را هیچ دار و سود نمی کرد اتفاقاً روزی بحرم آنحضرت رسانید ایشان فرمودند  
که در هر سحرگاه باب سردی غسل کرده باشی ان شاء الله تعالی امید است که حق تعالی ترا صحت بخشند سردی  
طبع تو بکرمی مبتدل شود پس چون وی بفرموده آنحضرت برین مداومت کرد آن گرفت آن درد و رفع شد  
و ببالای ملازمت نمود تا مزاج او با اعتدال آمد و بکلی صحت یافت و همچنین چندین دیگر را که برای دفع  
همین درد فرموده بودند سودمند آمده و کذا لک چند میرید که خاصه برای عبادت و توفیق قلب فرموده  
اند چند سال است که برکت بغض مبارکش توفیق مداومت بر آن یافتند و میبایند و نیز میفرمودند که من



در اوایل در زمستان که جو بهای پنج بسته بود و بجام رفته حمامیان در نکشاند و بدرون راه نذرند  
 که بنور نیم شب استاید که تو زود باشی بیاین بهانه در آمده اشیا مارا بسیری هر چند الحاح کردم  
 قبول نکردند ترسیدم که در تخریبگاه شود سدان باب کرده بر لب جوی مارنتم پنج بسته بود شکستم  
 در میان آب ده غسل کردم حق تعالی مرا در آن مشقت و بیقراری بطهور سکنیه تجلی نکین داد و بقدر  
 کج گنج عطا کرد پس قن و خیزان حجة خاتمه آمده بعد از آن سوگند خوردم که هرگز بجام نه در آیم  
 بعد از آن همیشه این غسل باب سرد میکردم اکثر در بهمان جوی بعضی محله از این میفرمودند که غسل باب  
 کرده باشید که بسیار فضیلت دارد و از حمام رفتن نفرت میدادند در ترغیب الصلوة و در بعضی کتاب  
 معتبره فقه مذکور است که جمله غلبا و وارده چهار فضیلت است یکی غسل بعد از آل منی بشهوت در بیداری  
 یا در خواب که آنرا احتلام گویند دوم غسل بعد غایتان حشفه در فرج اگر چه آب منی نه بیدار شود غسل  
 بعد حین چهارم غسل بعد از نفاس و چهار رست است یک غسل در جمود و غسل سوره عرفه بنیوم غسل عیدین  
 چهارم غسل احرام حاجیان را و واجب است یک غسل میت که در حق زندگان واجب است و مرده پیش از  
 تکفین و بجزیه غسل دهند دوم غسل کافری که جنب سلمان شود و متح است یک غسل کودک که ببال بالغ  
 شده است دوم غسل کافری که جنب نباشد پس اگر کسی گوید شکها شروع بهمین دوازده است و غلبا یک  
 دروای این اوقات سالک از مداومت بر آن بینماید چگونه است گویم که این دوازده غسل که مقرر  
 اند عام است مرعوم و خواص و ادا و رای این غلبا دوازده غلبا بسیار است که خاص است مرعومیت را  
 و صاحبان احتیاط و اهل سلوک اچنانکه غلبه در وقت توبه و ارادت می کنند و نیز در وقت تجدید توبه و ارادت  
 و در وقت اخذ تلقین و ذکر از مشایخ و در وقت احرام بستن بر یارت مشایخ و غسل نذر و غسل نیت جهو  
 الحضور و غسل نور علی نور و غسل بعد عطلت و غفلت و غسل نیت دفع خواب غفلت بعد از بیدار شدن  
 و مانند این چنانکه در عوارف المعارف در باب انتباه مذکور است فالاستعمال الطهور امر شرعی که تاثیر فی  
 تنویر القلب یاد الوجود الذی هو حکم الطبیعی الذی له تاثیر فی تکدیر القلب فیذی سبغی ربه با الظلمة ذلک ولهذا  
 رای بعض العلماء الوضوء حماسته انوار النساء و حکم الی حنیفة بالوضوء من القنوة فی الصلوة حیث بآه  
 حکما طبعیا جالب لاشم و الاشم حبس الشیطان حتی کان بعضهم یوضا عند الغیبة و الکذب و الغضب لظهور بعض  
 و التصرف الشیطان فی هذا الموضع لوان المتحفظ المراسی امر ارق الحاسب کما اطلقت النفس مباح  
 من کلام او مساکنه الی محال الناس او غیر ذلک مما هو یحرم منه تحلیل عقد العزمیة کالموض فیما لا یعنی قولاً  
 و فعلاً عقیب ذلک تجدید الوضوء ثبت القلب علی طهارته و لکان الوضوء لصفاء البصیة بمثابة بعض  
 الذی لا یرزق تحفه حرکتی بکلیه البصر و یعلقها الا العالمون ففکر نیتک علیه تجد رکت و اثره و لو غفلت عند  
 هذه التجددات و العوارض و الانتباه من النوم کان ازیدی تنویر قلبه و لکان الاجدرا ان العبد یقتل کل  
 فضیلة باذلا محموده فی الاستعداد و المناجات الله تعالی و یکید و غسل الباطن لصدق الایمانه قال ابی  
 تعالی من یبیین الیه التقویة و اقیمو الصلوة قدم الایمانه للدخول فی الصلوة و لکن رحمة الله و حکم السهل الحجة  
 رفع عن الحرج و عوف بالوضوء عن الغسل و عا زاد مفرضات بوضوء واحد لمخرج عن عامته الایمانه و الخواص



واهل العزیمه مطالبات من بوالهنتهم بحکم علیهم بالاولی و تلخیصهم الی سلوک طریق الاعلی و البیضانی الیه  
 الخامس و الثمانون و فیلک الخواص فی جامع الری فی وسط الماء و ذاک انه کان به علة البطن کما انما  
 للحاجة فدل الماء و غسل فدخل مرة و ثانیة کل ذلک لحفظه علی الوضوء و الطهارة و فی منقح الجنان از خلا  
 الحقایق مردی پرسید عالمی که خبر کن مرا تا متجاشو و دعای من پس آن عالم ویر گفت که لقمه حلال  
 بخور و لباس حلال پوش پس عاکن تا به بینی اجابت را پس هر دو سوال کرد که گفت درین زمان  
 حلال کجاست پس آن عالم گفت او را که در کناره آب پاک عالمه بیرون کن و درون آب بر و در آن آب غشی بخور  
 و آب باستر خود کن پس تو حلال خوده باشی و حلال پوشید پس در آن غسل بخواه هر چه میخواهی بیانی فی خلاصة الاحکام  
 فصل در فضیلت غسل بدان اسعدک الله که اول سبکه غسل کرد از جنابت مهتر آدم عبود چون از بهشت بدینا  
 آمد او را با خواص صحبت شد جبریل آمد گفت ای آدم بر خیز خوشتر از التوی جبریل غسل کردن آموخت چون  
 غسل کرد گفت که یا جبریل فرمان خدا یتعالی بجا آوردم و غسل کردم مرا هیچ ثوابی هست جبریل گفت بشمار هر چه  
 که بر اندام تست ثواب عبادت یکا الم تر حاصل شد بهر قطره که بر اندام تو گذشت خدا یتعالی فرشته  
 آفرید که تا قیامت مر خدا یتعالی عبادت کند آنهمه ثواب عبادت وی مر تر است مهتر آدم گفت این  
 ثواب خاصه مر است جبریل گفت ترا و فرزندان تراست هر که غسل کند چنانچه تو کردی اما این ثواب و ثقی  
 بود که از حلال باشد و اگر از حرام غسل کند بهر قطره بنده نویسد و زمین بنا کند و در غسل جنابت تاخیر و اندازد  
 چنانکه نماز فوت شود زیرا که در روایتی آمده است ثواب غسل وقتی یا بد که نماز فوت نشود انتهی کلامه و بانه  
 و انت که جنابت احتلام یا تری را نیز شال است پس موافق این است که آنچه آنحضرت محمد صلی میفرمود  
 که چون غسل کنندگان دنیا داران جهان نور در بخت غسل احتلام بیند تنها کنند کاش در دنیا بروقت محکم  
 میشدیم تا اینجا بدان سبب لها میکردیم و اینجا اینچنین ثواب جزئی که می یا قسیم پس غسل کردن در دنیا غنیمت  
 شمارید بهر تقریر که باشد و بعد احتلام بلا عمل نیز غسل کرده باشد چنانکه مذکور است از برای یافتن  
 این ثواب از برای احتیاط و احتمال منی و خشک شدن آن بواسطه حرارت طبع و کثرت خواب نیز فرمودند که در آن  
 خواب چنین بواسطه تصرف شیطان است و غسل کردن برای دفع لوث شیطان لازم سالکان آرزو  
 را در روز غسل کردن و آب باشد گمانی که از عبادت کو غسل الصائم فدل الماء اذانه لاشی  
 علیه ان صبیبه معتدراً فعلیه القضاء لان وجه الاول لم یوجد القطر لا صورة ولا معنى لان الماء لا يتعلق الصلح  
 لوصوله الی الدماغ و فی الوجه الثانی وجد الاقطار المختار انه لاشی علیه فی الوجهین فی الجامع الصغیر الحانی  
 لو أصبح جنباً جاز صومه و قیه ایضا و ان احکم فی نهار رمضان لا یفید صومه و فی الروضة اذا اخر الصائم غسل  
 الجنابة حتی تطلع الفجر لم یفید صومه عندنا و قال سعید بن جبیر لا یجوز صومه قلنا ما قالت عائشة رضی الله  
 عنها کان النبی صلی الله علیه و سلم یصبح جنباً من غیر احتلام ثم یتیم صومه ذلک فی رمضان و فی  
 الجامع الصغیر الحانی اذا تمضمض و استنشق لا یفید صومه لعدم الوصول الی الجوف و فی الکبیری لا یأس  
 للصائم ان یتنقع فی الماء او یصب الماء علی رأسه و علی وجهه هو المختار لانه لیس فیہ تعبر الصوم علی الفاء  
 و فی النصایب یأس للصائم ان یتنقع فی الماء او یصب علی بدنه و وجهه و رأسه و ان یتلفظ بالتواضع لیس







بترغیب الصلوة ودر خیر صحیح آمده است قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی باذان واقامہ ما  
صلى الا ملک من معنی این حدیث چنان بود که رسول فرماید که هر که نماز قضا کند بی بانگ نماز و اقامت بهمان  
دو فرشته که کاتب اعمال و نیکو بوی اقتدا کنند فرشتگان مناجات کنند آنها پروردگار را و از فضل و کرم  
تو محویم از صغیر و کبیر و این بنده آلوده گناه است ما اقتدا بوی چگونه کنیم خطاب حضرت رب  
العالمین در رسدای فرشتگان بارگناه از بنده من بردارید چون فرشتگان بگیرند باز خطاب رسید  
ای فرشتگان بنده من از گناهان پاک شد شما پاک اقتدا بوی کنید پس اقتدا کنند چون نماز تمام کنند و  
فرشتگان باز مناجات کنند آنها پروردگار این بارگناه باز گردان او بنیم فرمان کریم حضرت کریم مطلق  
در رسد که کریم مطلق ما نیم و کرم بی نهایت صفت است از کرم عظیم ما نسزد که بارگناه باز گردان صغیر کریم  
باز برگردان وی انیم بارگناهش بخونخ اندازید تا بسوزند و بنده من بغایت حضرت من پاک بگردونی العواقب  
ردی انس بن مالک ان قال ما من صبح ولا روح الا بقاع الارض ینادی بعضها بعضا لعل ربک احدی  
علیک او ذکر اللہ علیک من قال لا فاذا قالت نعم علمت ان لها علیک بذلک فصلا و ما من عبد ذکر اللہ  
تعالی علی بقعة من الارض او صلی علیها الا شہدت بذلک عند رب و کیت علیہ یوم بموت و فی مرصاد و یاد  
پیغمبر بگوید چرا بخجوت و طاعت مشغول گشتی پیش از وحی یکفته و دو هفته و نیز یک نای در روایتی می آید که  
این ضعیف بخلوتخانه خواجه علیه السلام بمکه بگوید چرا زیارت کرده است غار است در آن کوه سخت بارخ ایتی  
کلام و بیاید دانست که درین بیت اشارت بمضمون آنچه حضرت محدومی بذله میفرمودند اگر چند جسد  
من با مردم مستانس است ولی روح من بدینیکه لایق است شب روز در میدانها و بر کوه ها و بر کنار  
آبهای روان همراه غیبیان در سیر میباشند و لهذا از احوال مخلصانیکه در اینجا میباشند مطلع میباشند  
و ازین سوی ایشان نیز بقدر خلاص صفای باطن در آن موضع رامی بینند و اکثر میل خاطر من بدان  
باشد که بقالب صوری هم اینجا باشم ولی مصلحت وقت نیست در بودن من بطن هر میان مردم نیز  
حکمتی است و شہوت است آنکه بقدر فراغت و امنیت بطن هر جماعتی از مخلصان همراه گرفته و در تاپستان  
به ایلاغات کوستان می نشینند میان امکان حصول کرامت مذکور بقاعده اصطلاح صوفیه مثله  
مشتمله آن درین ماده در شرح ابیات امثله تاثیرات تجلی قدرت مشروح خواهد شد ان شاء اللہ تعالی  
پوشیده نمائند که این خصلت بعینه خصلت خضر است علیه السلام که با وجود شهرت آنکه همیشه مسافران  
و عا جزان را راه مییابید و دستگیری میکند و شناسگان را بادی حج آب میدهد و در نظا هر نیز بجای متاهل  
می باشند بقالب صوری با فرزندان و زن زندگانی کنند گنجینی کند که ایشان او را همچون سایه مردم  
پندارند و اطلاع بر آنکه او خضر است و شعور بر احوال سنییه او ندارد چنانکه در خلاصه المناقب ملاحظه  
است که حضرت سیادت قدس سره میفرمودند که حضرت خواجه خضر علیه السلام دیده شده است که در کرانه  
محیط عربی خواسته است و ده فرزند شده و عروس فرزندان خبر ندارد نمکه که خدای خانه ایشان خضر  
المحقق اشارت دوم آنکه نسبتی دیگر آنحضرت را در استفاد و تقاضا بعینی پیغمبر است و ذکر بعضی مقامات  
در ریاضات و بمسبب استفاد فایده گرفتن یعنی نصائح حکم شنیدن و آداب آموختن و تقاضا

۱۳ اگر با ملک نماز و اقامت گوید بران و بدین حدیث است



فیض گرفتن یعنی ترقی که بحمد و تاثیر صحبت فیاض حاصل شود +

هم دی کردش مشرف بهدی روح حق  
هم دلم اوزان شفا بخشا و جان پرور شدت

الشرح دوم اول وقت است یعنی ایضا وقتی دوم دوم معنی فیض مطلق است یعنی هم فیضی و هم صحبتی و هم  
سیوم معنی فیض مقتصد است که مستعمل در دعا محصل معنی یعنی با وجود سببیتین مذکورین آنحضرت را تربیت  
عیسی پیغمبر که مشهور روح القدس است نیز هست زیرا که وقتی او را تشریف هم صحبتی روح عیسی نیز حاصل شد  
پس هم از او یعنی از برکت صحبت مرتبه که اهل نسبت تاثیر بهدی فیاض او و دعای او چون هم عیسی شفا بخشند  
امراض قلوب جان بخش اموات غفلت شده است بلیت

گر ندانیم خواهی در من فیضی دردم من مرده صد ساله تو جان سیحانی  
یا شفا بخش اینده مطلق امراض و جان پرور مطلق اموات شد است چنانکه در شرح آیات امثله تاثیر تجلیات  
صفاتی مشروح خواهد شد چون بیان مشبه که در شیخ بود حواله آینه کرده شد اینجا بیان مشبه بکردم  
که هم عیسی است از تفسیری نقل کنیم تبرکاً و اعتقاداً للتحقیق فی التفسیر الکاشفی قال الله تعالی و یعلمکما  
و الحکمۃ و التورۃ و الانجیل و رسولاً گردانیده شد عیسی فرستاد بحق الی بنی اسرائیل تسوی فرزند ان یعقوب  
پس سخن گوید عیسی یا ایشان ای آنکه من قد جئتکم بحقیق آمده ام بشما بآیه بعلا متی من بهکم  
از نزد پروردگار شما و آن علامت گواه رسالت من است و مراد از آیت چیست آنکه فرود زاری که فرج  
آیت ذکر میکند ای اخلاق کلمه بدستیکه من میدارم و تصور میکنم برای شما من الطین از گل کفشیته  
الطیر مانند شکل مرغی فالخ فیه پس میدم در آن مرغ از گل ساخته فیکون پس گرد آن گل مصور طیراً  
مرغی زنده پرور از کنده باذن الله باذن خدا یا بمشیت او گویند بشکل خفاش مرغی از گل میساخت  
و بدست گرفته فیض درو میداد بقدرت ربانی طیران آغار میکرد و میان آسمان و زمین پرواز می  
آمد و گفته اند در نظر مردم میسرید و چون از نظر خلق غایب شد مرده بر زمین می افتاد علامت دوم  
و ابروی الاکمه و بینا میکرد انهم نایبی مادر زاده از غفلت و علامت سیوم و الابرص و پاک میساخت  
شخصه را که بعلت برص مبتلا باشد از مرض او و چهارم و احمی الموتی و زنده میکنم مردگان را باذن الله  
بفرمان خدا آنکه اگر کلمه برای دفع تو تهم الوهیت است زیرا که وقوع اجیا از مخلوق صورت زنده و مفسران  
بر آنند که عیسی چهار مرده را زنده کرد یکی از ایشان سام بن نوح است که قریب چهار روز از سال از موت  
او گذشته بود و علامت پنجم و انبثام و خبر میدهم بشما بآیات کالون با آنچه شما میخورید و مانند خروار  
و آنچه ذخیره می کنید فی بؤکم در خانه های خویش مشهور است که در کتب باکو دکان گفتی که آبا و اعمای شما  
فلان طعام خورده اند برای شما فلان چیز نهاده اند ایشان بجهان آمدندی و کیفیت ماکولات و در خرات  
باختندی آن فی ذلک بدستیکه درین خرج معجزه لایه کلمه مرشماره دالالتی بر صدق مدعای من  
ان کنتم مؤمنین اگر استیداد در دارندگان که این معجزه است یا ایمان آورندگان که من پیغمبرم بیان  
کیفیت صحبت عیسی با شیخ ما آنست که میفرمودند که مراد از ایل سادس هذب قوی بوده و دایم صراط



و بقراری امید استم چنانکه بایش غافل مرده دل الش نمیگرفتم و از صحبت ایشان چون شیر و پلنگ  
 ترسان و پراسان شد روزها متناوب در بر اینها می بودی و از آبادانی دور در گنبد با و مساجد کهنه و طواف  
 خود مشغول میبودم و شبها اکثر بزیارت مزارات میرفتم و در آشنای آن اوج بعضی اولیا بر من مکتوف  
 میشد و از ایشان نصیحت های مناسب شنیدم و با ایشان انسی میگرفتم تا اتفاقا شبی نزد یک مزار  
 شهید امیر رسیدن بلا دوری اعطاه الله النور و الشور مردی نورانی سفیدریش از مقابل راه با جمعی از  
 خاصان حضرت که پیداشد و بشاشت تمام بمن سلام کرد و بشفقت تمام مصافحه بمن کرده و در  
 فصلی مشغول شد که نمی از آن این است که مناسب حال مرا غیب آن افعال فرمود که در زیارت نبور  
 فضایل و نواید بسیار است خصوصاً در شب هر که درین مداومت نماید حق تعالی او را مرادات و وجهانی  
 حاصل کند و سعادت جادوانی عطا فرماید بعد از آن غایتش و من همچنین میرفتم تا از هر طرف از زبان  
 اولیا اینکه در آن صحبت حاضر شد بودند و از اوج آن مزارات می شنیدم که میگفتند مبارکت باد  
 که صحبت با کسی روح الله کردی و در روز ملا محمد و و امیری که در آنوقت مجذوب و مخلص من بود  
 نیز ازین حال چنین اخبار کرد و مجذوبی دیگر برهنه در کوچه های شهر میگشت چون در آنروز مراد دیدند  
 گفت که مشب صحبت خوش با عیسی کردی ایضا در آن آوا ان فقیر ناظم در جمع این بیات مشغول بودم  
 بی بی نور که منکوحه خواجه شریف کنانی و مرید مخلصه آنحضرت است و صاحب اقعده هم هست شبی  
 در واقعه دید که جمعی از صلحا او را ترغیب بعبادت آنحضرت میدادند و بیان اوصاف کمالش باعث بر  
 شکر آن نعمت میشدند و در آشنای آن میفرمودند که فلان کس شیخ تو بزرگ کسی است احوال او  
 بر کس نمیداند و قدر او بر کس نمیشناسد وقتی بشف صحبت متبر که عیسی نیز مشرف شد است و  
 همچنین بیان سایر احوال با کمالش کردند و آن مخلصه تا آنوقت این بیان از زبان کسی نشنود بود  
 در همان شب حضرت محمدی مد ظله در خانه خود باخبار غیب فاف آن حال شده علی الصبح  
 برادر من حاجی زین الدین را بجهنم فرمودند که بی بی نور امشب چنین واقعه دید که میخواهد که آنرا  
 بعارض کند و خاطر او منتظر اجازت است بر و او را بگو که آن واقعه بیان واقعی است و حق تعالی  
 پیش از گفتن او مرا معلوم گردانیده است اگر بوس زیارت من دار و بیاید چون این را بشنید با خلاص  
 تمام آمده همچنین تقریر کرده و الله اعلم و سوال اگر کسی گوید که عیسی بر آسمانست خدمت شیخ  
 در دنیا بر زمین صحبت اهل زمین با اهل آسمان چگونه صورت بندد جواب آن بحد وجهی توان گفت  
 و الله اعلم وجه اول حق سبحانه و تعالی اروج انبیاء چنان قدرتی فرموده که بفرمان او از برای  
 مصلحت و حکمت در یک ساعت از آسمان بر زمین می آیند و در وقت از زمین بر آسمان برآیند  
 چنانکه مشهور است که چون مصطفی صلی الله علیه و سلم در شب حراج در مسجد اقصی که بر زمین است و کاف  
 نماز گزار و همه دنیا با و اقتدا کردند و عیسی و ادریس علیهما السلام که مشهور السکوت در آسمانند نیز این  
 حاضر شدند و اقتدا کردند و چون بر آسمان برآمد بعضی انبیاء که در مزارات زیر زمین آسوده اند  
 ساعت بر آسمان دید بیان شوق اول در روضه الاحباب و روضه که پیغمبر فرمود صلی الله علیه و سلم



که چون بمسجد انقی رسیدیم جبریل مرا از براق فرود آورد و از آنجا حلقه در مسجد که انبیای ماقدم  
 مرا کتبش بر آن حلقه بستند بست و بمسجد انقی فرآمدیم جماعتی از انبیاء و بروایتی ارواح ایشان  
 دیدیم سلام کردند بر من و تحت من بجا آوردند گفتیم ای جبریل اینها چه کس اند جواب گفت برادران تو  
 پیغمبران از حق تعالی خواستیم که نماز میگزاردیم انبیاء و ملائکه صف کشیدند جبریل امر کرد مرا که ایستاد  
 پیش ختم دو رکعت نماز میگزاردیم انبیاء و ملائکه اقتدا نمودند چون از نماز فارغ شدیم بعضی خواص انبیاء  
 ثنا گفتند پروردگار خود را در فضیله و نعمتیکه ایشان از حق تعالی فرموده بود بیان کردند اول ابراهیم  
 خلیل الله و سپس مرآن خدایا که مرا بخت فرا گرفت و ملک بمن ارزانی داشت و مرا تنها امت  
 خود خواند و مقتدای مردم گردانید و از آتش همد و خلاصی داد و از این سرور و دوستی ساخت انگاه  
 موسی گفت حمد و سپاس مرآن خدای که پروردگار عالمیان است آن خداوندیکه مرا کلیم خویش  
 گردانید و ملاک فرعون و فرعونیان بر دست من ظاهر ساخت بنی اسرائیل را از ایشان بر دست  
 نجات داد و بعضی از قوم مرا چنان گردانید که راه راست ب مردم نمودند و بر راه ایمان ثابت قدم بودند  
 یس داد و گفت حمد و سپاس مرآن خدای که مرا ملک عظیم داد و زبور بمن تعلیم کرد و اسمن در دست  
 من نرم کرد و کوه ها و طيور را مشحون گردانید تا بمن تسبیح می گفتند و حکمت و فضل الخطاب بمن ارزانی  
 داشت بعد از موسی بیان گفت حمد و سپاس مرآن خدای که باد را مشحون گردانید و شکر دیوان  
 و پریشان در فرمان من ساخت تا هر چه خواستم از محاربت تمایل و کاسهای بزرگ مانند حوض  
 و دیگرهای بلند و استوار بر دیگران با برای من ساختند و زبان مرغان بمن آموخت و مرا ملک عظیم  
 ارزانی فرمود که وصف آن این است لایبغی لاحد من بعدی و ملک مرا طیب گردانید و حیثیتی که  
 لاحساب علی فیه پس عیسی حمد و ثنا گفت مر خدایا که پروردگار عالمیان است آن خدای که  
 که مرا کلمه خواند و مثل مرا همچو مثل آدم ساخت که خلقه من تراب شتم قال له کن فیکون و مرا کتاب جلیل  
 تعلیم فرمود و حکمت بمن ارزانی داشت و مرا چنان گردانید که صورت مرغی از گل میساختم و باد  
 بر آن می دمید مرغی زنده میشد یا ذن خدا ب تعالی و آفرینی الاله و الارض مرا حواله نمود و مرا  
 باسمان رفیع نمود و مطهر ساخت و مرا و آدم از شر شیطان در پناه خود آورد که شیطان را هیچ  
 نوع بر راه تسلط نیست و نبود و حضرت مصلح صلی الله علیه و سلم میفرماید که این جماعت انبیاء از  
 محمد خود فارغ شدند من نیز حمد ربانی ب تقدیم رسانیدم و گفتیم حمد و سپاس مر خدایا که مرا رحمت  
 عالمیان گردانید و بکافه ناس رسالت فرستاد و بشیر و نذیر ایشان ساخت و فرقانی مجید بر من  
 نازل کرد که در زمینان همه شبها هست امت مرا بهترین آدم گردانید و ایش ترا وسط و عدل خوا  
 و اول آخر گردانید و سینه مرا شرح فرمود و وزرا من بر داشتند و نام مرا بلند ساخت و مرا  
 فتح و غنا نمود ابراهیم روی ب انبیاء کرد گفت لهذا فضلکم محمد صلی الله علیه و سلم انگاه جبریل  
 دست مرا گرفت و بموضع محضر برد و بیان شوق دوم یعنی همان ساعت بعضی انبیاء را بر اسمان دیدم  
 و در روضه الاحباب که رسول فرمود که چون بر اسمان دنیا بر آدم آمدیم و در اسمان دوم



یحیی و عیسی علیهما السلام و سایر ان خاله یکدیگر اند و در آسمان بیوم یوسف و در چهارم ادریس و در  
 آسمان پنجم هارون و در آسمان ششم موسی و در آسمان هفتم ابراهیم و در آسمان هشتم اسماعیل و در آسمان نهم نوح و در آسمان دهم  
 روبریت انبیا در سماوات با آنکه اجساد ایشان مقبوست در زمین متشکل گشته اند و اجساد ایشان متشکل گشته اند و اجساد ایشان متشکل گشته اند  
 گویند احتمال دارد که اوضاع متشکل شده باشند بصورت اجسام ایشان یا آنکه گویند که اجساد ایشان متشکل گشته اند و اجساد ایشان متشکل گشته اند  
 حاضر گردانیده باشند بجهت تعظیم آنحضرت تا پیش از قیام قیامت با وی ملاقات کنند و آنچه در بعضی  
 از روایات وارد شده که لعنت که آدم فمن دینهن و من الانبیاء و ائمه موبدان توجیه است وجه دوم آنکه در بعضی  
 تصوف سید ثابت شده که یک شخص کامل در یک وقت در چند جا مختلف دیده میشود و این را سید  
 بروز میگویند تحقیق این سید و تمثیل او در میان تاثیر تجلی قدرت خواهد آمد ان شاء الله تعالی پس  
 بمقتضای این سید تواند که عیسی با آنکه اقامت او در آسمان است بعضی ازال زمین که ملاقات ایشان  
 با و ازال مقوم شده خود را یک شخص و عانی تواند نمود بفرمان خدا تعالی و مقوم است ملاقات ازال  
 باین حدیث که الملاقات مقومة كما قسمت الارزاق وجه بیوم آنکه تواند که روح عیسی مانند ملک  
 تمثیل بدن بشری دیگر کرده بر ظاهر شده با آنکه بدن بشری فحش با و بر آسمان است چنانکه چون  
 متمسک باشند جماعتی از تناسخیان در تناسخ فتنه دفع امیر المؤمنین علی پادشاه از سلمان فارس  
 پیش از ازل دولت سال یعنی میگفتند که امیر المؤمنین علی پیش از ولادت خود بدو ست سال  
 چگونه باشد تا در بدنی دیگر نباشد که همان عین تناسخ شیخ حقانی و عالم ربانی شیخ علامه الدو  
 سمائی در جواب ایشان فرمود که نمی دانند حق تعالی او را بچندین هزار سال پیش از اشباح آفرید  
 است و بعلم قدیم خود دانسته که هر چی یعنی هر روحی بکدام بدن تعلق دارد و بکدام بدن خواهد  
 پیوست و آنکس را چه نام خواهد بود پس ارواح در عالم ارواح باشند همچنانکه ملائکه موجودند در  
 آسمانها و ملائکه را میفرمایند که تمثیل کنند بصورت بشر و ازال صورت زمین آیند از بندگان حق تعالی  
 بلا دفع کنند و ارواح بشر نیز پیش از آن که بدن خاص تعلق او کنند و آن بدن استعداد قبول فیض  
 روح خود گردد و میفرمایند که تمثیل کنند بصورتها و بندگان را و بندگان را عالم ارواح میرود بدنی آنکه ایشان  
 بدنی حاصل شود و بشر گردند چه تمثیل دیگر است و بدن بشری دیگر نمی بینی که جسمی را بدنی تمثیل کرد و  
 بنزد یکیم می آید چنانکه نص قرآن است تمثیل لها بشر سويا و نگاه بصورت دجیه کلی تمثیل کرد  
 از بیجا لازم نیاید که او بشر گردد و همچنین روح پاک امیر المؤمنین علی رضی الله عنه در آنوقت که سلمان  
 مضطرب شده باشد بفرمان خدا تعالی تمثیل کرده باشد سیواری و او را ازال بلا خلاصی کرده چه تفاوت  
 کند یا نمی گوئیم که روح او را در آنوقت موجود بوده و ارواح را ازین نوع بسیار است بعضی بندگان  
 در سلوک و کشف ارواح معلوم کنند که ارواح ایشان پیش از تعلق بدن در چه حال بودند و چه کردند  
 اگر امیر المؤمنین را این حکایت در سلوک و کشف ارواح معلوم شده باشد چه تفاوت کند یا نمی گوئیم که سلمان  
 سوال اگر کسی گوید که روا باشد که ولی تابع شریعت محمد مصطفی و امتی خاتم انبیاء از انبیاء ما تقدم  
 فیض گیرد و تربیت یابد جواب و الله اعلم توان گفت که روا باشد از برای آنکه در حاشیه



لقد التوصل في شرح حكمة امامية مسطورة است قال الشيخ الماتن رضي في بعض رسالاته ان الاولياء من  
 ائمة محمد قد يرث الواحد منهم موسى ولكن من النور المحمدي لا من النور الموسوي فيكون حاله من محمد حال  
 موسى منه صلى الله عليه وسلم وربما يظهر من ولي عند موته ملاحظة موسى عيسى فيجئ العاقل ومن لا  
 معرفة له انه قد تهود وتصر لكونه يذكر سواد الانبياء عند موته وانما ذلك من قوة المعرفة بمقامه الا ان  
 به الا القطب فان على قلب محمد صلى الله عليه وسلم ولقد يقيناً رجلاً على قلب عيسى وسواول شيخ لقينة  
 ورجلاً على قلب عيسى واخرين على قلب إبراهيم وغيرهم عليهم السلام انتهى كلامه اگر زیاده ازین تحقیق  
 خواهد آن محل را مطالعه کند و الايضاً فی کتاب لغات الاش صاحب فتوحات مکیه در فصل سی و یکم  
 از باب صد و نود و ششم از ان کتاب حال مفتگان را ابدال گفته است در اینجا ذکر کرده که حق سبحانه  
 و تعالی زمین بهفت اقلیم گردانید و هفت تن از بندگان خود برگزید و ایشان را ابدال نام نهاده  
 و وجود هر اقلیمی بایک از ان هفت تن نگاه میدار و درونی حاشیتیه هر کدام این هفت تن بر قدم  
 نبی از انبیا علیهم السلام آنکه بر قدم خدیست اقلیم اول تعلق بوی دارد و آنکه بر قدم کلیم است  
 اقلیم دوم و بر قدم هارون است اقلیم سوم و بر قدم ادریس است اقلیم چهارم و بر قدم یوسف  
 اقلیم پنجم و آنکه بر قدم عیسی است و اقلیم ششم و آنکه بر قدم آدم است اقلیم هفتم علی بنی  
 و علی اکبر صلوات الرحمن و در مقامات خواجه احرار خواجه عبید الله نقشبندی قدس سره مذکور است  
 که حضرت ایشان میفرمودند که در صخرین بودم که حضرت عیسی در خواب دیدم فرمودند که مرتزا  
 تربیت خواهم کرد و نیز فرمودند که حقیقت محمدی را حقیقه الحقایق و مظهر کلی میگویند و همه انبیا  
 و رسل علیهم السلام مقربان الوارند از آنحضرت هر یک بقدر استعداد مظهر گمائی انداویای است  
 قدس انداز و احکم بسبب اتباع قولاً و فعلاً و حالاً بقدر استعداد مناسب مظهر بعضی از کمالات آن  
 حضرت میشوند اگر انچه ظاهر فالین است مشابه و مانند چیز است که حضرت عیسی مظهر آن بودند  
 آن شخص را عیسوی میگویند و اگر کمائی ظاهر است که مثل آن از حضرت موسی ظاهر شده بود  
 کس را موسوی میگویند و میفرمودند که شیخ نجم الدین گبری قدس سره زمانی میدید شنبه بود  
 که ایشان بر قلب کدام از انبیا علیهم السلام یک از مریدان ایشان بسبی بچند رسید و ملازمت  
 حضرت شیخ مصلحت نیست شیخ پرسیدند که از کجای آئی درویش گفت خوارزم شیخ گفتند که  
 آن جهود چون است و اشارت بشیخ نجم الدین گبری کردند آن درویش ازین صورت استعجب ماند چون  
 بخوارزم مراجعت نمود حضرت شیخ نجم الدین گبری پرسیدند که حضرت شیخ مصلحت را دیدی و شنیدی  
 آن درویش صورت بیان کرد ایشان فرمودند که مدت مدید است که منتشیه متشکل شده بودم که  
 مناسب من بگذام است از انبیا علیهم السلام ایشان این صورت بیان فرمودند که مناسب حضرت  
 موسی است علیه السلام

نسبت صحبت قوی اورا بعینه شد از ان  
 که بصفت همچو عیسی نهاده از مادر شد است



مراد از نسبت صحبت جنسیت صحبت است کما فی عوارض المتقاصی للصحة وجود الجنسية  
 و تقدیر عوایلهای اعم الاوصاف و تقدیر عوایلهای اخص الاوصاف فالدعاء باعم الاوصاف کما یصل جنس البشر بعضهم الى البعض  
 والدعاء باخص الاوصاف کما یصل کل ملة بعضهم الى بعض ثم اخص من ذلك کما یصل الی طائفة بعضهم الی البعض  
 و کما یصل الی المعصية الی البعض پوشید نماز که مراد از اقسام جنسیت داعیه صحبت اینها قسم اخص اخص صحبت  
 چنانکه حضرت مخدومی مد ظله میفرمودند که من نمیدانم اندام نهانی زن بچه صوت باشد و ایضا امر معلوم نیست  
 که زن و تنوی بچه وضع و کیفیت با هم جمع میشوند از همین بلوغ باز تا این زمان و ایام اکثر احوال و موجب  
 انزال منی از من آن بودی که در خواب میبیدیم که حیوانی را با ماده خود جمع میشد و لذت دیدن آن حال منی  
 از من انزال میکرد و همچنین عصمت او از کبایر دیگر نیز معلوم گشته پس تحقیق شد که او معصوم مادر برادر  
 و مسعود در مبدأ و میا و است حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم در حال مثال او این بشارت داده است که العبد  
 من سعد فی البطن امة و الشقی من شقی فی البطن امة بیاید دانست که اینجا تقریب یککلام چند کلمه دانستی و  
 تحقیق معنی معصومیت اینها محفوظیت او یا از کتب معتبره نوشته میشود و فی نور المعالی شرح الامالی الیهما  
 بالرسول بان یعتقد بان الانبیاء علیهم السلام كانوا عبید الله تعالى و كانوا من نبي آدم خلقوا معصومين عن  
 الکفر قبل الوحی و بعده و عن الذنب الذی کان فیہ الالهامة و هتک الحرمه صغیرا کان او کبیرا کما لکذب  
 و الزنا و سرقة لقمة و تطیف بجمعة بعد الوحی و دون ذلك من الصغائر یجوز فیهم نادرا بلا عذر و یسعی  
 ذللة لانه یعرض علیهم بلا قصد قبل وجوده و بلا علم وقت وجوده و بلا ثبات بعد وجوده فلا یمکن لهم فیه  
 نقصان فیکون لهم فیه عصمة بل یمکن بواویه کما لهم و علامته هتک علیهم فی حقرة مولا هم فانهم خلقوا معصومین  
 کما یمکن فی العقل و العبادة و لا یجوز القصور فی علمهم و عقلهم و ان قل فیکونوا و افرین موفین مقبولین کما یمکن  
 کملین و فی رساله بعض المحدثین جمله انبیاء و رسل معصوم بودند از هر جهت گناهان صغیره و کبیره و هم صغیره که  
 بعضی از ایشان منسوب بوده چون خوردن آدم از شجره منهیه سهو و سیان بوده نه از روی قصد  
 معصیت و مخالفت حق سبحانه و تعالی کما فی سلسله العقاید منظومه مولوی جامی رحمه الله علیه

## بلیت

نفس شیطان بقصد جرم و گناه	تواند زن برایشان راه	و بعضی من محال یا نادر
از یکی ذلتی شود صادر	پیش از باب شرع و دین آنهم	مشکل بر مصالح است و حکم
آدم آندم که خورد گندم را	فختم میکاشت نسل مردم را	دانه را که خورد از آن شجره
	شد وجود من توانش عمره	

فی روضه الاجابات مولی صلی الله علیه و سلم فرمود که چون باید دیگر از حضرت عز وجل خطا رسید دیگر  
 بخواه تا بدیم گفتیم ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا فزمان آمد که خطا و نسیان از امت تو برداشتم  
 و علاوه اینها آنکه آنچه با کراه از ایشان صادر شود از ان در گذشتیم و لهذا حضرت فرمود ان الله تجاوز  
 لی عن امتی الخطا و النسیان و ما استکرموا علیه



المثنی

همچو عیسی نیست بی زن یکسکه فرزندیست  
هر مردی را و را پس هر مخلصه دختر شد است

الشیح فی مرصاد العباد صفت یوم مرید بجزاید است باید که مجر و شود قطع جمله تعلقات نسبی و بی  
کند با حسن الوجه تا خاطر او بدیشان ننگد قال الله تعالی ان من ازواجکم و اولادکم عدوکم فاحذروهم  
و باید دانست که هر چه یابند او باشد و مانع او آید از خدمت مشایخ جمله البقوت بازوی ارادت  
بر یکدیگر گشتاید و هیچ عذر خود را بند نکند تا ازین دولت محروم ماند که در پیچ بود و هر چه از راه برگردی  
چه کفر آن حرف و چه ایمان و هر چه از دوست باز آئی چه زشت است آن و چه زیبا و حقیقت تا  
مرد از وجود خویش سیر نشود و مرد این خدمت نبود چنانکه مصنف میفرماید و من با اعی

سیر آمده ز خویش تن میباید  
در هر گامی هزار بند افروختن است  
بر خاسته ز جان و تن میباید  
زین کرم ریزی بند ممکن میباید

درین راه هر چیز که مرید صادق را بر هم زند و بر اندازد حق تعالی بر قضیه و بجزیره هم با کافران و اهلون  
در دنیا و آخرت جبر زبانه های او بکند و آن جمیع که از خویش واقربا که ترک گفته بود و دلجای ایشان مخرج  
کرده بمقامت خویش هر کسی را از ایشان حق تعالی در حق و منزلتی ثوابی کرامت کند که جبر شکتی بایشان  
کند کیصفت از صفت حق جباریت و جبار یک معنی فکسته بندست و میگوید ای بیچاره هر چه  
در طلب خداوندی من بر هم شکنی من بکرم خداوندی خود دست کنم و هر دل که خسته کنی دیت آن من  
بد هم و فرسد

جبر نیل اینجا اگر رحمت و در خویش بریز  
خون بهائی جبر نیل از گنج حمت بازده  
و لیکن اگر از من بازمانی و جمله موجودات ترا باشد جبر این حرمان نکند و بیست

گزاریمه چوبی منی بے سیمه  
و ربی سیمه چوبی با سیمه  
یکی از بزرگان از حضرت عزت خطاب رسید اما بدل اللانم فالانم بدل اللانم بدانکه از انبیا معروف  
دو کس مجر و از زن و فرزند بود و ند عینی و یحیی علیه السلام چنانکه در کلام ربانی در صفت یحیی وارد شده  
و سید او حضور او نبیا در معنی حضور در کتاب آمده عن قتادة لا یأتی النساء مع القدرة و هو قول  
ابن عباس و ان مسعودی جماعة معبدین مسیب الصفاک هو العزیز الذی لا مال له روی ابو هريرة عن  
قال علیه السلام کل منی آدم یلقی الله بذنب قد ذنبه یعذب علیه ان شاء الله و بر حمته الا یحیی ابن زکریا  
فانه کان سیداً و حضوراً و نبیاً من الصالحین فی المصباح الرشیدی و نظم

شیخ رضی الدین علی لالا که بود  
نوبی گفتش کسی گامی شیخ دین  
تا بماند از تو فرزندی عسرتیز  
گفت آن ساعت که با وقت خودم  
لحمتی آرم با خلاص آن نفس  
اکثر اوقات با حق در شهود  
که خدا میباید شد بعد ازین  
نیست از فرزندی بهتر از تو چو سینه  
لحظه فارغ ز هر نیکو بد م  
کان منی گنجد بفهم هیچ کس



حالتی باشد در آن ساعت مرا  
 پس نور آن عبادت ذوالجلال  
 همیشه باشد مرا در روز و شب  
 بهر هم هنگام فرقت او بود  
 اینچنین فرزند در دنیا و دین  
 اینچنین فرزند حاصل کرد هم  
 صورت او از شریعت بهره ور  
 در شریعت کرد مردی استوار  
 در طریقت بهر دی چند آنکه پیش  
 در شریعت گرفت مرد استوار  
 در طریقت تا بلغزد پا یقو  
 از تو چند آنکه طاعت بیشتر  
 اینچنین کردی عفت او با جمال  
 از صفات تیره هم مرد خراب  
 منظر او صاف نفسی آن بود  
 دشمنی باشد بهر جان و تن  
 کز نوم و مار جهنم آن بود  
 بان کجائی در چه کاری تا بکس  
 وقت آمد دشمنان را دوست کن  
 بگذر از شیطانگری و ممله  
 عمر شد بر باد و حاصل هیچ نه  
 نیست ماری طاعتی مقبول آن

میشود مقبول آن طاعت مرا  
 در وجود او در جوانی با جمال  
 میفرزاید هر دم از وی طرب  
 مونس در وقت غریب او بود  
 اهل معنی را همیشه همیشه  
 بهتر است از بارها برگرد هم  
 معنی او از طریقت با هم  
 حسن خویش است دایم برقرار  
 قوت و لطفش برد از پیش پیش  
 حسن او فی الحال میباید ظهور  
 عاجز و بی بهره گردی دای تو  
 میفرزاید حسن و لطف آن گهر  
 برخلاف این بود هم در و بال  
 حاصل آید بهر باب عذاب  
 دیدن آنها عذاب جان بود  
 سالها پرورد آخر در بدن  
 سختی و شدت در اندام آن بود  
 خود همی بُری تو خود را نجات  
 هر چه اند روی رضائی او زن  
 ترک کن افسردگی و کاهلی  
 و ندین و غیر مشکل هیچ نه  
 کوه با داریم همراه از گناه

فی خزائن الجلالی خدمت مخدومی مظلوم فرمود قال المشایخ حسان الابرار سیئات المقرین  
 مثلاً اگر عوام باندان خویش مشغولی شوند حسنه بجا آورده باشند فرشتگان برای ایشان آمرزش  
 خواهند داد اما اگر خواص مشغول شوند در حق ایشان سیئه باشند زیرا که بجز حق مشغول شدند و قال  
 المشایخ کل ما شغلک عن الحق فهو صمک و فی کیمیای سعادت عبداللہ بن مسعود ثرویت میکند  
 که رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود که روزگاری آید بر مردمان که دین مرد سلامت نیاید مگر که گریزد  
 از جانی بجائی و از سوراخی بسوراخی چون روی که خویش تن از خلق میگذرد و گفتند یا رسول اللہ  
 این کی باشد گفت چون معیشت بی معیست بدست توان آورد و انگاه عذاب بودن حلال  
 شود گفتند یا رسول اللہ چگونه امر بود ما را بنکاح فرمود آنوقت هلاک مرد بدست پدر و مادر بود اگر



مرده باشند بدست فرزندان باشد اگر باشد بدست گفتند چرا رسول الله گفت ویراننگدستی  
و بدو روشی ملامت کنند و چیز یکدیگر را قتل آن ندارد و از وی در خواهند تا وی در بلاکت خویش  
افتد این حدیث اگر چه در عزوبت است عزمت نیز ازین معلوم میشود و این زمان که وعده داده است  
رسول علیه السلام از روزگار تاملی آمده است سفیان ثوری رحمه الله علیه گفت در روزگار خویش که  
و الله لقد حلفت العزوبت بخداي که عزیمت کن حلال گشت حضرت مولانا عبدالرحمن جامی در پند فرزند  
از جمله خود سر مایه

نظم

چو عیسی تا توانی خفت بی خفت      بده نقد تجرد را ز کف مفت  
ز دیده خواب احت دور کردن      به از بخوابی با خور کردن  
بگلخن ایش بر خاکستر گرم      به از پهلوی زن بر بستر نرم

و فی العوارض التجرد عن الزواج والاولاد اعوان علی الوقت للمفقر و اجمع لهمة والده لعيشه و یصلح الفقير  
فی ابتداء امره قطع الطالیق و حواله الویق و النقل فی الاسفار و رکوب الاخطار و التجرد عن الاسباب  
و التجرد عن کل ما یکون حجابا و التزویج المخطاط من العزیمه الی الرخص و الرجوع من التزویج الی البعض  
و التقید بالاولاد و الزواج و دوران حول مطان الاعوجاج و التفات الی الدنیا بعد الزمادة و  
الغفط علی الهوی بمقتضی الطبیعة العادة و قال ابو سیمان الدارانی ثلث من طلبهن فقد رکن  
الی الدنیا من طلب محاشا او تزویج امرأة و کتب الحدیث و قال مارایت احدا من اصحابنا تزویج  
نقبت علی مرتبة و ثبت باسناد صحیح عن ابي مريم بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم  
ما ترک ابدا فی فتنه اضطر علی الرجال من النساء و روی رجاء بن حیوة عن معاذ بن جبل قال تبلینا  
بالضر و مضیرنا و ابلینا بالسر فلم یضربون اخوفنا خاف علیکم فتنه النساء اذ استورن بالذهب  
و لبس ریط الشام و عصا الیمین و ابغین الغنی و کلفن الفقر فقال بعض الحكماء معالجته العزوبه خیر من  
معالجته النساء و سئل سهل بن عبد الله عن النساء فقال الصبر عنهن خیر من الصبر علی الناریة فی  
تفسیر قوله تعالی و خلقنا الانسان ضعیفا لانه لا یصبر عن النساء و قیل فی تفسیر قوله تعالی ربنا ولا تحملن  
بالاقله لنا به الغلظة فان قدر الفقیر علی مقاومة النفس و ررق العلم الوافر بحسن المعاملة فی معالجه  
النفس و صبر عنهن فقد فاز الفضل استكمل العقل و اهتدی الی الرافعة السهل قال رسول الله صلی الله  
علیه و سلم خیرکم بعد الماتین رجل خفیف الحاذیل یا رسول الله خفیف الحاذیل الذی لا اهل له الا اولاده  
و قال بعض الفقهاء لما قیل له تزویج فقال لی ان اطلق نفسي اخرج منی الی التزویج و قیل لبشر  
بن الحارث ان الناس یتکلمون فیک فقال یا یقولون قیل یقولون انه تارک للسهلة یعنی النکاح  
فقال قولوا لهم انما مشغول بالفرض عن استسهل و کان یقول لو کنت اعول ذی حاجه خفت ان اكون  
جلدا و اعلی الجسر الصوفی مبتلا بالنفس و مطا بمتها و هو فی شغل شاغل من نفسه فاذا ایضاف الی مطا  
انفسها مطایات زوجتها یضعف طلبه و کل ارادته و تقتر عزمه و النفس اذا طمعت طمعت و اذا  
انفتحت فتحت فیه من بالثیاب الطالب علی جسم مواد الخواطر النکاح با دامة الصوم فان للصوم اثر



ظاهرانی قسح النفس و قهرها و قدور دان الرسول مزیجاً من الشباب هم یفعلون حجراً  
 فقال یا معاشر الشباب من استطاع منکم الباه فلیتزج و من لم یستطع فلیصم فان الصوم له وجاء الوفا  
 رض المخصیتین کان العذب سجاء النفس من الغنم لتذهب فحولته و لیمن و منه الحدیث ضحی رسول الله  
 صلی الله علیه وسلم بکبشین الحینین یوجوین و قد قیل فی النفس ان لم یثقلها شغلک فاذا ادام الشاب  
 المریء العمل و اذنب لطفه العبادة نقل علیه خواطر النفس و ایضاً تغله بالعباد و شمله حلالة المعاملة و محبة  
 الاکثر منها و یفتح علیه باب سهولة فی العلة و العیش فی عمار علی حاله و وقته ان یتکدر بهم الزوجة و من  
 حسن او بالمیری فی عز و بته ان لا یکن خواطر النساء من باله و کلها خطر له خاطر النفس و دشهوه  
 یفتر الی الله بحسن الایمان فیتدارک الله تعالی بقوة العزيمة و یویده بمراغمة النفس بل ینکس علی نفسه  
 نور قلبه ثواباً بحسن الایمان فتکس النفس عن المطالبة ثم یعرض علی نفسه ما یدخل علیه بالنکاح من  
 الدخول فی المداخلة المذمومة المودة الی الذل و الهوان و اخذ الشئ من غیر وجهه و ما یتوقع من  
 القواطع بسبب المقات الخاطر الی ضبط المرأة و حراستها و کلف لا ینحصر و قد سیل عبد الله بن عمر  
 عن جده البلاء فقال کثرة العیال و قلة المال و قلیل کثرة العیال احد الفقیرین و قلة العیال احد  
 الیسارین و کان ابراهیم ادهم یقول من تعود و اتحا و النساء لا یفلح و لا شک ان المرأة تدعو الی الزنا  
 و الدعة و تمنع عن کثرة الاستغفار بالله و قیام الیل و صیام النهار و یسلط علی الباطن خوف الفقر و محبة  
 الادخار کل هذه بعید عن التجرد و قدور و اذا کان بعد المأتمن ابحت العزوبة لامتی انتهی کلامه تا ايجاست  
 فیصلت مجرد بودن فی خلاصة الناقب حضرت امیر علی همدانی قدس سره فرمود که پیر من خدمت شیخ  
 محمود مرزوقانی مجرد بودند و مجرد و از دنیا با خرفتند مرا نیز غرضم بخدمت بود و موافقت شیخ ولیکن اهل  
 این دیار بکوه و تشویش اندوختند و از اذاعتدلب ابقه قضا و قدر و  
 جرمی تلهم القضا بما یکون  
 نسبها التحک و اسکون  
 شیخ عطار در الهی نامه سر ماید  
 نظم

تراگردین ابراهیم باید	بفرمان پسر سلیم باید	مگر کرد ز ابراهیم ادهم
پرسید از کی در پیش پر غم	که بودی باز من و فرزند هرگز	چنین گفتا که کی گفتا ز غم
بدو در پیش گفت امیر و مردان	چه میگوئی مرا آگاه گردان	چنین گفتا نکند ابراهیم امیر
بر آن در پیش بر ماند که زن کرد	کبشتی در شست کبشتی خور و خواب	و گرفتندش آید گشت غرقاب
ولی فرزند چون در بند افتاد	که شیرین دشمنی فرزند افتاد	اگر چه در ادب صاحبقرانی
چو فرزندت پدید آید نه آنی	اگر چه زاهدی باشی گرامی	چو فرزندت آید زاهد نهانی

تو که تعالی دان نصیر و اخیر کلمه  
 مجروری بحقیقت بزرگ گفتمی است  
 برای قطره آبیکه خاک بر سر آن

زمن شنوتن آرد خویش بند ساز  
 اسیر زن نتوان شد بسا الهای دار

فی مفتاح الجنان در باب دوازدهم آن آورند که عورتی عابده و صایم الدهر بود و حمزه بن محمد بنی با تمام



اصرار زیارت آن عورت رفتند چون بروی در آمدند سلام کردند و جواب گفت نوری از دها ن او  
 مثل شمع آفتاب هر شد ایشان در تعجب ماندند و گفتند ای خواهر مشغولی با چه داری گفت دوشکرو دین  
 و در خوف یکی شکرانه خدا تعالی که اسلام عطا کرد و سابق علم خود دوم شکرانه مرا از بیت چاه نزار  
 امت بکردار امت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و دین یکی آنکه من مومنم و درین شک نیست و من  
 آنکه خدا تعالی عطا کرده جنت مومنان و مومنات و من بدان گزیده ام و در خوف یکی آنکه آنچه  
 گذشته است از گناهان دوم خوف عاقبت خاتمه دارم و بقای ایمان با من باشد پس گفتند  
 خنک مریز که حال تو بزرگتر است از حال ما و عابدان این زمان فی سوره حق سبحانه و تعالی چون دعای  
 ایوب جابت فرمود جبرئیل بنزد وی فرستاد و جبرئیل بیامد مراد را گفت از کفن بر ملک یعنی بر  
 پای خود را بر زمین ایوب بفرمان روح الامین پای مبارک خود بر زمین زد و چشمه آب از تحت قدم  
 او جوشید نگرفت یکی گرم یکی سرد جبرئیل فرمود که این چشمه آب گرم جای غسل کردن است و این  
 چشمه دیگر بزمختل بار و آب سرد است و آتش میدی پس چون ایوب در آن چشمه جاری  
 غسل فرمود امراض از وی محو شد و از آن چشمه سردیآشامید علی باطنی تمام زایل شد و گفته اند  
 چشمه یکی بود بوقت غسل گرم و بوقت خوردن سرد بودی تفسیر کاشف نقیست که ثقیان ثوری در محضر  
 راجعه بود گفت ای راجعه در کار تو سخنی نتوانم گفت تو در کار من سخنی گوی گفت نیکو مردی اگر استی  
 که دنیا دوست داری بگویم این حدیث روایت حدیث یعنی این جا هست سفیان گفت مراقبت  
 آنکه بگویم خداوند از من خوشتر بود باش راجعه گفت شرم ندارم که رضای کسی جوئی که توان و راضی نه  
 تذکره الاولیاء النساء و اکثر لفظ النین قرآن الایه فمن ادنی منکم فاجره علی الله و من اصاب من ذلک  
 شیئاً فغوبت فهو کافرة له و من اصاب منها شیئاً فسر الله فوالی الله ان شاء عذبه و ان شاء  
 غفر له ماله عبد الرزاق عن معمر فی الآیه حدثننا محمد بن عبد الرحیم قال ثنا هارون بن معروف قال ثنا عبد  
 بن وهب قال و اخبرنی ابن جرح ان الحسن بن مسلم اخبر عن طائوس عن ابن عباس قال شهدت  
 القصة يوم الفطرح رسول الله صلی الله علیه و سلم و ابی بکر و عمر و عثمان نکاحهم لیهلها قبل الخطبة ثم  
 یخطب فی منزل نبی الله صلی الله علیه و سلم فکان فی افطریه حین یکس الرجال بیده ثم قبل شفعم حتی اتی  
 النساء مع بلال فقال یا یها النبی اذا جاءک المومنات یا یعلک علی ان لا یشرکن بالله شیئاً ولا یرین  
 ولا یرین و لا یقیمن اولادهم حتی فزع من الآیه کلها ثم قال حین فزع انتن علی ذلک و قالت  
 امرأة احده لم یجبه غیره یا نعم یا رسول الله لا یدری أسمن من ہی قال فتصدق و بسط بلال ثوبه یلقین  
 الفتح و الخواتیم فی ثوب بلال صحیح بخاری اما اثبات فرزند بودن مریدان آنحضرت را با این است که در باب  
 دهم از عوارف مذکور است و بهر سیما الله تعالی من حسن التالیف بین الصاحب و المصوب یصلیر لیرید  
 جزء المشیخ کما ان الولد حیزه الوالد فی الولادة الطبیعة و تصیر بذلک لولادة و محفوة که در حدیث عیسی علیه السلام  
 لم یکن ملکوت السموات من لم یولد مرتین فبالولادة الاولى له ارتباط بعالم الملك و بهذه الولادة یصیر  
 ارتباط بالملکوت فقیل ان المشیخ هو الالب معنی کثیرا کان یعول شیخنا ابو النجیب رحمه الله علیه



ولدی من سلاک طریقی و اهندی بهیدی و ایضا فیہ کما ان فی الولادة الطبیعة ذرات الاولاد فی صلب الارب  
مودعة یتقل الی اصلاک الاولاد بعد کل ولد ذرة فمن الآباء من یفقد الذرات فی صلبه و منهم من لم یودع  
فی صلبه فیقطع بکذا فی المشایخ من تكثر اولاده و یأخذون منه العلوم و احوال و یودعونها غیر سمک ما و صلت  
الیهم من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطة القحجة و منهم من نقل اولاده و منهم من یقطع النسل و هذا النسل  
هو الذی رد اللہ تعالیٰ علی الکفار حیث قالوا اھجر ابنہ لاسل لہ قال اللہ تعالیٰ انک شائنک ہو الا تبر و مراد  
از مخلصہ در عیت مونت مرید است و سند مرید ساختن بنا این است کہ در شمایل لائقہ مذکور است  
کہ عیت بنا یک شیخ بتابعیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ یا ایہا النبی اذا  
جاءک المؤمنات یمالینک ان لا یشکرن باللہ شیئا ولا یرقن ولا یرنن ولا یقتلن اولادہن ولا  
یا ین یمیتن یا یغتربن من ایدین و ارجلین ولا یصینک فی محروف فیا یعین و استغفر لہن اللہ  
ان اللہ غفور رحیم یعنی ای محمد چون بیایند بر تو زنان مومنان تابعیت کنند با تو بر آنکہ شرک بنا نہ  
یا خدای چیز را و دزدی و زنا نکنند و فرزند از انکشدند و خود بہتان و افسر انکند بیان بہتان و قمار  
این است کہ در تفسیر زکاجائی گوید کہ بعضی عورات یکجا نرا از کوچہ برگرفتند و اضافت و اقربا بر شوہرا  
خود میکردند کہ از شمار اداہیم بن ایدیم این مراد است و بعضی یکجا نرا زینامی آورده افسر شوہران  
خود کردند کہ از شمار اداہیم و ارجلین این مراد است و لا یصینک فی محروف یعنی بیفرمانی نکنند  
در آنچه محروفست چنانکہ لوحہ کردن و حبیب پاره کردن و در صحرائی اذن شوہر رفتن و خود را  
برای نامحرمان آراستن بعد از انکہ این شروط قبول کردند فرمان شد کہ فیا یعین پس ای محمد عیت  
کن الی شانرا و استغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم و آمرزش خواہ از حق تعالی برای ایشان کہ بدست  
خدا تعالیٰ آمرزندہ است و بسیار بخشنایندہ طریق عیت بنا یک شیخ و مشایخ کما روی عمر عن النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا باع النساء دعا بقدر من ماء فغس ایدین فیہ و غس رسول اللہ  
یدہ فیہ یعنی بدستیکہ چون حضرت رسالت عیت می کنند عورات را قدر آب می طلبد و حضرت  
رسالت نیز دست مبارک خود در میان قدر میداشت و عیت می کنند و بعضی مشایخ بہتان  
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عورات را بہت باین طریق مروی میکنند و بعضی مشایخ  
یک گوشہ بردایا پاره کر پاسب در دست خود گرفته و بگوشہ دیگر آن تنگ عورات تا بہ فرمود  
و عیت می کنند کہ آن طریق نیز مرویست زیرا کہ در روضۃ الاحباب و روضہ آنکہ صاحب تلخیص  
آورده کہ میگویند حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ثوبی بردست خود بہتان زنان از بالای  
آن ثوب دست ویرام نمودند و آنگہ میگویند کہ پیش حضرت قدری آب آوردند تا پیغمبر صلی  
اللہ علیہ وسلم دست خود را در آن درآورد و بایشان داد تا دستہای خود را در آنجا درآوردند و  
اعلم تصیحت مناسب حال زمان مردان از ممر نظر و عصمت قال اللہ تعالیٰ قل للمؤمنین یعنوا  
من البصار ہم و یحفظوا فرجہم ذلک ازکی لهم ان اللہ تجیر بہما یصنوں و قل للمؤمنات یغضن من  
البصار ہن و یحفظن فرجہن ولا یدین زینتہن الا ما ظہر منها و لیغضن عن خیرہن علی حیوہن و فی



تفسیر کاشفی میگوید و لیضرن باید که مژوگذازند مقنعههای خود را بر گریههای خود یعنی گرد خود  
 بمقنعه پوشند تا موی و بناگوش و گردن و سینه ایشان پوشیده ماند و لابدین زینتهن الالبوعه لهن  
 او آباء بعلتهن او ابناء بعلتهن او اخوانهن او بنی اخوانهن او بنی اخواتهن او بنی اخواتهن  
 او ما ملکت ایماهن او انت بعین غیر اولی الاربعه من الرجال او الفضل الذی لم یطهر و اعلى عورات النساء  
 و لا یضرن بارجلیهن لیعلم ما یخفین من زینتهن فتولوا الی الله جمیعاً ایها المؤمنون لعلکم تفلحون سوره  
 نور باب تعلیم النبی صلی الله علیه وسلم من الرجال و النساء مما علمه الله لیس برای و لا تمثیل شتا  
 مسدود شتا البوعوانه عن عبد الرحمن الاصبهانی عن ابی صراح زکوان عن ابی سعید قال جارت امرأة  
 الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ذریب الرجال یجدونک فاجعل لنا یوماً من نعلک  
 تا نیک فیه نعلنا مما علمک الله فقال اجتمعن فی یوم کذا و کذا فی مکان کذا و کذا فاجتمعن فاما هن رسول  
 الله صلی الله علیه وسلم فعملهن مما علمه الله ثم قال ما منک تقدّم بین یدیهما ولد باثله ان کان لها  
 حجاب من النار فقالت امرأة منهن یا رسول الله اثین فاعادتها مرتین ثم قال و اثین و اثین صحیح  
 بخاری عن عائشة فقالت یرحم الله رب المہاجر الاول لما نزل قد و لیضرن بخبرهن  
 علی حیو بهن شققن مروطن فاختون به عن صفیة بنت شیبہ این عائشة کانت یقول لما نزلت  
 هذه الآية و لیضرن بخبرهن علی حیو بهن اخذن ایدیهن فشققها من قبل الحواشی فاختون به الا ان ایهنا  
 الملاء صحیح بخاری فی خلاصة الاحکام در کیمیای سعادت امام محمد غزالی رحمه الله علیه و رده که بر شوهر  
 واجب است که زن خود را از علم نماز و طهارت و نفاس و حیض و حرام آن بیاموزاند و اگر بیاموزد مرد زن را  
 روا باشد که بیکسوری شوهر بیرون آید و علم شریعت بیاموزد و اگر در آن موخن تقصیر کنند عا  
 شوند زیرا که در کلام مجید میفرماید یا ایها الذین آمنوا اتوا الفکرم و ابلکم ناداً مقاتل بن سلیمان  
 گفت که معنی این آیت است ای آن کسان نیکه ایمان آوردید نگا بدارید خود را و اهل خود را  
 از آتش و دوزخ یعنی بیاموزید خود را و اهل خود را احکام دین مسلمانی تا از دوزخ خلاصی یابید در  
 سراج الهدایة ملفوظ قطب عالم حضرت مخدوم جهان بیان سید جمال الدین بخاری آورده که مسئله  
 امام اعظم در کتاب اصول آورده که اگر مومنی متقی بالغ و بالغه است و دوزخ و فاسق و تباه کار  
 نیست عورات استورات را پیش وی آمدن درست است اما پیش ذوقرب فاسق درست نیست  
 در خبر است که اخن المؤمنین فاطمه رضی الله عنها و مادر یومنان عائشة صدیقه رضی الله عنها پیش  
 صحابه که اهل صفه بودند آمدند لیکن پیش فرزندان ابو جهل و ابو الحارث نیامدندی که فاسق و عاصی  
 بخدا ای عزوجل بودند فی کتاب الفتاوی المسمیة بلول المؤمنین فصل فی المصافحه الشنتی  
 المصافحه ان یکو بکاتی یدیه کذا فی القنیة و کانک المرأة عجوزة لا تشتهی فلا یاس بمصافحتها لان  
 الحرمة بخوف الفتنة و هی محدومة و قد روی ان ابا بکر رضی الله عنه کان فی خلافة یخرج الی بعض  
 القبائل الذی ارضع فیهم و کان یصلح العجایز و لما مر من ابن الزبیر بکة استاجر عجوزة لمرسته و کان  
 عمر رجله و تطلعه رأسه و کذا ان کان شیخیاً یا من علی نفسه علیها فلا یاس بان یصافحها و ان کان الباک



علیهما ان تشتهی لم یجز له ان یصا فیهما لان فیه تقریفاً للفتنة کذا فی الهدایة والکافی + الملتن

در مقام توبه فرماید که تا یسکان بود

کشتن لیکن همچون مادر خواهر شدست

الشیخ یعنی تا یسکان از دردت توبه این نصیحت تقریر کند که هر که توبه کند میباید که جمیع جوارح و اعضا از ناشایست باز دارد و خصوصاً چشم از نادیدن بر وجه نادیدنی نگاهدارد و هیچ وجه نظر بشهوت زنا و زنان بیگانه نکند و هر زنیکه در سال از خود کلا ترنیزد مثل مادر اعتقاد کند و هر که را بر او خواهد انداخت که خورد تر باشد دختر شمارد چنانکه نظر بشهوت و خیال آن برین سه محارم حرام صریح و شیع و قبیح طبع هر صراح و طالع است در حق بیگانه همچنین خلق و خوی خود سازد و نیز میفرمودند که این نصیحت است که پدر مغفورین مراد طفلکه بیان کرده بود و در حال توبه از زبان پیر و شیخ نیز شنیده ام و همچنین در بیان الاحکام مذکور است که مومن را باید که چشم را نگاهدارد از دیدن سوی نامحرم مشتهات غیر منکوحه و ملوک و از دیدن عورت مرد یازن یعنی آنقدر که ستر آن در نماز فرصت بتجدید حاجت بمحل و از دیدن مرد امر و شهوت ثمال الله تعالی یعلم خانیة الاعین و ماتحتی الصدر یعنی خدا تعالی میداند خیانت چشم و آنچه پنهان دارد و در سینه از میل و عزم و از دیدن در مسلمانان با هانت و عیب پسینی مانند آن انتهی کلامه پوشیده ماند که صاحب سیر الاحکام قید بتجد برای آن کرده که نظر یکی بقصد بر نامحرم افتد در آن گناه نباشد که قال علیه السلام النظرة الاولى لك والثانية عليك و ایضا قید بشهوت از نزدی کرد که نظر یکی بی شهوت باشد مثل نظر بشفقت و عبرت و بنیت ملاحظه کمال صنعت صانع و مانند آن ممنوع نیست کذا فی شرح مختصر الوقایة و شرط کمال النظر الى من غیر الشهوة و لهذا صاحب رساله صاحبیه که بانبیا و اولیا مثبت گشته نظر باین وجه خواهد بود و الله اعلم و فوائد دیگری را هر است و ایضا مخفی نیست که دیدن در مسلمانان با هانت از عجب و کبر خیز و در کیمیا سعادت مذکور است که بر هیچکس مکبر نکند که خدا تعالی تکبر را دشمن دارد که رسول صلی الله علیه وسلم باین مسکن بیوه همی رفتی تا آنکه حاجت ایشان را کاردی و بناید که بهیچکس چشم حقارت نگردد باشد که آنکس می خدا تعالی بود و نداند که خدا تعالی او بای خود را پنهان کرده است تا کسی که بایشان نبرد و فی روضه الاحباب از پیغمبر صلی الله علیه وسلم مروی است فویتی بر جمعی از کودکان فویتی بر جمعی از زنان بگذشت بر سر و طایفه سلام کرد و فی شمایل لاتیفا حمیده چشم گریستن میخوف و شوق خدا تعالی و بروی والدین و بآئینار صنع باری تعالی که در جمیع مخلوقات موجودات است و پاک کردن گوشه های چشم از زرد که آن محل نشست ملائکه است بر سجد گاه و دشمن و دایم خوابانیدن تا بچپ راست نظر نیفتد

الملتن اول ملک خوی است اندر چشم عبرت بین او

مرد بالحمیه صفت ستوره معجز شدست

الشیخ معنی حمیه رشیش است و بدین قید احترام از است از امر که او در حکم زن مشتهات است که از لفظ ستوره معجز اینجا اراده شد یعنی چون شیخ ما از مقام نفس که محل شهوت و مقام تکلیف بود



مدنی ریاضت نفس و مخالفت هوای آن عبور نموده و بسوکت مقام ملکی ترقی فرموده و بصفت ملکیت  
 اتقان یافته نظر با شهوت او نظر با عبرت مبدل گشته پس یکسان است در نظر با عبرت او و در بارش  
 و عبور از غیر متوجه شهوت او نفس صاحب نفس و غیر آن وزن مشتهیات و امر که محل شهوت اند  
 در نظر ناقص صاحب نفس چنانکه در کتاب حقایق مفسر است که شخصی روزی در غلامی نیکو روی و دید پس وی  
 او دید پس ترا ترشد با نفس گفت چه انگارستی بجا یک خداوند تعالی حرام کرده است نفس گفت چشم  
 عبرت نگرستم نه شهوت گفت اگر راست گویی هم اکنون پیدا میشود و دیده بدو کان آسنگری پست  
 و جوال دوزی در آتش بتافت چون سرخ شد در چشم کشید مرده از چشم او تر شد و نیاز در نفس را  
 گفت گفتی چشم شهوت نگرستم پس از اینجا معلوم شد که نظر عبرت بر هر چه او افتد موجب و بال نیست  
 بلکه مورث کمال است کما قال فی المواعظ فاجعلوا نظركم عبدا وصمتكم فکرا و کلام کم ذکرانی تفسیر الامام  
 الغزالی فی سورة یوسف قال لنبی صلی الله علیه وسلم النظر بالعبرة الی وجوه الحسنات عبادة و من  
 نظرا لی وجیه حسن بالشهوت کتب علیه اربعون الف ذنب لیسلم العباد ان من النظرین فرق عظیم  
 و ایضا گاه بودی که چون زنی یا مردی بی اعتقاد یا غیر حمیده الاوصاف پیش حضرت شیخ محمد روح آمدی آن  
 حضرت میفرمود که غالباً درین شخص قصوری بود زیرا که خدا تعالی روی او را نمود و مجرد صوت و کلام  
 شنیدن و این عنایتی است از حق تعالی بمن که چنین کسانی را بمن کم مینماید و اگر یکی از ایشان بزیارت  
 مداومت میکرد و بتأثیر صحبت کیمیا اثر متاثر میشدی میفرمودند که حال حق تعالی او را بمن می نماید که  
 صدق پیدا کرده است و اصلاح پذیر شده همیشه الله تعالی ۵

المتن

چیت عبرت بلکه اندر دیده حق بین او  
 هر چه آید نور حق را مطلع و مژمه شد است

الشرح مطلع محل بر آمدن نور مژمه جایی تا بان شدن نور درین مبت اشارت بمقام حید  
 که بالاتر از مقام سابق است و عارفان کامل را لایق است چنانکه کمالی گفته ۵ مرابعی  
 چشمیکه جمال مصلطف را ببینند  
 این است کمال مرد و انانیستین  
 شک نیست که عالم صفای ببینند  
 و در هر چه نظر کند خدا را ببینند

فی نفحات الانس قال بعض الکبراء قدس الله تعالی اسرارهم نزد اهل توحید و تحقیق این است که کمال  
 آنکس بود که جمال حق سبحانه و تعالی در مظاہر حسی که کوئی مشاهده کند همچنانکه مشاهده میکند  
 در مظاہر روحانی بصیرت است بدون البصیرة الجمال المطلق المنوی کما یعانیون بالبصر الحسن المقید  
 القوری و جمال با کمال حق سبحانه و تعالی دو اعتبار دارد یکی اطلاق که آن حقیقت کمال رویت  
 است من حیث هی عارف این جمال مطلق دارد و در فانی الله سبحانه مشاهده تواند کرد و یکی دیگر مقید  
 و آن از حکم تنزل حاصل آید و در مظاہر حسیه یا روحیه پس عارف اگر حسن ببیند حق ببیند و جمال را  
 جمال حق و اند منزله شده در مظاہر کونیة و غیر عارف را که چنین نظر نباشد باید که بخوبان ننگرد و تا بپای  
 جبروت در نماند و حسن ظن بلکه صدق اعتقاد نسبت کجای عتی از اکابر چون شیخ احمد غزالی و شیخ اوحده



الدین کرمانی و شیخ فخر الدین عراقی رحمه الله که بمطالعه جمال صوری حسی اشتغال نمودند آنست که ایشان جمال مطلق جمال حق سبحانه و تعالی نمی نگردند بصورتی مقید نبودند اگر از بعضی کبر نسبت ایشان انکاری واقع شد مقصود از آن بود که باشد که محبوبان را دستوری سازند و تپاس حال خود بر حال ایشان نکنند و بجا و بدان در حیز خدا و فضل السالکین طبیعت نمائند و الله اعلم با سر لرحم و هم این شیخ  
شیخ اوحید الدین کرمانی فرموده ۴

(زان می نگرم چشم سرد صورت  
این عالم صورتش با در صورتیم)

نیز که در معنی است از در صورت  
معنی نتوان دید مگر در صورت

چو کارش قوی گشت قدرش بلند  
که معنی بود صورت خوب را

دیگری گفته ۵  
منظور دیده شاد معنی است هر کجا  
در نقش آب گل نظر افزون کند کسی

المتن  
بود صایم بچو عیسی سالها و هم کفون  
بست معنی صومش رچه صورت مفطر شد است

الشرح فی مفتاح الجنان روایت است که مردی بنزدیک ابن عباس آمد و سوال کرد از صوم پس ابن عباس گفت اگر خواهی تو روزی دو روز و علی بن سلام پس روزه دار یکروز و افطار کن یکروز و اگر خواهی تو روزی سه روز و علی بن سلام پس روزه دار سه روز و از اول ماه و اگر خواهی تو روزی هر یک روز و روزی دو روز و یکروز و افطار کن و اگر خواهی تو روزی سه روز و علی بن سلام پس صایم الدهر باش و اگر خواهی تو روزی افضل شرب علی بن القلو و اگر خواهی تو روزی سه روز و از هر ماهی ایام بیض سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم فایده میباید که نیت روزه دارنده بیکه از این طرق مذکوره آن باشد که این طریق روزه بیدارم از آن روزه است که شریعت میجوهر است مقبول و معمول بعضی تابعان اوست و درین طریق پسندیده بیکه است که مقبول و معمول بعضی انبیاء ماقدم نیز بوده است ناموافق باشد بآنچه در عقاید گفته اند ۶

گرفت حکم شرع آنروز  
منتفق با شریعت دیگر

نیت آنرا متابعت اصلا  
جز از آنکه شرع اوست و اما

و همچنین نیت باید کرد که در سایر مشروعات و ریاضات که موافق قواعد انبیاء ماقدم واقع شده فی کیمیای سعادت افضل روزی بای شریف و فاضل روزی و شستن است آنچه در سال اقتدر روز عرفه و عاشورا و نه روز اول ذوالحجه و ده روز اول محرم و تمام رجب شعبان در خیر است که فاضل ترین روزه پس از ماه رمضان روزه محرم است جمده محرم سلت است و عشر اول موکد تر است و در خیر است که روزه یکروز از ماههای حرام فاضلتر از سی روز از ماههای دیگر غیر از رمضان و یکروز از رمضان فاضلتر از سی روز از ماههای حرام و رسول صلی الله علیه سلم گفت هر که روزی دیند و شبی



و چنانچه از ماه حرام روزه دارد و یا عبادت بفرماید یا نه بگوید ماه حرام چهار است و از تقدیر  
 ذوالحجّه و محرم و رجب و فاضلترین ذوالحجّه است که وقت حج است و در خبر است که عبادت در هیچ  
 وقت فاضلتر و دوست تر از حقیقی از عشا اول ذوالحجّه نیست و روزه یکروز چون روزه سالی است  
 قیام یکشنبه آن قیام بیده القدر است گفتند یا رسول الله و نه نیز چهار گفت و نه نیز چهار گفت و نه نیز چهار گفت  
 شود و خون وی ریخته آید و در چهار گروهی از صحابه کرام است داشتند که همه رجب را روزه دارند تا رمضان  
 مانند نماز بدین سبب یکروز روزه بکشایند یا زیاده و در خبر است که چون شعبان به نیمه رسد نیست  
 مگر روزه رمضان اما یا استقبال رمضان آخر شعبان روزه داشتن کرامیت است مگر که کسی دیگر یا  
 جز نقد استقبال چنانچه فی العوارف و یستخون صوم النصف الاول من شعبان و افطار نصفه الآخر  
 و ان وصل بین شعبان و رمضان و جمعه لا باس به ان لم یکن صام فلا یستقبل رمضان بיום اولی  
 آثار روزهای شریف از سرباه ایام بهین است سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم و از هر هفته دو شب و چنانچه  
 و جمعه اما روزه پیوسته داشتن همه سال جامع بود این همه را یکت بخور و لا بد بایست که دو وعده  
 سه روز ایام تشریق از عید صبحی و باید که بر خوشترین حجر بگذرد و افطار که آن مکره بود هر که صوم کند بترتیب  
 یکروز میدارد و یکروز بکشد این روزه دارد و است و فضل بزرگ است در خبر است که عید القدر بر عمر و  
 بن العاص میسرید از فاضلترین طریق روزه و بر این فرموده گفت ازین فاضلتر خواهم گفت ازین  
 فاضلتر نیست و درین این آن باشد که چنانچه و دو شب روزه میدارد و نزدیک بود تا ماه رمضان  
 بهم ثبوت سال شود چون حقیقت روزه شناسد که مقصود کسب شهود است و صفا کردن دل باید  
 که مراقب دل خویش میباشد و چون چنین بود که فاضلتر افطار بود گاه بود روزه بدین سبب  
 بود که رسول گاه روزه داشتندی گفتندی که مگر روزه هرگز نکشد بدو گاه بکشاندی گفتندی که هرگز  
 روزه نخواهد داشت و برایتی معلوم نمودی روزه و بر او علم کرامیت داشتند که چهار روز زیاده افطار  
 کنند این از روز عید ایام تشریق گرفته اند که چهار روز است برای آنان که بر دوام روزه بکشایند و بهم بود  
 که دل بسیار کند و غفلت غالب شود و آگاهی دل ضعیف شود و غفلت باند منهای شرح مختصر الوفاة لابی  
 المکارم و یزید الصوم النفل بالشروع خلافا لثانی و علی هذا الخلاف الصلوة لکنه استحب تمامها بخلاف  
 الحج و العمرة ثلثا فاته یزید تمامها عذره ان افسدها لزمه القضا و کذا فی القیمة الا فی ایام المنهیة یعنی  
 المنهیة فیها الصوم ای یوم الفطر و الاضحی مع ثلث بعدی ایام التشریق فلا قضاء و لو شرع متغافل فیها  
 ای فی ایام الخمسة التي المنهی فیها الصوم خلافا لثانی و الثانی و قول القديم انه يجوز صوم التمتع فی ایام  
 التشریق لکن افطر و قضی و ان صام صح و یخرج عن العبادة بالنسب من نذر ان یصوم ایا یا فوافق  
 الفطر و الفطر حدیثی محمد بن ابوبکر لم یقدی حدیثا موسی بن حمزة قال حدیثی حکم بن ابی حمزة الاسلمی انه سمع عبد الله  
 بن عمر یقول عن رجل نذر ان لا یاتی عید الا صام فوافق یوم الاضحی و فطر قال فقد کان لکم فی رسول الله  
 اسوة حسنة لم یکن یصوم یوم الاضحی و الفطر و لا یری صیام حدیثا عبد الله بن سلمة حدیثا یزید  
 بن ریح عن یونس عن زیادة بن جبیر قال کنت مع ابن عمر فکنا نذرت ان اصوم کل



یوم ثلثا واربعا عاشت فوافقت هذا اليوم يوم النحر فقال امرأتها لو فار التذران الصوم يوم النحر فاعاد  
عليه فقال مثله لا يزيد عليه صحيح بخاری و فی الاحیاء اما الصوم الدهر فانه شامل لكل و زیاده من راسی اصلاح  
لفظ فی الصوم الدهر فلیفعل ذلك فقد فعله جماعة من الصحابة و انما بعین لحم باحسان اما بیان مصراع دوم  
که است معنی صومش از چه صورتی مفسر شد است مفسر اسم مفعول صفت صوم است یعنی افطار کرده شد  
فی شمال الاقمار روزه چشمه ای طریقت است یعنی بهشت منگردد و روزه گوش ناشیدن کلام  
لا یعنی است روزه زبان تا گفتن سخنان زیاده و بی است و روزه دل فکر غیر حق تا کردن قال علیه السلام  
اذا صمت فلیصم سمک و لیسرک و لسانک هر که اینچنین روزه دارد اگر باکل و شرب و مباشرت شروع  
کند در طریقت صایم باشد

بیت

روزه که بنان و آب خوردن داری آن صوم دوام است در افطاری  
فی کشف المحجوب روزه شرعی در روز است کما قال عز وجل کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الالبیض من  
الخیط الاسود من العجر ثم انما الصیام علی اللیل فاما روزه طریقت شرب روز است کما قال علیه السلام  
اجمعوا بطونکم و اطموا اکبادکم و اعزوا اجسامکم لعل تلوکم تری التذریا تا و این صفت در شرب روزی است  
فی رموز الالبین روزه از طعام و شرب بازماندن بود و آن کار کو دکان و پیره زنان است صایم  
حقیقی در خواب بیداری و برخاسته و بسته در عبادت نفس او در سبوح است هر دمیکه بر می آید  
ثواب سبوح نویسد محقق گوید اگر صوم بدام نتواند داشت وقت طعام خوردن که چیزی اشتها بانی باشد  
دست از طعام بدارد چنانکه کسی نداند و این اصل تمام است خدمت شیخ الاسلام نظام الدین اگر این  
افطار کنانیدی همان لحظه موافقت همان کردندی خوردی بعد چیزی نخوردی

بیت

ای بس صایم که او هم صایم و هم مفسر است وی با نایم که هم در خواب هم بیدار است  
و حضرت محمدری را ندیده بعد از دوام صوم و دوام خلوت در مدت قریب است سال شب چیزی  
نمی خوردند که ضرورت بقدر ضرورت در روز چیزی نمی خوردند اما نه چنان که شکم سیر میشد و بموافقت  
همانان گاهی اگر مکرر می خوردند اما صایم خوردن و صایم اشتها نگاه میداشتند درین خصلت چند فواید  
بیان میکردندی یکی آنکه اکثر اخلاط مردم در روز میباشند پس ثواب موافقت همانان حاصل می  
شود با وجود حصول این مقصود و روزه گرسنه داشتن شکم است دوم آنکه نفس از رویت صوم که خطا  
بود نوبید شد از عجب رسته باشد سیوم آنکه اکثر مردم برین ریاضت خفیه واقف نمیشوند از ریاضت  
سمعه اما با شرب چهارم آنکه قیام شب ذکر خفی و مناجات شبانه بمجده خالی باسان دست میدهد  
و برکت خلوت در آن بسیار میباشد و مانند این فواید دیگر بسیار میگفتند و نیز نقل میکردند که کفخی  
بود در غیر ماه رمضان شب چیزی نمی خورد و بمجده خالی تمام شب بذكر و مناجات مشغول بود  
و خلوت و فواید آن بسیار است هده که بود پس چون ماه رمضان آمدی اندو گین و غمگین شدی و  
فریاد کردی و گفتی که روزه رمضان فرض است از روزه داشتن و شرب دن چاره نیست و گرنه فواید  
هراد در مناجات شبانه کچلو مجده حاصل بود درین ماه از دست میرود



المش

از صفای نوره شد و راسته از تبار قراق

زانکه روزه بهر دفعه خون اسپرشد است

الشرح في كيمياء سعادتي صلى الله عليه وسلم عايشه را گفت از کوفتن در بهشت هیچ میباران  
گفت بچه چیز گفت بکر سنگه و نیز گفت الصوم جنبه من النار روزه سپر نار است پوشید مانند  
که مراد از نار فراق در بهشت یا نار فراق لقاء خداست که در روزه بهشت و لقاء الله موعود  
است چنانکه در احیاء العلوم مسطور است قال للجنة باب يقال له الريان لا يدخله الا الصائمون وهو موعود  
بقاء الله في جزاء صومه قال عليه السلام للصائم فرحتان فرحة عند الافطار وفرحة عند لقاء الحبيب وفي  
تهذيب القاضی صوم صفت حق است که الصوم لی وانا اجزئی به پس در صوم از صفات حیوانی  
بیرون آمدن است بصفت خدا می موصوف شدن فردای قیامت طاعات معبادات هر کسی بجهان  
ایشان دهند مگر ثواب صوم ندهند که آن جز داده حق است جزای هر طاعت بهشت است و جزای صوم  
حق تعالی بر بهتر آدم و زمان آمد که تجوع نزلی تجرد فصل و فی العوارف الباب لاربعون فی اختلاف حال  
الصوفیة بالصوم والافطار جمع من المشايخ الصوفیة كانوا یومنون بالصوم فی السفر والحضر علی الدوام حتی  
لحقوا الله تعالی وکان عبد الله بن حارصام نیفاً وحمین سنة لا یغفر فی السفر والحضر مجتهد به اصحابه یوماً  
فاطر فاعتل من ذلك ایاها فاذا راه المرید صلاح قلبه فی دوام الصوم فلیصم دایماً ویدع الافطار  
حاشا فهو عون حسن له علی ما یرید روى ابو موسی الاشعری قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم من صام  
الدهر ضیقت علیه جحیم کذا و عقد اصبعین ای لم یکن فیها موضع وکره قوم صوم الدهر و قد ورد فی ذلك  
ما رواه قتادة قال سئل رسول الله صلى الله علیه وسلم کیف من صام الدهر قال لا صوم ولا افطار و اول  
قوم ان صوم الدهر ان لا یغفر العیدین و ايام التشریق وهو الذی یکره و اذا فطر هذه الايام فلیس هو  
الصوم الذی کره رسول الله صلى الله علیه وسلم منهم من کان یصوم صوماً و یغفر یوماً و قد ورد افضل  
الصيام صوم اخي داود کان یصوم یوماً و یغفر یوماً او یصوم یوماً و یغفر یومین و منهم من کان لا یصوم  
الا الاثنين و الخميس و الجمعة و قبل کان سهل بن عباد عبد الله یاکل فی کل خمسة عشر یوماً مرة و فی رمضان  
یا کل اكلة واحدة و کان یغفر بالماء و القراح و علی عن الجندی انه کان یصوم علی الدوام فاذا دخل علیه  
افطر معهم و یقول یس فصل المائدة مع الاخوان باقل من فضل الصوم غیر ان هذا الافطار یحتاج الی  
علم نقد کیون الداعی الی ذلك شره النفس صعب سمعت شیخنا یقول منذ سنین ما اکلت شیئاً لشهوة  
نفس ابتداء و استدعاه بل یقدم الی شیء قاری فضل الله و نعمته و فعله فاذا وافق الحق فی فعله و ذکر انه  
ذات یوم اشتهی الطعام و لم یحضر من عادته تقدیم الطعام الیه قال صحت باب البیت الذی فیه الطعام  
واخذت ربانته لا کلمها فدخلت استورا فاختذت دجاجة کان هناك فقلت هذا عقوبة لی علی تصرفی  
فی اخذ الربانته و رأیت شیخاً بالسعودیة تناول الطعام فی الیوم مرات ای وقت حضرت الطعام اکل منه  
و یری ان قیئاً و له الطعام موافقة الحق لان حاله مع الله کان ترک الاختیار فی ما کوله و لم یوسوسه شیء تقاضیه  
و کان حالت الوتوف مع فعل الحق و قد کان له فی ذلك بداية یغیر مثلاً حتی لحظه یقی ایاها لا یمکن ولا یعلم



احد بحاله ولا يتصرف هو نفسه ولا ينسب الي تناول شئ ولا ينظر فعل الحق بوق الرزق ولا يغتر بحاله احد  
 مدة من الزمان ثم ان الله تعالى اظهر حاله اقام الاصحاب التلا مدة وكانوا يتكفون الى الاطعمة وياتون بها  
 اليه وهو يرى في ذلك فضل الحق والمواقفة سمعة يقول اصبح كل يوم احب اليي القوم ونقص الحق على  
 محبتي الصوم بفعله فاذا وافق الحق في فعله وحكي عن بعض الصادقين من اهل البيت اسطانه صائم سنين كثيرة وكان  
 يعطر كل يوم قبل غروب الشمس الا في رمضان قال ابو الفضل السراج انك قوم هذا المخالفة العلم ان كان الصوم  
 تطوعا واستحبه آخرون لان صاحبه كان يريد بذلك تاديب النفس بالجموع وان التمتع بروية الصوم هو  
 ان هذا ان قصد ان لا تمتع بروية الصوم فقد تمتع بروية عدم التمتع بروية الصوم وهذا يتسلل والايق  
 العلم واصناف الصوم قال الله تعالى ولا تبطلوا اعمالكم ولكن اهل الصدق لهم نيات فيما يفعلون فلا يعاينون  
 والصدق محمود بعينه كيف كان الصادق فهو في حمايته صدقه كيف تقلب قال بعضهم اذا رأت الصوفى يصوم  
 بصوم التطوع فاتها فانه قد اجتمع منه شئ من الدنيا وقيل اذا كانوا جماعة متوائمين اشكال فيهم من جهة  
 على الصيام فان لم ياعده ولا يتموا الاطعمة ولا يتكفوا رعاياه ولا يحلون حاله على حالهم وان كانوا  
 جماعة مع شيخ يصومون لصيامه ويعطرون لافطاره الا من يامره شيخ بعين ذلك الى بهنا كلامه  
 پوشيده نمائند که در حکایت شیخ جنید قدس سره آنچه مذکور شد که تیس فصل المساعدة مع الاخوان  
 باقل من فضل الصوم تا آخر معنی آن است که فضیلت موافقت برادران دین کم از فضیلت روزه  
 نیست مگر آنکه این افطار محتاج بعلم است یعنی بقیه آنکه نفس ایشان مطمئن شد و در ضمن این مساعد  
 کشش نفس نیست ولیکن این اگر کاملان را نبیاست دریرا که گاه باشد که باین بهانه داعی بافطار  
 شرع نفوس شهوت آن میباشند پس معلوم که کسی را که یقین نشد که نفس ایشان مطمئن شد و هنوز در  
 کشاکش نفس هوا مبتلا اند اصلا روا نباشد روزه کشدن پس این کلام موافق شد آنچه در کتاب خاقانی  
 مسطور است که بنده روزه دار را میباید بهر چه آرزو کند و بیاید روزه نکشاید و چون از بهر خدا تعالی  
 نیت کرده باشد از بهر خلق تباه نکند و هیچ محیصیت از آن بزرگتر نباشد بلکه برابر شرک خورد باشد زیرا  
 که در خبر آمده است از پیغمبر صلی الله علیه وسلم ان اخوفنا اخاف علی امتی شیطان ان لا یصبح الرجل صایما  
 ثم یفطر علی شهوة اعترضته والشک الاصفریل بالشک الاصفریل رسول الله قال لا یستغنی خیر است  
 که پیغمبر علیه السلام گفت بدترین و ترسناک ترین و مخوف ترین چیزی که از است من میترسم و چیزی  
 خیر است آنکه کسی نیست روزه کرده باشد و در روزه آرزویش پیش بیاید یا کسی همایش بر دیا مرد زن خود را  
 بیند و شهوتش تقاضا کند از بهر آنکه این آرزو روزه کشاید و هوای نفس این را کند دوم از شرک خورد  
 گفتند یا رسول الله شرک خورد کدام است گفت ریادهم در آن کتاب است یکی از آداب روزه آن است  
 که چون روزه دار باشی جای که مردمان طعام و شراب میخورند و یا خواهند خورد و بقصد بروی و اگر نی قصد  
 یفتی نشاید که روزه کشانی و این سخن مشهور است که اگر بیدل مسلمانان نگاه داشتن فاضلتر زیرا که در خبر است  
 که آن کس که صایما فصل استغنی خبر است که اگر عانی افتی که مردمان طعام میخورند و تو روزه دار باشی  
 پس ایشان را دعا کن تا بخورند فاما دل نگاه داشتن اینجا باشد که کسی ادعوت کند و مقصود آن دعوت او



باشد و قومی را بطغییل او خوراند و اگر غیت روزه کرده باشد تا تواند زود و اگر برود باید خورد  
و دل آن قوم را غمگین نماید که در روز دیگر قضا باید کرد و این انگاه روا باشد که روزه تطوع باشد  
اما اگر روزه نذر یا روزه قضای ماه رمضان باشد نشاید که آن البته زیرا که روزه تو از آن عزیزتر است  
که از هر چیزی توان کشاد و قنی العوارف قد ورد آن رسول الله صلی الله علیه و سلم و اصحاب را کلا و ابوال  
صالح نقل رسول الله صلی الله علیه و سلم تا کل رزقا و رزق بلال فی الجنة صدق رسول الله صلی الله  
علیه و سلم علی سائر الانبیاء و آله و اصحابه اجمعین اهل حق است اثنی عشر نبی دیگر با حضرت را کسب کمالات  
دیدن بر دهانیت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بواسطه زیرا که در واقعات و مناسبات صادق  
چنانچه اکثر اوقات مشرف بشفقت و محبتش میفرموده ان شاء الله تعالی الی یوم الدین مشرف خواهد بود

مصطفی را همه مع اصحاب دیده بارها  
زان سبب مذکور بنیه را نسخ تر شد است

المتن

الشرح

در مصراع دوم این بیت اشارت است بیک فقه مخصوصه که آنحضرت در اوایل دیده بودند  
و سبب سوختن ایشان را برین مذہب مذهب شده بود چنانکه میفرمودند که در آنوقت ملا بازاری کشمیری حج  
کرده آمده بود و آواز او در میان مردم افتاده که شیخی حاجی آمده است بدیدن او مردم میرفتند من جمله  
صوفی رفیق چون در آشیانی آمدن شخص احوال پرسید که چه میخوانی بعضی از سایل فقه حنفیه را نام بردم  
چون دی مذهب شیعه بود و مرا شعور برسان نبود و الا نمیرفتم ناخوشتر آنکه گفت این سایل را بخوان و سایل  
امامیه و مانند آنرا خوانده باش که همان بهتر است گفت که آیا این سایل را روافض میخوانند گفت این  
نوع گفتگو نباید کرد و نباید شنید پس دگر شد از مجلس او برآمدم و اندیشه کردم که الهی اینچه اختلاف است  
که در معرفت مذہب میان خلایق افتاده و من هنوز وقوف بر دلائل هر یک ندارم چه دانم که کدام مذہب  
بر حقست تا بر آن باشم و بفرموده آن عباد کتم که مقبوله یک فقه میشود و دیدن سید رسیدن از نزد  
یقین حاصل نمیشود که اهل هر مذہب مذہب خود را در غیب میدهند از طریق دیگران تغیر و ترتیب میکنند  
پس اولی آن است که گوشه ویرانه بگوشه نشسته ترک خوردن کتم یا آنکه حق تعالی را مذہب حق بدست  
کند یا بگرستن که جان بدست کردن بگرستن بزدی آسان تر است و بهتر تر که از زندگانی و از بر صلا  
که بموجب هلاک ابدی است پس بدین نیت در سجده ای ای مساجد کوه ماران در آمدم و سه و پنج سجده  
در قریب نیمه شب شب سوم در خواب دیدم آفتاب بلند آمده در برون مسجد بر سر راه غوغائی ردا  
مردم بیاد پیداشده من برخاستم و از روزن مسجد نظر کرده حال پرسیدم گفتند اینک سلطان  
انبیا و اولیا سواره می آید چون چشم بر آن جمال باکمال او منور شد در دو گویان نگران او بودم که نگاه  
پیری معتبر باری منور در آمد من از هیبت او بر اسیده و رو محراب نشستم او در پیش من  
آمده من خطاب کرد گفت من ابو بکر م خلیفه مستقیم سلطان رسل مادی بل اینک بفرموده او ترا نصیحت  
میکم که اگر بجات دنیا و عقبی میجویی و سعادت داری و آخری میجویی میباید که متقدم و محسب بدانام و  
مهر آن کرام و جمیع اصحاب عظام او باشی و در طلب خلفا را رعبه و افضلیت ایشان قایل گردی و اعتقاد



و عمل بفرموده ائمه الهیست و جماعت کنی و تاورد دنیا باشی برین مذہب اسخ باشی و از هر که نه بر مذہب باشد  
 دور و سیر باشی که ایشان شیاطین السن اند که گمراه کننده اند و بعد از آن صاحب قاری دیگر در آیه گفت  
 من عمر خطایم خلیفه دوم رسول الله ص بهمین اسلوب تقریر و نصاحت کرد باز بزرگی دیگر در پیشین آیه گفت من  
 عثمان ام خلیفه سیوم نبی الله وی نیز تقریر و نصاحت مناسب حال بدست اشارت بآن عزیزان کرده فرمود  
 که هر که این دو پیشوار او را محبت و معتقد نباشد در دنیا خوار و در آخرت از اهل نار خواهد بود بعد از آن امیری دیگر  
 چست و چالاک در پیشین آیه گفت من علی مرتضی ام خلیفه چهارم مصطفی علیه من الصلوۃ تمہا و من الخیات  
 اکملها پس از بیان انواع مواعظ لایم بجانب من فرمود که هر که این سه یار بهترین یاران سید مختار را  
 و چهارم ایشان محبت نباشد و ترتیب خلافت و فضیلت اعتقاد نکند از وی بیزارند خدا تعالی رسول الله  
 و این صاحب فی المناقب و من و باقی اصحاب سایر یومنان و همه فرشتگان پس غایب شد و من بیدار  
 شدم و از سبب آن خواب تمام تن من غرق عرق شد بود چند آنکه میرا یعنی از تنال در برداشتم تمام تر شد  
 بحدی که چون نخستین دامن شپیلیدم قطره بارز من جعش دند اللهم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعه و  
 ارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابه +  
 اللهم

چون مشرف شد بصحبت های او در واقعات

پس لباس صحابی او ہمیش در بر شد است

التشیح فی صحیح البخاری من صحب النبی صلی الله علیه وسلم او آه من المسلمین فهو من اصحابه و فی روضه الا  
 هر کس که آن سرور را در واقعه عین چنانستی که در بیداری دیده چه بصحت رسیده که آن سرور فرموده من را  
 فی المنام فقد رآنی فان اشد لیطان لا تمیل بی و هر کس که آن سرور را دید امید چنانست که آتش دوزخ بنیزد  
 بدلیل حدیث جابر بن عبد الله انصاری را که گفت پیغمبر لا تمیل لآی و سلم را آئی او آری من را آئی پس  
 بقیاس مرکب از حدیثین صحیحین معلوم شد که اگر کسی بعضی او را آید که حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در واقعه  
 دیده باشد بنسبت اویسیه ترتیب از روحانیت او علیه السلام یافته باشد و بشرف صحبت صوری و مخوی  
 مکرر مشرف شده مطلق صاحب یا صاحب مخوی گوید باکی نیست و الله اعلم خصوصاً در مقام مدح  
 بیان اشعار با وجود آنکه ایشان را حضرت پیغمبر باشتیاق تمام برادر حبیب خود نیز خوانده است چنانکه در  
 نور المعالی شرح الامالی مسطور است روی الهمدانی فی حدیث الطویل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا  
 ذر انت ذی غمی و فکری و الی امی ششی اشتیاقی فقال الصحابة خبرنی یا رسول الله بفتک و فکرک ثم قال  
 آه و اشوقا الی لقاء اخوانی یکوون من بعدی شانهم شان الانبیاء و هم عند الله بمنزلة الشهداء یعرفون  
 من الالباء و الاقهار و الاخوان و الاخوات ابتغاء لمراضات الله و هم یجمعون فی بیت من بیوت الله  
 مغمومین محزونین من حب الله فلو بهم الی الله و روحهم من الله و علمهم الله الحدیث الی قوله یا ابا ذر انت  
 مشتاق الی لقاءهم ثم اطرق رأسه فلیثم رفع رأسه فکی حتی فاصت عیناه فقال و اشوقا الی لقاء اخوانی  
 الحدیث الی قوله علیه السلام و اقترع عینی بهم یوم القیامه ثم الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یخزونون  
 و انیضا بهدین کتاب رجس اثبات انفسیت صحابه بر ائمت مبین شد که قال قیل خیر القرون قری



مقصود است بحديث مثل امتی كشل المطر لا بدري اولهم خير ام آخرهم خير قبل الحديث الاول بيان فضل الكلى  
وحدیث الثانی بیان احتمال الخیر فی دلائل فی فضل الكلى كما سبق ذكره فی حق سوسى وخضر علیهما السلام لان  
المقصود من المطر المنفعة للخلق وهی تحصل فی غیر الصحابة اكثر منه فی الصحابة كما ان اباضیفة من اكثر منفعة للخلق  
من بعض الصحابة فی استخراج المسایل فی بیان المنسب بیان الحلال الحرام وكما ان رجلا الى القرأ فی عالم کمثل  
ان يكون اكثر منفعة للخلق من بعض الصحابة فی الجود والسما والاحسان وغیر ذلک من جزئیات حیث لم یکن  
فی بعض الصحابة اسباب بعض منها ولان غیر الصحابة یحتمل فی نفس الطاعة بعضهم غیر من بعض الصحابة لان  
الصحابة رأوا النبى صلی الله علیه وسلم وصادقوا الوحی وعانیوا اعجازه مع هذا بعضهم جادلوا وقاتلوا آخرون  
وساعدوا فی انزاله قبل الانبیاء والاطاعة كما هو المشهور والتواتر بخلاف غیرهم فان بعض السوء او اطاعوه ولا  
یراد من ذلک کما یذکروا ویدعون الی القرأ فی العالم هو الهم والهم واجابهم وارواحهم فی سبب والطاعة  
وذكرهم قائلو ان سأل سائل عن یکن ان یبلغ احد من غیر الصحابة بماله من مال من الهم ویطول الی وجابهم  
یقوال یکن ذلک ولكن لا یزال فضل الصحابة لانه قد فات محال ینیه والفضل الكلى لفضل الصحابة فلا یبلغ  
بعضهم ولا یزال من الهم ولا یصل الی وجابهم احد من غیرهم لان كل واحد منهم صابر والفضل الصحابة یجوز ان  
الصدایة الی البروج العلویات فی السماء الذریات الفتاحیات لقوله اصحابی كالنجوم باهم اقتدتم ارشادهم  
وهم خلق صواب الامنة لقوله مثل اصحابی فی امتی كالملح فی الطعام لا یصلح الا بالملح ولهذا قالوا ما یفیع  
صحبتهم انما تنفع بها ذرات السنون وریاضا تها بدون الصحابة استی كلامه ولا یخفی علی العارف باصول الصوة  
ان یکن ان یقال فی قوله قد فات الی فضل الصحابة المراد به فضل الصحابة المقصورة والمعنویة معا الذی هو اکمل  
لسبب الحق والافضل الصحابة المعنویة باق الی يوم الدین وحاصل انما یبین الکاملین كما فی خلاصة النساب  
حضرت امیر سید علی محمد فی قدس سره فرمود که در اوایل سلوک را در هر ذریه نبی حضرت مصطفی صلی الله  
علیه وسلم صحبت خاصه میبود تا آخر چنانچه در کجاست بیان تجلیات تمام این نقل نوشته می شود این شأ  
الله تعالی به

چون رسول الله گفتا سر تقی آل من است  
شکر را باغ نبی پیدا یکے نور شد است

الشرح  
عن النبي قالوا يا رسول الله من آل محمد قال عليه السلام لقد سألتموني عن شئ ما سألته  
السنون قبلکم آل محمد کل تقی وتقی ذی رواية کل تقی مجموع القلب وشیخ ابو عبد الله گفته ال بیت  
رسالت پناه عبارت است از کسی بیکه سالک سالک مانج مناج وی بوده باشند کما قال علیه السلام  
ولدی من سلک طریق ایشان صدقاً تندر که برکت انوار لغیر ایشان رفع مکاره از اهل حق  
وساود رفع بلا از کافوری میشود و سبب رزق بندگان ایشان باشند و نظام عالم بواسطه وجود  
شریف آن عزیزان است چون یکی از ایشان بمیرد حق سبحانه و تعالی دیگر را بجای او می پدید  
کند و بعضی از علما گفته اند که آل بر سه نوع است آل صورتی یعنی نبی فقط و آل معنوی یعنی سببی  
نقطه و آل هم صورتی هم معنوی یعنی جامع هر دو فضیلت و فضیلت و اظهر است و آن حدیث و فضائل



معرفت ولایت و محبت آل محمد مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم و تہدید بغض ایشان وارد شده تو اند  
 آل در وی شامل هر سه نوع باشند کار وی عن مقداد بن الاسود و قال قال رسول الله صلی الله علیه  
 مصرفة آل محمد برأۃ من النار و حب آل محمد جواز علی الصراط و الولاية لآل محمد امان من العذاب  
 و من مات علی حب آل محمد مات مغفوراً الا من مات علی حب آل محمد فتح فی قبره باباً من الجنة الاول  
 من مات علی حب آل محمد یزید فی الجنة کمایز فی العروس الی بیت زوجہا الاول من مات علی حب آل  
 محمد مات علی استتہ و الجماعة الاول من مات علی حب آل محمد جعل الله قالی ازوار قبره ملائکة الرحمة  
 الاول من مات علی بغض آل محمد جبار یوم القيامة مکتوب بین عینیہ ایمن من الرحمة الاول من مات  
 علی بغض آل محمد لم یثم رایحة الجنة فی شمایل الاقیامۃ معنی القاتر سیدن و پرہیزیدن است و معنی  
 ہر دو معنی را آیات کجلی بیان فرمودند تفسیر موز پرہیزیدن عوام و خواص و اخص متنوع است چه  
 متقی شریعت و چه متقی طریقت و چه متقی حقیقت المتقی فی الشریعة من اتقی عن جمیع محاسن الجوارح  
 و جمہور ذایم الظاہر و الطوہر فی الطریقة المتقی من اتقی عن ذایم الباطن و من خطرات النفس  
 و الہو احبس فی الحقیقة من اتقی بدون التذاہر و بما سوی التذاہن چہ میان دُون و سوا فرق  
 است دُون چیزی اندک و سہل و ادنی باشد چنانچہ حب جاہ دنیا و عقبی و سیر و طہر و باذن  
 و سوا ہر چیزی بزرگ کہ غیر حق باشد از بہشت و جہنم و تصور و محبت و معرفت و امثال آن فی تفسیر  
 سلمۃ المتقی من لا یكون رزقہ من کسبه و عملہ

المتمن

علامان آخرت مرانیا در رہبری  
 دارند و نیز این میراث را در خود نیست

الشیخ در خورشیدی و سزاوار و لایق و چون در بیت کہ ترجمہ حدیث مشہور العلماء و رشتہ  
 الانبیاء و ائمہ علماء تفسیر عالمان آخرت کردہ شد از جهت بیرون کشیدن عالمان  
 دنیا از وارث انبیاء مناسبت است کہ علم آخرت اینجا در خور سالہ بیان کردہ شود تا معلوم  
 شود کہ متصف این علم آخرت وارث انبیاء و ائمہ و اری این علم است علم دنیاست و دانندہ آن  
 وارث انبیاء نیست امام محقق و عالم مدقق حضرت امام محمد غزالی قدس سرہ در تصنیف خود  
 کتاب جہاد العلوم الدین آورده کہ فان قلت فیصل فی علم الآخرة تفصیلاً لا یشیر الی ترجمہ آن کہ  
 استقصاء فی تفصیلہ فاعلم انہ فیما علم مکاشفۃ و علم معاملۃ فالقسم الاول علم المکاشفۃ  
 و ہو علم الباطن و ذلک غایۃ العلوم فقد قال البعض العارفین لمن لم یکن لہ نصیب من ہذا العلم  
 اخاف علیہ سور الخاتمہ و ادنی النصیب ان یتصدق بہ و ان یتکلم لایلہ و قال آخر من کان حصلاً ان  
 لم یفیع کہشی من ہذا العلم بدعة او کبر و قبل من کان محباً للذہب بمصر علی ہوالم یحقق بہ و قد  
 یحقق سائر العلوم و اقل عقوبۃ من ینکرہ ان لا یرزق منہ شیئاً و ہو علم الصدیقین و المقربین  
 اعنی علم المکاشفۃ ہو عبارة عن تطہر فی القلب عند تطہیرہ و تزکیۃ من صفات المذمومة  
 تتکشف فی ذلک النور امور کان یسمع من قبل اسماءہا و یتوہم لها معان مجملۃ غیر متصفحہ و متصفح



ان اذا ك حتى يحصل المعرفة الحقيقية بذات الله وصفات التاتبات و بافعالها وبكلمته في خلق الدنيا  
 والاخرة ووجه تزيين الاخرة على الدنيا والمعرفة بمحض النبوة والنبى ومعرفة الوحى ومعنى لفظ الملائكة  
 وكيفية معاداة الشياطين للانسان وكيفية ظهور ملته الملك للانبيا وكيفية وصول الوحى اليهم ومعرفة  
 ملكوت السموات والارض ومعرفة القلب وكيفية لقائه جود الملائكة والشياطين فيه ومعرفة الفرق  
 بين ملته الملك وملته الشيطان ومعرفة الاخرة والجنة والنار وعذاب القبر والصرار والميزان والحساب  
 ومعنى قوله تعالى كفى بنفسك اليوم عليك حبيباً ومعنى قوله تعالى وان اراد الاخرة لى الحيوان لو كان ارباباً  
 يعلمون ومعنى لقائه الله والنظر الى وجه الكريم ومعنى القرب منه والنزول فى جواره ومعنى حصول العباد  
 بمعرفة الملك الاعلى ومقاربة الملائكة والنبیین ومعنى تفاوت درجات اهل الجنان حتى يرى  
 بعضهم بعضاً كما يرى الكوكب لدرى فى جو السماء الى غير ذلك مما يطول تفصيله اذ الناس فى معاني  
 هذه الامور بعد التصديق باصولها مقامات فبعضهم يرى ان جميع ذلك امثلة الذى اعد لعباده الصالحين  
 ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وانه ليس مع الخلق من الجنة والنار واصفاً  
 ولا سماً فبعضهم يرى ان منتهى معرفة الله الاعتراف بالعجز عن معرفة بعضه بقول حده معرفة الله عز  
 وجل بانتهى اليه اعتقاد جميع العوام وسواء موجود عالم قادر سمع بصير متكلم فليكن اعلم المكاشفة ان  
 يقع الحجاب حتى القبح له جليلة الحق فى هذه الامور متقناً يحجى حبرى العيان الذى لا يشك فيه  
 ونزاعاً ممكن فى جواهر الانسان لولا ان مرآة القلب تركم صدارها وحبشها بقادرات الدنيا وانما يغنى  
 اعلم طريق الاخرة العلم بكيفية تفصيل هذه المرأة عن هذه الجنات التى هى الحجاب عن الله وعن معرفته  
 صفاته وافعاله وانما تصفيه وتطهيره بالكف عن الشهوات والاقتداء بالانبيا فى جميع احوالهم  
 ولقد رايته من القلب كى اذى شط الحق تبارك لا فيه مخالفة ولا بيل الى الا باريات التى ما تى  
 تفصيلها فى موضع العلم وهذه هى العلوم التى لا يسطر فى الكتب ولا يتحدث بها الا من انعم الله عليه  
 منها بشئ الا مع اله وهو المشارك فيه على سبيل المذاكرة وطريق الاسرار وهذه العلم الحقيقى هو الذى  
 اراده النبى لقوله عليه السلام ان من العلم كسبية المكنون لا يعلم الا اهل المعرفة بالله تعالى والفقهاء لم يحبلوا  
 الا اهل الاعتراف بالله فلا تحقر واعلم ان الله علماً فان الله لم يحقره اذا اتاه العلم واما القسم الثانى  
 وهو علم العامة فهو علم احوال القلب اتم ما يحمد منها فكما الصبر والشكر والخوف والرجاء والرضا والوفاء  
 والتقوى والقناعة والسخاوة ومعرفة الله فى جميع الاحوال والاحسان وحسن الظن وحسن الخلق  
 وحسن المعاشرة والصدق والاخلاص ومعرفة هذه الاحوال وحدودها واسبابها التى بها تكتسب وشكاتها  
 وعلا ماتها وسالجه باضعف منها حتى يتقوى وما زال حتى يعو من علم الاخرة واما ما يذم فخوف الفقر  
 وسخط المقد والفضول والحسد والحقد والغش وطلب العلو وحب الثناء وحب طول البقاء فى الدنيا للسمع  
 والكبر والرياء والغضب والافسة والعداوة والبغضاء والطبع والخل والرغبة والمدرج والاشتر والبطر  
 وتخطيم الاعتياد وبستوانة الفقر والخير والخيلاء والنفاس والمبايات والاستكبار عن الحق والوفاء  
 فيما لا يعنى وحب كثرة الكلام والقلق من التزين للخلق والمداينة والتعجب والافعال عن عيوب النفس



بجواب الناس و زوال الحزن من القلب خروج الخشية منه و شدة الانتصار للنفس اذا ناله و صفت  
 الانتصار الحق و اتجا و اخوان العلانية على عداوة السر و الامن من مكر الله في سبب اعطى و الانتكال على  
 الطاعة و المكر و الحيانة و المخادعة و طول الامل في القوة و النفاذ و الفرج في الدنيا و الاسف على فراقها و  
 الاتساع في الخلقين و الوشقة لفرقهم و البهارة و الطيش و العجدة و قلة الجوار و قلة الرحمة فهذا و امثالها من  
 صفات القلب مغار على الفواحش مناصب الاعمال المحطورة و اعتدالها و هي الاخلاق المحمودة منبع الطاعات  
 و القربات فاعلم مجتهد و مثاب الامور و محتايقتها و سببها و ثمراتها و علاجها و هو علم الآخرة و هو فرض عين في  
 فتوى علماء الآخرة و المعصية عنه بالكل بسوط بالكل الملوك في الآخرة كما ان المعصية عن الاعمال النافعة  
 بالكل سيف سلاطين الدنيا يحكم فتوى نفعها الدنيا فنظر الفقهاء في فرض الحيوان بالاصناف الى صلاح الدنيا  
 و هذا بالاصناف الى صلاح الآخرة و لو كان نفعها عن معنى من هذه العاني حتى عن الاخلاص مثلاً او عن التوكل  
 او عن وجه اشتراك عن الرياء توقفت فيه مع انه فرض عينه الذي في اهماله هلاك في الآخرة و لو سألته عن  
 القلان و الظلم و استيق بالزنى سر عليك مجلدات من الفقه و التعريفات الدقيقة ينقصه الذم و هو لا  
 يحتاج الى شيء منها و ان احتج لم يحل البلد عن يقوم بها و كيفية مؤنة القلب فيها فلا يزال يعيب فيها  
 ليلاً و نهاراً في حفظه و ورع و فضل عما هو مهم نفس في الدارين انتهى كلامه معلوم باده نظير ما في تقريره  
 گفته شده است ميتة که در آخر فقیهه متن است یعنی -

چهار دفعه یا هر سه در معمول فقیهه  
 حیدر آخذر یا صدار چون و فرزند است  
 چون بمعنی صاحب آل رسول الله است  
 خصم و انقض من خارج صفت کفر شد است

المتن

التلخیص

بر آنکه رافضی صفت واحد است و رافضی و رافضی صفت جمع چنانکه خارج و خارج  
 صفت واحد است و خارج صفت جماعت رافضی نیز صفت واحد است منسوب باثر و برگرد  
 روافضی همچنین است خوارجی و کفر اسم مفعول از الکفار است که مانند تکفیر که معنی او را کسی است  
 کردن کفر است و یا معنی او یا متن کسی است بر کفر پس اینجا اولی آنست که اولاً مشبه بر آنکه رافضی  
 و خوارجی است بیان کنیم و احکام ایشان روشن گردانیم تا از اینجا بیان حکم مشبه که خصم شیخ  
 است خود معلوم شود بد آنکه در کتاب صحایف مذکور است که و الحق ان کل واحد من الخلفاء  
 الاربعه مکرم عند الله و موصوف الفضائل و الخصال الحمیده و لا یجوز طعنهم لان الطعن فیهم طعن  
 یوجب الکفر لان النبی صلی الله علیه و سلم مدحهم و فضله من طعن فیهم فیکون بالحقیقة طعناً رسول  
 الله صلی الله علیه و سلم بدان چیز که بعضی علماء گفته اند که رافضی مشتق از رافضی است و رافضی  
 بحسب آن رافضی گفته اند که ایشان ترک حق کرده اند و اصحاب رسول را منکر شدند  
 نفوذ بائد من ذلک و ایشان فرق بسیار اند و بعضی از ایشان غلاة اند و ایشان نیز بعضی کافران  
 و بعضی مبتدع مبتدع و بعضی مشیط و بعضی مبتدع مبتدع خفیه در خزانه المفتین آورده است  
 که واجبست کفار بر رافضی در قابل شدن ایشان بر حجت اموات بدینا و تناسخ ارواح آنها



ارواح باید و در قابل شدن ایشان بخروج امام باطن و محفل بودن امر و نهی تا خروج امام باطن و در قابل  
 شدن ایشان با آنکه حضرت جبرئیل غلط کرده و در حق نبوی محمد صلی الله علیه و سلم بغیر علی بن ابی طالب کرم الله  
 وجهه و مهدیان کتاب است که هر که انکار کند نامست ابو بکر را رضی الله عنه و خلافت عمر را رضی الله عنه اصح  
 آنست که کافر شود و فی تحقیق اسالکین فاکفار من الرضا کمن سب شیخین رضی الله عنهما و کمن قال بالکفر  
 علی سواه قاله الله اکبر او الله اصغر او قال بنیوتة او قال جابر جبرئیل الی محمد غلط و کان الحق جمیع الی علی و قال  
 بکلمه تعالی فی علی و آله و نیز باید دانست که خوارج هم اقوام مختلفه اند که بعضی ایشان مشهورند آنست  
 که در حق حضرت علی رضی الله عنه ظن بد کرده باشند و در حاشیه شرح و قایم آورده اند که خوارجی کسی  
 را کفیر یا زده داشته در حق امیر المومنین علی و امیر المومنین عثمان و حکمین طلحه و زبیر و عایشه و معاویه رضی  
 الله عنهم و بعضی ایشان کفیر میکنند تمامی امت را سوا یی ایشان و هر که کفیر میکنند صحابه مذکورین  
 و جمیع امت را و یی کافر است کما فی خرابه المقتنین یجب الکفار الخوارج فی الکفار جمیع الامم سوا ائمتهم  
 و کفار جمیع علی بن ابی طالب عثمان ابن عفان و طلحه و زبیر و عایشه رضی الله عنهم و در رساله شریفه  
 مذکور است که قذف و شتم ابو بکر و علی و عایشه و حسن و حسین و اولادان ایشان کفر است کذا فی التشریح  
 و التفسیر و علما گفته اند که امانت و ایزاد حقارت و جفای اولاد رسول الله کفر و کافر است و ایضا فیها قابل  
 علیه السلام من الغضال و لاوی فقد الغضنی و من الغضنی فقد الغض الله تعالی و من الغض الله تعالی فهو  
 فی النار و النار یلغ من جهنم لان جهنم مقام وسیع میکن ان لا یكون فیها النار بد آنکه دشمن سادات دشمن  
 خداست از آنکه محبوب خداست محکومی محبوب مصطفی است هر که گوید محبوب مصطفی دوست نمیدارم  
 کافر شود بحدیکه اگر گوید که مصطفی را که دوست داشته است من دوست نمیدارم کافر شود و در قتادی  
 تفسیری آورده اند که مارون رشید با امام ابو یوسف قاضی یکی طعام میخوردند و ذکر در کرد و افتاد امام ابو  
 یوسف گفت مصطفی را که دوست میداشت حاجب مارون رشید گفت من دوست نمیدارم  
 امام ابو یوسف گفت یا امیر بفرما که این حاجب توبه کند و یا گردش بزنند حاجب تائب شد بد آنکه  
 از نادوست داشتن کفر لازم بود و خاصه از نادوستی علوی که حبس الاجاب بودند پس محفل معنی بیت  
 این است که چون از آیات سابقه برین بیت معلوم شد که آنحضرت بذلکه را صاحب معنوی و آل معنوی  
 حضرت نبوی صلی الله علیه و سلم میتوان گفت پس سبک با بن حیثیت خصوصیت او و زرد و ایزدای او  
 رساند مانند افضی حقیقی که خصم بعضی اصحاب صاحب صواب است آنکس را افضی معنوی باشد همچون خارج  
 حقیقی که دشمن بعضی آل با کمال است خارجی معنوی گردد و کفیر و کفار آن خصم نیز بطریق قیاس  
 همچون کفار آن دوست شبه او میتوان کرد از روی معنی بطریق قیاس بقدر شابهت یعنی بر قضیه  
 قاعده تشبیهی که در تراز آنکه در شبهه پی میکنند یعنی کافر حقیقی و کافر مطلق گویند بلکه کافر معنوی  
 و تشبیهی و یا کافر معنوی که بعضی حق پوشش است میتوان اطلاق کرد و الله اعلم بالصواب و ایضا بر باب  
 الباب پوشیده اند که جائیکه از نادوستی که کفر لازم داشتند از نادوستی و دشمنی کسی که درین  
 اوقات ولایت او ثابت شده باشد میباید که بطریق اولی باشد که کفر لازم آید زیرا که حضرت فخر



او بای متاخرین را برادر خوانده است و پیش از ایجاد ایشان تعلیم خدای واقف بر اوصاف ایشان  
گشته اظهار اشتیاق بسیار کردن چنانکه صحبت پیوسته که وقتی حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم  
در میان یاران نشسته بود و فرمود و اشوقا لی لقاء اخوانی صحابه گفتند که یا رسول الله فرمود  
که بعد چهار صد سال و پانصد سال از هجرت من ایشان در عجم آیند پس کسیکه گوید درین اوقات و درین  
ولایت کجی باشد یا بخدایت منکر شده باشد نفوذ باند من ذلک و همچنین است کلام در حدیثیکه بر او  
پهلانی در شرح ابیات سابقه مسطور شد تفکرفیه و ایضا پوشید منیت که خصومت و کمان بدردن  
و ایذا بی موجب شرع کردن در حق عوام مومنین حرام است پس در صلح و اولیا حرام اغلط و اکبر باشد  
پس قرعک این کبیره اگر از احلال داند در کفر او شک نیست و اگر حرام دانسته بران مضر باشد باز خوف  
کفر است از جهت لازم آوردن آن اصرار و استخفاف گناه را که موجب کفر است چنانچه در صلو  
سعودی مسطور است که مذہب ملت و جماعت است که بنده بگناه کافر میشود اما بخوار نداشت  
گناه کافر شود اما بخوار نداشت گناه آن بود که دروغ گوید و لهو و غیبت کند و حرام خورد و مسلمان را  
ناحق بیازارد و در دل خود ترسی متقاضی بازگشتی نیابد بایمان بیاد داده بشمیر اخیر نبود از جهت  
که ابوحنیفه گفت اکثر مایسلب الایمان عند النزع بالمعاصی یری گفت که بیشتر ایمانها که ر بوده شود در  
نزع پیدا یابد چنانکه آنوقت بیاد دهد اما بشومی محصیت با بیاد داده بود و بر آن وقت ظاهر شود  
که علم الیقین عین الیقین گردد فی الخلاصة المناقب فقیهی با سلطان العارفین عداوت کردی چون  
در حال نزع شد حاضران مجلس با معلوم شد که تباہ رفت نفوذ باند من ذلک و چون حاضران مجلس  
اسخا لاشا هده نموده گفتند که این سور حال فقیه بسبب رایب بود که حضرت سلطان در زبان گذشته  
فرموده که عداوت دوستان حق در دل با ایمان جمع نمی آید و اگر آید نمی پاید بعد از آن حال حضرت سلطان  
فرمود که هیچ کاری در دین مرد دیندار یاری دهنده تر از تقطیع برادران دین نیست و هیچ کاری زیاده  
از خوا داشت و فرزند داشت حق برادر سلمان نیست

بلیت

منکر است و رویه مردود و ملعون آید هر زمان همچون سگان از دور غوغا میکند گفت  
و فی ترجمه خلاصه الفاخر حکایت پنجاهم نقل است از شیخ عبداللہ بن ابی الحسن مخزومی رحمه الله علیه که  
در شهر سنجا مردی از عارف بود کثیر الدقیقه در اولیای سلف چون وقت وفات او نزدیک شد هر چند  
مجاوید که گفته شد بر زبان آورد نمیتواند سخن دیگر میکند و میگوید و چون میخواند و میگوید که کلمه  
لا اله الا الله میگوید که مرا گفتن نمیدهند همه حاضران فریاد برآوردند و همچنان فریاد و گمان بر شیخ بود  
سنجاری را رفتند پس شیخ بیاد و نزدیکی آمد و نشست و سر در مراقبه کرد تا دیری بعد از آن مرد  
را فرمود که گو لا اله الا الله در حال گفت و مکرر کرد پس شیخ گفت بسبب آن دقیقه او در اولیای  
سلف او معاقبت و شعیب او شد گفتند شفاعت تو قبول کنیم اگر اولیای سلف از خوشنود شوند  
در حال در حضرت شریفه در آمده برخواجه معروفی که فی دسری سقط و جند و شیلی و ابویزید و غیر  
ایشان رضی الله عنهم و نعم گناه او بخشند که معذبت ایشان خوشنود شدند در حال زبان



بکشاد و کلمه شهادت بگفت از و پرسیدم که حال چه بود گفت هرگاه که سخن استم که کلمه شهادت  
 میگویم چیزی سیاه سبخت و زبان مرا میگیرد و ثقیل میگردد چنانکه سخن گفتن ممکن نیست و میگفت من  
 آن دقیقه توأم که در او یک سلف میکردم بعد از آن دیدم نوری بویخت خشت آن پیدا شد و آن اسود  
 براند و گفت من رضای اولیای خدایم و این زمان می بینم میان آسمان و زمین چندان اسباب انوار  
 و سواران از نور از سمیت سرفراخته سبوح قدوس ربنا و رب الملائکه و الروح میگویند که تمام قصه  
 هوای ایشان پر و بالا مال گشته است آنمزد همچنان کلمه شهادت بر زبان میراند تا آنکه از جهان سفر کرد  
 رحمة الله علیه علی جمیع المؤمنین و ایضا بر مخلصان حضرت شیخ محمد روح معلوم باد که این نوع واقعه این فقیر  
 نیز در ایام خدمت ایشان معاینه کرده چنانکه ملا یوسف نام فقیهی بود که اکثر زبان خود را از غیبت بعضی  
 صلحا و علما در پر سبزه نتوانست داشت چون وقت ز غش رسید غالباً نشوینست این نوع جریمه زبان  
 او در گفتن کلمه شهادت عاجز و ثقیل میشد و کلمات دیگر درست میگفت تا حدی که یاران و شاگردان  
 خود حاضر کرده میگفت که شما تکرار کلمه شهادت و کچنور من بسیار میکنید که من زبان خود را در گفتن کلمه قدر  
 نمیایم و مرانیان سیدین باب استولی شده غالباً این اثر نشوینست قیل و قال نالایقه که در حق علما و صلحا  
 این شهر از بخانی صادر شد باشد خواهد بود پس ای یاران دستگیر بدید بر این تقصیر ان کنید که بگویند  
 من خانه بخانه رفته به نیازمندی تمام از هر کسی بجای در خواست خدمت شیخ الاسلامی دستاوی مولانا  
 خواجه شمس الدین المحرم و برادرش خواجه زین العابدین را بقصد توسل بجناب شیخ المطلب دادم و در حضور  
 ایشان به اجزای تمام و انکسار تمام عرض حال خود تقریر کرده گفتم که بخدمت شیخ زمان از این مقصود  
 معذور عرض داشت رسانید که فقیر یکبار شنیده بودم که کسی مباح علیه آنحضرت رسانیده که فلان کس  
 بجناب شما سخن نالایق گفته و حال آنکه من یاد دارم که نگفتم بودم و بدان شرمندگی و در ایام صحت از شرف  
 ملازمت محروم ماندم و حالاً از خلق کریمیه آن جناب توقع آن دارم که اگر سهواً یا خطایاً عمداً از کمال غفلت  
 این طایفه در ظاهر یا در باطن جرأتی نسبت بایشان سر بر زده باشد از کمال کرم خود عفو فرمائید بفرمودن  
 دانست که اگر خدا تعالی این کمینه را باز صحت بخشد همچون فلان و فلان مرید ایشان باشم و در حلقه خادمان  
 ایشان در آمده ملازمت کنم و الا در وقت اضطراب بدعا و فاتحه مدد فرمائید و سمیت عالییه خود  
 بدو تقدیر این ناتوان سازند تا سرایه ایانشان غارت شیطان و دامان باشد او در خانه خود درین تقریر  
 بود که حضرت شیخ ما در مجلس خود کچنور خادمان و حاضران این بیت را

بلیت

بنده همان بکه در تقصیر خویش  
 عذر بدرگاه خدا آورده  
 مگر از فرمودند فقیر ظاهر تقریب خواندن این بیت نادیده در تفکر بودم که بعد زمانی ناگاه خدمت  
 خواجه مذکور و برادرش از الیه بابی از وکیلان فقیر مومی الیه در آمدند و همان تقریر معذرت او کرده بکلمه  
 و عفو طلب شدند و التماس دعا و مدد نمودند آنحضرت توجه باین فقیر کرده فرمود که تقریب خواندن  
 این بیت همین بود که مشاهده کردم که حق تعالی بقدرت خود از بعضی بندگان خود این نوع چیز را روشن  
 گرداند و مرا نیز درین وقت مجلس معذرت گفتن او معاینه گردانید چنانکه بسبب خود معذرت او شنیدم



و این بیت که مشعر قبولیت معذرت او بود بر زبان جریان یافت اعدا از آن زبان آن فقیه در  
خواندن کلمه شهادت گشاده شد و تکرار کلمه بسیار کرد تا در سه روز از جهان رفته عفو الله تعالی  
ذنبه و ذلوت سائر المومنین و نیز شکر صوفی نام مردی بود خادم اسپ حضرت مخدومی از زبان او بعضی  
مسائل بیان و سلام و سوره و اجوبه آن و تکرار کلمه شهادت و عبارت استغفار از و چنان شنیدم  
که از کسی شنیده بودم رحمة الله علیه علی سائر المومنین نصیب خواهد شد این بیان آن است که تا تو اند  
در سینه خود عدوت بچسب از آل عظم و اصحاب کرام و اولیاء و اقیاء و علمای با احترام راه ندهد تا ایمان او  
سلامت ماند از افتادن در کفر این باشد و باین حدیث صحیح نیز عمل نموده باشد در عوارف بسیار ملاحظه  
شد قال انس بن مالک قال لی رسول الله صلی الله علیه و سلم یا بنی ان قدرت ان یقبح و یتنسی و یتلک  
عش لا حد نافل ثم قال یا بنی و ذلک من سستی و من ایسی سستی فخذ ایامی و من ایامی کان معی فی  
الحجۃ ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان و لا یجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤوف  
رحیم و الحقن اشارت به آنکه نسبتی دیگر آنحضرت را بر روحانیت حضرت شیخ نجم الدین گبری  
نیز هست قدس سره و ایمانی بحکم کردن او بمناسبتش قواعد سلوک که بموت ارادی بلفظ حدیث موقوف  
قبل ان تموتوا اشارت الیه شد و بیان اجتهاد او و انحصار و ورود یافته +

در بنوش شیخ نجم الدین گبری نیز بود  
ندان در سر حقیقت عالم اظهر شد است

الشرح یعنی آنحضرت روح پرفورج شیخ نجم الدین گبری را نیز در واقعه دیده است از وی بعضی  
پسندیده و حقایق سنجیده و از روحانیت او تربیت یافته و از تعلیم ارشاد او براه هدی نشنا  
پس از از وی یعنی از ارشاد و تعلیم مبارکش وی نیز مانند آن محکم می شد خود عالم بزرگتر شود چنانکه محایه میشد  
در چشم عارفان محقق در وقت ارشاد او بمیدان صادق و سالکان لایق و مضمون این بیت معلوم  
ما از آنجا گشت که آنحضرت فرمودند که روزی در خاقانه بودم در بیداری غیبی دست داد و حالتی داشتم  
که خود را در امن کوی روان دیدم در شبی سفید و در از از من برآمده و حالانکه هنوز در آن ایام بظاہر  
اصر بودم و از مقابل با جماعتی از صلحا پیدا شدند که در میانه ایشان بزرگی بود سفید روی و نورانی  
روی پس نزدیک مده با من ملاقات کرد و با یکدیگر سلام و جواب مودعی شد یکی از میانه آن جماعت  
گفت که این بزرگ شیخ نجم الدین گبری است که خداوند تعالی شرف ملاقات روح او با تو مقدر کرده  
بود اینک درین زبان میمون آن دوست بظهور پیوست پس از وی به نیاز مندی تمام نصائح  
شنودن غنیمت دارد هر چه از وی شنوی در عمل آر که در آن فواید بسیار خوبی دیدی از آنچه  
از زبان مبارکش شنیدم بتوفیق الله تعالی بکار بردم و فی نفحات الانس کنیت شیخ نجم الدین  
گبری ابو الحسن است و نام او احمد بن عمر الجینونی و لقب او گبری گفته اند ویرا گبری از آن لقب کردند  
که در آن جوانی تحصیل علوم مشغول بود و با هر که مناظره و مباحثه کردی بروی غالب مدی فلقوه  
بهذه السبب القامة الکبری ثم غلبت علیه ذلک اللقب فخذت القامة و لقبوه بالغبری و هذا وجه



صحیح نقل جماعت من اصحابه من یوثق بهم و وزیر شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات و بعد نظر مبارکش بر سر که افتادی بمرتبه ولایت رسید و در بازگانی برپیل تفرج بجا نگاه شیخ در آمد شیخ را حالتی قوی نظرش بر سر آن بازگان افتاد و در حل بمرتبه ولایت رسید شیخ پرسید که از کدام ملکی گفت از فلان ملک است اجازت ارشاد نوشت تا در ملک خود خلق را بحق ارشاد کند و کان شهادته فی سده ثمان و ثمانه و ثمانه ۴

المتن

محکمش بر عمارت کردن قصر سلوک  
این قواعد ده که در دین وضع آن اعم شد است

الشرح

اعمر عمارت کنند تراسم تفضیل عام است که مشتق است از عمارت و تشبیه راه سلوک بقصر و ذکر وضع باعمر به بیان قواعد مناسب آمده یعنی در عمل این ده قواعد که موضوع حضرت شیخ کبیر بوده و مقبول و معمول بسیار از مشایخ آمده شیخ محمد روح نیز به برکت صحبت مبارکه روح پر فتوح اش توفیق یافته و با خلاص تمام در راه استقامت احکام آن شتافته و این که گفته واضح این ده قواعد شیخ نجم الدین کبری است استفادت از رساله عربیه که آنحضرت در بیان این ده قواعد تصنیف کرده بودند و مولانا عبد الغفور لاری شرح فارسی نوشته در اول آن آورده که میگوید فقیر لیل البضاعة و حقیر الاستطاعة عبد الغفور لاری که این کلمه چند است در ترجمه شرح فارسیه که قدوه اصحاب صفاء قطب ارباب فاش شیخ الکبیر ابو الحسن نجم الدین کبری قدسنا الله تعالی سره و لاحرمنا من جنات بره در بیان طریق تطاریه نوشته در معنی شرح کلمه از کلمات جامع صاحب اوتیت جوامع الکلم گشته چه آن طریقه را یک خیر باز آورده تعبیر از ان بموت موه و گفته فیهذا الطريق المتخار من علی الموت بالارادة قال علیه السلام موتوا قبل ان تموتوا یعنی این راه که اختیار کرده ایم بابر مردن با اختیار است چنانچه در حدیث باشارت است که فرموده بمیرید پیش از مردن یعنی بمیرید پیش از موت طبعی که مفارقت روح است از کالبد جدا شوید از مرادات از مالوفات که از ابتدا ای خلقت ماغایت متمکن گشته و مراد حق را بر مراد خود اختیار کرده که نتیجه این مردن حیات حقیقت است در حدیث است روز امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه نزدیک سول بود و سول صلی الله علیه و سلم فرمود که اگر کسی خواهد که مرده بر زمین سوان بیند باید که نظر کند باین شخص هر آن کس که بموت طبعی میرود بموت ارادی در حق او این وعید صادق آید که ویل لمن اتبع بعد الموت بحقیقه گفته اند که در موت اضطرابی روح متعلق شود ببدن مانند این بدن و آن بدن را هیچ چیزی حایل نباشد و مراد بمردن اختیاری آنست که بترک مرادات طبعی چنان شود که روح متعلق بدان بدن شود و آن بدن را رفتار است و شخص را در آن عروج و رفتار آن بدن منقطع شود و زمانی که ناپیدا گردد و سهم در آن شرح است قال قدس سره و هو محصور فی عشرة اصول یعنی آن طریق بیرون نیست از ده اصول چون آن ده اصل وجود گیر و مردن با مرادات بکمال وجود گیر و اگر کسی پسندد مشایخ گفته اند که طریق مبنی است بر هزار مقام یا بیشتر یا کمتر و هیچکس قائل نشد به جواب آن است که طریق موت غیر آن طریق است که مشایخ مبنی بر آن داشته اند یا آنکه جمیع مقامات مندرج است درین ده ۴



المتن

توبه و نه بد و توکل ستم قناعت خلق خوش  
کرده و از عزالت از توفیق حق انکسار شد

الکثیر

خلق صفی است محکم شده و نفس که بدان کاری آسان شود پس آن کارگر پسندیده باشد  
آنرا خلق میگویند اگر ناپسندیده باشد آنرا خلق بدگویند بعضی گفته اند که تبدیل خلق و تمیزه اگر چه واجبست  
از مصلح نظر ساختن موجب و رافق ادان است از جنای خداوندی حق را مصلح نظر ساختن و طلب استیلاک  
در و با وجود قرب بجانب و متضمن تبدیل اخلاق است بی کلفت مجاهده در ریاضت چنانکه این مقصود  
از ابراهیم خواص پرسید که در چه مقام نفس را ریاضت زمانی گفت سال است که نفس را ریاضت  
میدهم در مقام توکل این مقصود گفت عمر خود را فانی ساختی در عمارت باطن و دور افتادی از فانی شد  
بخدمت ایتحالی کذافی شرح تلك لقواعد العشرة و قول سلطان ولد قدس سره که مرگ تبدیل اخلاق بد باشد خلق  
غفلت از حد باشد

المتن

در توجه رو بناده صبر شیرین شده

در اقبال ثابت اندر رضا مشکر شده است

الکثیر

مشکر عای شکر گفتن اسم مکان است از شکریش کریمه از نعمت مقام رضا که قاعده  
دوم است نیز حظی بسوخته چنانکه محل گفتن شکر آمده با آنکه او خود بسبب حصول ضایع شادی او  
شاگرد شوند و بیاد داشت که حضرت امیر سید علی سمدانی که از تابعان مشایخ سلسله نجم الدین گبرک  
است قدس سره ساله فارسی در بیان این ده قاعده تصنیف کرده مانند ترجمه آن رساله عربیه شیخ  
کبیری میانه میزد اگر شرح این دو بیت میگویم میثا ید پس فقیر اینجا در شرح الفاظ این بیتین  
به نیت تبرک و تمجید جهان رساله امیریه بعینه می نویسم تا بر ملاحظه کنندگان این نسخه نیز روشن گردد  
که بعضی ابیات این تصنیف متضمن مضامین بعضی سایل گبرای است که در سخن و یاد گرفتن و بکار بستن  
آن در سلوک محتاج الیه است و سبکه متصف باین ده صفات باشد یکی از مکمل اولیا است رساله  
موجوده این است بسم الله الرحمن الرحیم حمد ثنائی نامتناهی مرید و دو کاریر که استحقاق قواعد  
اسلام را منجای طایبان سعادت ملکوتی گردانید و احکام تزکیه نفوس را معراج سالکان جبروتی گردانید  
و اعتقاد بجزایات ربانی جناح طایران قضای سیاحت لاهیوتی گردانید و صلوات بسیار و درود و دعا  
بر خلاصه و زبده عالم و بهتر اولاد آدم سید اصفیا محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و بر اهل بیت او که همتران  
دین و پیشوایان اهل تقیین اند اما بعد بدان ای عزیز که راه های طایبان حق سیمای بارگاه احدیت شیر  
از آن است که آنرا حاضر توان کرد که الطرق الی الله بعدد الفاسل الخلق اما همی آن راه هالیه قسم باز کرده  
قسم اول راه باب محاملات است بسیار نماز و روزه و تلاوت قرآن و حج و زکوة و غیر آن  
از اعمال ظاهره و این را عامه مسلمانیان او موجب نجات ایشان از عذابا بدی و لیکن وصول حقیقی از  
رنگد این نوع عبادت متعذر است قسم دوم راه اصحاب مجاهدان است بقیدیل اخلاق و تزکیه نفس  
و تصفیه دل و تجلیه روح و سعی در آنچه تعلق به ابرار باطن دارد و آن راه ابرار است و این قوم نیکان است



اندوین طایفه را مقصد آن میخوانند و اوصاف این گروه اندک باشد قسم سیوم راه سائران حضرت صحت  
است که در فضائی مدار ساختار لایقانی با جنه جذبات عنایت لایزال طیران میکنند و وصول این قوم  
در بابت امر پیش از دیگران است و در نهایت کار و این راه که اشرف طرق است مبنی است بر موت ارادی چنانکه  
رسول فرمود موتوا قبل ان تموتوا و ظهور آثار سعادت و مؤسسه برده قاعده اولی توبه است  
و توبه بازگشتن بود بحضرت خداوندی با اختیار چنانکه مبرک بازگشتن بود بحضرت حق بی اختیار پس توبه  
بیرون آمدن بود از گناه و هر چه بنده را از حق بازدارد از مراتب دنیا و عقبی که آن عین گناه است  
و بر لب واجب است از همه بیرون آمدن تا از هستی خود هم نیز

نظم

از خود و جمله جهان یکسر بر  
و ز وجود خویش بیرون آمدن  
کی دهنده تا تو مینازی بسر

گر کلاه فقر خواهی سر بر  
چاره این چیست بیرون آمدن  
این کلاه بی سران است ای سر

قاعده دوم زهد است و حقیقت زهد بیرون آمدن بود از دنیا و آرزوهاییکه تعلق بدان دارد و مال و  
جاه و ناموس با اختیار چنانکه مبرک از همه بیرون خواهد آمد بلکه حقیقت زهد آن است که از طلب دنیا و عقبی  
نیز بگذرد چنانکه از طلب لذات دنیای فانی گذشته که الدنیا حرام علی الآخرة و الآخرة حرام علی ال  
الدنیا و همای حرامان علی اهل الله تعالی

نظم

ترا در حضرت آبش از آن است  
چو شستاقان پی آن می خردی  
نگردد در حریم خاص محرم

زهر لذت که در هر دو جهانست  
چرا ترک دو عالم می نکردی  
هر آنکو در نیاز و هر دو عالم

قاعده سیوم توکل است و حقیقت توکل بیرون آمدن بود از رویت و سابط و اسباب بکل اختیار چنانکه  
مبرک از همه تعلقات و اسباب خروج خواهد کرد و با صراط را تا آخر و جیکه با اختیار بنده بود با اعتماد کرم خداوندی  
موجب رضای خداوند و خروج ضروری بعد از مرگ بود متعرب عذاب سخط و خشم بود نفوذ باندیشه و  
قاعده چهارم قناعت است و اصل قناعت بیرون آمدن بود از لباس آرزوهای لغزانی و تمسکات  
بهمی چنانکه مبرک از همه آرزوهای جدا خواهد شد مگر آن مقداری که توأم اصل حیات بر آن است از ماکول و  
مبوس و رعایت حد اعتدال در آن

نظم

هر سر موئی تو سلطانی بود  
ما پنجه اینجا بایدت در مان بکن

گر ترانانی و خرقانی بود  
اینچه اینجا احتیاج است آن مکن

قاعده پنجم عزت است و معنی عزت بیرون آمدن بود از آسایش خلق و خود را بر کناره داشتن  
از صحبت ایشان با اختیار چنانکه مبرک از همه جدا خواهد شد همچنین که اثر اقطع اختیار بی مالوف و می  
گردد مگر صحبت پیر کمال که مرفی بود و متصرف بنصرف در وی همچون تصرف پاک ثوی در مرده تافن  
میرید را باب ولایت از قطرات بیگانی نشوید و آینه دل و بر از زنگار غیریت پاک گرداند و اصل  
عزت محض و دل کردن خواست بحدوت یعنی باز داشتن چشم از دیدن و گوش از شنیدن و باز از گفتن



نیر که هر بدی و آفتی که بر روح رسیده است هر جاییکه ویرا از حضرت صمیمیت محبوب کرده است همه آن  
از روزه حواس در آید پس بواسطه غزلت باز داشتن حواس مدد نفس از دنیا و شیطان و معاونت  
از آرزوهای جسمانی منقطع میشود پس اودی سهل میدهد تا اصل مرض دفع میشود بعد از آن مرض حرارت غریزی  
قوت میگردد و جذب صحت میکند و همچنین بر سبزه و تنقیه سالکان از غزلت است و سهل وی دوام ذکر نظم

زخم خوردم روز و شب عمری دراز  
تا بصد زاری در من کرد باز  
توبین خودی بدین در چون رسی  
تو بیاید در دین کارت پدید  
در نگیر و امنت این در دزد و  
گر شود این در دامن گیر تو  
بر کشاید سر سبز زنجیر تو

قاعدۀ ششم ذکر است و معنی ذکر بیرون آمدن بود از یاد غیر حق هر چه باشد با اختیار چنانکه بمرکز  
از یاد همه خروج خواهد کرد و حق جل و علا میفرماید و اذکر ربک اذا انیت و ذکر معجون معنویت مرکب از  
لفظی و اثبات تا بنفی که آن لاکه است مواد فاسده که مقوی نفس انار است و مری صفات دی از شهوات  
حیوانی و اخلاق ذمیمه نفسانی چون کبر و حق و حسد و کحل و عجب و حرص و ریا و غیر آن که هر یک از آن  
صفات بندگی است از بند های روح و بیماری دلی است از خود دوری افکند و بهوای میدان فضای دل  
که محل بارگاه کبریا و مطلع آفتاب فردانیت است از غبار حدوث ظلمت پاک گرداند و با ثبات الا الله  
تحصیل صحت دل و سلامتی وی از ذایل اخلاق و کسب ندکی بحیات طیبه میکند و تسطوات غلبات نور  
و جدت ظلمات کثرت حدوث منہزم گردد تا پادشاه روح که خلیفه حق است بر سر القان بشواید حق  
جهال و کمال خود را جلوه میدهد و زین بدن بنور هدایت آن کمال منور میشود و ستر قوم تبدیل  
الارض غیر الارض مشاهده افتد و رسوم وجود موجودم ذکر در آفتاب وجود مذکور متلاشی حق گردد  
و غبار اوبار وجود اگر منہزم شود جمال مذکور در عین ذکر و نماید و اشارت و هو معکم اینها کنتم  
حقیق گردد فاذا البصر تنی البصر ته و اذا البصر ته البصر ته

تاکه باشد ذکر غیری در حساب  
تا بود یک ره از هستی بجای  
هر که آئینه باشد پادشاه  
گر همه عالم ثواب تو بود  
گر شوی چون خاک در ره پایمال  
تا تو با خویشی عدو بینی همه  
ذکر مولا باشد از تو در حساب  
کفر باشد گر نهی در عشق پای  
کفر باشد گر کند در خود نگاه  
تا تو باشی آن عذاب تو بود  
تا ابد از بدست آری کمال  
چون شوی فانی احد بینی همه

فی کتاب سلسلہ الذہب بحث بر این مختصر بر مرقبه که عبارت است از سیان رویۃ المخلوق بدوام  
الی الخالق یا دوام النظر الی الخالق بنسیان رویۃ المخلوق یعنی رونده راه میباید که دایما ناظر جناب  
احدیت باشد و در حق بنسیان بستی فنا بر ناصیه جمیع مخلوقات کشد سلسلہ



سرمقصود مراقبه کن  
که بغفلت گذشت با حضور  
رضایت بهمت بخت جان کش  
تا گودی ز شغل خود شاغل  
گزار تو تربیت گیری باز  
گرد از این و آن فساد پذیر  
بگسل خوشی از هوا و هوس  
روی او در خدای داری و بس

حضرت خواجه بزرگ بهاء الحق والدین المعروف بفتح بند قدس سره میفرمودند که دوام مراقبه نادر است  
ازین طایفه اندکی که کسب کرده اند و بطریق حصول آنرا یافته اند مخالفت نفس است  
خواجه نقش بند بندگی  
بی مقصود خویش از آن برد  
دیگران کان طریق نیارند  
لیکن مدوام آن نادر  
چون خلاف هوا کنی پیشه  
نقش غیر از دل میزدای  
دولت و زرش مراقبه بود  
بی مقصود دیر تر بردند  
گردت را هوای آن زخمت  
برای از هزار اندیشه  
در حریم وفا مقیم شوی

قاعدۀ هشتم توجه است معنی توجه روی آوردن بود بحضرت صمدیت بهیگی خود و بیرون آمدن از جمیع  
دعای که سالک را بغیر حق خواند باختیار چنانکه مبرک پس علو بهمت سالک آن اقتضا کند که گوشه نظر  
آنچه مطلوب غیر حق الثبات نکند اگر مقامات همه بغیر آن بروی عرضه کنند نظر بر آن جمیع نیکنده و از  
حق بران مشغول نشود سید الطایفه ابو القاسم صمد قدس سره میفرماید او قبل صدیق علی الله تعالی است  
سنته هم اعراض عن حظته فاما که اکثر مانع از مود که اگر سالکی صادق هزار سال در راه حق قدم زند پس  
یک لحظه از آنحضرت غافل ماند آن مقدار سعادت که در آن لحظه از وی فوت شود بیشتر از آن بود که در آن  
هزار سال حاصل کرده بود قاعدۀ هشتم صبر است و حقیقت صبر بیرون آمدن بود از حظوظ نفسانی و محض  
کردن نفس در محنت عبادت و ثبوت قدم بر باب طاعت چنانکه مبرک زیرا که اگر نفس آواره را در بوته  
محاسنات تزکیه حاصل نکند بصورت بعد از مرگ در بوته دوزخ برالوان عذاب مستحل باید کرد پس سرانجام  
محصل بر محنت عبادات و صبر بر القطار نفس از بالوفات و محبوبات که موجب تصفیه قلب و تزکیه  
روح است اولتر از صبر بر عذاب جاودان قاعدۀ نهم مراقبه است و مراقبه چشم داشتن بود بحصول  
مطلوب حقیقت مراقبه بیرون آمدن بود از حرکات و قوت خود باختیار چنانکه مبرک و آرامش گرفتن  
بعد از تصفیه دل و تزکیه نفس در انتظار افتتاح ابواب اسباب حضرت الهی و کمین داشتن بر رعد و نسیم  
ریح نفحات الطاف استغناهی در میدان سودت قدم بهمت بر سر ملاوات رانده در بحر احدیت غوطه  
برد و آنهستی بر شمع جلال احدیت زده با مداد قطع منازل کرده کلیم ابدار حجاب انداخته از خود بدو پرداخته



بساط مجاهدات طی کرده و دل مرده را با نوار مشاهدات حی کرده سیات نفس بجات روح مبدل گشته از  
بدوگر بخینه در حلقه عصمت و کینه الوار آفتاب صحرای قدیم دیده از تاریکی تنگنای حد و مرید ذلک  
فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم

هر که او با همدم خود همسر است یکدم از ملک و عالم خوشتر است  
چون شود و تنگ آن شمع نور گر تو خواهی تا شوی از آل راز  
زانکه گرجانی نظر خواهی نکند در کنار خویش سر خواهی نکند  
کفر باشد گر کند در خود نگاه گر گدای او تویی شایست کند

تا عده دهم رفاست و حقیقت صابرون آمدن بود از رضای خود در رضای محبوب چنانکه برگ یعنی  
انسلاج محبت از صفت خود و دل پر شدن بصفت خاص محبوب این مقام اعظم مقامات سالکان است  
زیرا که هر مطلوب پس پرده حاصل شود لایق حوصله طالب باشد و سالک مبتدعی در مقام سکنت و خفا  
است پس هر چه در طور خود خواهد حقیر بود و چون خواست خود از میان بردارد کار عظیم با عظیم گردد  
عطای نامتناهی یابد و اعطای مالا عین رات و لا اذن سمعت جرنیاب کبریا را نشاید او من کان  
میتا فاجیه فاه و جلیله نوراً همیشه بنی الناس کم من مثله فی الظلمات لیس یخرج منها میفرماید که ایراد  
این آیت اینجا بمنزله نتیجه ده گانه است و حاصلش این است که میرد از ظلمات اوصاف نقیانی و حقارت تنهایی  
جوانی پس نده گردانیم و ارجحیات جلالت اوصاف ربانی و مخصوص گردانیم و در آموزی از انوار ابرار  
جناب قدوسی تا بدان از جلیج نور حیات طیران میکنند در فضای هوای لایهوتی و خورشید فرستاد  
از مطلع ملکوت بر قیور اجداث مردگان مقبره غفلت مجهالت میتابد و هر یک در بند انواع سلاسل  
و اغلال موم تصور این امور و همی مشاهده کند و با الوان عذاب عقاب ص و خست میتابد و چگونه  
برابر او بود کسی که در تاریکی بیابان غفلت گمشده بود و جوی آری در درخت شجره انسانی خشک گشته  
و بر شاخ اخلاص لطافت شکوفه ایمان ندیده و از لذات حلا و میوه حکمت محروم ماند جلیله الله  
ایا کم من سعد بطاعته و فانه محبته انه قریب عجیب و الحمد لله و الحمد لله و السلام علی من اتبع الهدی تمام  
شد این نسخه متبرکه که امیریه و اگر کسی در بنیاب زیاده ازین توضیحی خواهد باید که شرح مولانا محمد الغفر  
لاری که برای آن رساله عربیه شیخ کبیر نوشته مطالع کند و ایضا شرح مخیات که در آخر کتاب  
اجیاء العلوم است و در ضمن کتاب کیمیا رباعیات است و درین چهارم که در بیان ده قاعده است و ایضا  
از معتمدان شنیده شد که از زمان شیخ جنید تا زمان حضرت شیخ کبیر قدس سرها این سلسله را  
جنیدیه میگفتند بعد از آن بملاحظه بزرگی شیخ کبیر کبر و پیروانم کردند تا زمان حضرت عسکری علیه السلام  
بعد از آن الی یومنا بعضی هم آنیه میخوانند و بعضی هنوز اسم کبرویه بر و اطلاق میکنند و الله اعلم فی خزانه  
الجلالی خدمت رسید السواد نفع الله المسلمین بطول بقائه و نموده که ولی را که بکثرت گناه زنگ گرفته  
باشد درویشان آنرا از زمین اموات منتشل کرده اند یعنی زمین را حقیقت موت نیست فاما چون از  
کسی را نفع نباشد میر نه مرده باشد و چون آتش دهند نباتهای گوناگون در وی روید حیاتی او حاصل



شود و هر کس از آن نفع گیرد دل مردم که بکثرت گناه زنگ گرفته و لذات و شهوات نفسانی مشغول شده و مسکن  
 و بوسه و کشته حکم موت پذیرفته حیات او کالیمات باشد قال الله تعالی او من کان میستامی بکثرت  
 قتل النبی فاجیناه یعنی بکثرت قتل انبیا بر شما باد چنانچه زمین اموات باب احیا شود دل خویش را با استغفار و بقیل  
 کلمه لا اله الا الله روشن و زنده گردانیده قال الرسول صلی الله علیه و سلم لكل شیء صقاله و صقاله القلب فی کراته تعالی  
 تحقیق آن گفته اند موت بهوای نفس است و حیات بحیث حق با موت بنگره است و حیات بمعزلت و در کشف الاسرار  
 آورده که حیات معرفت دیگر است حیات بشریت دیگر عالمیان بحیات بشریت زنده اند و در توان بحیات  
 روزی باشد که حیات بشریت بسراید کل نفس ذالقة الموت و هرگز حیات معرفت بسرمی آید که فلان حیات  
 حیوة طیبه ازینجا است که المؤمن حی فی الدارین

نظم

نمیرد هرگز اجانش تو باشی خوشا جای که جانانش تو باشی  
 شاه که ماتی تدیس سره این آیت خود او من کان میستا فاجیناه گفت نشان این حیات سه چیز است  
 از متعلق عزلت و باحق خلوت و دوام ذکر بزبان دول بزرگی بمعنی نظم فرمود  
 بر روی خلایق در صحبت کتشی میباش بکلی متوجه بکدام  
 غافل مشو از ذوق دل و ذکر زبان تا زنده جا و بدشوی درد و سرای  
 المتن اشارتی باجمال با سایر بیهامی اویسیه آنحضرت صاحب کمال  
 همچنین در واقعه مر لحنه از فضل خدا  
 صحبتش با اولیای اعظم و اقرش دست  
 کسب کرد از هر یکی کیفیت نکرد عا

در روز سهری زین دی و انشور شد است

الشوخ اقر با و قارتر کسب کرده یعنی حاصل کرد این دو بیت مبنی است از آنچه حضرت محمومی در  
 در بعضی اوقات بر بیت تحت نهجت و تائید عقیدت میفرمودند که حق سبحانه و تعالی بحض فضل خود  
 این دعا گوید و اگر از زمان الخطولیت صوریه مخوفیه بازال یومنا در منامات و اوقات بشرف صحبت  
 اولیای سلف خلف مشرف گردانیده تا ایشان گونه گونه تلقینات ذکر کردن و کیفیت دعا خواندن آموختند  
 و بر تربیت های حسنه ازانی فرمودند و من نیز بتوفیق حق در عمل کردن آن مبادرت و مداومت می نمودم  
 تا تاج بعضی از آن دیدم و حالا از شما کسی اهل آن تلقینات نمی بینم و این چند یاریکه مستند از جهت کم ملازمت  
 در سبق اولین ذکر و تعلیم استین دعائی مانده اند و ایشانرا گفتن آنچه هنوز مستعدان نشدند مصلحت  
 نیست تا ازین طریق نخستین نتیجه بردارند و حواله و تلقین و طایف دیگر فایده نمی کند در شرح قضیه  
 فارضیه میمیر آورده است که مرشد کامل را که از بند نفس و هوا حست است و از قید جهاله محبت را با باز رسته میباش  
 بلکه میباید که بکجه و آنا بجهت ربک فحدث باطالبا ان مستعد مریدان مسترشد از برای تا کیدر البطاراوت  
 که واسطه هر دولت و سعادت است فضل و کمال خود را عرض کند و حسن جمال خود را جلوه نماید بلکه او خود میداند که  
 فی الحقیقت کمال جمال حضرت ذوالجلال الافضال است که بر مراتب وجود او تافته است و حقیقت خود را



باو متصف یافته پس عد آن کمال و عرض آن خیال بحقیقت حد کمال و عرض جمال حضرت حق باشد  
سبحانه ما علیه شانه

گاهی که گفت سبحان خود نظر م  
تا نین نبری که من ز خود بهره درم  
در طلعت خود جمال حق می نگر م  
وز نسخه خود کمال حق می شمر م

المثنی اشارتی بجمله او را و وظایف ظاهر می آنحضرت \*

و در اعظم او که دعواتی است بیا این م  
گشته علم کاسم اعظم جمله سراسر شد است

الشرح یعنی ورد اعظم نام دعای آنکه ورد آنحضرت بود و آن وردیست که دعای چند با سوره  
فاتحه الکتاب با بعضی آیات کریمه اسماء عظمیه در چند موضع سوره یاسین امتراج یافته و مجموع اسماء  
احتمال اسم اعظم داشتند در آن او را در آنرا کثیرا خوانده میشود و نشان پنج طریقت شطرا و کبرای حقیقت دارد  
این را ورد اعظم نامیدند در رفع درجات و دفع مہمات و قضای سایر حاجات تجزیه کردند و باقی فضایل  
آن در سناد و تفصیل خاصیت آن مطالعه باید نمود و عرض می روی در وقت خواندن این ورد مجربا البرکات  
در خاطر حضرت شیخ ممدوح مد ظله خطور کرد که الحمد لله که این ورد اعظم داشت کلمه اسم اعظم است فی الحال الحاکم  
شنید که گوینده میگفت چه جایی اشتغال بر اسم بلکه بر اسم اسم اعظم است از روی خالصیت و برکت  
و این ورد را علی الدوام بی نافع در آخر شب میخوانند و گاهی بعد از نماز صبح و در بعضی اوقات زیاده از  
یکبار نیز تکرار میفرمایند و این ورد را ایشان از حواله از پیر خود شنیدند و بنزد سید جمال الدین البخاری است  
قدس سره و از بعضی نشان شطرا و از خواجه خضر علیه السلام نیز رخصت خواندن یافته اند و جمعی از  
مردیان خود را که آنحضرت حواله فرمودند برکت حوالیت ایشان با وجود اشتغال کثیره در سفر و حضر علی الدوام  
بر خواندن آن توفیق یافتند و میبایند و بطفیل آنحضرت از آن ورد کثیر البرکات فایده های بسیار میگیرند و بمرد  
ایشان از آن فایده نگه داشته میشوند هر چند که شرایط آن از عمر خوردن و پوشیدن در بعضی اوقات  
مرعی نمیکردند \*

المثنی

قاری این ورد بود و دید با جید ر شس  
کزد هانش نفس بر آن کی کثیر شد است

الشرح این بیت مشیر است بآنکه روزی حضرت شیخ بابرکت مد ظله در خواندن این ورد مشغول  
بودند با جید ساکن نریه موکه که صاحب جذبه و ایل کشف هست بگوشت نشسته بود چنان میدید  
که هر نفس از دهان مبارک جناب ایشان می برآید بوتری میشد و بر آسمان میرفت تا با تمام سانسند  
بهین حال بود فقیر چون استغفار این معنی از آنحضرت کردم فرمودند که تفسیر آیه کریمه الی یصلعکم الکلیب  
نشیده و در حدیث مصطفی زیدیه که فرموده است هر کلمه که در ثواب است چون بدر آید از دهان بنده  
مومن حق سبحانه او را مرغی سازد که نام آن مرغ همین کلمه است مثلاً اگر سبحان الله گوید مرغی شود  
که نام او سبحان الله باشد و آن مرغ همیشه شنباه حق سبحانه میگوید و ثواب آن آن گوینده را باشد



چنانچه در شرح آورد نتیجه مذکور است که روزی شخصی در دیانی فتاد بسی دست و پای زد و سعی بلیغ نمود که خود را بکنار دریا رساند نتوانست در آن وقت این کلمه بر زبانش بگذشت ذلک تقدیر العزیز العظیم این است تقدیر خداوند غالب قادر چون این کلمه بر زبانش بگذشت فی الحال بیدار مرعی رسید و چنانکه وی زداور برکنار دریا نهاد و خود و دورتر نشست آن شخص در آن حال پرسید که تو چه مرعی آن مرغ گفت ذلک تقدیر العزیز العظیم در تفحات الانس آورده که شیخ محی الدین عربی گفت که روزی بزرگ فاطمه بنت المثنی رضی الله عنها نیم در میان آنکه بایشان می نشستند بودیم زنی در آنکوشهری را نام برد که شوهر من اینجا رفته و داعیه داشته است که زن دیگر بکند گفتم میخوای که باز آید گفت آری روی بفاطمه کردم گفتم ای مادر می شنوی که چه می گوید گفت تو چه میخوای گفتم قضای حاجت می دهی و ای آنست که شوی این زن بیا بدگفت سمعاً و طاعتاً فاطمه الکلمات میفرستم و ویرا وصیت میکنم که شوهر این زن بیا فاطمه را خواندن گرفت و من هم با وی خواندم و دستم که از قرأت سوره فاطمه صورتحکم انشا کرد و ویرا دستا در وقت فرستادن گفت ای فاطمه الکتاب میروی بفلان شهر شوی این زن را می بینی و بر امانی گذاری تا منی آری شیخ میگوید که از فرستادن فاطمه ما آمدن شوهر پیش از آن فرصت نشد که قطع آن مسافت توان کرد و الله اعلم کثیر نیز معنی کبوتر آمده اگر معلوم کسی نشود باشد باری بزرگ کشمیری مشهور است پس ببارین ضرورت فایده همان اختیار کرده شد و فی مقلح الجنان مردی بود که پیوسته مستحبات عشر بخواندی وقتی در راهی میرفت طایفه زنه زنان برخاستند تا او را هلاک کنند درین میان ده سوار پیدا شدند هر ده سر برهنه بودند این مرد از ایشان پرسید که شما کیا نید ایشان گفتند که ما مستحبات عشریم یعنی آن ده دعایم که هر صبح هفتگان بار میخوانی این مرد گفت سر برهنه چرا مید گفتند و اوایل آن بسم الله میگوئی پ

است و در دش هم دعای حریه مونس اولیا  
هر بنی هر ولی از خواندنش موزر شد است

الشرح موزر تقویت داده شده و مدد کرده شده اسم مفعول است اندازده که در آخر سوره فتح واقع شد و اخفش گفته که آن افضل است بمعنی قوت پس بدانکه بمصرع دوم اشارت است بعضی فضایل این دعا چنانکه در بیان خاصیت آن ذکر کرده اند این دعا بر عمامه خلیل و در تقوید یوسف صدیق و در لوح موسی العظیم الله و در مهد عیسی روح الله و بر خاتم سلیمان و بر مهر محمد مصطفی و بر قفسه ذوالفقار امیر المومنین علی کرم الله وجهه و بر تقوید حسنین بود علماء دین معتقد این دعا بودند و این دعا را حریه مونس اولیا گویند هر کسیکه چیزی یافت یا بجائی رسید بسیار میخواند این دعا بود و بانی خصال در استناد باید دید و این دعا نیز از شیخ ارادت مذکور حواله دارند لعبد هر فریضه بعد از پنجده چاشت اگر ضرورت باشد یکبار و الا بی شمار میخوانند و میفرمودند که اگر کسی این دعا را مداومت کند رجال الغیب همیشه مونس و سیدم او میباشد و الله اعلم

الخلق



گشته و در دو ملک را حرد خرب البحر هم  
گرمی و تاثیر آن مشهور هر شهر شده است

الشيخ

مشهر جای شهرت اسم مکان است قیاس از شهر شهر مصنوم العین مراد از مشهر اینجا بی است  
مشایخ اهل دعوت و محافل شیوخ ارادت و صحبت و تسنهای فضایل آن بسیار است در یک نسخه  
مسطوب است که روایت میکند حضرت امیر المؤمنین ابو بکر الصدیق رضی الله عنه که وزی حضرت رسالت  
در مسجد مدینه نشسته بودند مهتر جبریل امین پاک حضرت رب العالمین شادان و خندان بیار  
حضرت رسول فرمود که ای اخای جبریل امروز ترا اینک شادان می بینم گفت یا رسول الله خدا تعالی  
مرز او امتان ترا دعای خیر البحر هدیه فرستاده که هیچ پیغمبر برانفرستاده بود یا محمد سر که از امتان توان  
دعا بخواند مقصود دینی و دنیاوی وی حال گردد و این دعا را چهل خاصیت است تا آخر فی رساله آخری  
این حزب البحر را در مراقبه حضرت امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه دریاقتند و حضرت شیخ ابوالحسن راجحه  
در رفع صاعقه طوفان آب اجازت فرمودند ازین جهت که حزب البحر موسوم شد و فی رساله آخری بدانکه  
مقتدای امام عالی مقام موفق بجایات لایزال است سید ابوالحسن علی شریف الحسینی المغربي الشاذلی  
قدس سره چون در دریای مغرب در شتی نزول اجلال فرمود شتی در گرداب مخاطره افتاد و شتی بیان  
و جمعی که با آن بزرگوار بودند قطع امید از حیات خود کردند و غافل گشتند از آنکه چنان سفینه بخانی  
در شتی بچلیس ایشان است که ناگاه بران سید نامدار مبدای فیاض این کلمات تا مات کثیر البرکات  
فایض شد و این در شهر را از بحر لطف رب با طهور افکند و آن طایفه را هم تعلیم فرمود و برکت این  
حزب البحر ایشان را خلاصی و مناصی وی نمود بدین سبب که حزب البحر تمییه یافت و جمعی کثیر از مشایخ  
او را احزاب کبار گویند در قهر این بحر عواصی نمودند لاجرم لای شریفه و جواهر لطیفه بدست آوردند  
از برای جمیع نباتات دینی و دنیوی محراب است و صحبت کرده اند که از نا جنس صحفه دارند و از اخبار  
محقق معلوم باد که حضرت شیخ محمد را اولادین دعای بزرگوار رخصت خواندن و اجازت خواندن  
از بعضی خلفای مشایخ پیشینه رسید و بعد از آن از خانواده مبارکه که گیلانی و شطاریه خصوصاً  
از بعضی تابعان سند اهل دعوت متاخرین حاجی بهار الدین یزدی نیز یافتند قدس الله تعالی  
اسرارهم و افاض علینا برکتهم و برهم +

چون که با امر مشایخ است بخت آیات خوان  
در حصار اینین حفظ حق محضرت داشت

الشيخ

محصّر باز داشته شده و گرد کرده شده اسم مفعول است از انحصار که بمعنی باز داشتن  
است و مبصر دوم اشارت است آنکه در آداب خواندن آن آیات نوشته اند که آیت مختم بخواند  
و بر بخت اندام خود دید و بگوید که بختی بدان و بدگویان و بداندیشان و ظالمان و دشمنان و عالمند  
ستم دست زبان ایشان بحق لا اله الا الله و مظهر کردم بنام محمد رسول الله و بحق کبیر و  
بحق محقق و بحق این آیات کلام مجید و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین و دل چنان قوی



گرد که گویی در هفت حصه اینست بتوفیق الهی و مبصر اول که خواننده این آیات  
بامر مشایخ است اشارتست بآنکه اگر کسی بخواهی نفس خود خواند چندان فایده نکند و اکثر آن است  
که توفیق مداومت بهم نیابد و ابتدا علم \*

دید جمعی را اولیا حرز میانی خوان شبی  
هم بایشان خواند و با آن خواندنش را بر برد

الشرح از ریاد این بیت موسی است آنچه آنحضرت میفرمودند که در اوایل ایام سلوک شبی  
در واقع دیدم که جمعی از اولیاء اللہ حاجاتی نشسته و دعائی میخوانند و مرا هم بشقت تمام فرمودند که  
این دعا حرز میانی است که آنرا دعای سیفی نیز میگویند در خواندن آن خاصیات بسیار است تو هم  
باز آن ماهر روز خوانده باش من گفتم من این دعا ناخوانده که نسخه آن هم ندارم چگونه خواهم خواند  
ایشان فرمودند که درین مجلس با ما مکتلام شد تو نیز بخوان تا بشیت حق تعالی از تاثیر صحبت ما  
در تو یادماند و ایضا علامت صدق واقع تو آن است که فردا شخصی پیش تو همین دعا خواهد آورد و لیکن  
در آن چند جا غلط مخالف قرائت است که موافق قرائت ما مخالف خواهی یافت پس چون پیشتر شدم  
آن دعا یادمانده بود در سه روز مردی از آشنایان من در حجره در آمد بجزوی پیش من نهاد گفت  
این دعائی است که ما را طاعت فرصت خواندن نیست شما طالب حقیق این نوع چیزها سزاوار خواندن  
شماست و رضای من در آن است که این دعا پیش شما باشد پس قبول کردم چون بکشادم همان دعا  
شما را بوده تا ما چند غلطی بهم شکر خداوند تعالی بجا آوردم و در خواندن مدتی مشغولی نبودم تا حدیکه بعضی  
خاصیات آن معاینه شدن گرفت اما چون بعد از آن بشرف ارادت و بیعت حضرت شیخی و مخدومی  
و مرشدی بنده گسیب جمال الدین قدس سره شرف شدم ایشان از راه باطن بر آن واقف شده  
و بر تصور قرائت آن مراد سلوک اطلاع یافته از آن منع کرده فرمودند که در ذکر بسیاری مشغولی  
عنای که ترقی سالک بهمین است و چون از ذکر در خود کسالتی یابی این درد عظم را که اکثر آیات  
قرآنی است و ما را از مشایخ خود معین سپید و ما را ملک شده بحواله ما خوانده باش که در و بر کلمات بسیار  
خواهی دید دیگر در آن وقت دعای شش نیم میخوانم از آن نیز بازداشتند و فرمودند که اگر بخواهی  
دعای بعد از هر نماز فرضیه باشد دعای مونس اولیا باید خواند و ایضا چهل اسم هم در آن زمان  
بسیار میخواندم تا حدی که بعضی اسماء ملک شده بودند از آن نیز مانع شد و ترغیب بذكر کرد و می  
فرمودند که از عزائم و طلبت خواندن طالب طلب اعلی اهمیت است میشود و بسبب حصول شهرت  
مال و جاه دنیوی گرد که همان موجب بعد و خسران آخرت است اعادنا اللہ من ذلک آری حسنت  
الابرار سیئات المقربین مبنی از چنین معنی است \*

حلقه کوه قارشی آورد فتحیه بشوق  
اولیا بسیار شهوش شیر سر شد است

شیر اسر نام حوض کلانی است که در پای کوهی از کوه های خویه بامه واقع شده

الشرح



و آب آن سفید میباید در تاپستان هوای آن خوش میباید المقصود حضرت محمدی مد ظله میفرمودند که  
 در خواندن او را در تپه حضرت عام است خصوصاً کثیر بار از برای آنکه چون جامع این او را حضرت امیر کبیر  
 سید علی همدانی اینجا تشریف آورده از بعضی مردم اینجائی را منی شده فرمودند که میباید که این او را در این دنیا  
 عام میخوانند از آن باز از خلقی ایشان بیگانگان طریقت را از در آمدن در حلقه او را مدعی معلوم نیست  
 پس معلوم شد که خواندن آن موقوف بر اذن نیست بلکه بر مجرب و اعتقاد مشایخ آن است معیناً اگر اذنی از محقق  
 در ظاهر با اشارتی در باطن باشد نور علی نور خواهد بود و الغرض ما نیز بهین اعتقاد بعد از نماز با دعا و در خواندن  
 این او را مداومت مینمودیم تا اتفاقاً وقتی که بشیر اسر کبیر رفته بودم بعد از ادای نماز با دعا و کلماتی  
 خود مشغول باین او را بودیم می بینیم که جماعتی از رجال عین ملائک ارض حلقه بی فرجه کرده نشسته باشند  
 تمام و بسرعت تمام همین او را فتحیه را میخوانند بعد فراغ آن توجه به مانوده بشم کنان فرمودند که در کارهای  
 بنی آدم این مقدار چه سستی است تا شما یکبار خواندید چند صد بار او را کردیم غالباً عرض ایشان مگر خواندن  
 این او را بوده است و اندک اندک یکی از مقتدان همدانیه این او را فتحیه را شرحی فارسی نوشته پس بیل تبرک  
 از افتتاح شریفش کلمه چندی که ملبی از بعضی فضایل آن او را و مدح مؤلف و وجه تسمیه اش بفتحیه بود ایراد  
 کرده میشود بسم الله الرحمن الرحیم الحمد للفتح الذی فتح علی المستفتین ابواب القورح و جعل الادراد  
 الفتحیه از واد اگر کبیر علی النفس المجرع والصلوة والسلام علی محمد سید الالارشا و علی آله واصحابه الدائین  
 الی سبیل الرشاد اما بعد میگوید سالک دینه پریشانی و ساکن زاویه حیرانی محبت طریق تجدید و سری احقر  
 عباد و حضرت عفی الله عنه که او را فتحیه که منسوب است بحضرت قطب الاقطاب سلطان اولی الالباب آن  
 آفتاب سمان هدایت و آن در دریای درایت و آن مقتدای حقانی و آن مرشد صدیقی حضرت امیر  
 سید همدانی قدس سره و افاض علینا براه او را دیت کثیر البرکات عظیم الخاصیات و آیات بینات حضرت  
 صمدیت و احادیث صحیحہ حضرت مصطفویہ صلی الله علیه و سلم مشاهد لیت صادق و برهانی است  
 ناطق بر جزالت حال کلمات طیبات او چنانکه وقت تفسیر این کلمات شواهد بینات ذکر کرده آید و دلیل  
 فضیلت و برهان عظمت او همین بس که بصحت پیوسته که هر کلمه از کلمات زکیات و سبب فتح پیری  
 از پیران طریقت بوده قدس سرار هم که بران مداومت می نموده فتح خود را در آن یافته و وجه تسمیه  
 بفتحیه نیز همین است و این ضعیف گوید

نظم

گر بود مرده صد ساله که خوشی نخب شد  
 هیچ شک نیست که فتح تو خوش نخب شد

هر که باز کرد خدا انس گیر و شب و روز  
 هر که در فتنه روز بفتحیه شتافت

و این کینه وقتی حاضر بود که در حلقه او را قطب الاقطاب فی الافاق و آن مقتدای باستحقاق و آن  
 مقبول ارباب تنباه و آن مقبول اه الہ شیخ عماد الدین فضل الله قدس سره العزیز بهاگه از آن است  
 باده عرفانی و محرم اسرار رحمانی صحیحہ عجیب فو شد و صاعقه مهیب بود آمد چون بعد از او را سبب  
 آن پدید شد فرمودند که اینچنین معلوم شد که بجهت هر جماعتی از کلمات این او را و جمعی از ملائکه  
 تعین یافته که چون قاریان او را آن کلمات رسند آن جمیع از ملائکه با آن قاریان موافقت کرد



مددگاری کند چون ملائکه با قاریان خواندن گرفتند حالت عجیب است و او این صبحه از آن جهت بود  
 و از جمله اخبار که دال است بر فضیلت ذکر بعد از نماز با مداوات بر آمدن آفتاب این حدیث است که درین  
 بود او در وارده شد و گفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم هر سینه بنشینم با جماعتیکه یاد کنند خدا یتقایی عز  
 و جل از نماز با مداوات بر آمدن آفتاب دو تر است نزد من از اینکه از او کند کسی چهار س از فرزندان  
 اسمعیل و نیز درین ترندی آمده که گفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم که هر که بگذارد نماز با مداوات در جماعت  
 بعد از آن بگذارد و در وقت نماز باشد او را ثواب حج و عمره تامه تامه و در صحیح مسلم آمده که نیت  
 بنشینند با تو میکه یاد کنند خدا را سبحانه اگر اینکه احاطه کند ایشان را ملائکه فرو گیرند بر رحمت و فرود آید  
 بر ایشان سکنه یعنی ثبات و قرار دل و یاد کند ایشان را حق سبحانه در جماعتیکه نزد پروردگارند

المتن

بعد خفتن هم بخوان او را و نیت بصدق

بهریدان را و لیاض این امر هم بکفر شد است

الشرح

درین میت ایمانی است بآنکه وقتی در مسجد قریه نادر بودیم که آنحضرت باریکت مد  
 بعد از آن خفتن بجا حاضران جماعت که بعضی خواندند ساکنان آن دیه بودند فرمودند که بیایند تا او را نیت  
 با هم بخوانیم که همین ساعت بعضی از اولیاء الله امر کردند که بجا حاضران بگویند که بعد از نماز خفتن نیز او را  
 نیت خوانده باشید آن تمام شش ل حال ایشان باشد و ایشان را از غافلان نویسند و خود نیز  
 خوانده باشید الحال همه قبول کرده شروع در خواندن نمودند صبح آنحضرت از یاران پرسیدند که  
 امشب مجلس از شما چیزی دیده است خدمت علی صوفی پیش آمده تقریر کرد که مردی خوان کلانی پیر از  
 حلای پیشک لطیف آورده پیش شما نهاد و شما بجا حاضران مجلس شتمت کرده دادید فرمودند که صورت  
 معنوی او را و نیت بود که شب بخوان مجلس فرموده آمد +

المتن

بعد هر فرضی بخوان ختم معین از قرآن

از مشایخ بار باین امر را مامور شد است

الشرح

و آن ختم این است که سوره فاتحه ببار و این آیت ها که در خبر مشهور مسطور میشود و سوره  
 سین و سوره فتح و سوره تبارک و سوره مزمل و سوره نیا هر یکی بیکان بار و چند سوره از قصه  
 مختل و سوره اخلاص بار و موعود همین ببار و بعد از فجر گاهی مجرّد پس ببار و گاهی آنچه در و در تمام  
 موعود میشود و سوره فجر زیاده کنند و گاهی سوره فتح نیز بعد از ظهر هر روز و این وظیفه گردانند  
 میخوانند بعد از شام سوره فاتحه و سوره فجر هر یکی بیکان بار مثلاً میفرمایند بعد از نماز صبح و بعد  
 از نماز عصر سبوات عشر خواندن لازم میدارند و آن خبر موعود این است که نقل است از ترجمان  
 القلوة که در خبر مشهور آید که خدا یتقایی گفت اخوه و جلال من و بزرگی و شان و بلندی فرمان من  
 که هیچ بنده مومن نیست که سوره فاتحه و این آیت را بیکان بار بخواند پس هر نماز الا که هفتاد بار  
 هر روز بر حمت در و نظر بکتم و هفتاد هزار حاجت او را کنم در دار الجلال خلد که وعده گاه دیدار است  
 ساکن گردانم با همه گنا هان که بر و باشد یعنی چون پنج وقت فرض بشرط آن بگذارد و این آیت بخواند



اگر چه او خود را از گناهیگان پندارد و آنچه از او کفایت شده باشد و آن آیهها این است **سوره نوره**  
 یا تسبیح و آیه الکرسی تا خالودن آمن الرسول تا آخر سوره و آیه شهد الله لا اله الا هو تا عزیر الحکیم و آیه  
 قل اللهم مالک الملك تقدر معلوم باد که حضرت شیخ مدظلہ چند گاه همین آیات مجرّد از اسما و ادعوات  
 که در او را و شیخ بهاء الدین و در او را و در عصره امیریه باین الصلای یافته میخواندند و در اوایل فقیر نیز  
 در خواندن این آیات بهمین دستور ایشان مامور بودم بعد از آن وقتی فرمودند که اشارت از مشایخ رسید  
 که این آیات متصل اسماء مبارکه بر موافقت او را و عصره امیریه بعد از هر فرض خوانده باشید من بعد بهمین  
 کیفیت بخوانید و بعضی مخلصان را نیز بهمین طریق فضایل قرآن سوره باقیه مذکور است در کتب احادیث  
 و در فضایل قرآن میتوان یافت اگر کسی بپوست نشودن باشد یا امر اسم مکان است قیاس از امر  
 یا امر بضم عین مستقبل یعنی جای فرود آمدن امر مشایخ چنانکه بزرگی گفته رج

مهبوط و حی خداست جان محمد  
 یعنی محل فرود آمدن و حی است جان محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم + الملقن  
 فیض از چندین نسب بهم مخلصان را ازان است

بیشتر فیض و ترقی گر عمل اندر شد است  
 نور شیخان بیشتر بر چیده روشنتر است

صادق اینجا شیخ سمنانی باین بشر شد است

الشّیخ اندر کمتر و اندک تر اسم تفضیل است از نذر که بمعنی قلیل نسب جمع نسبت است  
 و این بیت مانند نتیجه است بیان نسبتها را بقید چندین نسبت اشارت باینستهای مذکوره ظاهر است  
 نسبت ارادت بهیت بعضی مشایخ خالوده قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان قدس سره که جامع  
 نسبتهای هر چهارده خالوده است و باطناً مثل نسبتهای اویسیه تفضیلاً مثل نسبت حضرت و نسبت  
 عیسی و نسبت یحیی و نسبت شیخ نجم الدین کبری قدس سره و اجمالاً مثل نسبتهای غیر معینه اینهمه  
 صریحاً ذکر یافته اما ضمناً مثل نسبتهای که در ضمن خواریت اجازت بعضی او عیبه حاصل شده چنانکه  
 در وقت شرح حرز حزب البحر اشارت رفته نسبت چستیه و گیلانی و شطاریه و غیر ذلک در خواندن  
 او را و فحیه نسبت بهرانی و مانند آن پس محصل معنی بتین چون فیض و مدد آنحضرت از چندین نسبت  
 مذکوره ظاهر است و باطناً و تفصیلاً و اجمالاً و صریحاً رسیده است پس از اینجا بواسطه او مخلصان و مریدان  
 او را نیز فیض و ترقی بسیار حاصل است اگر چه بواسطه موانع کثیره عمل ایشان بر فرموده او کمتر واقع  
 است آری اینجا صادق و راست آمده بوجه حسن آنچه شیخ علامه الدوله سمنانی بآن بشارت داده  
 بود که هر چند نور شیخان بیشتر بود راه روشنتر بود چه راه غیب فتنی نور مشایخ میسر نیست  
 و ایضاً پوشیده ماند که هر شیخ بمقتضای کل حزب بمالدهیم فرحون گفته اند که این طریقه ما از باب  
 طرق است و آن قوی و اعتقادی و ادعائی پیش نیست اما برار باب لباب مبره این باب را خوان  
 است که همین قول درین دو بیت ادراک شده و لیکن بوجهی بلغ و این و به بیانی مدلل و مبسوط است



قول شیخ سمنانی آن است که در قبالیه مذکور است که روزی حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی  
 قدس سره اخوی علی مصری را فرموده که احوال در دیشان که مصحاب تو آمده اند تو به پرست او عرض نمیدانی  
 که راستی آن نیست و عذر می میگفت شیخ فرمود که نه واسطه تو در میان می باید این اخوی علی مصری  
 شیخی بود در ملک شام و در دم مشارالیه چندین مریدان بر او معتمد اما چون مردی منصف بود و جمعی  
 مریدان خود را که مستعد بودند گفت اگر شما لب حقیقت من نیز طایفه فرستادی بیافتم که پیش او  
 تعلیم سلوک کریمی اکنون در واقعه را نمودند و در شهادت نیز می شنوم که در خراسان مرشدی مکتول  
 است بر خیزید تا بریم و با آنکه مردمان ما شیخ میدانند خود را خواب خرگوش ندیم و روزی چند  
 بخدمت آن شیخ قیام منانیم و سلوک کنیم و در خود چیزی پس بکنیم از آنچه خلق می پندارند القصة  
 بنا برین قضیه مدو در حلقه مریدان شیخ داخل شد با جمعی از اصحاب خود شیخ فرمود که آن است  
 تو بود بعد ازین ارادت من است واسطه تو در میان ایشان را سود کند چه بنزد یک من میان شیخ و  
 حضرت مصطفی هر چند خرقه بیشتر به روشنتر و سلوک آسان تر برخلاف استاد حدیث که اینجا هر چند  
 واسطه کمتر حدیث صحیح تر چه اینجا که خبر است هر چند واسطه بیشتر بود چه راه غیب فتن بی نور مشایخ  
 بیشتر نیست و سنت الهی خود این است که در رسالیه احاصیتی نهاده است هر چند در تکمیل چیزی واسطه  
 بیشتر آن چیز بکمال تر باشد یعنی مینی که درختی که در کوه بیاواسطه رسته است میوه او چنان لطیف  
 نیست که درختی که بواسطه باغبان رسته باشد و باز چون واسطه زیاده شود درخت را بر درخت  
 دیگر وصل کنند میوه لذیذ تر و لطیف تر گردد \*  
 آنحضرت تنبیه بر انواع بسیار آن باجمال \*

مغز سر از آتش گرمی ذکر چاره ضرب  
 سوختن آن مبتلا اکثر بدرد سر شد است

الشرح این بیت شعر بیان است که آنحضرت میفرمودند اینهمه درد سر من که اطباء از معالجه  
 آن عاجزند بواسطه آن تو اند بود که در جوانی از کثرت ریاضت و حرارت ذکر مغز سر من گداخته  
 نیز که اکثر اوقات ذکر چهار ضرب تمام گرفته بقوت تمام میگردم باین صفت که گاه بودی که در آشنای  
 ذکر بر کاسه سر چنان زخم رسیدی که در خیال من افتادی که کاسه سر جدا شده بر زمین افتاده باشد  
 و من توجه قطع آن نمیکردم به نیت آنکه اگر دین مجاهده جان سپرده شود شهید خواهم شد چه سعادت  
 بهتر ازین باشد و این یک دو دم از حیات باقی مانده است در همین ذکر و توجه صرف خواهم کرد بعد تمام  
 وظیفه معصومه چون بشمار میشدم برای تفحص احوال سربست بر سر میبردم چون آنرا بجال خود  
 میافتم شکرمی گفتم که باری باین وسوسه توجه بریده نشود در وظیفه نقصان نیفتاد و در رساله  
 لطیفه غیبیه آورده است که چون مرشد مرید خود را با خود در غلوت بنشیند بگوید تا مریح  
 نشیند و دوست خود را بدو ز الوی خود نهد و ز نلشت پای راست بر رگ کیماس نهد  
 کیماس رگی است که مربوط بیاطن قلب است چون قوت بر آن رگ برسد رباطن حرارت پیدا آید



و بالا ذکر رفت که حرارت باطن موجب تقصیف قلب است بعد از آن بر حسب استعداد و صلاحیت مرید  
اراده تلقین فرماید پس چهار ضرب را در ذکر فرماید بدانکه سه ضرب اشارت بر نفی خواطر ثلثه خطر شیطانی  
و خطر نفسی و خطر ملکی و چهارم ضرب برای اثبات خطر رجمانی است اینجا باید دانست که سایر اشیاء  
از خواص عوام بر چهار قسم اند عشاق شطار و زاهدان ابرار و صلحای اخیار و مشاق اشرار اما مشاق اشرار  
مؤلفند به شوائب محرمات و لذات مشروعات که از خطرات شیطانی است اما صلحای اخیار طاعات و  
عبادات بجا آورند لیکن از خطوط مباحات فارغ نیایند که آن خطرات نفسانی است اما زاهدان ابرار را کلاً  
و مجمل روی با خیرت باشد راه راحت بر خود بسته اند و طریق تناول لذات میل مرادات عاجله از  
مشروعات و محظوظات سد و ساخته اند جز ب طاعت عبادت ریاضت مجاهده کار ندارند که از  
خطرات ملکیه است اما عشاق شطار از زهدات پرهیزند و از ریاضت بگریزند و بسکول و عبور ره ببرند  
و کشف و کرامات بجوی نخرند از گفتار ایشان است \*

## نظم

هر که او از کشف خود گوید سخن  
آنکه باشد از کرامت هاشم لاف  
و آنکه این کس حاضریدار است و یار  
هان هان غافل مباش و با خود آری  
کشف او را کشف کن بر سر بزن  
سگ شمارندش که گوید عاف عاف  
او خریدار و لیکن خر سوار  
چون بخود آئی تو باشی با خودی

اما عبادات مومکات بجا آرند و نوافل ظاهر را اهتمام نمایند و از رسوم خلق محترز باشند آری  
اتقان بین الحق عند الضحلال الروم کس گفته است \*

## مربای

تا بتکده و مناره ویران نشود  
تا ایمان کفر و کفر ایمان نشود  
احوال قلندری لبایان نشود  
یک بنده حق بحق مسلمان نشود

و بکوتی معروف و بیاسی معهود و غذای معین مقید نشوند تقیید بخیزی درین مذہب عین خصلت  
و التقات تحسین و تقیید خلق عین بطلان است حاصل است که مذہب ملت این طایفه التوجه الی الله  
و الاعراض عما سوا ی الله است و این خطر سبحانی گویند و ایما در پرده تور باشند و غرق در  
حضور از همه قید ها رهایی اند و از همه بند ها گسسته جز یک قید دیگر مانده که الله و لا سواه المقصود  
هر که بخیزی مقید شد و در جستجوی آن مانند معبود و مقصود و مطلوب وی همان چیز باشد بنابراین  
گفته اند هر چه در بند آئی بنده آئی چه ابرار و چه اخیار و چه اشرار پس آنکس که هرگز مشرب عبور  
کرده باشد و از قید هر خطر و آسیب رها نشده باشد وی بحقیق ذکر نفی و اثبات تواند گفتن بضر  
اول که مقابله دل است بر زانوی چپ اشارت کند بر نفی خطر شیطانی زیرا که مقروض مقام  
شیطانی طرف چپ است و بضر دوم که بر زانوی راست اشاره کند نفی خطر نفسانی که همیشه میا  
نفس و شیطان مقابله است و بضر سوم که پیش رست است که آن مجلس کاتب خیر است  
اشارت کند بر نفی خطر ملکی و چون بضر بات ثلثه نفی خطر ثلثه کرد بضر چهارم که در وی نزد  
در مضای دل است و مقرون جمله اثبات است اشارت کند بر اثبات نسبت آن صفت که در



حالت نفی منفی کرده است بذات قدیم باری تعالی و این چهار ضرب گفتن جز تلقین مرشد و اداست  
عمل بر حسب تلقین است نباید بداند که بعضی کلیات اعمال در تعلیم آید و جزئیات تعلق بوقت ارشاد دارد  
تا کدام ذکی انقلب طاهر الشریع مخلص العمل بعید الانزال باشد که صدق توجه و اخلاص باطن او موجب نشأ  
اسرار گردد ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظم اگر سالی سوال کند از کلام سابق  
چنین مفهوم میشود که هر کس که از سه مشرب ترقی کرده است او ذکر نفی و اثبات تواند گفتن پس مقتدیر  
چگونه تلقین کند جواب گوئیم که بالا ذکر نفی و اثبات رفته است که تحقیق جز مبتدی این ذکر نتواند اما  
مبتدی بتقلید میگوید مرشد او تلقین میکند که این ذکر را مقهور میدان گوید که در حد تحقیق  
و معنی این بروی شجلی کن نگاه که این ذکر تحقیق گوید اگر سوال کند که مقصود و مطلوب بهم خطره سبحانی  
است چون ذکر در حال نفی خاطر نگارد که بدان ضرب نفی خطره شیطانی میکنم و بدین ضرب نفی  
خطره نفس میکنم و بدین ضرب نفی خطره ملکی نگاه در حال یکبار ذکر گفتن چندین خطرات روی نماید  
پس مقصود حاصل نیاید تشویش در تشویش باشد جواب گوئیم که اصل او صانع این ذکر اثرات بدان  
است که تقریر افتاد اما مرشد او را بلفظ کلی تلقین کند که هر خطره یکبارگی منفی شود مثل لا عبود  
پس این لفظ کلی هر سه خطره را منفی کند فاعرف اما اینجا سخن است باید دانست که مبتدی  
اینچنین خطرات غیر که تعلیم محکم حادث و ارشاد مرشد تلقی مقرون گشته منافی حال اوست بل  
ممد و مقوی خطره سبحانی است و لهذا بعضی مشایخ بعضی مریدان را مدتی مدید جز شغل بقصور و  
دیگر نمیگویند که ممد و مقوی مقصود نخواهد بود فافهم و لا تتوهم و آنکه این کلمات مشایخ فرمودند که  
التوحید شرک و غیر ذلک معنی بر حال مستهیلان است به مبتدیان + الملتق

اوست سلطان تاج ذکر یا پس نفاس کش شده

چهار ضرب چارتر که هر نفس گوید مرشد است

درین بیت اشعاری است بنوع دوم ذکر آنحضرت که آنرا یا پس النفاس گویند این  
نوع کامل ذکر چهار ضرب است و معنی یا پس النفاس پوشش در دم یکی است یعنی النفاس ادر وقت در آمدن  
و بر آمدن یا پس داری باید نمود تا با گاهی و یا در حق مرتضی باشد و بالفاق مشایخ ذکر یا پس نفاس  
شرط راه سالکان است چنانکه بزرگی گفته است +  
مر یا بعدی

که از جان بر ندری بی خدا دم  
سلطانی رساند تا زین یا پس  
که شرط است یا پس نفاس ایدل  
تا بتوان میان شناس ای دل  
سوی حق هر ذره گویی رهبریت  
چرخ زد بازمانی بر است

ترا میکشند پس در هر دو عالم  
اگر تو یا پس داری یا پس النفاس  
گویم سخن دار ز من یا پس ایدل  
آنرا که جانشان نه حق من باشد  
هر نفس النفاس عمرت گوید مرشد  
بکینفس و او را و درن خطاست

ولیکن بعضی مشایخ از برای مشغول ساختن مبتدیان درین ذکر کیفیتی وضع کرده اند اما شیخ بابریت



فرمودند که سبق اول ذکر پاسبان الفاس ذکر چهار ضرب است کیفیت مهوده زیر که در آنوقت  
 با اختیار نفس سبک بخیزد و معدوده کشیده میشود و هوش و پاسداری آن الفاس معدوده در اوایل  
 آسان می نماید پس چون در خلوت و بیداری بقوت تمام درین شغل ورزش کند و نور آن در اعصاب  
 تاثیر کند نفس نیز رفتن بر روشی که وقت آن شغل بر آید عادت کند محصور مردمان نیز رعایت پاسدار  
 آن الفاس آسان میشود و اگر متصل بدان شغل در خواب و در آن حال نیز حکماً و اگر باشد قبل آن ما  
 نیز ع السطان یا نیز ع القرآن و ما یلتم باللسان الایتم بالبرهان پس محصل بیت یعنی اوست  
 سلطان معنوی و تاج معنوی او ذکر پاسبان الفاس است و همچنین چهار ترکی آن تاج اعتباری چهار  
 ضرب ذکر تواند بود و گوهری که برای زینت مرصع در تاج باشد نفس با آگاهی اوست و فی الرسالة  
 الفریده دل صاف نشود تا پاسبان الفاس نکند و پاسبان الفاس آنست که نفس که بر آید و در آید ذکر  
 باشد که کما قال علیه السلام کل شیء مصقلة و مصقلة القلب فکذا انون عزیز من پاسبان الفاس بود  
 فوج است نوع اول ذکر علی است دوم خفی مرید را باید که ابتدای حال پاسبان الفاس خود بزرگی کند  
 و ذکر علی ذکر زبان است و در گفتن مواظبت نماید تا حضور حاصل شود و حضور آن است که زمان و مکان  
 و نفس در یاد زمان بر آمدن نفس است و مکان فردا آمدن باید که زمان بر آمدن از ذکر الله خالی  
 نباشد انگاه از کثرت جلی خفی حاصل آید پس الکتاه خدایتی آن است که شب و روز بیت و چهار  
 ساعت است هر ساعتی هزار نفس همه در طاعت گذارد و انگاه سالک راه خدایتی باشد فی رساله شید  
 علی جعفر حکیم رومی قدس سره آبی طالب است آنکه هر فردی بفرمان حضرت باری در شبها روز به بیت چهار  
 دم است فردی آید و می بر آید از هر دمی خدایتی دو سوال میکند بدم اول میگوید که چون خروج میشد  
 چه میگفتی و بدم دوم میگوید که چون دخول میشد چه میکردی بنده جواب بدهد خداوند با شکر عظم خرج  
 میکردم و مشغول میبودم بعد از حضرت باری تعالی و تقدیر خطای یکدم بگفتم یا عبدی پس بگو ای مقربان  
 واجب الوجود گردید

بیت

ساکا خوان ذکر قلبی را دام  
 تاجو جعفر وصل حق یابی دوام  
 فرح بریضه دل باخشان مانند مرغی پاسبان  
 کز بریضه دل نایت مستی و ذوق و فقهه  
 المتن در زخم دم آنقدر داید که آغاز عیش  
 تا زمان صبح آدا ذکرش بیکدم در خد است  
 الشیخ درین بیت ایمانی است بدینچه آنحضرت تذکره دوام بر کات علیا میفرمودند که  
 اگر کسی نفس و تنگی دم را چنان ورزش کند که هرگز بی اختیار آن دم بیرون نیاید چه از راه دهان  
 و چه از راه بینی در آن دم هم بوجه و خیال باطن ذکر باشد پس بزرگ کاریست در سلوک درین نواید  
 هست مثل دفع و سواک شیطانی و نفی خطرات و گذشتن پرده های دل و حصول صفات ظهور کشف  
 و غیر ذلک که در تقریر و تخریر نتوان آورد آری ناظر باین معنی تواند بود آنچه گفته اند بیت  
 نگه دار دم را که عالم دمی است  
 دمی پیش دانا به از عالمی است



والبعض ذکر پاسبان نفس درینوقت بوجه کمال حاصل میشود و بسیاری از مشایخ این را معمول دانستند  
 و این نکته از عالم اسرار است بناچار مان نموده اند و در سبیل کم نوشتند و مرا از غایت ویدایت  
 حق تعالی در جوانی آن بعضی مشایخ تلقین این ذکر و تعلیم این مشغولی حاصل شد بود و نیز بحد تمام توفیق  
 ممارست آن یافته بودم بحدی که هر وقت که خواستم کیفیت مخصوصی بکلفت در یکدم تمام شب  
 تا صبحم بسمی بروم و در هماندم بطریق و هم و خیال باطن ذاکر میبودم و اگر نه احتیاج ادای نماز یا  
 فرایض بودی شب روز در رشته یکدم می کشیدی و بکرم حق تعالی توایران بسیار مشاهده افتاد  
 درینوقت فقیر پرسیدم ای رهبر نور این قدر از امکان عقل دوری نماید زیرا که حیوة آدمی  
 در آمدن نفس است چون این راه بسته شود چگونه زنده ماند جواب فرمودند که خروج نفس مضر منوع  
 اند و آن یعنی است چون این راه بگذریش بسته شود حق تعالی برای او ر بگذری پیدا تواند کرد که مضر  
 سالک اگر نباشد و آن ر بگذر از بالای سر از جای نرمه پیشانی است چنانچه تجربه افتاده  
 و لیکن موقوف بر ریاضت شاقه است چون این ر بگذر کشاده شود کلفت حریف نفس را نیز بگذرانی  
 رساله الفریضیه اکنون طاعت سه و نوع است طاهری و باطنی اول حال مرید در طاعت طاهری برپا  
 نفس بصوم و صلوة و کم خوردن و کم گفتن و کم رفتن و ذکر زبان گفتن باشد تا طاعت  
 باطنی پاسبان نفس که خفی است ساعتی از آن ساعتی نفس را بندد تا حد تنگی نفس برسد و در و هم ذکر  
 باشد چون کار از حد تنگی نفس بگذرد طاعت بشریتی محو شود و از انجمن اشغال یکی از الفاظ باطنی طاعت  
 که در آن تنگی نفس است داخل خطرات نیست این مدت چهار ساعت است و چهار نیز نفس کشاید  
 است در یک ساعت در می آیند چنانکه در خبر است که الله یا ساعه فاجعل طاعتی و این طاعت  
 باطنی در پاسبان نفس که خفی است و این بهترین طاعت است و در خبر دیگر آمده است که قال علیه السلام  
 تفکر ساعه خیر من عبادۃ سنه مراد ازین تفکر پاسبان نفس است و در و هم این تصفیة دل است و  
 نفس سخت تر است از آتش و فزع نفس را و از جهت حرارت تنگی نفس بیهوش گردد دل است بگذرد  
 و پردازی که فرد و سیه خشک گردد چون سالک به نهایت تنگی نفس برسد زمان و مکان و نفس  
 در یابد زمان اول ایرادش بود و مکان آخر بدایت و چون کار از تنگی نفس بگذرد طاعت بشریت  
 محو شود عمودی از تجلی نور تجلیت حضرت قدس در باطن بنده فرو آید اینجا حیوة ذات حاصل شود  
 نفس صفت دل گیرد و دل صفت روح و گنج دل که در آن گنج هفت گنج است در هر گنجی گوهریست  
 که این نور این گوهر را را جذب میکند و روشن گرداند الحنا من خطرات و جمیع اوصاف ذمیمه دفع  
 شود حکایه عن الله تعالی یا عبدی انا عند ظنک و انا معک اذا دعوتی اکنون عزیز من طاعت  
 باطنی این است اللهم یسر لنا

المتن

هم سجدی شد خورده نالایق بذكر آن سوخته  
 این خطای بی وی من در قرینه نمیرشد است

قریه غیر نام دبی است نزد یک نصیبه باره موله و سوخته انجا متعدیست و بعضی

الشرح



لازم هم آید چنانکه در آیات آینده خواهد آمد درین بیت اشارت است بیک خاصیت ذکری و بیک نقص  
چنانکه در وقتی در آشنای سیر آنحضرت در تقصیه باره موله در رابطی نزول فرمودند بعضی مروج اجمالی بدین  
آمدند ولی آشنائی بود که در آن وقت اینجا داروغه شده بود و صفیات مبادرت نمود بشرط آنکه در طعام  
اعتیاد کند و مال حرام و شبهه چیزی بخورد و لیکن کما یغنی به عایت آن شرط ناکرده بعد از نماز پیشین باید  
پیش از خورد ماهیه گرسنه بودیم آنقدر که می بایست خوردیم اما بعد از خوردن آن نایده اعضا همه گران شده  
و کاهلی روی داد گمان آن شد که شاید درین طعام شبهه رفته باشد همان داروغه برای شب نیز طعام  
میاگرد و لیکن نخوردیم علی الصبح از ترس آنکه مصیبت مذکور طعام شباً بتکلیف خواهد خوردانید بقرینه  
غیر نقل کردیم در اینجا آشنائی بود که کشت زراعت میکردی فی الحال از وجه حلال چند تائی پخته آورد  
و در اعضای من گران بود و همان حال قصد کردم که امروز هیچ چیز نخورم آنحضرت فرمودند بیا بخور که این گران  
تو از آن طعام نالایق است و اثر آن بقدر در من بود و لیکن من در شب سحرارت ذکر آن طعام نالایقه  
را سوختم و شما از انسردگی خود نتوانستید سوختن این طعام حلال است بخور تا بقوت این آن گران و  
کسالت بطرف خوابیدن شانه انداختی چون با مرایان آن طعام بخوردم چنانکه فرموده بودند  
بطرف ریوست بعد از آن در خانه همان شخص در همان روز بتکرار چیزی خورده آمد و هیچ ضرر نکرد و آن قاعده  
موجوده این است در خلاصه المناقب آورده که چون سلطنت شیطان بدوام ذکر معدوم شود باز نور ذکر  
در خانه وجود او اقتضای آنی انا الله و لا اله الا الله غیر می گردد پس اگر در خانه بیزم بود بسوزد و آتش گردد  
و اگر ظلمت بود روشن گرداند نور بود و اگر نور باشد نورانی تر گردد و اگر در سیمه باطلها دور گردد زیرا که  
ذکر حق است و صفت حق است پس معنی خطوط و معنی حق گردد و این خطوط اجزای زاید است که از اسرار  
حاصل آمده لاجرم آتش ذکر این حاصل را بسوزد و همچنین اجزا که از تقیه های حرام وجود گیرد سلطان ذکر آن  
وجود را فانی گرداند و ذکر و مذکور در خانه دل مصفا شوند که انا جلیس من ذکرنی لاجرم بعد از ترکیه  
نفس از دواعی شرور و اخلاق ذمیمه نفور تصفیه قلب حبس با و قلب صنوبری گوشت پاره و صنوبری  
شکل باشد در پهلوی چپ ایضا عبارتیکه از رساله فریدیه بالا منقول شد یعنی از حرارت تنگی نفس  
بیه بانی که گرد دل است بگذارد بین این معنی است فافهم علی قدر الطاقه ۴ المتن

خاصیت دیده هم از ذکر بسیار می آید  
باز اندر ذکر جمعی حال او اجمیر شده است  
بصره دوم اشارت است بذكر جمهریه که آنحضرت مد ظله میگرداند اکثر اوقات ذکر آن  
بر موافقت مشایخ یوویه جمهم الله و گاهی ذکر لغتی و اثبات نیز تبعیت مشایخ خود از سلسله خود  
اجهرت است یعنی ظاهر شده است از انرومی که همه کس از انرا می شنیدند و مبصره اول اشارت است بانواع  
کثیره ذکر غیر معینه آنحضرت بطریق اجمال که موعوده شده بود در عبارت نشر و از جمله احادیثی که  
در فضیلت ذکر بلند گفتن بجماعت وارد شده این حدیث است که در صحیح مسلم آمده که پیغمبر صلی الله علیه و آله  
گفت که مردی سحانه زشتنگا تند سیر کننده و گردنده که واصلان ملائکه اند می طلبند مجلسیان



ذکر پس هرگاه یا قنند محلی که در وی ذکر است می نشیند یا ایشان می پیچند بعضی بعضی را بیاگاه  
خود ماکه پُر سازند میان خود و میان آسمان و دنیا هرگاه که پریشان شوند اهل ذکر عروج کنند ملائکه  
بر آسمان گفت پرسد حق سبحانه از ایشان حال آنکه او داناتر است که از کجای آیند گویند از پیشندگان  
تو که در زمین اند تسبیح میگویند و حمد تو میگویند و از تو چیزی می طلبند گوید چه می طلبند میگویند می طلبند  
ز تو بهشت ترا گوید آیا دیده اند بهشت مرا گویند ای پروردگار گوید بطریق تعجب که چون باشد که اگر  
ببینند بهشت مرا گویند بار خدا یا بیشتر بود ایشان و زیاده شود حرص ایشان بر بهشت باز ملائکه گویند  
که دیگر امان می طلبند از دوزخ گوید آیا دیده اند دوزخ گویند ای پروردگار گویند چون باشد اگر بینند دوزخ مرا ملائکه  
گویند آمرزش میجویند از تو گوید آمرزیدم ایشان را بدادم آنچه می طلبند و امان دادم ایشان را از آنچه  
امان میجویند گویند ملائکه در میان ذکر آن فلان بنده که بسیار گناهگار است میگذشت از اینجا پس شبت  
با ایشان گوید پروردگار آمرزیدم ویرا یعنی این قومی اند از آن که بد بخت نمی شود سبب ایشان که  
همنشین ایشان را بخشیدم ۴

نظم

صفت مردانت از مردان کند  
چون بصاحب دل ری گوهر شوی  
تخلص بخارفت دوزخ فال شد

بار خندان بارغ را خندان کند  
گر تو سنگ خاره و مهر شوی  
هر حال از حال ایشان حال شد

از حضرت شیخ نجم الدین کبری منقول است که فرمودند که ذکر زبان را اگر چه از روی غفلت باشد از می  
اگر کسی هر شود بر نور عرش غالب یابد فی الحزانه الجلالی شمس عن النبی صلی الله علیه وسلم ای الاموال  
افضل قال ان تفرق الدنیا و لسانک و لک رطب من ذکر الله و ذکر اللسان الکامل الذکر الجهری لان  
الحقی فی شبهة العدم فی مفوظا وجه عبید الله نقشبندی افضل است که زبان و دل ذکر باشد  
چنانکه ذکر انبیا و اولیا بود علیهم السلام محذوم جامیه کسی پیش ایشان می گفت فلان درویش ذکر جهر  
بسیار می گوید خالی از ربانی میباشد فرمودند ای فلان فردای قیامت همان ذکر ربانی او را کفایت  
است از همان ذکر ربانی او نوری پیدا شود که همه صحای قیامت را روشن گرداند پس فرمودند که  
ذکر جهر را خاصیتی است که ذکر خفیه را نیست زیرا که چون نفس متعلق مفهوم ذکر متحقق گشت ادلاً متجمله  
تجلیل لغز آن متاثر میشود تا بنیاً قوه متجمله بار دیگر همچنین نفس قوت عقلیه این حرکتی دوریه موافق  
حرکت دوریه وجودیه و در طلب تحقق بان حرکت دوریه معنوی تا بان است بان حرکت دوریه  
که بصورت آن حرکت معنویت ممد حصول آن فایده متحقق است من عاشیه مولانا عصام الدین  
فی تفسیر قوله تعالی لا یحب الله الجهر بالسوء و یکاد یستفاد من تخیص نفی المحبة عن الجهر بالقول الثواب  
ان یحب الجهر بالقول الحسن و بالذی هو حسن من ذکر الله فالتیحب الجهر بذكره ۴  
روشنایی دل از ذکر میر گردد  
لیکن آن نور که با فکر مقرر گردد  
ظاهر و باطن از آن نور منور گردد  
ذکر نور است که چون در دل جان عالم بود

المتن - اشارت بمقام شوق و عشق آنحضرت که نتیجه ذکر است و منتج تجلیات وصل ۴ الشیخ



فی دستوالجمهور قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حاكياً عن الله اذا كان الغالب على عبدی الاشتغال  
لی حبلى همته ولذته فی ذکرى فاذا حبلت همته ولذته فی ذکرى عشقته وعشقته ورغبت الحجاب فیها منی وبنی  
لا یسهرها اذا سهری الناس اولئك کلامهم کلام الا بیاء واولئک الایدال حقاً اولئک الذین اذا ارادت اهل  
الارض عقوبة او عذاباً ذکرهم فیهم فضررت بهم عنهم معنی حدیث آن است که رسول صلی الله علیه وسلم  
از حق تعالی روایت میکند که گفت چون اشتغال بطاعت بر بنده من غالب شود و قصد او اولادت  
او را در ذکر خود هم چون آنچه بنی کم او مراد دست دارد و من او را دست دارم و حجابی که میان من و  
او باشد بردارم تا در مقامیکه سهو نکنند مردم او سهو نکند و حاضر باشد و اینطایفه را ابدال باشند  
هرگاه عذابی نامزد اهل زمین کرده باشم چون ایست زایا دهم آن عقوبت از برکت ایشان از اهل آن  
زمین بگردانم \*

بیت

اگر عاشقی دامن او بگیرد  
وگر گویدت جان بده گو بگیر

المتن

سال عمرش بس نیک چندان دلی از درد عشق  
موش کا فوری در دندانش بیرون بر شدت

الشرح

درین بیت اشارتست بدانکه از آنحضرت شنیده یا دارم که فرمودند که سال عمر من  
میان چهل پنجاه است اینک ندان بر آمده سفیدش شدم و کسانی که از من از سنین عمر فزادان دارند مثل  
فلان و فلان هنوز سیس پیش و تیر دندانند سبب اینهمه این است که در جوانی بضر بزد و در تنخ دندان  
من غل افتاده بود و بجز من اندک صغفی بر دل فزادند و کثرت در عشق و شدت غم و اندوه از مروجی بهم  
سفیدی موی شد و این مقرر است که بسیاری اندوه آدمی را زود پیر گرداند چنانکه حق تعالی در صفت  
روز قیامت فرموده یونایحیل الولدان شیبا یعنی روزیکه بول آن روز میگردد و اندک و کانه پیر یعنی  
موی سر ایشان سفید سازد و کذا فی تفسیر الکاشفی \*

المتن

گوید اکثر سوختم از کثرت داغ درون  
سینه ام گویا پیر از آتشش یکی خمر شد است

الشرح

خمر انگشت دان درین بیت ایمانی است بدانکه آنحضرت بایرکت از سر حالت با دیده  
گریان و سینه بریان در اوقات بسیار این بیت را تکرار میکردند \*

بیت

سو ختم چند آنکه بر تن نیست دیگر جای داغ  
بقای آن میگردند و گاهی این بیت میخواندند \*

بیت

مصل عشقش سخنش بیت  
سو ختم و سو ختم و سو ختم  
و وقتیکه مصراع اخیر را تنها اشارت بوی سینه مبارک خود کرده مکرر میخواندند چنانکه در احصای  
ایشان اثر لرزیدن ظاهر شدی و قطرات اشک از دیده جریان یافته همچنین در اسرار و لایا  
آورده که شیخ الاسلام فرید الدین ادم الله بر کانه چشمها پر آب کرده این بیت میگفت \*

ای آتش فراق دلها کباب کرده  
سیلاب تیاقت جانها خراب کرده



فی رساله سرمد حق تعالی در سیر مکاشفه و الوار مشاهده با صد هزار لباس ملاحمت قدم حسن ازل در  
دل عشاق خود سجده کنی کنایه از این نرا گریان و نالان و سوزان و گدازان گردانند

آری می بیند اش پیرز آتش عشق است از ان

زنگ نرودی مبارک همچو خاکستر شد است

الشیح درین بیت اقرار است بصدق قول آنحضرت مومکد و مومید بوجود علامتی از علامتها  
در ظاهر بر قضیه الظاهر عنوان الباطن و تعیین آنکه سوزش آتش عشق است و آن علامت گونه  
خاکستری سویت و آن زردیست مایل بکبودی چنانکه گفته اند

مرباعی

عاشقانه شش نشان است ای پسر

روی زرد و آه سرد و چشم تر

گر کسی پرسد که سر چیزی و گر

حسرت و جان کن نیست فو در سر

قطعه

و دیگری گفته +  
به نشان بود ولی راز نخست آن منمنه  
دوم آنکه در مجالس چو سخن کند ز منمنه  
سیوم آن بود معنی ولی انحصار عالم

رویش نگر و میسر عالش

و اینها مشهور است +  
فی کتاب مختصر اجاره العلوم آتش محبت آتش کبری است و دل مجان آتش که و آن آتش آری می بود  
چون محب محبوب یا دکنده یا سخن او بشنود آتش بفرزند و آزاوارد گویند و آرد مانند باد آتش  
افروزد اگر در دیا این آتش بیزند همه آتش گردد +

المحسن

میر سید احمد کرمان که اهل کشف بود

عشق و در دو سوزان و آید و اخیر شد است

الشیح درین بیت تنبیهی است بدینچه آنحضرت بایرکت دام برکات علیها میفرمودند که وقت  
میر سید احمد کرمانی علیه الرحمته تشریف در کلبه فقیر آورده بودند بعد بکف احوال فقیرانها را شنید  
برقت کرده فرمودند که در شما عجب حالتی می بینم از عشق و دردم که کسی این حالت مقام کند و در  
بود که استخوان او فشرده گردد و بند بند او بکشد و در ایام جوانی پیرو تا توان گردد از سبب ناتوانی  
از کسب کمالات باقیه باز ماند خصوصاً کسی را که مانند تو از او به خود بیرون می آید و با مردم صحبت  
کمتر کنی بطریق تواضع فرمود که اگر اجازت باشد نصیحتی که برای چنین از بزرگان سماع دارم  
بیان کنم من گفتم سمعاً و طاعتاً پس فرمودند که میباید که اکثر اوقات بر جاها می بلند از کوه یا در صحرائی  
و سیم رفته باشی و آه های دراز کنی و بنهار از سینه بیرون کنی و بهر طرف دور دور نظر کنی و در اینجا  
و طبیعت که از وظایف خواندنی باشد سخوانی و یا با مصاحبی نیکو صحبت داری تا بدان هوا خور دن  
استخوان و بدن محکم گردد و طلال رفیع شود دل را قوتی حاصل شود که بدان استعداد کمالات دیگر گردد  
بعد از آن مقرر شدند که چون کار بر فرموده آن عزیز کردم فواید بسیار مشاهده نمودم بعد از این اوقات



سوار شده روان می بیند دانسته باشد که غرض اصلی من جهان باشد و در ظاهر هم نیتها باشد و بقیه  
باید دانست که مقام در دوسو مقامی است عالی جز خاصان درگاه را ندانند چنانکه حضرت شیخ فریدالدین عطار  
قدس سره در مناجات تمنا خواسته و گفته :

هر که خوش نیست دل با درد تو  
خوش مبادش ز آنکه نبود درد تو  
ذره دردم ده ای دربان من  
ز آنکه بے دردت بمیرد جان من  
کفر کار او دین دین دار را  
ذره دردت دل عطار را

و حضرت شیخ مدح بابرکت مد ظله از برای سرزنش بیدردان این بیت را بسیار میخواندند و بلیت  
جز در عشق در دل من هیچ در نیست  
آز که در دنیست بدانم که مرد نیست  
بآزوق تمام این بیت را گاه گاهی بر زبان جاری میکردند و بلیت

قدسیان عشق هست و در دنیست  
درد را جز آدمی در خورد نیست

چون ز شوق حق کشیده جگر سوز از درون  
چشم اهل کشف را مشهود از ان افکار است

این بیت مشعر است از آنکه روزی خدمت علی صوفی که کشف غطا از حقیقت  
اشیاء عطا یافته است از من پرسید هر گاهی که حضرت مخدومی آه سوزناک در دوا لودی کشند چشم من چنان

می نماید که بخاری پر از شراره آتش از دهان مبارک ایشان بیرون می رود آیا این اسمی می بیند یا بعضی  
نمی بیند فقیر تصدیق نمود و بدو گفتم که این حق می بینی زیرا که از زبان مبارک ایشان گاهی لفظ سوختم وقتی  
لفظ جگر می سوزد می شنوم و این سوختن معنوی است که بدیده باطن اهل کشف دیده می شوند و این نوع  
چیز با غیر اهل کشف معلوم نمیشود و این نیز مانند آن است که شیخ عطار در مناقب امیر المومنین ابو بکر صدیق  
رضی الله عنه آورده :

سرفرو بردی همه شب تا بروز  
نیم شب هوئی بر آوردی بسوز  
هوئی او تا چنین برفتی مشکبار  
مشک گردی خون آهوئی تبار  
زین سبب گفت آفتاب شرع دین  
علم باید جست از اینجا تا بکین

و در مدح امیر المومنین عمر فاروق رضی الله عنه نیز گفت :  
گد ز نطق حق زبان می سوختش  
گفت شمع جنت است این نادر  
چون نبی دیدش که او میسوخت نادر

پوشیده نمائند که از اینجا بجهنم می شود که شمع دین بوی بوز صدیق و دیدن سوختن فاروق این  
بر اهل کشف و اصحاب و را که مکاشف بودند علیهم الرضوان بحواس معنوی حاصل شد و الله اعلم فی امره  
الا و ایها عاشق در محبت مشوق به وقت در روزی نقای دوست در گذار است چنانکه در بؤته من تفسیر الزکاء  
فی تفسیر سورۃ یوسف اشتقاق عشق از عشقه است و عشقه نام گیاهی است که چون بدخت اندر چید  
درخت خشک کند و آبش را بخورد و طراوت و تازگی برود و برگهایش را دور کند و قال رسول الله صلی الله



علیه وسلم من عشق و محبت و کتم شتم مات مات شهیداً اگر عاشق از سوز دل آهی کشد جهان بسوزد  
و اگر فروخور و جگر بسوزد کدام بلا بیلای عشق رسد هر که بر عاشق بر خیزد از بی خبرست هر که او را طعنه  
زند از بی خبردست

فصل

مراسم عزت در سینه اگر گویم زبان سوزد و گردم در شتم ترسم که خزا و ستخوان سوزد  
نقلست که بعد از وفات صدیق اکبر امیر المومنین عمر بن الخطاب علیه السلام را در کجای خود آوردند چون  
شب شد آن خاتون تمهید فراش کرد امیر المومنین عمر فرمودند مرا چه خد و محال که در بستر صدیق اکبر  
بوده باشم بای خود را دراز کنم و در آیم مقصود من از نکاح آن بود که او را دو عبادت ایشان را معلوم کنم  
آن خاتون فرمود که صدیق کثیر القلوة بود بعد از نصف شب میخواست و اندکی مانده می گزارد متاع  
و متفرکی نشست بعد از آن آهی بر آوردی که از آن آه بوی جگر بریان می شنیدم امیر المومنین عمر  
مهر ایشان را اندود و جدا شد ندکذافی مظلوماً خواهد چراغ نقشبندی قدس سره و این بیت از هجتم  
است موافق این مقال

بیت

آینه خشنده عذار است که از پرتو آن آه انجم شرم شمع هزار انجم است

از گلستانهای شوق عشق او گلهای وصل  
برو میداند نو بهار فضل چون اختر شد است

المتن

الشیخ فی مرصاد العباد فصل سیم در بیان وصول بحضرت خداوندی فی القبال و الفصال قابل  
اندر تقالی ثم دنی فندلی فکان قاب قوسین او ادنی و قوله تعالی و ان الی ربک المنتهی و قال للنبی  
صلی الله علیه وسلم اوحی الله تعالی الی عیسی تجوع تریانی یخرب و تصل الی بدانکه وصول بحضرت خداوندی  
از قبیل وصول جسم بجسم یا عرض بجسم یا علم بمعلوم یا عقل بمعقول یا شئی بشئی تعالی الله عن ذلک علواً  
کبیراً دیگر آنکه وصول بدحضرت نه از طرف بنده است بلکه از عنایت بی علت تصرفات جذبات  
الوہیت است شیخ ابوالحسن خرقانی میگوید که راه حضرت عزت و دوستی کی از بنده بحق و بیکی  
از حق به بنده آن راه که از حق به بنده است همه هدایت در هدایت است و آن راه که از بنده بحق است  
همه ضلالت بر ضلالت است قول پیر سر و پیر یعنی حضرت شیخ الاسلام خواجه عبید الله انصاری در الهی نامه  
آورده انھی یافت تو آرزوی هست اما دریافت تو نه بیازوی هست

بیت

گنجی است وصل دوست جهانی است منتظر این کار دولت است اکنون تا کار رسد

قول خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره که ما نصیاً نیم درین راه ما را از در فضل در آوردند اول ما آخر بهر  
فضل حق مشاهده کردیم فی مرصاد العباد پس هر صاحب ولتی یا که در نهایت کار مرجع و منتهای او  
حضرت خداوندی خواهد بود و ان الی ربک المنتهی در مبدأ اولی و عید است بر یکم بر طینت روحیات  
ذره انسانیت و خمیر مایه رشاش نور خداوندی بنادند که ان الله خلق الخلق فی ظلمة ثم فزع علیهم  
نوره فمن اصابه ذلک النور فقد اهتدی ومن اخطأ فقد ضل و در تخرج جامع است ذوقی بکام  
عالم ایشان رسانیدند که اثر آن هرگز از کام جان ایشان بیرون نشود زندگی آن قوم بیا



نودق است و تفصل صاحب آن نور همیشه بر مرکز و معدن خویش است و با این عالم هیچ الفت  
نگیرد و بیکم بر کر آن شرب مشرب نگوید چنانکه این ضعیف گوید:

عشاق تو از است مست آمده اند سر مست نه باده است آمده اند  
می می نوشند و پند می می نوشند کایشان ز است می پرست آمده اند

بچنان که یک قطره روغن اگر در زیر گل در میان دریا تقبیه فرمایند بند هیچ از آن گل جدا می جوید و با آن  
آب همه دریا الفت گیرد و هیچ با آب نیامیزد تا چون فرصت یابد و از گل خلاص یابد یک است  
بر روی دریا و حمله آب دریا را در زیر قدم نهد و بدان چندان جوهر که در دریاست الفت نکند  
و اگر قطره دیگر از روغن یابد در حال دست موافقت در گردن موافقت او آرد و اگر خود دولت وصال  
شرافتی یابد بی توقفت هستی وجود خویش بذل وجود او کند و اگر آنچنان در پیش آتش بی آتش  
در دریا آویزده آب خود را در آتش آمیزد چنانکه تواند کرد و بگریزد و بچین نفوس انسانی اگر چه قطره وار  
در دریای است با او زود آمیزد اما در حال حضرتی روغن صفت اند هرگز در دنیا نیامیزند چون قطره  
روغن آخرت یابند و غنیمت بهشت که آن همه و حانیت است در آمیزند اگر دولت شرافت بی کلی  
جلال حق یابند به کلی وجود و در آمیزند وجود خود بذل وجود او کنند و هستی حقیقی در نیستی وجود مجازی  
شمرند چنانکه این ضعیف گوید:

غزل

هر که این عشق بازی در ازل آموختند تا اندر جان او شمع نه عشق افروختند  
پس این منزل چگونه تاب حجر آرد باز بیدلانی کاندین منزل بول آموختند  
لاجرم چون شمع گاه از حجر او بگداختند گاه چون پروانه از شمع وصالش سوختند  
در خرابات فنا ساقی جو جام اندر نکند هر چه بود اندر دو عالم شان می بقروختند  
نجم بازی را که بازی ازین معلوم شد هر چه غم بود در دو عالم بهر او اندوختند

المتن اشارتی بحصول مقام تنجیات مرآت حضرت و تحقیق معنی بمقام فقر حقیقی تقریب آن

المتن هم کلیات ذاتی و صفاتی خدا  
حاصلش از اذیت بر روف و بر شد است

الشرح الرؤف نیک مهربان آنبر نیکو کارنی مرصاد العباد تفصل نوزدهم در بیان تنجلی ذات و  
صفات خداوندی قال الله تعالی قلنا تجل ربه للجبیل فجعله دكا وخرموسی صعبا و قال البیضا صلی  
علیه وسلم ان الله خلق آدم فیحیه فیه قال اذا تنجلی الله بشی خضع له بدانکه تجلی عبارت از ظهور  
ذات و صفات الوهیت است جل و علا چنانکه شرح آن بیاید ان تبارک الله تعالی فی شرح اللمعات  
تنجلی که کمال ظهور و صیوح حق است بر تنجلی له بجهت تقصیه محل و گونه است تنجلی ذات که انکشاف  
وی است بی ملاحظه اسما و صفات و تنجلی اسما و صفات که انکشاف ذات است مطبوس با اسما و صفات  
والضیاء فیلمعه هشتم در اشارت تنجلیاتی که از باب سلوک واقع شود و بیان آن و بیان احکام آن  
و آن سه قسم است کلیات صوری که در صور همه موجودات میباشند و ختم آن بر صورت صاحب



تجلی میباشد و تجلیات نوری نیز در صورتی داخل است و تجلیات ذوقی و آن در علوم و  
 اذواق و معارف میباشد و تجلیات ذاتی اختصاصی برقی که ارباب بهایت رشت محبوب یا در این  
 صورت رونمایند چنانکه در تجلیات صورتی باشد و یاد در آئینه منی چون تجلی در علوم و لذات مثل  
 آن یا در ای آن صورت منی آن تجلیات ذاتی ترقی اختصاصی است اگر محبوب جمال را نظر بر محبت  
 صاحب تجلی است و در کسوت صورت جلوه دهد و محبت از آن صورت لذت تواند یافت از ملاحظه  
 قوت تواند خورد زیرا که تجلی در صورت کسوت معنی متجلی له باشد اینجا ستر آیت ربی فی حسن صورت  
 که مشیر دالست این خبر است بر امکان ظهور حقیقت مقدس از صورت در صورت با وی بگوید قایما  
 تو را فتم وجه اند چه وجه دارد زیرا که چون امکان ظهور حقیقت در صورت ثابت شده وجه فتم وجه اند  
 آن خواهد بود که آن باعتبار ظهور است در جمیع صور موجوده در جمیع جهات و برین قیاس است آنکه  
 بگوید آند نور السموات و الارض با وی در میان آید

جهان را بلندی دپستی توئی      ندانم چه هر چه هستی توئی  
 عاشق چرا گوید      مصیعه یاری دارم که جسم و جان صورت اوست  
 هانا که جسم و جان ابدان حیوانات در داج متعلقه آن مراد است لاجرم نفی میکند  
 چه جسم و چه جان هر دو جهان صورت اوست

یعنی نه تنها جسم و جان بلکه باقی جوهر و مقوات تسع عرض نیز صوت و مظهر اوست هر صورت خوب  
 و معنی پاکیزه آنکه از صفات صورت و لوازم آن مبرا باشد و این تقسیم برای آن است که مظهر او خصوصیت  
 بیچ صورت معنی ندارد و گماند نظر تو آید آن صورت اوست و اگر جلال او یعنی جلال محبوب و قهر  
 احدیت او از درون پرده معنی یعنی در لباس معنی بر عالم ارواح زیرا که متجلی له در تجلی معنی حقیقت  
 روحانیت سالک است تا خلق آرد و محب چنان از نوعی از وجود کوئی اوستاند یعنی از وجود کوئی  
 در رسم مانند رسم اینجا محب من حیث وجود و الکوئی نه لذت شهود یا بدنه ذوق وجود یعنی یا لذت شناس  
 و اگر لذتی و ذوقی بوی مضاف بود باعتبار وجود حقانی و بقا بعد الفنا تواند بود اینجا فانی عالم کن  
 که وجود ممکن است بقای من لم یزل که وجود واجب است با او نماید ظهیر لمن القیت ای البقیته  
 بعد فناء فکان بلا کون لآنک کنت ای کنت ایاه فوضع ضمیر المتصل علی غیر المختار یعنی فانی بر تندی  
 مرا که ای که باقی گردانیده او را ببقای خود از فانی شدن وجود کوئی پس می میباشد بی وجود کوئی  
 زیرا که تو قائم مقام وجود کوئی او شده و اگر محبوبی خود ذات مجرد و مبرا است از تعلقات صورتی و معنوی  
 حجاب صورت معنی از پیش جلال و جمال این بشریت بر ترتیب لطف است زیرا که جلال که مبینی از  
 بطون است تعلق بمعنی دارد و جمال که مشعر بطور است نسبت بصورت میباشد بر افکند و سطوت ذات  
 محبوب اینجا با محب هم آن گوید

در شهر گوی یا تو باشی یا من  
 کاشفته بود کار ولایت بدو تن  
 ولایت حکومت رخت بر بند بصیغه امر است و از مقوله قولیست که اذا جاء نهر انسد بطن نهر عیسی



تهر عیسی جوئی است در بغداد که بنای زراعت بسیار مواضع آنجا بر آن است که باران بسیار  
 آنجا بارد و سیل از هر طرف در دجله و فرات جمع گردد و مزرع آن از آن سیراب گردد و این مثل گویند  
 پیشه نزد سیمان از باد بفریاد آمد سیمان گفت خصم خود را حاضر کن گفت اگر ملاقات مقادیر  
 او بودی بفریاد میادے +

نشد

در کدام آینه درآید او

خلق را روی کی نماید او

پوشیده مانند که هر دو قسم آخر فایزنده باشد در وحدت صرف لیکن ثالث فایز باشد  
 و بقا مرتب بر آن و اکل لذت در بقا باشد و لهذا رسول علیه السلام میفرماید که اسالک لذة  
 النظر الی وجهک و لذت بآن باشد که بعد شهود که معنی است اثر صوری یا معنوی بر آن ترتیب بد  
 که صاحب شغلی بآن متلذذ باشد و اعدا علم و فی المصدا بد آنکه فرقی سخت دقیق است میان  
 مشاهده و میکاشف و تجلی هر کس از سالکان بدان وقوف نیابد پوشیده مانند که درین بیت ایمانی  
 است بآنکه آنحضرت مد ظله بعد یافتن توفیق تصفیة و تقصیل آئینه دل از کمالات وجود ماسوی  
 حضرت رب صفات پذیرد و صفا بحال رسد مشرق آفتاب جلال حضرت گردد و جام جهان نما  
 ذات متعال الصفات شود لیکن نه هر کس از دولت صفادست دهد سعادت تجلی سعادت نماید  
 ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم اما بدین سعادت هم دلهای صافی مستعد  
 شدند چنانکه شیخ عبدالقادر الفزاری فرموده تجلی حق ناگاه آید اما بر دل آگاه آید و از شیخ ابوعلی  
 یونانی شنودم که از شیخ خویش خواجه ابوبکر روایت میکند که نمیر که بدید که گوشت اما کور آن گرفت که بزرگ

چون شود نایب تجلیات عشقش شعله کش

المتن

از مزاج و خنده تسکین بخش این آتش شد است

الشرح

بد آنکه تشبیه تجلی بنار و آتش شایع است که در شرح بیت سابق از بیت اول مطهر شده  
 و ذکر یافته است اگر دولت شری آتش تجلی جلال حق یا بند بگی وجود در آویند و مناسبت عشق نیز  
 با آتش بسیار واقعه چنانکه بزرگی گفته +

شعر

آه من العشق و حالاته

الغرض درین بیت اشارتی است بآنکه آنحضرت مد ظله میفرمودند که مراد اکثر اوقات حالتی از آتش  
 بعضی تجلیات و نار عشق بر دل وارد میشود که نه در بیان توان آورد نه در بیان مثالی توان نمود  
 چنانکه نزدیکی که وجود را محو سازد و توانی و گداخته گرداند در همانوقت می خواهم که کسی از هر طرف  
 حکایات کند و مزاج و مطالبه مراد خنده آرد تا آن تجلی را ستر آید و این حالت ساکن شود و این  
 بدن برای کسب تجلی دیگر قایم ماند و آلاء از ترقیات و تجلیات دیگر تمتع ناکرفته از عجب آن خواهد  
 آری آنچه آنحضرت فرموده حق است و احوال آن کمال گذشت نیز چنین بوده است در ترجمه فشری  
 آورده است که ستر است و تجلی ستر عوام را عقوبت است که ایشان در تجلی و مشاهده و در خبر است  
 از آن تجلی اندک شئی جمع که یعنی متعالی با هر که تجلی کند و ارجح گرداند و تجلی اگر بر کسی مقام گیرد قابل



سلامت تواند بود پس قتی تجلی باشد و قتی ستر و در شمال الاتینا ذکر کرده است که حضرت رسالت  
صلی الله علیه وسلم فرمود که واته لیغان علی قلبی حتی استغفر الله فی کل یوم سبعین مرة اینجا استغفر الله  
بطلب تر بود مهر موسی علیه السلام در مکاشفه بود فرمان شد و ماتلک بمینک موسی تا حال مکاشفه  
را ستراید همچنین کلامی در مفتاح الجنان دیده شد نیز فی تفسیر الکاشفی ماتلک الله بعد الا خضع له \*

نظم  
لمعه نور تجلی از قدم  
پس خضوع اینجا زوال هستی است  
بر حدوث افتد و در بزم  
آن بلندی موجب این پستی است  
بزرگی گفت

در عشق نکویان چه فراق و چهصال  
بد حال عاشقان بود در همه حال  
گر وصل بود دمام سوز آ و گداز  
و رنج بود تمام رنج است طلال  
کلمینی یا حمیرا سوی بی بی عایشه  
چنین حالات آرد زان فقر افروز است

الشرح  
دین بیت اعلامی است بآنکه در و آن حالات عجیبه تدبیر آن که آنحضرت زید حالا  
دارند همه مبنی است بر کمال متابعت سنت و احوال سید المرسلین و مبنی از و فور موافقت شمه کیمه  
آن مرشد المرشدین است صلی الله علیه وسلم چنانکه واقف اسرار شیخ فرید الدین عطار در منطق الطیر  
آورده است \*

تمام آخر که بر میگشت حال  
چون دلش بچو و شدی در بحر راند  
چون دل او بود دریائی شگرفت  
در شدن گفتی ابر حنا یا بلال  
باز در باز آمدن آشفته او  
زان شد آمدگر میندیشد خرد  
عقل را در خلوت او راه نیست  
شوق کرد از حضرت عزت سوال  
جوش او میله برفتی در نماز  
جوش بسیار زنده در یابی ژرف  
تا بر آن آیم ازین ضیق محال  
کلمینی یا حمیرا گفتند او  
می ندانم تا رسد کجا آن برد  
علم نیز از وقت او آگاه نیست

و نیز معلوم باد که اینجا است بطیف آنحضرت صلی الله علیه وسلم متابعان او را نیز میثا اید اما بقدر مرتبه  
خود چنانکه در نفحات الانس در ذکر شیخ کمال جندی آورده است که وی بسیار بزرگ است و تغافل  
وی بشعر و تکلف در آن ستر و تلبیس را بوده باشد بلکه میثاید که برای آن بوده باشد که ظاهر مغلوب  
باطن نشود و از رعایت صور عبودیت باز نماند چنانکه خود میگوید \*

این تکلف های من در شرف من  
کلمینی یا حمیرا من است  
در ترجمه خلاصه الفاخر حکایت پنجاه و یکم آورده است نقل است از شیخ ابوالحسن زنجانی گفت که  
مردی از اصحاب شیخ سدید سنجاری که او را شیخ فرح بن عبد الله جستی می گفتند نیک صاحب احوال بود  
و قتی تجلی از تجلیات ربانی بر و وارد شد و وجود او تمام همچو آب جاودگشت این خبر چون بشنید



رسید بیا مدد ساعتی متفکر شد فرمود که عورت صاحب جمال را بگویند تا نزد یکا و با و از بلند سخن  
گویند و دست در وجود او بزنند تا بخود باز آید و چون باز آیند از سخا بیرون آیند همچنان کردند  
از آن عورت انگشت در آن شیخ فرج کرد تمام انگشت در رفت و چون بخود باز آمد عورت پنهان  
شدند شیخ را پرسیدند که حال چه بود فرمود که من بستر خود با تمام ممالک شتم دیدم که بهمت اونیج  
چیز متعلق نیست مگر زنان صاحب جمال خور شتم تا نفس او جذب کنند او را بسوی خود تا او بسوی او  
باز آید و اگر این حال برود ایم بودی وجود او هلاک شدی راوی میگوید که تا شیخ فرج بر بستر عادت  
انگشت آن عورت در آن او پدید بود شیخ عبد الله یافعی میفرماید که شنیدم از بعضی اکابر شیوخ  
بمن چون حال برو غالت شبی خواستی که ساکن شود بر اسب ار شدی تا نزد یک زوجه خود رفتی  
آن حال ساکن شد و حکمت در آن آنست که مستلذات بشری ضد واردات الهی است مهدین  
بیت تبلیغی است بحديث مشهور که قال کلینے یا حمیر ایقنئے تکلم بکن و سخن بگوی با من ای زن مغر  
و حمیر القنیر حمیر است که لقب عایشه رضی الله عنها و مراد از عبارت زنان زعفران حضرت حضرت فاطمه  
صلی الله علیه و سلم باعتبار آنکه قال الفقر فخری صدق رسول الله صلی الله علیه و سلم ۱۰ المثنی

از فقیران حقیقی دین بهمت ضحاک مزاج

بست تسبیح و عبادت قول انسور شد است

الشیخ در رحیل حدیثی که در فضیلت فقیران جمع کرده شده است آورده که الحدیث الثالث  
عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم یا باذر الفقر ضحاکم عبادة و مزاجهم  
تسبیح و توهم صدقة یظفر الله الیه کل یوم ثلاث مرات فی کیمیا سعادت مجا بد گوید که دوستان  
خدا با یکدیگر چون خنده کنند گناه ایشان فرو ریزد همچنان که برگ از درختان و فی روضه الاحباب  
رسول با یاران مزاج بسیار میکند که عبد الله بن حارث بن جز گفت ندیدم من احدی را که  
مزاج بیشتر از رسول کرده باشد و لیکن مزاج او همه حق بود چنانکه صحابه یکبار گفتند بدرستی که تو با مزاج  
بسیار میکنی و حالانکه اسیر لطفه مناسبت نیست فرمود آئی لا اقول الا حقاً و عایشه را گوید که پیغمبر  
مزاج بسیار میکند و میگفت ان الله لا یواخذ المزاج الصادق فی مزاجه و از جمله مزاجهای رسول  
آنکه بانس بن مالک فرمود یا ذالذین و یکبار زنی به نزد یک شخص حضرت صلی الله علیه و سلم آمد  
و گفت شوهر من ترا میخواند فرمود شوهر تو کیست آیا آن است که در چشم وی یعنی بیاضی محیط است  
سجد و نوبتی مردی از پیغمبر شتری طلبید که بر آن سواری می کند فرمود ترا ناله بچه میدهم که بر آن  
سواری کنی آن مرد که گفت که من ناله بچه را چه کنم حضرت فرمودند آیا شتری هست که از ناله  
نرانیده و مروتی است که صفیه بنت عبد المطلب را به نزد آنسر و صلی الله علیه و سلم آمد و حالانکه پیغمبر  
شد بود گفت یا رسول الله دعا کن تا بهشت نوم فرمود پیر زمان بهشت سخاوت صفت صفت  
بنت عبد المطلب از مجلس بازگشت می گریست فرمود خبر بدیدم او را که ایشان بحال پیری در بهشت  
نروند الا جوان شده که حق تعالی فرموده انا انشانا من النشاء فبعثنا من ابکارا پوشیده نمائند که



درین بیت بقید حقیقتی زین جهت اشارت بعلت درو حدیث که الفقراء صغاکم عبادة  
 درشان فقیران بر عظم ناظم بطریق قیاس باین بیان که مراد از فقیران حقیقتی باشند چنانکه در متن  
 صریح کرده مثل حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم و اولیای ائمت است او و که ایش از در مقام تجلیات در  
 اوقات در و ادوات هم که و حالات مضطریه چون استیلاج افتد بتسکین دادن آن صغاک الثیان  
 عبادت و مزاج ایشان تسبیح است و در آن اوقات و گرنه فقر صوری ضروری را و در غیر اوقات  
 آنقدر رتبه معلوم نیست و اگر مورد این حدیث عام باشد که بفهم من الظاهر باز در شان فقیران  
 بطریق اولویت صادق می آید و ایضا معلوم باد که چون ثابت شد که شیخ محدث دام برکات  
 بسبب فدای او در تجلیات فقر حقیقه است پس چون صغاک و مزاج او برابر تسبیح عبادت در ثواب  
 بیل در ثواب تسبیح و عبادت او که همیشه کار او همان است چه مقدار درجه است قال علیه السلام  
 ان قال الغنی سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر وقال الفقیر مثل ذلك لم یلحق الغنی بالفقیر  
 وان الفقی فیها عشرة آلاف درهم و كذلك الاعمال البر کلها یعنی گفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم که تو ثواب  
 بگویند سبحان الله والحمد لله الخ و فقیران نیز گویند آن کلمه اگر آن تو نگر صدقه ده هزار درهم دهد و ثواب  
 او ثواب درویش برسد و همچنان در عبادت های دیگر همین است +  
 الملقن

ظاهراً جهلاً پندارندش ز ا غنیا  
 هم باین عنوان بقرآن مصفاً من مشر شد

درین بیت تسبیح است بآیه کریمه للفقراء الذین احصر وافی بیدل الله الاستیعون  
 صرنا فی الارض کسبهم الجاهل اغنیاء من التفتقر تفهم بیجا هم لایا لول الناس الحافا و در ضمن  
 این اشارت با شبات آنکه شیخ محدث دام برکات علیها فقیر عقیف است و اگر جاهلی غنی پندارند آن  
 مشیت مدعی زیرا که حق سبحانه فقر ابراهیم صفت داشته و در کلام خود این صفت یکی  
 از خاصیات ایشان شمرده و در ذخیره الملوک آورده که عقیف کسی را گویند که حال خود از نظر جاهلان پنهان  
 دارد و هر تروامنی را بر حال خود اطلاع ندهد و پیش هر کسی از فقر و فاقه خود شکایت نکند و پرده تحمل از روی  
 مروت نکشاید چنانکه حضرت صمدیت از حال این قوم حکایت فرماید که للفقراء الذین احصر و الخ  
 یعنی میفرماید که این زکوتی که بر ذمه تو نگران واجب کردیم حق درویشان است که ایشان نفسها خود  
 بجهت طاعت حق مجوس گردانیده اند و بحیث حفظ نفس بر روی هر کسی نهند و بروی خویش پیش  
 هر جاهل نریزند چنان فقر و احتیاج خود پوشیده دارند که نادان جاهل ایشان را تو نگر تصور میکنند  
 یکدم در حق این طایفه صرف کردن به از آنکه صد هزار درهم بگدایان بی دیانت صدقه کنند و هم در آن  
 قیاس است که معطی باید که حق اقتدای مستحق تسلیم کند که بر هر کار بود و تارک صلوة باشد و از  
 مباشرت بدعت و مناهای محترز بود و نیز که مقصود از وجوب زکوة سد فاقه ارباب قلوب تحصیل  
 فراغت ایل است که مجموع اوقات خود بر مواظبت الواجبات از کار و او را و مصروف  
 داشته اند و باطن خود را مستغرق عبادت کرده اند و در سبب کسب تجارت در اختلاط بر خود



است که قوله تعالی لا تلعبهم تجارة ولا بیع عن ذکر اند پس حکمت ذات متعالیه آن اقتضا کرد  
 که بجهت فراغت بآل جمیع بمجموع این قوم بر دست ارباب موال و اهل دنیا زکوة واجب گردانند تا بهر از  
 حق اند بدین قوم رسد هم ایشان اندریشانی فاقه محفوظ مانند جمیع هم و فراغت خاطر بحق  
 مشغول گردند و اصحاب کوة در عبادت این قوم شریکند و آثار مشرکت طاعات و عبادات بکن قبول  
 سبب نکات آن قوم کردند و ازین جهت بود که رسول فرمود که اطهو اطعموا کمالات تقیای یعنی طعام خود  
 بپیر و بزرگان بدید زیرا که طعام دادن قوت دادن است و هر که شخصی را طعام دهد چند آنکه قوت آن طعام  
 دوست هر عمیکه از آن شخص صادر شود از طاعت و معصیت این طعام دهنده در ثواب عقاب یک  
 است زیرا که طعام دهنده معاون او شده است بقوت طعام و در اجاز است که موسی ازین دنیا  
 هیچ نداشتی و بنی اسرائیل هر روز طعام دادندی روزی موسی ازین حال ملول گشت و گفت  
 الهی ما هذه الذلّة اذ للنی بین عبادک یعد بنی هذا یوماً فیشنی هذا الیلة فادعی الله تعالی الیه یا ابن  
 عمران هكذا فعل باولیای الفرق ارزاقهم علی ایدی البطالین لیوجروا فیهم یعنی موسی گفت  
 که الهی اینچه خواری است که مرا خوا گردانیدی در میان بندگان خود این یکی مرا چاشتی میدهد و  
 آن دیگر مرا شامی دهد حق تعالی وحی کرد که ای پسر عمران ما با دوستان خود همچنین می گفتم سنت مرا چنین  
 رفته است که روزی دوستان خود بردست بطلان و غافلان را دنیا پر کنده گردانیم تا بطلان  
 تیره روزگار بسبب رسیدن روزی بدوستان ما بعد ابدی مشرف گردند و ثواب بسیار بهر شوند

نحیض خیر است این گروه از بهر خیر و شر و کی  
 خصم این معشر برای خوش شدن مع شر شدست

المتن

الشرح

یعنی تمام نیکی است و نافع و نیکخواه این گروه یعنی فقیران حقیقی که گناهی از اولیا  
 است از بهر زن و مرد و نیک بد و لیکن خصم و عدو این گروه از جهت در دیدن خصومت و  
 عداوت ایشان در باطن خود برای خوش شدن با بدی است و نفس خود را بدخواه است بر قضیه و من  
 اساء فعلیها و تیر برای آنکه ایشان کار و بار خود را در جمیع امور بخداوند تعالی گذاشته خصوصاً  
 درین باب هر صباح در بعضی اورد میخوانند حسبنا الله من بحی علینا حسبنا الله من حسدنا  
 حسبنا الله من کاذبنا بالشویر و کسل ایشان که خداوند ذوالانقام باشد از اعدای ایشان بهر  
 کینه خواهد کشید خواه ایشان را خواش آن باشد خواه نباشد چنانکه آنحضرت مد ظله میفرمودند که وقتی  
 فلان خان یعنی شیرعلی خان بی جهت با ما عداوت کرده عزم اید بلکه قصد جان ما کرده در کینهگاه  
 انشالله کشیدن گرفت چون آن خبر بهار رسید در خاطر ترددی پیدا شد حضرت شیخنا و محدثنا  
 حبیب مال الدین قدس سره شب واقعه این دو بیت خوانده مرا تسکین دادند و قطعه  
 چراغی را که نزد بر فرزند  
 هر آن که بهتر که با هر ستیزد  
 هر آنکوفت زنده شیش بسوزد  
 چنان افتد که هرگز بر نخیزد  
 این دو بیت مرا از زبان ایشان شنیدم یا مانند بعد از آن در نزد یکی حاکم ولایت اورا بگفتی



ساخت در زندان انداخت عاقبت بعد از چندگاه که آن میرزا حیدر مغفوری او را گشتند و خانما نش تاج  
کردند و این نوع مکافات بخون و عنایت حق تعالی در اعدا کرد و بسیار مجرب شد و از این جهت گفته اند که شاید  
تبع بر منده اند و بر عدد و خود را میزنند و نیز در خیر است قال علیه السلام حب الفقراء من اخلاق الانبياء و بعض  
الفقراء من اخلاق القرطبيين و بعضه عقوبت خصومت اولیا بالادب شرح بیت چون بمعنی صاحب آل  
رسول تداوست مبتین شده

نیت چون فقر حقیقی را شنائی با چشم  
قابل الفقر مخزنی شاه بر عکس شد است

الشرح الشانی و المناجات با یکدیگر نمی گردان آن چشم و اندام و الاتباع یعنی عادیان و تابعان عکس  
شکر و مراد از شاه بر عکس حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم که در زمان خود لشکر با کشید و چهار خلیفه او نیز مریدان  
لشکر بودند چنانکه بزرگی گفتند

سلطان من که بود فقر افتخار او  
بستم بجان غلام فقی و چار یار او

مراد شاه سلطان که تا قیامت پیدا شود و نیابت آنحضرت صلی الله علیه و سلم دارند و این بیت اشارتی  
و ایلمانی است بجواب سوال مقدمه فرمودن که اگر کسی در و نیم افتد که خدمت کشید و مدح را که در بعضی اوقات  
ظاهر او با چشم میباید از فقر لباس و مرکب خند فقیری توان گفت جواب آن است که ما او را فقیر حقیقی  
گوئیم و فقیر خواه فقیر صوری هم باشد یا نباشد و فقیر حقیقی را منافات و ضدیت با حشمت نیست و لهذا  
آنکه پادشاه پادشاهان بود با وجود چنین حشمت آن فقر را بخود نسبت نموده بدان افتخار کرد و از لباس  
صاوق بیان خود این حدیث که در بیت مذکور است فرمودند که کذا فی ارشاد المیردین ای عزیز لباس فقیر  
ملبس گشتن در مذہب طایبان حق و عارفان مستغرقین اعظم است

در مذہب ما سواد اعظم  
این است لباس فقیر پوشی

حضرت رسول صلی الله علیه و سلم با وجود کمال ولایت و عظمت فقر افتخار نمود که فقر مخزنی مراد از این  
فقر فقر حقیقی است که عبارت از عدم تملک است چنانکه گفته اند الفقیر من لا شیء له پس هر وقت که فقر  
بر تیر رسد که او را ملکی نماند حتی الوجود و توابعه او را فقر حاصل شده بود پس در آن رسد که بر کاینات فقر  
کنند که رسول باین فقر فقر کرده است نه فقر صوری اگر چه در مکة معظمه بسی کسان بودند که بحسب رتبت  
از پیغمبر صلی الله علیه و سلم فقیر تر بودند لیکن عدم تملک داشته اند عدم تملک آن است که فقیر را  
هیچ چیز نباشد که او را بحسب تملک بخود نسبت تواند کرد تا غایتی که او وجود خود و فانی گردد چنانکه گفته اند  
وجود کن ذی لا یقاس به و ذل و این مقام توحید صرف است چه هرگاه که اصناف ساقط شد توحید ثابت  
گشت که التوحید اسقاط الاصنافه

مراد از فقر آن میدان که کرده فقر پیغمبر  
خوش آن سالک که انیمضون را در حساب آید  
که مستغرق شود در حق و هم مستغنی از کونین  
که فقرش گشته فقر سواد الوجوه الدارین

و تحقیق این حدیث راجع است بجهان معنی که در میان حدیث اول گفته شد زیرا که مراد از سواد وجه فنی



ساک است و در دین هر که بچنین فقر متحقق شده باشد دنیا و آخرت شده باشد

منتهی را مانع از حق کثرت اسباب نیست  
ایستخفاف مرعیل اندین آذر شد است

المتن

الشرح

تقلت ان الملايكة لما شاهدوا وفور ابراهيم عليه السلام وكثرة قبولية الله تعالى له  
قالوا الا بد مع هذا الخير والبركة والنعمة والمال والوجاهة والنبوة والملك والكتاب الذي اعطى الله ابراهيم  
عليه السلام ان يحيد ويس ذلك بحجب هذه العطايا كثر اقبال الحق لهؤلاء الملايكة بخبره فوجدوا له  
في صورة البشر وذكروا الله بالتنزيه فقالوا استوح قدوس ربنا ورب الملايكة والروح فلما سمع ابراهيم  
بذه الكلمات لا خذه الوجه واليهما في الله تعالى واستدعى منهم ان يعيدوا عليه الكلمات فطلبوا من ماله  
اجرا على اعادة الكلمات فاعطى ثلث ماله فذكر والله الذكر فاستعاد منهم كرامة اخرى واعطاهم الثلث الثاني  
فجئوا الى الله بالملوك من الذكر قطاب وقت ابراهيم وازداد بهما فاستعاد الكلمات واعطى ثلث الباقي فاعادوا  
له فلما تم امتيائهم له ذكر والله انهم ملايكة الله كذا في نقد النصوص ودرين بيت نيزايماني استبحر جواب  
سوال مقدر که ناشی میشدی از رديت کثرت اسباب شیخ زمازاد در بعضی احیان و تقریر جواب نظر بقید  
منتهی است یعنی فرق است میان مبتدی و منتهی در بعضی احکام چنانکه تجویز کردند بعضی اشیاء و در بعضی  
و اولی ممکن که ممنوع بود در مبتدیان و نوساران مانند آنکه ابراهیم خلیل الله که منتهی بود کثرت اقام  
و اموال او را از محبت حق مانع نیامد و اگر این اسباب مبتدی بودی هر آینه مانع آن آدمی و او را  
واجب بودی هر آینه از آن بیرون آمدن و همچنین حکایتی در نفحات الانس آورده است که عجزه پیش شیخ  
عبدالله در گیلانی رضی الله عنه آمد و سپر خود را همراه گرفته و گفت دل فرزند خود را تعلق بسیار بهم  
تو و من دمه او را از حق خود بری گردانیدم برای خدا تعالی شیخ ویرا قبول کرد و بمجاوده و ریاضت  
فرمود آن عجزه بعد از چند روز پیش فرزند خود آمد دید که نان جو نمخورد و زرد و لاغر شده از گم خوری  
و بیداری پیش شیخ آمد طبعی دید پیر از استخوان های مرغیکه شیخ خورده بود و عجزه با شیخ گفت یا سید  
تو گوشت مرغ میخوری و پس من نان جو شیخ دست مبارک خود بر آن استخوان نهاد و گفت قوی  
باذن الله الذی یجیی العظام و ہی رمیم آن مرغ زنده شد و بانگ غاز کرد پس شیخ با عجزه گفت  
وقتی که فرزند تو همچین شود هر چه خواهد کوفورد و میباید که درین بیت باران بسکون خوانند که  
مولانا عبدالرحمن جامی مدراج امام زین العابدین رضی الله عنه گفته : مع زین عبادین  
حسین علی +

نیست اندر شیم کامل سیم و زرا اعتبار  
کان کی سنگ سفید و دان و اگر آخر شد است

الشرح

یعنی وجود عدم او یک است چنانکه فرزند مولوی سلطان ولد فرمود که دلی باشد  
در دنیا و دلی باشد بصورت درویش و لیکن ولایت عشق است که بنده را با خداست چندین پیغمبران  
پادشاه بودند چون داد و کوهیلان و مصطفی علیه السلام و چندین پیغمبران درویش بودند



و فقیر زیرا که نبوت و ولایت خدا شناسی است و یا خدا مشغولی مال و ملک مانع عشق و ولایت نیست  
در سال اقبالیه آورده است که شیخ حقانی علامه الدوله سمنانی فرمود که این مرید با عجب اعتقاد کنند  
البته میگویند که درویش میباید که او محتاج باشد نمی دانند که حق تعالی هیچ مرشد را محتاج نگذاشته  
است بخلق چرا باید که بندگان خدا تعالی جز بنحیای محتاج باشند آخرین همه دنیا را باین بهریت  
و برکت ایشان باقی میدارند تا قیامت بلکه مقصود از آفرینش ایشان انداختن شیخ محمدالدین بغدادی  
قدس سره بر سال خج سفره خانقاه و ولایت هزار دینار از زیر سرخ بوده و من حساب میکنم پانصد هزار  
دینار مالاک وقت کرده ام بر صوفیه که بر طریقه ما باشند و متلج خدمت سنت خواجه طاهر محمود  
نقشبندی و در یک ساله خود این سخن شیخ آورده بعد از آن نوشته ازین سخن دفع میشود و اعتراض  
مردمانیکه بر پدر کلان ما خواجه عبید الله نور الله مشواه بملاحظه شهود کثرت اسباب غنا نسبت بغنا  
کردند و در وصف دوست +

بیت

چون فقر اندر لباس شاهی آمد  
بتدبیر عبید اللهی آمد

یعنی حق سبحانه بعضی اولیا را در لباس غنا بعضی را در لباس فقر و فاقه ماند ولیکن ایشان بدین  
هر دو اشد رضا دارند +

بیت

درین چمن نکم سر زشخ خودرونی  
چنانکه سیر شخم میدهند و میریم

است دنیا آنچه مشغولت کند از ذکر حق

المتن

الشیخ و لقد قيل الدنيا ما تشاك عن ذكر الله و في شاميل الاقليات افضل الاعمال ترك العالوق و الملا  
هر چه ترا از حق باز دارد و دنیا است و علامت ترک دنیا آن است که بدین آیت کار کند لکلمات  
علی فانکم لا تقرحوا بها آتکم و ترک دنیا آن نیست که خود را برهنه کند و لنگو تر بندد بشیند بلکه ترک دنیا آن  
است که لباس پوشند بخورند و بخوراند و آنچه سزج کنند و میل ان نکنند و ایضا فیل بطنک  
دینار کن اگر گستر خوری از تار کن باشی اگر سیر بخوری تار کن باشی مقبول شیطان باشی شیطان گوید که سیری  
در نماز است من او را عافه کنم و اگر سینه و خسته بود از او بگریزم +

المتن

گر بود شاغل ز ذکر و بود از بهر حجاب

هم ز دنیا کس حفظ و خرقه و بطنه شداست

الشیخ

فی القواید دنیا چهار صفت موصوفت یکی صورت و نیست و بمعنی نه آن بل خود فرام  
آمدن است چون به نیت گذاردن حق او بود و دوم صورت و دنیا نیست بمعنی هست آن بل عینک برپا  
سیوم صورت و معنی و آن است که کسی استیاد نیوی زاید از کفاف باشد چهارم صورت  
و معنی دنیا نیست و آن بل عیست که با خلاص کنند فی سالی بعضی اکابر بعضی ازین طایفه گفتند که  
لطیف ترین جای این طریقه را صورت افاده و استفاده است که در باب علم را میباید که طریق خود  
را مستور دارند و از نظر غلق و در چنان معلوم شد که اگر تب متداوله طلب داشتن و از سنج میل ایشان



تخصیص قیاسی علوم میشود نمیتوان گفت تحصیل علوم مکن اما میباید که بر وجهی باشد که از مقصود حقیقت  
مانع نیاید و از توجه خاطر آن جانب غافل نگرداند که نفس آخر تاصیه ملک الموت علی هر گرد و علوم معیار کتبه از  
یکدیگر خواهد ریخت و آنچه باقی ماند جز حقیق سیر وحدت و محبت مطلوب حقیقی که با حقیقت انسانی متعده شده  
باشد نخواهد بود و بیست

ای در طلب کمال در مدرسه چند تکمیل اصول و حکمت و هندسه چند  
هر فکر که جز ذکر خدا و سوسه است شرمی ز خدا یار این و سوسه چند  
در رفیع حجاب کوشش و در جمع کتب گز جمع کتب نمیشود و در نجیب در طی کتب کجا بودند نجیب طی کن  
و عدلی اند و تب قال علیه السلام الدنیا ملعونه و ملعون من فیها الا ذکر الله و نظم  
بدین لغت خدا آمد دنیا و آنچه هست در دنیا غیر ذکر خدا که صاحب ذکر  
درود و عالم رحمت است اولی

فی سلسله الذریع فی قوله علیه السلام رب تبارک و تعالی القرآن و لیغنی القرآن و نظم  
رب تبارک و تعالی بالقرآن  
خواججه نیست جز تلاوت کار  
لغنت است آنکه بر لجه و صوت  
فکر حسن غنا برد هوشت  
نشود بدل تو تابنده  
باده نوشی مدام با او باش  
خلق ماند ز خلط بلغم پاک  
بعت است آنکه سازد بی بیم  
مجلس ناکسان بیارانی  
جان شان جز بایست قرآن نو  
شرم بادت که بهر مزبله  
لبت است اینکه بهت تو مدام  
نقد عمرت ز نکریت مفلج  
صرف کردی همه حیات سره  
گر شود مدی از ادای تو کم  
فوت کردی سعادت سرمد  
همچنین هر چه از کلام خدا  
موجب لعن و مایه طرد است  
منه لعن چیست مردودی  
و هو یغنی به الی الخذلان  
لیکن آن طرد و لغت آرد بار  
شود از تو حضور خاطر فوت  
متکلم شود و فراموش  
کین کلام خداست تابنده  
تا شود صاف خلق تو ز خراش  
گر بود معده پر حرام چه بال  
روز و شب با میر و خواجه ندیم  
با بدان یکد و خورده بر بالی  
دار این نور از مزبله دور  
سازی از نور قدس مشعله  
گشت مصروف لفظ و حرف کلام  
خرج شد در رعایت مخرج  
در قرآت سجده و عشره  
حرف غم در دولت شود مدغم  
غم نخوردی برابر یک مد  
جز خدا قبله دل است ترا  
چیز از مقبله کزان فرد است  
در مقامات بعد و مطرودی



هر که ماند از خدا بیگسرمو  
گرچه نکون نشد ز حق مطلق  
ز آنکه اندر مقام یکسانی  
در میان آنکه حکیم لغت مخصوص بتالیان قرآن نیست بلکه علیکیه ناشی از عجب ریا و سایر عیبات عمل میشود ازین قبیله است +

نظم

نیست بر تالیان قرآن خاص  
میکند بر خدای عز و جل نیاز  
چون در صدق نیست باز برود  
چون صیام و قیام و حج و زکوة  
گر زیناب کم ز مس گیرش  
پاک سازی ز شو بفس و غل  
نه ازان طالب عوض باشی  
سایه خود بران نیندازی  
تو ت خود تمام بگذاری  
گل مکت ز بارغ او چینه  
بر تو جاری شده زو سب عطا  
فعل نکرده منفعل باشی  
مبتنی بر قضای ماست  
سازی احکام منظرش سائر  
ناقص مد عمل ز نقص محل  
آید از آسمان سوی زمین  
شورش چون بجا کشورشت  
که وزید از مهیب لطف و جمال  
یافت اسم موم و لغت حرور

قطعه

و قوله و قوله تفسیر شیر +  
میکند قرآن بر لغت هزار  
و آنکه در حق تو باشی این وعید

حکیم لغت ز فعل بی اخلاص  
پس مکت که در میان نماز  
میکند لغت آن نماز برود  
ایمن بود حال سایر قریبات  
هر چه اخلاص نیست اکسیرش  
چسبیت اخلاص آنکه کسب عمل  
نه در آن صاحب عرض باشی  
کیسه خود از آن سپردازی  
حول خود از میان برداری  
حول و قوت ز فضل حق بینی  
بخشش محبتش ز خدا  
لیک یا اینهمه جل باشی  
ز آنکه آن فعل گرچه فضل حق  
منظر آن تو نبی و در ظاهر  
گرچه خالی است فعل حق ز فعل  
آب باران که فضل فروردین  
لود شیرین ولی بعرصه دشت  
بود جان بخش بوی باد شمال  
بریا بان گرم کرد مورو

یقال اقوی جته للعبد فی مجاہدة العبد تبرتہ عن حوله و قوله تفسیر شیر +  
هست قرآن خوان بسی ضرورت  
گر بیاد در خواند آید پدید

حسن بصری رحمة الله علیه گفته است که کس نیک پیش از شما بوده اند قدر این نامه بدانستند که از حق بدیشان رسید شب تامل کردندی و بروز بدان کار شما درین نامه درس کردید بدان باز نامه دنیا سازید کنانی تذکرة الاولیا +  
الحق



در بدان قیدی نباشد و بیان کردند نقل

با وجود سلطنت از او بیا سحر شد است

الشَّرح

یعنی سلطان سحر خاصی به چنانکه از وی نقل کردند که یکی از ملازمان خود را وظیفه تعیین کرده بود و بجائی جالی با و داده تا هر روز چون بار عام شدی با و از بلند در مجمع گفتی که در مملکت طلبها میرد اگر میدانی مسلمان نه و اگر نمیدانی سلطان نه و او شنیدی و بیان عمل کردی از بچی معلوم شد که حکمرانی حنائی و بی قیدی و از جاده و ناموس نیوی پاک بود و از انفال نفیسه خواجه محمد پارسا قدس سره سعادت عظمی و دولت کبری آنست که حضرت حق سبحانه و تعالی صاحب ممتی را سلطنت امارت گرام فرماید و او را توفیق و بدت با واسطه ملک عاریتی فانی ملک حقیقی باقی بدست او در خود را از ذکر جمیل و ثواب جزیل محروم نگرداند و او را شفقت بر رعیت مانند شفقت پدر بر فرزندان بود و ایل او ایم بیدل رستی بود و از شایسته سوا احترام نماید که متابعت هوا از راه خدا باز ماندن است و مخالفت هوا راه یافتن بهم رعایت بهم حقوق جهان داری و عدل گسری بجا آورد بهم حقوق سلوک راه دین نگه دارد و بهم حفظ معاملات شرع کند و صورت مملکت بزرگترین وسیلتی است بحضرت عز و جل که هر ذری که چون شوکت مملکت یار بود تا شیر آن در تقرب بمقتضای تو تعالی یکی هزار کند دیگری اگر سلوک کند بیک قدم ساکت راه حق بود و سلوک ملوک بچندین هزار قدم میسر گردد سهل بن عبد الله تستری فرموده که والی را بجز در رعایت حقوق و حدود و شریعت که مرتبه صالحان است بدرجه صدقیان راه دهند بلکه از مرتبه قطبیت بهره ور گردانند بجز در رعایت ظاهر شریعت کار او در راه دین بالا گیرد و سلوک طریق یقین تمام گردد ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم تا خود در صد بیان تجلیات بودیم از اینجا بمناسبت تعیین معنی فقر حقیقی که جزئیات از تجلیات نیست عنان بیان به تحقیق معنی دنیا کشیداری چنانکه دنیا را کفنده فقیران صابر و تارکان در عیان است در میان نیز همین معامله کنند الغرض آنکه بهم مقصود که بیان تجلیات است بدانکه چون در بیت اول بهم تجلیات ذاتی و صفاتی خدا قمت کرده شد تجلیات را بدو قسم یکی تجلیات ذاتی و دوم تجلی صفاتی چنانکه ممکن شد در بیت که تجلیات و عشق ذکر یافته مراد تجلی ذاتی و عشق ذاتی بود و در بعضی نسخ متن نیز درین مصراع تجلیات ذاتی مرقوم شد باین عبارت چون شود تا تجلیات عشقش آن پس در آن بیت و ما یعلق بها ایمانی رفته بعضی خاصیات و تاثیرات تجلی صفاتی چنانکه مرقوم میگردد ان شاء الله تعالی + اللهم انی اشر فی بانی مقام تجلی صفاتی مرا حضرت را بدیل شهود و بعضی علامات و خاصیات و تاثیرات + حق تجلی با دو صفت التمع و البصیر

کرد روی در مغیبات اسمع و البصر شد است

هم تجلی حیات قدرت و علم و کلام

شد بر و تاثیر آن بسیار بصر شد است

بهت تاثیر تجلی جمال المرید



این که در غایب مرادش حاصل و محضر شد است

هم تجلیات و صفی صحنی و وصف میست

شد و روانی آن بسیار جا بهر شد است

مشهور ظاهر کرده شده اسم مفعول است از بهار معنی اظهار است چنانکه استعمال ظاهر با هر  
در یک معنی مشهور است و بیاید و است که تطبیق معنی این چند نوع تجلیات صفاتی که درین چند بیت  
ذکر شد و تعیین خاصیت هر یک و تبیین امثله ایشان در نزدیکی هم در متن شروع شود

او چو مجلای جمال آمد جلال ذات را

نور و آثار جلالت از او بر شد است

الشرح

در یک معنی مشهور است و بیاید و است که تطبیق معنی این چند نوع تجلیات صفاتی که درین چند بیت

ذکر شد و تعیین خاصیت هر یک و تبیین امثله ایشان در نزدیکی هم در متن شروع شود

الشرح

مجلای مجلی از هر روشنی و شکوفه تراسم تقضیل زهره من الزهر است و آثار جلالت

و غضبانی و عدم تواضع و بزرگ منشی است یعنی بعد از ترکیه نفس او چون محل تجلی جمال صفت جلال

باز می آید است پس هر چه از تندی و غضبانی در او آن تجلی از او ظاهر گردد همه اثر صفات جلال

خواهد بود و الله اعلم سر اسرار نور و صفات و مثبت کمال است اگر همین خاصیت از صاحب نفس ظاهر

ظاهر شدی موجب نقص و زوال و بال او بودی و در ضمن این قاعده اشارتی است بدفع اعتراضی

که بعضی مردم بمشاهده این نوع آثار جلالت بر شیخ ماکرده بودند و ایشان جوانی فرموده بودند

که فقیر از موافق جواب حضرت امیر سید علی مهدی قدس سره یا فتم چون ایشان را نیز در مقام

این اعتراض کرده بودند پس تقریر آن اعتراض و جواب آن از مقامات ایشان که در خلاصه کتاب

است تألیف خلیفه ایشان مولانا نور الدین جعفر المرحوم برای استشهاد و استقرار اینجا تحریر میکنم فی

خلاصه کتاب خدمت خواجه عبدالقادر رومی در بدخشان این فقیر را یعنی مؤلف آن مقامات

را اشارت فرمود که از حضرت امیر سوال باید کرد که غضوب چرا باشد با آنکه از کمال اهل طریقه

و چون نماز خفتن ادا کرده شد بر عادت مبارک جناب یاد تمام این فقیر را طلب نموده و سوال خواجه

بناظر آمد و چون در حجره مسجد صحبت شریف در آمدم و بدو رفقای ادب شستم حضرت

سید آقا پیر بیشتر از سوال میبسم نمود و فرمود اگر چه ما را غضبی باشد اما غضب یا رحمت است بر

منقبض علیه زیرا که در اوایل سلوک ما را در دو جنبه حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم صحبت خاصه

بود و از غضب و دلالتی در خاطر آمد لاجرم حضرت رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که ملول مشو

که غضب رحمت است پس غضب مستوجب رحمت ترقی درجه باشد و چون این حدیه

بخدمت خواجه رسانیدم خواجه فرمود که اکنون مرا فرجی حاصل آمد که قیمتش از دو عالم افزون است

و در ایام صحبت شریفش تحقیق شده که مکرر آنجناب مجبور است زیرا که غضب او سبب ترقی میشود و

بر این سعادت آنست که حضرت سید و مجله جمال جلال ذات آمده بود درین حدیث بیان

بر اشارت قال النبی صلی الله علیه و سلم خیار امتی اعداء بالذین اذا غضبوا رجوا وجناب

سید ما نبذ ذخیره الملوك آورده است که در بعضی اخبار آمده است که کان رسول الله صلی الله علیه و سلم



بغضب حتی تخر عیناه و غضباه و یقول اللهم اننا بشر اغضب كما يغضب البشر فایما مسلم سبیتة و لغتة  
او ضربتة فاجعلها منی صلوة ۛ

کبر او شد محفوظ هر کبر یا حق از دست

این شعار آن امام الصادقین جعفر شد است

الشرح درین بیت نیز اشارتی است بدفع اعتراضی که بعضی اهل تجلی را اهل غفلت میکنند  
مثل امام جعفر صادق رضی الله عنه که در اظهار این جواب بر همه سابق است و سلطان الواسع ابو الخیر  
و خواجه بهاء الدین نقشبنده غیر هم و حضرت امیر سید علی همدانی چون او را نیز این اعتراض کرده بودند  
در کتاب ذخیره الملوك از بهر اشارت بدفع آن اعتراضی تحقیقی بی مثل کرده پس همان تقریر بعینه  
به نیت تمهین و تبرک اینها تخریر میباید قال الله تعالی ما صرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض غیر  
الحق و در لفظ بغیر الحق اشارت است یعنی کسانی که بر باد عبودیت بی کرامت تقوی بزرگی جستند و در  
میدان مبارزه ان طریقت بی قوت معنی کمر بستند و از اینجا بود که امام محقق سابق جعفر صادق را در  
و علی آباء الکرام گفتند آن فیک کل فضیلة الا انک متکبر قال است یتکبر و لکن کبر یا الحق تمام منی  
مقام التکبر یعنی طایفه که اخلاق نفسانی را در مقام فنا در بازند و خانه وجود را از صفات بشریت پر دارند  
و خاشاک سستی را در زاویه نابود اندازند و هر آینه آن مقبولان را بعد از تخریر حرارت فنا شربت بقا  
چشانند در بارگاه لقاء بعضی را الباس و یا پوشانند جمعی را بجلعت اعز و کبریا مخصوص گردانند  
پس چون در مقام صحو آثار آن صفات را در وجود و عزیزیشان بظهور رسانند عوام کالافام از ایشان  
تکبر دانند اما عارف محقق میداند که آن تعز و حق و تجلی سلطنت کبریا می مطلق است که در ابدان  
زکیه و احیاء طاهره ایشان بظهور میرسد نه ایشان را نزد خود و مقداری زیاده و قبول خلق آرامی و  
قرار می دهد در ظهور الصفات اختیاری بل بفعل التذات و حکم مایرید و آنکه باب مدینه علم و منبع  
کرم و حکم شاهباز فضای ازلی امیر المومنین علی کرم الله وجهه فرموده یا احسن تواضع الغنی فی مجلس  
الفقر و رغبه فی ثواب التذ و احسن من ذلک رتبة الفقراء علی الاغنیاء ثقة بالله تعالی اشارت  
بدین معنی است زیرا که تکبر اغنیاء سبب نخوت و تعالی است و عوارض امور فانی که آن بغیر الحق است  
و تکبر در پیش عارف با تد و تد است و این احسن فقر است چه این معنی دال است بر قوت یقین  
اینجا بدانی که آنچه موجب نقصان غافل است مورث کمال عارفست و نقلست که یکی معاذ  
رازی قدس سره فرمود التکبر علی ذی التکبر بالمال تواضع که تکبر بر کسی که تکبر بسبب مال میکنند  
ثواب است و تواضع است از اینجا تکبر ازین عارف حکم عکس میگردد در اخبار صحیح آمده است اذا را ایتیم  
التکبرین فکبروا علیهم فان ذلک لهم مذکة و اگر تکبر عارف محقق از طاعت رافعه نبودی رسول  
علیه السلام بدان امر تفرمودی در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبنده قدس سره که آنحضرت را یکی  
بصفت تکبر نسبت کرد و فرمودند که کبر یا مال کبر یا می اوست ۛ

بیت

هم زدم اوست که درین و مید

با تکبر اگر در سر است



شیخ مهنه در بیان این صفت در سفته است  
از وقارش سید صوری چو تکبر شد است

مهنه نام شهرست و مراد از شیخ مهنه شیخ ابوسعید ابو الخیر است که نام وی فضل الدین  
بن ابی الخیر بود سلطان وقت بود و جمال اهل طریقت مشرف القلوب و در وقت وی در امشای  
سحر بودند و در طریقت ابوسعید سرخص است و چون وی بر حجت پیوست پیش شیخ ابوالعباس  
در آمد و از یک سال بهمان شیخ گفتش که مهنه شومروزی چندی علم برد سرای تو زنده او گفت پس با حکم اشراف  
باز مهنه آمدیم با هزاران خلعت قیوح که زانی نجات الائن الخضر آنچه درین بیت مذکور شده که در میان این صفت  
یعنی در خوشدن کبر بشری و ظاهر شدن کبر بای خدای چون او نیز این مقام بود بیانی خوب کرده وقتی که سید صوری  
استغفار بکنایه او دیده اندیشه اعتراض کرده بود در مجلس و تقریر آن آمد اعتراض جواب حضرت مولانا  
عبدالرحمن جامی قدس سره در بیاض نظم در سلسله الذریب جلوه داد فرمود :

نظم

شیخ مهنه که در سرای وجود  
بود صافی زنگ کبر و ریا  
پادشاهانه مجلسه می ساخت  
بر دروژی ز ذوق راه روی  
شوکت و جاه شیخ را چون دید  
گفت قسم من آمل پیغمبر  
با چنین رفعت نسب که مر است  
بر خیالی که در مقابل شیخ  
فخیم آئینه است لیک گری  
گشته در مرکز جهان مرکوزه  
هر چه ظاهر شود ز جمله جهات  
پیش این شیخ اگر روی ز نهان  
کامچ باشد بدان دل تو گرو  
گر بود زشت آه و اویلا  
ساده نه لوح خویش پیش دبیر  
تا بود لوح تو حریف حروف  
گفت القصد شیخ با علوی  
ز نسب یافت آنچه حید تو یافت  
گر نسب ساختی سرافرازش  
من هم این از نسب نیافتم

کس ازو بر نبود ز اهل شهود  
تافت زو عکس کبر بای خدا  
ز صحبت هر کس میبایخت  
ز بدان جمع سید علوی  
شوکل آن شوکتش سینه غلید  
این بزرگی بود مرا در خور  
این بزرگی نصیب شیخ چه است  
کرد اندیشه تافت بر دل شیخ  
دلش از ننگ احتیاج بری  
رو بروی جهانیان شب روز  
منفکس گردد اندران مرآت  
خاطر از زشت خوب غالی دار  
بر دل شیخ افکند پر تو  
در بود خوب سادۀ ادلی  
تا شود از دبیر نقش پذیر  
کی تجریر او شود موصوف  
کای فرغ چراغ مصطفوی  
از نسب بر قرب حق نشینت  
بواسب نیز بودی انبازش  
لیک در پیر وی شتافتم



مصطفیٰ از فضل ربانی  
برهشتش فرو شده ام

گشته ام در متابعت قانی  
تا بجای که جلد او شده ام

هستم در وجود او چو رسید

حق بجزوئی خودم بگزید

درین مصراع اشارت بقول باری تعالی است که قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله فی خلاصه کتاب حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره گفت که چون بصحبت شریف شیخ محمود دقانی مشرف گشتم فرمودند که یاسیدی اگر رای خود می در خانقاه ما آمدی من در خدمت از سر قدم سازم که مرید از انباید که در خدمت تقصیر کنند و اگر از برای خادمی آمدی گفتن این کتاب غلام سیاه که او کتاب خانقاه است پیش باید نهاد تا بمقصود کسی که رسم طلبت کسبی باشد لاجرم زود بصورت ادب قیام نمودم و قبول کردم بعد از شیخ بیعت کردم و ملازم خانقاه می بودم

نقل این در شد علانی و کلیدی آن نیاز  
گر نیازی داری اینجا بر سر نواز شو  
فی تفحات الانس یکی ازین لطیفه گفته که مدتی پیش شیخ ابوسعید بودم خواستم که بفرماید و مرا گفت  
بفرماید و ترا پرسند که چه دیدی چه فایده گرفتی چه خواهی گفت روی درویشی دیدم گفت تا شیخ  
چه فرماید شیخ گفت هر که تازی داند این بیت را بخوان

تالوا خراسان از حبت شیئا  
نظمت لا تنکر واحسانه  
لیس له فی جماله شان  
فمطلع الشمس من خراسان

و هر که تازی نداند این رباعی بخوان

آنی که بجلد یادگار از تو برند  
سبزی و بهشت نو بهار از تو برند  
هم چنینان نقش و نگار از تو برند  
ایران همه فال و زگار از تو برند

معنی رباعی عربی شیخ را از حال خود خبر میداد ارشاد طایبانرا یعنی گفتند که خراسان چیزی بیرون آورد  
که ویرا در جمال ثانی نیست گفتن این سخن را منکر شوید خوبیهایی آن چیز را و اعتقاد کنید آن سخن را نیز  
که اکنون طلوع شمس حقیقت از خراسان است کذا فی حاشیه فی مسافران حضرت مخدوم جهانیا  
قدس سره حکایت تخته گاه سلطان ابوسعید در جهان علم موسیقی او پیدا کرد چهل و چهار خنجر بدست  
راست و چهل باب بدست چپ او بودی بر مقدار و چند نوع علم موسیقی سبق گفت ایضا فی تفحات  
الانس و قتی شیخ سعدی شیرازی قدس بایکی از اکابر سادات و اشرف فی الجملة گفتگوی واقعه شد  
آن شریف حضرت یاسالت علیه السلام بخواب دید که ویرا عتاب کرد چون بیدار شد پیش شیخ آمد  
و عذر خواهی و استرضای وی کرد

لا تقوموا مصطفیٰ که امر پس دی این زمان

ما حی البدعه مقیم امر آن او مرشد است

گفت پیغمبر بکبر بر بکبر صدقه است

در و قاش سیر این اخبار هم مضمون شد است



الشرح قال عليه السلام التواضع مع المتواضع صدقة والتكبر مع المتكبر صدقة فانهما في باب الصدقة  
 مقيم بر يا دارنده اذ هر زمان ده بهتر اسم تفصيل آخر که بعضی زمان گفته است پوشیده مانده که درین  
 بیت تلخیص است بیک حدیث صحیح که در مشکوٰۃ شریفه آورده است عن ابی ایمانه قال قال خرج رسول الله  
 صلی الله علیه وسلم متکبلاً علی عصا ففتنا له فقال لا تقوموا کما تقوم الامم یعظم بعضها بعضاً رواه ابو داود  
 یعنی روایت کرد ابو امامه که گفت وقتی از اوقات بیرون آمد حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم متکبر زمان  
 بر عصای پس بایستم نمودیم و استناد شدیم بر ای تعظیم آنحضرت فرمود که قیام شوید و بر خیزید برای  
 تعظیم چنانکه قیام می کنند مردم غیر عرب قتی که تعظیم می کنند بعضی مر بعضی را روایت کرد این حدیث را  
 ابو داود و در صحیح خود و اگر کسی گوید که اینچنین قیام را بدعت توان گفت گوئیم در بدعت گفتن از  
 خلافی نیست لیکن سخن در آن است که بدعت ممنوعه است یا غیر ممنوعه و بر قضیه این حدیث لازم می آید  
 که بدعت ممنوعه محذوره باشد زیرا که نبی صریح وارد شده در اتیان آن اما شیخ شهاب الدین بهرورد  
 قدس سره در عوارف آورده که بدعت است اما بدعت ممنوعه محذوره نیست چنانکه گفته اند اما البتة  
 المحذورة الممنوعة منها بدعة تزاحم سنة مأمورة بها و ما لم یکن یکذا فلا بأس به و هذا کما یقام للمدخل  
 لم یکن و کان من عادة العرب ترک ذلک حتی نقل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحرم لا یقام  
 له ولی البلاد التي یذا القیام عادتهم اذا اعتدوا ذلک لتطیب القلوب المدارة لا بأس به لان ترکة جوش  
 القلوب یوخر الصدور فیکون ذلک من قبیل العشرة و حسن الصحبة و ینکون بدعة لا بأس بها لان لا تزاحم سنة  
 مأمورة و حضرت خواجہ عبید الله احوار قدس سره میفرمودند که اکابر صوفیه فرموده اند که سبک نشستن جمعی می  
 آید شاید که برای او خیزند اگر این صورت کسر و تحقیر را بفهمند و محرم و ناخواستن را و شرط است  
 یکی آنکه باعث کسر باشد دوم آنکه اگر ناخواستن بسبب تکبر باشد البته تکلف کند و بر خیزد و بتکلف  
 وصف مذموم که کسر است دفع کند و تکبر بمراتب مذموم تر است اهتمام باید کرد که آن نیز نمائند پس  
 بهر تقدیر اهتمام و سعی نمایند و اگر باعث خواستن است که مردم او را کامل و متکبر نگینند این  
 نیز مذموم است دفع کردن چنین باعث لازم است باعث خواستن باید که تعظیم احترام برادر مومن بود  
 و لایق بود موافقت آنچه منقول است که صحابه سلف برای یکدیگر نینخواستند بحجت آن بود که ناخواستن  
 پیش ایشان سبب کسر و عدم نمودن از ان صورت تحقیر و کسیر بخاطر ایشان نبی آمد و کسر و کبر نیز نبود و ملاحظه  
 حدیث اما و التقیار امتی برای کسب انتکاف باعث ترک خواستن بود نقل من ملفوظات الشیخ المذكورة  
 من الراساء القشیریة سمعت الاستاذ ابا علی یقول فی الخبر من تواضع لفتی لاجل دیناه و سبب ثلثا  
 دینہ اما ذلک لان المرء یقبله و لسانه و نفسه اذا تواضع لفتی یخف و لسانه و سبب ثلثا دینہ فلو اعتقد  
 نفسه یقبله کما تواضع لسانه و سبب ینکله فی المفتح الجنان و ایضا فی کثر العباد و دیگر برادر مسجد تعظیم  
 ندارد که در خانه فدای عز و جل دیگری را تعظیم نباید داشت قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تعظفوا فی بیت  
 ابی جابیه حضرت رسالت پناهی این میفرماید باید که در خانه خدا تعظیم نکنید یعنی پیش من بر خیزید  
 پیش دیگری را خواستن که جایز بود و لهذا سلف چون در مسجد سبق گفتندی شاگردان را وصیت کردند



که میباید که در مسجد پیش ما بنشیند و ایضا فیه قوم یقرون فی المصاحف او یقرؤا واحد فخل علیه  
واحد من الاجلّة والاشراف فقام القاری لاجلّة قلوب الان دخل عالم ابواه او استاده الذی علمه  
العلم جازلان یقوم له و ما سوی ذلک لایجوز الغرض انیجا روشن گرد و گهر ای گردی که این عیبت قیام  
راست نشامیده اند و اینچنین رسم و عادات را عبادت اعتقاد کرده اعتراض کنند بر شیخ با چرا که برای  
تعمیم دنیا داران قیام نمی کند و بر نمی خیزد چون از اینچنین حدیث در روایات ضربیجه بی خبرند ایشان را  
بر حکمتها و مصلحت ها اینکه مقتضیات احوال او قات باطن باشند چگونه اطلاع توان داد آری اینچنین هر وقت  
و هر جای مردان خدای با اعتراض چاهان و انکار غلمان مبتلا بوده اند و هم خوانند بود چنانکه کمالات  
اکتساب معارف با خدمت حاجی حسن خان میفرمودند که شیخ با خدمت شیخ اسماعیل چستی و پیر ایشان  
شیخ حاجی حسن خان همچنین چند مقتدایان ایشان را بنو اترحق سبحانه و نقالی بنابر حکمتی غالی منظر محلی  
صفت کبریا کرده بر آن دیکشته بود که در تعظیم آیدگان قیام نمی نمودند و بر نیخاستند اما شیخ اسماعیل  
بفقر و فاقد ساخته بود و متوکل اکثر در مساجد و رایه با مقام کردی و گاهی طالب علمان بزیارت ایشان  
می آمدند ولی چون آنفسه با ایشان را عادت بتکریم و تعظیم عوام شده بود از انجذاب عدم قیام دید و طول  
میشدند و بیرون آمده پیش مریدان شیخ زبان اعتراض میکشودند بعضی از مریدان که عالم بودند باین  
دور روایت کثر العباد جواب گفتندی باین تاویل که چون انجذاب همیشه در مسجد میباشند و اوقات اوقات  
از تلاوت کم میباشند بدان دو سبب عدم قیام معذور است لیکن انجذبت مشکوّه و عوارف که نص است  
در جواز عدم قیام در هر وقت در نظر ایشان زیاده بود شما نیک یافتید اما شیخ ایشان را از جواب  
گفتن منع میکرد و میفرمود که شما جواب همین گوید فقیر انیم بگوشت نشسته و با ما شرکتی در معامله و در  
منصبی ندارند و ما خواهان آمدن ایشان نداریم برای چه می آیند اگر با خلاصی می آیند اعتراض چیست  
اگر جای اعتراض است چرا بی فایده می آیند و ما را و خود را در دسر میدهند و خود با آمدن شراب از الرجال

آن وقار کوه سانش گر چه بر حاسد گر انت  
لیکن حفظ استی ارشاد را لنگر شد است

المتن

الشرح بدانکه چون علامات بزرگی و عدم تواضع از صاحب نفس آماره صادر شده بینند از اکبر تا  
و از اخلاق ذمیه و اتد اگر صاحب نفس مطمئنه نسبت می کنند و یا از صاحب دلی طاهر شده بینند از  
وقار گویند و اخلاق حمیده می شمارند بهین قیاس اکثر اعمال با اعتبار محل حکم دیگر کنند و این وقار از شرط  
ارشاد مرشدین است چنانکه در مرصاد العباد آورده است که شرط بقصد مهم مرشد وقار است باید که بوقار و  
حرمت با مریدان زندگی کنند تا هر یک استراخ و دلیر نشوند و تعظیم شیخ و حرمت واقعی او از دل میاید  
زود که موجب خلل ارادت باشد لغو با آمدن ذلک بزرگان گفته اند که تعظیم شیخ بیش از تعظیم پدر باشد

هم با هم الغنی در وی سجلی کرد حق

المتن

زین جهت استغنی از هر میر هر دار شد است

پیش آن سلطان دین است از کذب قدر



آنکه در دنیا شهنشده چون حجم و نور شد است  
الفرح پوشیده ماند که درین دو بیت اشارت است باستغناوی پروالی که آنحضرت بابرکت ثقه  
بند فلکها میکردند نسبت بعضی پادشاهان حاکمان و امیران این ولایت باین نوع که در وقت آمدن  
ایشان تفاوت در وضع نشستن خود نمیکردند کجا بر میخواستند و در کلام با ایشان نیز نرمی مری میداشتند  
و برای خوردنی ایشان هم تکلیفی رعایت نمیکردند اگر محضری بود از آن کردند و اگر نه برای ایشان تکلیف  
چیزی نیفرمودند و ایشان را و داغ میکردند و روزی فقیر گفتم یا محمدوم این قدر بی پروایی بر نفسها  
ایشان که خوی کرده با تعظیم و تکریم عادت کرده بر نشین چایلوئی از هر ندیم است بسیار گران میشود  
فرمودند که گویا بنایند من خوابان آمدن ایشان چشم و کار هم بدست من نیست چکیم حق سبحانه و تعالی  
ایشان را از جهت اعلام بر بی حاصلی اخروی ایشان در چشم من با جامه های کهنه دریده شده از گدای بی مقدار  
نمیگیرند چنانکه اگر شما نیز از امید دید عاری آمد شمار نشستن در مجلسی که ایشان حاضر میباشند  
و اگر کسی از امیری بکمال نیاز مندی و اخلاص بهین استغنائی ایشان در ساخته در ملازمت او مداومت میکند  
میدان بر حال و نیز مشفق و مهربان شده غنچه ای او هم میکند و وقتی دیگر فرمودند که امروز فلان امیر و فلان  
حاکم که آمده بودند حق سبحانه و تعالی از جهت اظهار محبت و دل ایشان که بایل برینیت دنیا و قاصر برین  
است بصورت زمان در چشم من ایشان را نمی نمود پس چگونه با ایشان اش میکردم و مناسب حال این حکایتی  
در زادالسا فرین امیر حسین قدس سره نیز آورده چنانکه گفته + حکایت

این طرف حکایتی است بنگر	روزی بگر از قضا سکندر	میرفت همه سپاه با او
آن شمشیر ملک و جاه با او	تا که بخرابه گذر کرد	پیری ز خرابه سر بدر کرد
پیری که آفتاب پر نور	در چشم سکندر آمد از دور	پرسید که این چه باشد آخر
و آن کیست که می نماید آخر	دیوانه بود و گر نه عاقل	اینجا ننگ مقام و منزل
پرسید که چکار دارد و نجیب	بنیم که چندی شمارد اینجا	در گوشه این خرابه د لگیر
پرسیده بنامد اینچنین پیر	آمد سوی آن مفاک چون کور	پیر از سر کار خود نشد دور
خود باز نکرد سوی او چشم	پرسید سکندرش نصیحت	گفت ای شد غول این گذرگاه
خاک چو شسته درین راه	بهر چه نکردی استراحم	آخره سکندر است تا هم
دانی که منم بخت فیروز	پشت همه وی عالم امروز	در یاد آفتاب رایم
فرق فلک است زیر پایم	پیر از سر وقت بانگ برزد	گفت اینجه نیم بخو نیز زد
نی غول ز غافلیم درین کوی	نهشیار تر از تو ام بهر روز	چون منتظران درین زم من
از آخر کار آگه من	با خلق مرا چه آشتانی است	چون آخر کار با جدائی است
چون عاقبت از جهان فترا	ملک از اند خدا را است	دل در بدو نیکانه بستم
در رخ خرابه از آن شستم	دیوانه توئی که بهر میشی	شغول در روزه عمر خویشی
دانم که کنی دو قطره آبی	آلوده بجا ک این خرابی	نی پشت نه روی عالمی تو



یک قطره ز پشت آدمی تو  
این راحت چند روزه منگر  
چون بنده بنده سنی تو  
توبنده این دوتی بمعنی  
انگند کلاه شاه ای از سر  
پیر از سر خود هر می نمودش  
از غیر خدای بی نیاز است

دوران فلک که بی شمار است  
قنمت نسعد و سس اکبر  
دوبنده من که حرص آزند  
بشکن سر کبر و پای دغوی  
از خجالت خود نفیر میزد  
کاندر همه وقت یاد پوش  
مردان نفس هوا شکستند

هر ساعتش از تو صد هزار است  
با من چو برابری کنی تو  
با تو همه عمر سرفرازند  
حیران شدن این سخن سکند  
سر برکت پای پیر میزد  
اینکه و آنکه پاکباز است  
از نیک بد ز ماند بستند

در بحر فنا چو غوطه خوردند  
جز حق همه را وداع کردند

و ایضا معلوم باد که ابو سعید ابو الخیر و شیخ بایزید بسطامی مانند ایشان را قدس سرار هم که وصف سلطان  
لقب شده بود و بنا بر آن تواند بودند که ایشان مظهر شده بودند تجلی سلطنت کبریای حق تعالی و الا معلوم  
شده نه سلطان دنیا و نه سلطان زاده بودند پس لازم که هر که مظهر این تجلی شده باشد یا شود او را نیز مانند  
ایشان سلطان وقت در دین توان گفت و الله اعلم نصیحت نصیحت کردن پادشا بازا  
کسی را مستلم است نه امید نذر دارد نه بیم سر

موقع که در پای ریزی زرش  
امید و هراسش نباشد ز کس  
و اگر تیغ بزند ی نبی بر سرش  
برین است بنیاد تو حید بس

المتن

هم تجلی کرد روی حق با سیم الکریم  
زین سبب شفق کمال مخلص و چاکر شد

الکشیح فی صفات الانس قال حجة الاسلام لقد سمعت شیخی ابا علی الفارسی قدس الله سره عن  
شیخ ابی القاسم گرگانی انه قال ان الاسماء تسعة وتسعون تصیر اوصافا للعبد انک هو یعد فی  
السلوک غیر و اصل

المتن

سخت و تلخ از بهر اهل کبر و عجب بدست  
اهل مرد و شوق را شیرین تر از شکر شد است

الکشیح

مصرع اول شیر است بر محل ظهور اثر تجلی صفات قهر و جلال و مصرع ثانی مبین است  
از مکان بروز تا شیر تجلی اوصاف لطف و جمال مصرع سنین مشعر است از مضمون آیه عظیمه الله  
علی الکفار و مصرع دوم مومی است بمفهوم کلام کریم رحماء بینهم و در مصرع سابق اشارت است  
بآن حدیث که در رساله صیدی نقل کرده که در خبر است از جمله کسانیکه گرامی اند نزد خدای تعالی کسی  
که غضب کند و وقتی که شخصی خلاف حکم حق تعالی بکند چنانکه پلنگ کند چون حمایت نفس خود می  
نماید و در مصرع لاحق ایمانی است بمضمون آیه کریمه و اخضع جناتک لمن اتبک من المؤمنین بآنکه  
در بیت آینه اشارت است باثبات مقام تجلیات ذاتی و صفاتی معانی اجمالا قیاسا علی بعض ما علم  
من التجلیات بالاعلام باثبات حمده الصفات آنحضرت زید حالاته و مایه ناسب بها



حاصل آنکه گشت فانی از خود را و اصل خود  
باقی باشد و اصلش از مظهرش است

بدانکه چون درین بیت اشارتی رفته است بمجموع تجلیات ذاتی و صفاتی اجمالاً است  
آنست که در شرح تفصیل بعضی معانی و علامات همه را بیان کنیم تا از انجی بعضی الفاظ ایات سابقه و لاحق  
نیز روشن گردد چون بیان این بحث مشکل تجلیات چنانکه در مرصاد العباد است و در سرچ کتابی دیگر دیده  
شد از همان کتاب تفصیل می کنیم بعون الله و حسن توفیق فی المرصاد اما تجلی ذات حضرت خداوندی  
بر دو نوع است تجلی ذات و تجلی صفات تجلی ذات بر دو نوع است تجلی ربوبیت و تجلی الوهیت  
تجلی ربوبیت موسی بوده و کوه طیفیل او بوده و کوه طیفیل کوه نعلما تحت ربه بلجیل جلجله و کاوخر موسی صغیراً  
از آن تجلی نصیب کوه تدکدک بود و نصیب موسی صغیراً چون حق تعالی بر ربوبیت تجلی کرد هستی موسی  
کوه همانند اگر چه کوه پاره پاره شد و موسی بیگوش افتاد و لیکن بر ربوبیت پرورنده و دایره او بود و وجود  
ایشان باقی ماند و بگذشت و تجلی الوهیت مر محمد را صلوات الله علیه و سلم بود تا جملگی هستی محمد  
تبارج داد و عوض وجود محمدی وجودی از ذات الوهیت اثبات فرمود آن الدین سیایعونک انما یابون  
الله و الله فوق ایدیم و کمال این سعادت بهیچ کس از انبیا دیگر نداد اما خوشه چنان این خرمن را  
بدین تشریف مشرف گردانیدند و ازین خرمن بدین خوشه رسانیدند که لایزال العبد الی تقرب بالتواضع  
حتی اجتهاد اذا اجتهبت کنت له سمعاً و بصراً و یذو لساناً فی سماع دینی میسر دینی بیطش و بی ریط و این  
سعادت از خاصیت تجلی ذات الوهیت است اما تجلی صفات هم بر دو نوع است تجلی صفات جمال  
و تجلی صفات جلال و تجلی صفات جمال هم بر دو نوع است تجلی صفات ذاتی و تجلی صفات فعلی و تجلی  
ذاتی هم بر دو نوع است صفات لفظی و صفات معنوی صفات لفظی آن است که خبر مخبر از آن است  
کنند بر ذات باری جل جلاله نه بر معنی زیاده بر ذات چنانکه موجودی و واحدی و قائم بنفسه پس اگر بصفت  
موجودی متجلی شود آن اقتضا کند که مجید رحمة الله علیه گفت فانی و جو الوجود و هو الله و اگر بصفت واحدی  
متجلی شود آن اقتضا کند که الوهید ابو الحیر می گفت فی سبیل حقیتی سوی الله و اگر بصفت قائم بنفسه متجلی  
شود و آن اقتضا کند که بایزید لیسطامی می گفت سبحانی ما اعظم شأنی و صفات معنوی آن است که  
خبر مخبر از آن دلالت میکند بر معنی زیاده بر ذات باری جل و علا چنانکه گوئیم او را علم است قدرت و اراد  
و سمع و بصیر و حیات و کلام و بقا پس اگر بصفت عالمی متجلی شود حقایق معلوم بیواسطه پدید آید چنانکه  
آدم را علیه السلام و علم آدم الاسماء کلها و نیز چنان بود که حضرت بود و علمنا من کد تا علما علوم لدنی  
پدید آید و اگر بقدرت متجلی شود چنان بود که محمد را بود و که بیک مشت خاک شکر را هر میت کرد که  
و اما ربوبیت از ربوبیت و لیکن الله ربی و با شریعت انگشت مبارک او ماه را دو نیم ساخت و اگر بصفت  
مربوبی متجلی شود چنان بود که بر عثمان مروی را بود که میگفت سی سال است که ماحق تعالی همه آن  
میخواهد که ما میخواستیم و اگر بصفت سمعی متجلی شود چنان بود که سیدماز بود که از مسافت بعید آواز موج  
می شنید که قالت لعل یا ایها النمل دخلوا مساکنکم و اگر بصفت بصیری متجلی شود چنان بود که این



ز نزدیکی کون آینه رویتوام  
کز دیده تو برویتومی نگریم  
و حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم این مقام بود آنچه نیک از پیش میدید از پس میدید و بحقیقت  
انسان آینه ذات و صفات حق است چون آینه صاف گشت بهر صفت که حضرت عزت بر وجه  
کند بدان صفات درو تجلی شود بهر تصرف که زاید از آینه ظاهر گردد در تصرف صاحب تجلی بود نه از آن آینه  
او زاید بر آن عکس شیش نیست چون صفاتی بود سر خلافت این است که او مظهر ذات و صفات خداوندی  
میشد پدید آید اگر بصفت حیات متجلی شود چنان بود که خضر و الیاس علیهما السلام راست حیات  
باقی و اگر بصفت کلام متجلی شود چنان بود که موسی بود که و کلمه آمد موسی کلیم و اگر بصفت یقا متجلی شود  
اقتضای رفع انانیت انسانی و ثبوت صفات ربانی کند که میخواند مالک است و وثبت ما یرید حسین  
از اینجا می گفت \*

شعر

فارغ بچو در انقی من الین  
کلی کلک مشغول بو جین

بینی و بینک الی زیر احسنه  
بهوتیه منک فی الامینه امد

اما صفات فعلی چون خالق و رازقی و ایاد و امانت چون بصفت رازقی متجلی شود چنان بود که مریم بود  
و مری الیک سجده التخلیه تا قط علیک رطبا جنیا و چون بصفت خالق متجلی شود چنان بود  
که عیسی را بود که از تخلف من الطین کسینة الطیر فتفرخ فیها فتکون طیرا باذن الله و چون بصفت امانت  
متجلی شود چنان بود که ابراهیم را بود که رب ارنی کیف تحمی الموتی تا اینجا که فرمودم ارحمن یائنین  
سعی و همچنین عیسی را بود و او از تخلف الموتی باذن الله اگر بصفت امانت متجلی شود چنان بود که مرید البقره  
سختی را افتاد و در حال که نظر بازید قدس سره بر و افتاد و غره میزد و جان بداد چنین کس بهت بر  
هر کس که گمارد و هلاکش کند و این اگر چه از صفات فعلی است اما تعلق بصفت جلال و احد و صفات  
جلالی هم بر دو نوع است صفات ذاتی و صفات فعلی صفات فعلی چنانکه در صفت امانت  
منوده آمد و صفات ذات هم بر دو نوع است صفات جبروت و صفات علموت چون بصفت  
جبروت متجلی شود نورانی بی نهایت در غایت بهیبت ظاهر شود بی لوان و بی صورت و بی کیف  
ابتدا از آن نور تلالی مشاهده افتد که در حال قیام صفات انانیت آشکارا کند و محو آید و هستی آرد  
گاه بود که شعوری بر فنا نماند پس اگر در جام تجلی ساقی و سقیم هم یک قطره شراب جلال از قوت ولایت  
ساکت نیاید و از آن سلطوت آن شراب سملک و ولایت چنان فرو گیرد که شعوری بر وجود و فنا وجود  
هم رخت برگیرد و صغقه عبارت ازین حالت بود چنانکه گفته اند \*

شعر

بانواره صنوبر نور الکوکب

تجربه طارت کاسر عذاب

من باعی

و ان مستنیم که بازید ارشوم

فلما استبان الصبح ادرج ضوره

تجربه کاس الوابلیت نظی

و متی این ضعیف بیستی مناسب این حال و معنی گفته بود \*

زان باده نخورده ام که بشا شوم



بک جام تجلی جلال تو بسیم  
تا از عدم و وجود بیزار شوم  
تجلی صفات عظمت هم بر دو نوع است طغی حی و قیوم و صفت کبریائی و عظمت و قهاری  
و چون بصفت حی و قیوم متجلی شود قنای فنا پیدا آید و بقا و بقا روی نماید و حقیقت آن نور  
ظاهر گردد که فرمود پدید آمدن نور من پیش آن ظهور یکم هرگز خفا نپذیرد و ظهور یکم از غروب اینم گردانند  
تجلی صفات جمال گاه ستر بود گاه تجلی زیر که مقام تلویح است اما اینجا که تجلی صفات جلال است مقام  
تلویح است دورنگی بر خاسته اگر چه سخت نادر باشد چنانکه وقتی شیخ ابوسعید ابوالخیر در مجلس شیخ  
ابوعلی دقاق حاضر بود شیخ ابوعلی در مقام تجلی سخن میراند شیخ ابوسعید را حالت جوانی بود در غایت  
بر خاست گفت ای شیخ اینی ریش بر دوام باشد گفتا بنشین که نباشد شیوم بار بر خاست گفت ای شیخ  
اینی ریش بر دوام باشد گفتا بنشین که نباشد اگر باشد نادر باشد ابوسعید خضری بزد و در چرخ می آمد  
کی گفت این از آن نادر است در مقام آنچه نهان بود عیان گشت عیان در عین نهان شد اعتبار  
از کفر و ایمان بر خاست دورنگی وصال و هجران نمائند این ضعیف گوید \* مَسْأَلَةُ

باروی تو که کفر و ایمان نه ماند  
با نور تجلیست دل و جان نه ماند  
چون مانی ما ز ما تجلی بستند  
امید وصال و بیم هجران نه ماند  
و حقیقت نا علم آنه لا اله الا الله اینجا متجلی شود که مبت وجود و تجلی از پیش بر خیزد و سلطنت الوهیت  
ولایت فرو گیرد \*

فساد

که بود ما ز ما حجب مانده  
من و تو فرشته و خدا مانده  
چنان این حقیقت و ولایت محمدی پدید آمد آنحضرت از و این عبارت بیان فرمود نا علم آنه لا اله الا  
الله تا این مقام مشا هده نشود علم بحقیقت لا اله الا الله پدید نیاید فاستغفر لذنبک ای الذنب  
وجود کن وجود کن ذنب لا یقارن ذنب آنچه خواجه علیه السلام میفرمود که و الله یغان علی قلبی وانی  
استغفر الله فی کل یوم سبعین مَرَّة یعنی از اختلاط بخلق و تبلیغ رسالت و اشتغال معاملات ناشی  
از نفس وجودی میزاید و ابر گردان پیش آفتاب حقیقی می آید من استغفار نفی آن وجود میگویم و در  
نقد و بار دیگر چون بصفت عظمت و قهاری تجلی خاص بر ولایت سالک متجلی شود باز آنچه یافته بود  
م کند و دهرت و حیرت قایم مقام آن بشیند و علم و معرفت بچل مکره مبدل گردد این آن  
چنان است که بالای علم است و پیوسته میگوید \* مَسْأَلَةُ

ای دور که بچنگ آمده در عمر دراز  
آورد ترا ز قعر دریا بفران  
خواص بناده برکت دست نیان  
غلطی زد دست پس بدریاشان  
خواجه علیه السلام درین مقام بود که بعد از وظیفه قل رب زدنی علما و دریا دلیل المتحیرین زدنی تحیر  
بر دست گرفت سالک دریا صفت گردد همه وجود مستغرق این حدیث شود از تشنگی جان بیک سید  
باشد \*

بلیت

بدخبت اگر بر لب دریا باشد  
جز بال خشک همچو ماهی باشد



و دویقی این ضعیف زبان حال می گوید

میں با اعی

ای لعل لببت بخون دلها تشنه

چشم تو بدیدار تو چون ماتشنه

هر دم چشم بر وی تو زنده تراست

وین طرکه که دریاشد و دریاشنه

و اگر بصفت عظمت و کتاری سنجی عام کند بر موجودات عبارت از آن روز قیامت کند که در ظهور

آثار سنجی قتاری رستم کل شیء بالک الا وجه برنا صیغه موجودات کشند و نذر لمن الملک در

و نذر بلا داع ولا محیب تا هم بصفت الوهیت محیب خطاب عزت گردد که لند الواحد القهار

بیت تاز خود بشنود ناز من و تو

سایه حق است در عالم پناه عالین

المتن

تیز بین باش و مشوا اندر غلط زیرا و رو

کرده رو پوش از بشر روحی مثال خورشید است

الشرح فی کتاب اللہ با کلمات بدیهه که استظلال بسایه غایت پیر کامل و شیخی مکمل کند که ظل الله

بیراست که سلطان عادل عالم اعتدال است و السلطان العادل ظل الله یادی الیه کل مظلوم

مثنوی سایه یزدان بود سنده خدا

دامن او گیر و تو فی گمان

دینا پناه پیر صاحب را با ش

سایه سیر به است از ذکر حق

چشم بینا بهتر از سیصد عصا

دل بزرگوار و ربانی روح بخش

سر بزرگوار و سرفراز تاج ده

سایه او چونیک سایه ایزد است

کیف مد اظلل که نور او است

اندرین وادی صردی این دلیل

اندر آدر سایه اش امن نشین

دست پیر از غایبان کوتاه است

غایبان را چون چنین خلعت بند

در بشر و پوشش کرد است افتاب

خواجہ عبید الله نقشبندی میفرمودند که صاحب عرف از ابو بکر حبیبی نقل کرده است که روح چیزی است

که هرگز در تحت دل نگوینی نه در آمده است یعنی حادث نیست چون معلوم کردی که مصراع اول معنی

ازین معنی بود پس بدانکه مصراع دوم مشعر ازین بیان است که بعضی محققین در کمال خود آورده که

مردۀ این عالم و زنده خدا

تاری در دامن آخر زمان

سرخوای گشت و تو پای باش

یک قفاعت یک صد توت لبق

چشم شناسد گهرا از حصا

که سوارت میکند بر پشت رخس

کو ز پائی دل کشید صد گره

سایه چه خورشید اوج سرد است

کو دلیل نور خورشید خداست

لاحت الا فلیس گو چون خلیل

از کمین و مکر آن دیو کسین

دست او جز قبضه الله نیست

پیش جهان تاج نعمت بانهند

فهم کن و الله اعلم بالصواب

ست

ست

ست



ای عزیز حضرت حق رشتد ارشاد عالمیان خواهد صاحب وقت بعد فانی الله بقاء بقا بقا بقا بقا  
 فرایند تا ابد و عنایت ازلی ارشاد و لایان کند و بقدر قابلیت و استعداد هر کس از مشکوٰه ولایت  
 کامله آن صاحب دل اقتباس نوری کند بعضی را نور دان بعضی را نور بین بعضی را نور بخش گرداند ای عزیز  
 بدانکه نور از بسته معنی اطلاق میکنند اول وجود دوم علم سیوم ازین الوارات که گفته شد ضیاء است  
 و این ضیاء که تقسیم سیوم نور است دو نوع است صورتی و معنوی صورتی چون نور آفتاب و ماه تاب  
 و الکسب چراغ و غیره و معنوی چون نور فنی قلبی ستری و روحی و فنی و هر طاعتی از طاعات را نور است  
 چون نور وضو نور نماز و نور روزه و زکوة و غیره و هر عضوا از اعضا که از عبادتی صادر شود آن  
 عضوا نوری پیدا آید و صاحب کشف مشاهده آن نور کند چنانکه اهل حس مشاهده نور احساس می کند  
 و در بیت نور در عالم مثال باشد که برنخ است میان ملک ملکوت در جمیع صور معانی در آن عالم  
 منطبق می شوند چون صورت شخصی در آئینه تها در دستش کله +  
 الهی

نیک بخت آنکه هر روز از سر اخلاص شوق  
 ناظر روی نکوی آن نگو منظر شد است

الشرح (شیخ فرید الدین عطار قدس سره میگوید که من یکروز پیش مجد الدین خوارزمی را دیدم  
 و او امیدیدم که میگفت گفتم چه چیز است گفت زبانی بسیار از آن که درین امت بودند بشناخته ایما  
 علیه السلام که گفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم علمای امتی که انبیاء بنی اسرائیل پس گفت از آن میگفتم  
 که زبانش گفته بودم که خداوند کار تو بجهت نیست مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم گردان  
 که تقسیم دیگر را طاعت نداریم میگفتم که آیا سنجی شده باشد +  
 الهی

شد شکفته جان من از دیدن دیدار او  
 آنچنان که دیدن خورشید نیلوفر شد است

بیت مشهور است +

بیت  
 بیل فرخش آفتاب است

نیلوفر اگر میان آب است

حدیث جامع القصر نظر از جل الی اخیه علی شوق خیر من اعتکاف سنتی مسجدی هذا الحكم عن ابن  
 عمر بنی نجات الانس شیخ الاسلام قدس سره گفت که دیدار شیخ مهتدی نسبتی است مرا این طایفه را  
 بیش مرتبه که این قوم گویند آن است که فلان بپیرا دیده و با فلان شیخ صحبت داشته و گفته که دیدار  
 مثل شیخ را غنیمت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست بشود آزار در توان یافت آن همیشه نبود  
 عزت همیشه بود و دیدار ایشان نبود نهایت آزار در توان یافت نیز گفت که اگر هزار  
 سال زندگانی بآبی از سر مخلوقی درین باب به ازین نشوئی که همه آسمان و زمین همه صنایع خود آشکارا  
 باز نمودند و در هیچ چیز چنان آشکار نیست که در دیده دوستان خود این جستن دوستان او و فرزند  
 زیارتش از آن بهر این است و او نبود هیچ مرقع پوشی را که روز او شب شود ما این ندانند که دیده  
 نور در تن تو روح بود و دیدار دوستان او در روح تو روح بود و فی محاشیتها قوله بیدار او روح



در تن او روح بود و بیدار دوستان او در روح تو روح بود یعنی روح سبب زندگانی است و زندگانی او بیدار است پس دیدار او روح نبود چون دیدار او سبب زندگانی است و سبب زندگانی را روح گویند پس دیدار ویراسته باوی روح تواند گفت پس دیدار وی روح باشد و چون بقا و حفظ این روح که دیدار دوست بیدار دوستان دوست که اگر دیدار و صحبت ایشان نبود دیدار وی شجانه در معرض زوال بود پس دیدار دوستان را روح روح توان گفت و نیز این بیت در چهل اسرار است و بیت  
آنکه از سایه لطف تو نشانی یابد  
هر که بیند رخ او تازه روانی یابد

المتن

کر داری جان فدای دولت دیدار او  
چون مشرف از قدومش قرین کثیر شد است

التشبیح

کثیر نام موضعی است در دامان کوی از پرگنه کا مروج و در اینجا چشمه است بغایت لطافت و زمی آنحضرت مد ظله با جمعی از مخلصان بنظر آن چشمه رفته بود و چون بشرف قدم آن چشمه را مشرف ساختند ناگاه ماری بزرگ از سوراخی برآمده متوجه آنحضرت شد اما نور و زمهری مسجد ربی پوره سنگ برشته بجان آن مار انداخت پس آن مار بهمان یک سنگ خم خورده کشته شد ولی آنحضرت در عالمی دیگر بودند بداخل پذیرداختند و چون از اینجا باز آمدیم خدمت علی صوفی در مسجد نادول نشسته ناگاه دیدم روی از کج دیوار مسجد برآمده از صوفی مذکور پرسید که از کجائی آمدید صوفی گفت از جانب کلا مراح که خدمت حضرت شیخ رفته بودیم پس آن عیبی گفت که خدمت او می کشید نیکو میکنند و لیکن در کثیر گشتن شما آن مرد صالح را جانی را که باشتیاق بسیار دیدن دیدار آن شیخ بزرگوار بصورت مار برآمده بود و از روی مروت نالایق بود چون این سخن صوفی را از مشراییه شنید بعضی آنحضرت رسانید ایشان اندکی متعجب شده فرمودند که بارها بگفتمت که حق سبحانو و تعالی آدمی را چنان شرفی داده است که هر چه در عالم غیبت است مثل حرم و ملک و غیر ذلک ایشان را از آن دیدار خواص نوع بشر می باشد آری قصه مار غار یا یا بزرگوار پیغمبر مختار صلی الله علیه و سلم الی یوم القدر موفید این معنی است الحاصل آن مرد جانی اگر چه دانسته بود که باین صورت بر آمدن پیش جمعی کثیر محل خطر جان است لیکن از کمال اخلاص و اشتیاق دست از جان شسته دولت دیدار را اختیار کرد پس گویا جان خود را فدای آن دولت کرد جزا الهی خیر الجزاء حضرت سولانا یعقوب چرخ رحمة الله علیه در تفسیر سوره جن آورده که رسول گفت که پریان سه بخش اند بعضی همچو مرغان در هوا یا بال پر می پزند بعضی بصورت مگان ماران بعضی بهر جنبه میخوابند میگردند لیکن اینجمن در مکه بود در موضعی که ارجون گویند و چون گورستانی است در مکه که همچو قلع در مدینه و کلا نتر آن لغز که استمدع کلام کرده بود نام وی عمرو بود و عبد الله بن معمر در آن گفت که از قومی شنیدم گفتند در سفر بودیم ماری را دیدیم کشته در خون غلطیده یکی از ما آن مار را در زیر خاک دفن کرد گفتیم عمر و کیست گفتند که مار که شما او را دفن کردید در فلان موضع و او از یاران رسول صلی الله علیه و سلم بود از پریان نام او عمرو بود و استمدع قرآن کرده بود



در میان دو قبیل از پریان جنگ شد یکی فریق مسلمان بودند و عمر و از ایشان بود و فریقتی دیگر کافر  
 غرور گشتند مرتبه شهادت یافتند در خلاصه المناقب آورده که جن بر انواع باشند بعضی کثایف جن  
 در صورت یکاب بودند بعضی در صورت خمر باشند بعضی در صورت حیات فلاجرم اگر مار پدید آید سه بار بگوید  
 سلیمان سوگند دهد اگر برود نکشند و اگر زود بکشند عن عبد الرحمن بن ابی لیلا قال قال ابو لیلا قال  
 رسول الله صلی الله علیه و سلم اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها اتانا لک بعهد فرح و بعهد سلیمان  
 ابن داود لا تؤذینا فان عادت فاقتلوها و اه ابوداود و الترمذی فی مشکوٰۃ الشریف و در بعضی روایت  
 است که در کرت اول که پدید آید سوگند دهند و نکشند و اگر بار دیگر پدید آید بکشند و آن حتی که بکشد  
 مصطفی صلی الله علیه و سلم آمد و ایمان آورد عبد الرحمن نام داشت هنوز در حیات باشد و هر وقت  
 که در آدمیان بود در میان جنیان نیز باشد و اگر آدمی از ایشان کسی را بکشد بناحق و در دنیا  
 و در عالم غیب قصاص از او طلب دارند چنانکه شیخ محی الدین مذکور کرده است که نفری چند از جن آدمی را  
 بقتل میبردند گفتم بروی قصاص نباشد سبب غیر صورت بصورت دیگر در حدیث چنین است قصاص  
 نباشد فلاجرم آن آدمی را بکشد مراد عای خیر کردند و شر بر آن جن را شیطا طین خوانند پس شیطا طین  
 در نوع باشند نظری بری چنانچه آدمیان شریر و باطنی چنانکه ذکر کرده است پیشتر ازین محل اللهم  
 انشأ لی بعض کرامات الخضر و برخی جزئیات آن که صلاحیت تمثیل تاثیرات بعضی تجلیات مذکور دارد

اول این فقره پیش از مبارک ذات او  
 دیده انواع کرامت و ایما اشکر شد است

الشرح یعنی اولاً راوی آن تاثیرات تجلیات و مشاهد آن انواع کرامات که از ذات بابر کاش ظاهر  
 شد همین مرید فقره است که در آیام محبت مدت خدمت چشم خود دیده و گوش خود شنیده  
 هر وقت از او موجب کینه دل خود یافته و سبب سوخ عقیدت خود دانسته تا که ترشه در مقابل نفعت  
 بهنداره خود و راقده آنحضرت دامن برکات عینیا یا بمقتضای آنکه گفته اند که ظهور احوال از شیخ کرامت  
 مرید است پس در مقابل نفعت تخصیص بعضی ظهور احوالش بحضور خود تا که تراست اما مطلق بیان انواع  
 کرامات این است که در نفحات الانس آورده است که القول فی انواع الکرامات و انواع خوارق عادات بسیار  
 است چون ایجاد معدوم و اعدام موجود و اظهار امری مستور و ستر امری ظاهراً و استجاب دعا و قطع  
 مسافت بعینه و در مدت اندک اطلاع بر امور غایبه از حرم اخبار از ان و حاضر شدن در زمان واحد  
 در اکنه مختلفه و اجاب موتی و امانت اجاب و سماع کلام حیوانات و جهادات از شیخ و غیر آن و احصاء  
 طعام و شراب در وقت حاجت بی سبب ظاهراً و غیر ذلک من فنون الاعمال النافعة العادة کالمشی  
 علی الماء و استیحاچه علی الهواء و کالاکل من الکون و تسخیر الحیوانات الوحشیة و کالقوة الظاهرة علی  
 ابدانهم کالذی اقلع شجرة برجله من اصلها و هوید و فی التمدع و ضرب لید علی الحایط فیشق و بعضیه  
 یضرب صیحه الی شخص لقیع لقیع او یضرب عنق احد بالاشارة فیطیر راسه الیه و بالجملة چون حضرت  
 حق سبحانه و تعالی بی از دوستان خود را منظر قدرت کامله خود گرداند در هیولاء عالم هر نوع تصرفیکه

چند تا شیری نوشتم این تجلیات را اگر چه جزئیات هر یک فوق مایطرت است شرح



خواهد تو اند کرد و بالحققة آن تاثیر و تصرف حق است که در وی ظاهر میشود و وی در میان نی و قاتل  
 بعضی کبراء العارین و الاصل الذی تصحیح هذا کلام من خرق عادت فی نفسه مما استمرت علیها نفوس الخلق و انفسه  
 فان الله یخرق له عادة فی مقابلتها و کسی کرامته عند العامة و اما الخاصة فالکرامت عندهم العناية الالهية  
 التي و متبهم التوفیق و القوة حتی خرقوا عواید انفسهم و تلك الکرامته عندنا و اما هذه التي تشمل فی العموم  
 کرامته فالرجال اتقوا من ملاحظتها لما رآه المستدرج المکور یسبها و لکونها معا و ضنة فیناف ان یکون  
 خط عملهم لان المخطوط محلها الدار الآخرة فاذا عمل منها بشی فرعا ان یکون خط عملنا و قد وردت فی  
 ذلک اخبار و الی صبح الخوف مع الکرامته و اذ الیست بکرامته عندنا و اما هی خرق عادة فان اقرن  
 معها البشری باهنا زیادة لا تنقص حظا و لا سبقت الحجاب فیسند بسی کرامته فیالبشری علی الحقيقة  
 هی الکرامته و قال ایضا اجل الکرامته و اعظمها التلذذ فی الطاعات فی الخلو و الجلوت و قال ایضا اجل منها  
 مراعات الانفاس مع الله و منها حفظ الادب من مقتله الواردات فی الاوقات و منها الرضا عن الله تعالی  
 فی جمیع الحالات و منها البشری بهم من الله بالتعادات الابدیة فی الآخرة و در عاشره ان کتاب نوشته  
 قوله و غیر ذلک من فنون الاعمال ان قصته للعادة یعنی غیر آنچه مذکور شد از انواع اعمال که عادت را  
 مثل رفتن بر آب پریدن در هوا و خوردن از دهر یعنی از هر موجود هر طعمی که جنبه های وی اخذ توان  
 کردن و خوردن مثلا بسنگ دست دراز کند تواند که مطلوب خود از وی حاصل کند و مثل تسخیر جانوران  
 و حشیه چون شیر و مار و مثل ظهور آتش و قوی چون کند نخ درخت بیای در حال سماع و دست  
 بدین و زدن و شکافته شدن دی و اشارت کردن بانگشت با تمام دل و شخص و افتادن دی و اشارت  
 بگردن زدن شخص و پریدن سر دی قاتل بعضی کبراء العارین و شیخ محمد الدین عربی یعنی منشأ خرق عادت  
 آنست که چون کسی ترک کند چیزی را که نفوس بآن معتاد گشته اند یا نفس وی تنها بآن معتاد شده  
 حق سبحانه در مقابل این خرق عادت نسبت با وی در بعضی اوقات عادتی را خرق کند که عامه از  
 کرامت نامند مثالی اینست که کرامت گذشت و اما نزد یک خاصه کرامت آنست که حق سبحانه توفیق  
 و بد شخص را تا خرق کند آنچه نفس بآن معتاد گشته و مانوس شده و آنچه عامه از کرامت گویند حال الله  
 اذان سر باز شد نداز جهت آنکه این شخص شریک مستدرج است و مکور به و دیگر آنکه چون خرق عادت  
 در مقابل عمل این کس است و در جزاء اعمال آخرت پس اگر درین نشأت جزا مترتب گردد احتمال  
 دارد که حظ عمل وی باشد و در آخرت از ان بهره نیابد درین باب اخبار نیست که دلالت میکند  
 بر بی نصیبی شخص از اعمال بنا بر رسیدن وی بر جزای اعمال درین نشأت و شک نیست که این احتمال  
 که مذکور شد در صورت خوف و چیزی که موجب خوف بود مناسب نیست که ویرا کرامت نامند و ما  
 ویرا کرامت نمیگوئیم و با خرق بشارتی منضم گردید که این زیادتی است بر جزای اخروی علی تحقیق این  
 بشری که دفع خوف است و وعده ثواب کرامت بود و هم شیخ گفته که اعظم کرامت مرده یافتن  
 آنست از طاعات چه در خلا و چه در ملا و بگرماعات انفس با بغضت نگذرد و آنکه در دخول و خروج  
 نفس آگاه باشد بحق سبحانه و تعالی و دیگر نگاهدشتن او بستا با حق سبحانه در وقت ارادت فیوض



باین معنی که خود را در میان زمین و آسمان میزد دیگر خوشنوی حق سبحانه و تعالی در هر حال چه در  
 خوشحالی و چه در بدحالی دیگر مرده یا فتن از حق سبحانه و تعالی است ابدیه که عبارتست از لذت دلیلی  
 الممتن اشارتی بدانچه در کتب سلوک و تصوف مثل شمایل الاتقاد و مرصاد العباد و غیره مذکور است  
 که اگر حق تعالی بر بنده بصفت بصیرت محلی شود که آنچنان بود که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم  
 بهائقدر که پیش دیدی از عقب فوق و تحت و جنوب شمال بهائقدر دیدی پس کشف قلبی کشف قلبی بسیار  
 کشونی که متعلق بمبصرات و فوق عادت عامه بشر است چون از سالک مبتدی و مرشد بودنی ظاهر شود  
 تاثیر این محلی تواند بود الشرح قوله چون از سالک مبتدی تا آخر قید احترام زیست تا احترام واقع  
 شود از خوارق عاده یک غیر معجزه و کرامت باشند یعنی خارق عادات را باعتبار محل اسما و احکام مختلف  
 است اگر محل آن نبی است و معجزه و خاصیت محلی باشد و اگر مظهر آن ولی است کرامت و خاصیت  
 محلی نیز توان گفت اگر او را این فرق است طلسم و سحر و جادو و دیگر استدراج همه خارق عادتند  
 تا میان هر یکی فرقی است معجزه بدست نبی آید به دعوی نبوت و تحدی و انکار آن کفر باشد و کرامت  
 بدست دلی در وجود آید بی دعوی و متابعت شریعت با خوف مکر و استدراج و طلسم و سحر و جادو تاثیر  
 اشیا و خواص کوکب و شهور باشد و مکر و استدراج آنست که از عوام انسان چیزی خلاف شریعت  
 در وجود آید و بدان مرادات او بدو دهند و درجه او را العذاب نزدیک کنند و او را از کار می دهند و سحر  
 بدست کافران بعضی مسلمانان فاسق در وجود آید چنانچه سحر و فرعون و جز آن انبیا کلام پوشیده  
 نمایند که صاحب هدایه صابونی محل استدراج عامه انانی گفت نه عامه مسلمانان پس از اینجا چنان اتفاق  
 شود که کافران مطلق و اهل بدعت غلیظ با استدراج مخصوصند و نیز باید دانست که قول او که چیزی  
 که خلاف شریعت از او در وجود آید مراد از آن خلاف شریعتی است که شامل کفر و بدعت محرمه و مادیون  
 ذلالت و بر قول او از کار می دهند و مشعر بدان است که مقصد تحقیق عدم حرمت آن نامشروع  
 متفق علیه باشد و نیز صدق و اومقید باید کرد وقت هشتمیاری بقصد آنکه با عدم مذمت بقرینه آنکه  
 صدور عصیانیکه مقید باینهمه قیود نباشند از اهل ایمان صد ولایت عامه که ایمان است نیست زیرا  
 که عقیده ابلهست و جماعت است که بنده بگناه کار نمیشود و از ایمان بیرون نمی آید و همچنین بنانی  
 ولایت خاصه هم نیست زیرا که بسیاری از اولیا مغلوبین و غیر هم بحسب نام هر تقصیر بعضی او را در اینجا  
 بعضی معاصی نقل کرده اند و با وجود آن خوارق عاده است که از ایشان ظهور یافته کرامت نامیده اند  
 و در اطلاق استدراج بر آن خیرات نمودند و آن تقصیرات صادره را از جهت حسن ظن محال و تاویل  
 پیدا کرده اند پس متابعت مفسد و ریوخت نیز اگر از مسلمان استی که مرتکب اکثر طاعات مؤکده و محترمه  
 از منہیات محرمه باشد و مغلوب جن و مقید بحاصی ادویه و کواکب نباشد معجزات بعضی از ادب  
 طریقت را بتلقین بزرگی مداومت کرده باشد خارق عاداتی چند صد و ریاضت کرامت باقیست  
 مذکور استدراج زیرا که در مکر و استدراج لازم می آید که گمان بد بردن در حق برادر مومن و آن حرام  
 است و نیز مودی شود گمان بد بردن بخداوند منعم بخلعت عده نهید بهم و وعید کنند بهم م



کافران را و گمان بد بردن بحدیثی که راست است پس بی ضرورت چه کسی مرتکب حرام و کفر شود آری  
آن کس اگر خود را به نیت دفع عجب از ظهور این صفت خالی باشد او را روا باشد بلکه بهتر باشد  
تا دیگر را حکم کردن باینکه استدراج است و صاحب این خارج از دین است فضولی است خوب  
و بال و گستاخی است فاحشه مودی بفضلال چنانکه در مقامات حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند قدس  
سره آورده که عجب از منکران کرامت نیست عجب از اهل سنت و جماعت است که بر این قاطعه  
چرخ ساطعه اثبات کرامات اولیای کنیز با وجود آنکه خوارق عادات از ایشان مشاهده می کنند سخنان  
بد میگویند در آن سبب او بیاست آعاذ الله تعالی و ایام کم من تلك الكلمات العوار هرگز مبادا که  
سیچ مومن پاک اعتماد را در حق اولیای ائمه این ظن بد باشد که یا ایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً  
من الظن ان بعض الظن اثم

بیت

ای اولیای حق را از حق جدا نموده  
گر ظن نیک داری با اولیا چه باشد  
و اگر چنانچه مثل این سخنان در حق این طایفه بطریق جزم گوید لیکن پیش از توقف بر احوال ایشان هم نشاید  
از جهت آنکه حضرت صمدیت جل جلاله حبیب خود را محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم نبی فرمود قوله تعالی  
ولا تقف بالیس کلم ب علم ای لا تقف ما لم تعلم یقیناً و علماً گفته که چیزی را که یقین ندانی نگوئی و نه فیه  
أسوة حسنة خصوصاً در نفی کرامت سخن گفتن که حقیقت نفی معجزه پیغمبر است صلی الله علیه و سلم  
اگر از توقف ظهور آیات ولایت گوید بطریق حد و گمان حق را گرفته باشد قال الله تعالی ولا تقلوا  
الحق باطل و یکتبوا الحق و انتم تعلمون و ایضاً قال الله تعالی حد من عند الفهم من بعدین  
لحم الحق و در نجات الانس آورده است که شیخ الاسلام ابو اسمعیل سمرقندی سره گفته است  
که هرگاه از دوست حق کی با تو نماید و ترا قبول نگیرد و حقیر آید بدتر باشد که بگویی زیرا که آن دلیل  
محرمی و حجاب شد بخود باند من ذلک الخذلان و اگر در نظر غلط افتد و وی نه آن باشد که  
ترا قبول ننشاند ترا زیان ندارد که قصد تو بآن راست بوده فی شرح العقاید و کرامت الاولیاء حق  
والولی هو العارف بالله و صفاته حسب ما یکن الواجب علی الطائفة المجتنب عن المعاصی المعصن  
عن الانهماک فی اللذات و شهوات و کرامت ظهور امر فارق للعادة من قبله غیر مقارن الدعوی  
النمود فما لا ینکون مقروناً بالایمان و العمل الصالح لیکون استدراجاً و ما ینکون مقروناً بدعوی النبوة  
بکون معجزة و الدلیل علی حقیقة الکرامات ما توازن من کثیر من الصحابة و من تعجم بحیث لا یمکن انکاز  
خصوصاً الامر بالمشرک و ان کان التفصیل آحاداً و ایضاً الکتاب باطن ظهور باطن مریم و من صاحب  
سیدمان و بعد ثبوت الوقوع لاجابة الی اثبات الجواز ثم اورد کلاماً شیری الی تفسیر الکرامات  
والی تفصیل بعضی جزئیات المستبعدة جدا فقال فیظهر الکرامات علی طریق نقض العادة لاولی من  
قطع المسافة البعيدة فی المدة القلیلة کاتیان صاحب سلیمان و هو آصف بن برخیا علی الاشهر  
بجرت بلقیس قبل ارتداد الطرف مع بعد المسافة و ظهور الطعام و الشراب و البیاس عند الحاجة  
کما فی حق مریم فانه کما دخل علیها ذکر یا المحراب و بعد عند هارز قال میریم انی لک هذا قالت



بومن عند اقتد و المشی علی الماء کما نقل عن کثیر من الاولیاء و الطیران فی الهواء کما نقل عن جعفر  
 ابن ابی طالب و لقمان السرخسی و غیرهما و کلام الجواد و العجماء و اندفاع المتوجه من البلاء و کفایة الملهم  
 من الاعداء و غیر ذلک من الاشیاء مثل رویة عمر و هو علی المنبر بالمدينة شیشیه بنها و ندحتی  
 قال لا یرحششیه یا ساریة الجبل یجبل لمکر العد و میناک و سماع ساریة کلامه مع عبد المسافه و کثرت خالده  
 السهم من غیر نظیر به و کجربان النیل بکتاب عمر و امثال هذا اکثر من آن یحیی و لما استدلل المعتزله بکنکرة  
 کرامته الاولیاء یانه لو حار ظهور خوارق العادات من الاولیاء کاشهبت بالمعجزة نعم یمیز البنی من غیر البنی  
 اشار الی الجواب ینکون ذلک ای ظهور خوارق العادات من الولی الذی بومن آحاد الائمة بمعجزة لاسون  
 الذی ظهرت هذه الکرامه لواحد من ائمه لانه ینظر بها ای تنکد الکرامه انه ولی و لن ینکون ولیا الاولاد  
 ینکون متحققا فی دیانته و دیانته الاقرار بالقلب و اللسان برساله رسول الله مع الطاعة له فی اوامره و نواهی  
 حتی لو ادعی هذا الولی الاستقلال بنفسه عدم المتابعة لم یکن ولیا ولم ینظر ذلک علی یده الحاصل  
 الامر الخارق للعادة فهو بالنسبة الی العینی صلی الله علیه و سلم بمعجزة سواء ظهر من قبله او من قبل آحاد  
 ائمه و بالنسبة الی الولی کرامته لخلوة عن دعوی نوة من ظهر ذلک من قبله فالبنی لا بد له من علمه  
 بکونه نبیا و من قصده اظهار خوارق العادات و من حکمه قطعاً بهوجب المعجزات بخلاف الولی و نظیر ذی  
 این در مدعای ما این است

و کرامات از قبیل کشف قلب کشف قیام  
 در میان مخلصان هر لحظه مستظهر شد است

اکثر الاوقات ناهم از نوع کشف قلب

کاشف و مخیر زمانی قلعه و بر شد است

الشیخ جزئیات این نوع کرامات که فقیر خود از ذات باریکات آنحضرت مد ظله مشاهد نموده بوم این  
 کتاب بگنجایش آن ندارد میخوایستم که جزئی چند بقدر مثال بنویسم باز حیرت و تصویر ترسیم بلا مرجع  
 و نه آن آمده پس بلفظی که بدان ایمانی کنم و آن چنان است که گاهی در دل خود اندیشه میکردم که فلان  
 بوم و عبادت کنم یا فلان کار کنم یا با چنین حالی باشم شاید که از بعضی تفصیلات و گستاخی های من بگنجایش  
 اول شد باشد چندانکه در جایی دیگر باشم بی آنکه از آن بکس نیفتم آنحضرت از روی شفقت میفرمود  
 که در دل تو این نوع خطرات میگذرد بعضی از آن در ظاهر خطرناک است اما در تحت این پوشیده  
 فلان شش نفسانی و دوسه شیطانی است که ترا از جهت ضعف بصیرت بران نفوذ نیست زنهار  
 واقف باشی و مطاوعت آن خطرات کنی که مباد از راه راست دور افتی پس اقرار کرده چندانکه  
 بقدر طاقت بدان فرموده موافقت می نمودم باز نفس یک حیل پیدا کرده و دوسه دیگر آغاز کرد  
 باز آنحضرت عنایت فرموده بران اطلاع میدادند و میفرمودند بآستغفار مشغول شدی هر کار از سر گیر تا  
 چنانکه استور رفته رفته چندین سال اگر چه چنانچه ریاضتی که بایستی پیش ایشان ازین ناتوان بوجود  
 نیامده و گویا که خاطر خواه هر کس بودی موجود نشد لیکن هر نوع که حال بود بدان ساخته از شرف



ملازمت ایشان دور نتوانستم شد و اقوال بزرگانیکه درین باب شنیده بودم معامله و افعال آنحضرت  
موافق آن همه یافتیم چنانکه حضرت خواجہ بہار الدین نقش بند قدس سرہ میفرمودند کہ این طایفہ امینانند ذرہ  
قطیر کہ بر طایفہ گذرد می بینند و از راه تحقیق باونی نمایند در مقام شفقت فرو گذاشت نیست  
بیت اگر دینی کہ نابینا و چاہ است اگر خاموش بشینی گناہ است

گاهی در نظر ایشان گاہی کوہی است و نیز میفرمودند کہ اولیاء اللہ را کہ مندر آسمون ختگان الطاف  
حضرت لایزالی تصور و خطرات کہ بر طایفہ ان می گذرد می بینند و در میگذرانند احوال مختلفہ است  
در زمان مشاہدہ الطاف بولایت کوہی گاہی است بیت  
پیش لطف عفوئی حدتو شاہ توبہ کردن از گناہ آمد گناہ

و در حدیث یا آشکار صحابہ یا سخنان مشایخ آمده است کہ ترک الذنب فنی و حضرت مولانا عبد  
الرحمن جامی در سلسلہ الذہب و رتہ کہ از خود رستن از عجب ریا خلاص شدن جز در خدمت پیر  
صاحب ارشاد دست ندید نظم

آن زمان از ریا و عجب رہی کہ شوی پیر را رہین و رہی  
ہست نفس را و گیر بسی کہ نداند بغیر پیر کسے  
نفس افنی و پیر خضر شمار کو میازوش نمزد و ار  
نفس دیو است پیر نجم ہدی رجم دیو است کار خیم اولی  
کیست پیر آنکہ نیت بکسر مؤ سہ از ظلمت وجود برو

پس ما حصل معنی بیت آن است کہ یکی از آیات ولایت و شواہد کشف قلب آنحضرت آن است  
کہ در اوقات بسیار ناظم قصیدہ را کہ عبارت از متکلم است از راہ کشف قلب از روی شفقت روشن  
کنند حکمتها و اختیار کنندہ از انچہ در تہ دل خود بی آنکہ بر زبان آورده بوسوہ نفس تدبیر کردہ بود  
شد است جزاہ اللہ تعالی عتی خیر ما جزای مژدہ امرتیا عن مرید تر شد من ائمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
المتن ہم بمیان نعمت اللہ صاحب کشف و کمال

بارہا ہومی زمانی قلبہ دبیر شد است

الشرح و از جملہ شواہد ولایت کشف قلب آنحضرت بابرکت مدظل ارشادہ یکے آن است کہ خدمت  
میان نعمت اللہ ہندی کہ ہم پیرو خدمت حسن خان و مرید اعتباری شیخ اسماعیل چستی بود  
و بصحبت جمعی از اولیاء اللہ پرورش یافته بود اکثر اوقات از سہا خلاص تمام و صحبت تمام ببلای  
آنحضرت آمدے و ہمیشہ تقریر کلام آنحضرت موافق خطرات و تصویرات قلبی خود یافتے  
از شرف صحبت ایشان شاہر بودے تا اتفاق روزے کہ سہنہ با خطرہ طعام آمدہ بود و در خانہ  
آنحضرت الوقت مقام الاطعام نبود بر خلاف عادت خاص از برائے او فرمودند کہ طعام بیارید  
و در اثناے طعام خوردن در دل او خطرہ سیر کوہ ماران افتاد ہنوز چند لقمہ از طعام باقی بود  
آنحضرت فرمودند کہ بخور و بجانب کوہ ماران سیر کن پس سبب ظہور اطلاع آنحضرت بر خطر اش



منفل شده زود برخاسته روان شد و اظهار آن حال پیش یاران کرد ازین نوع کلام آن سنج  
 از زبان او شنیده شد درین ماده در تحریر نتوان آورد معانی الفاظ بیت مومی اشارت کننده است  
 مالی قلبه آنچه در دل خود تدبیر میکردی اندیشید ایضا در انشای نظم این قصیده خون توانی بسیط  
 تمام شده بود و لیکن معانی در دل موج میزد و میل تکرار توانی بهم نبود این چند تا فیہ مکرر عربیہ خاطر  
 افتاد چند بیت باین اسلوب نیز بر قصیده لکلی جدید گفته آمد بعد از آنکه شب خواب دیده  
 میدیدم که قصیده ام را بعضی یاران سواره کرده پسپو خواندم ایسی آوردند که زینش بس کوه کرده بودند  
 من از غایت تعجب بر همان اسب بهمان وتیره دو ساله سوار شدم و این اسب نیز برابر سواران از  
 جانب پس فته مسافتی برید چون این رویا بعرض آنحضرت رسانیدم تعبیر فرمودند که صورت این چند  
 توانی عربیہ غریبه غیر متعارف که در دل تو وارد شده بود ترا نمودند فی الحال خاطر نشان من شد زبان  
 شکر گزاری کشادم الحمد لله علی نعمائے الہی لا تحصى +  
 گشته ملا احمد از چاکل روان چون سواو  
 واقف احوال او از قریہ ایجر شد است

در اوایل زپی اصلاح با خواجه شریف  
 مانع از اندر نهانی شربت اسکر شد است

التشویح و یکی دیگر از شواهد ولایت و دلایل کشف و کرامات علامات تجلی صفت بصیرت آنحضرت  
 تامل آن است که ملا احمد قریہ چاکل که صاحب افتخ بود چون از خانه خود احرام زیارت آنحضرت بست  
 روان شد و در انشای راه چند جای بنجود شده افتاده فریاد میکرد میدید که فوج فوج سواران  
 می آیند و در رفتن بر او بقت می کنند پرسید که کجا میروید جواب گفتند که بخدمت حضرت محمدیم شیخ  
 حمزه میرسیم پرسید که کجا است گفتند اینک لای این کوه بروحانیت نیمه خرگاه زده با حشمت و جاه  
 است ولیکن بنظر ما زده ایجر بر آمده در انشای راه است چون آنحضرت از قریہ ایجر آنروز آمده در  
 گوشه از قصبه بار هموله شرف نزول ازانی داشتند ملای مذکور باشارت مردم غیبی ناگاه در میانجا  
 رسید فریادکنان بر پای آنحضرت افتاد زمانی بنجود شده بهمان کیفیت افتاده بود چون اندکی بحال  
 خود بهوش آمد کرد داشت بر روی آنحضرت نظری مشتاقانه میکرد و میگفت نفیر استفا را جری  
 او کردم آنحضرت فرمودند که مرا از صباح از وقت بر آمدن از قریہ ایجر نظر بر احوال او بودت و من بر  
 تمام ماجرای او واقفم مرا احتیاج گفتن او نیست اگر خواہید که بشما گوید بگوید چون او را اقصیم که بگو  
 سر زده گفت اگر چه در بی بر ایشان اذن کردند لیکن در باطن روحانیت ایشان مرا منع کرده  
 از افشا بحضرت مردم ریگانه و لیکن بعد از آن در خلوت تقریر کرد که بعضی از ان ایمانی کرده اند  
 و او و هر دو بر دانش ملا ابراهیم و ملا عزیز که مریدان آنحضرتند شاہد کرامات و راوی خرق عادت  
 آنحضرت بسیارند و در کتاب منی گنجد و لیکن چنانکه ملای مذکور آنحضرت را باخیم خرگاه در عالم غیب  
 دیده بعضی مریدان دیگر نیز نقل کردند پس تواند که آنحضرت نیز مثل ابوسعید ابوالخیر و امثال او



سلطان وقت بوده باشد در عالم باطن و الله اعلم به الحق

شب اول خواجه علی طایس هریانی از و  
خواست و دی مرسل او حین اذا اسفر شد است

الشرح دیگر از مشاهای تاثیرات تجلی بصیرت و آیات ولایت آنحضرت با شفقت مد ظله علی آن  
که مرید قدیم ایشان خواجه علی سکین وقتی در خانه خود بیمار شد و بود صبحی آنحضرت طایس هریانی  
بدرست من داده روان کردند که زود بخواجه علی برسان تا بپایه بخورد و چون پیش او رسیدیم بجنوب  
کسانی که بیادیت او آمده بودند به نشاست تمام شکری گویان تقریر کرد که امشب میل هریانی در غلام  
سببار بود و هم در آن تما بودم که اگر عنایت کرده آنحضرت طایس هریانی مرسل دارند چه نیکو  
خواهد بود الحمد لله که آنحضرت از راه بصیرت نافذه و کشف قلب معلوم کرده از گرم و گرم است خود  
این سکین را منسی نگذاشت الاسفار بر روشنی صبح کردن و فی الحدیث اسفر و بالفجر خانه اعظم  
للاجبر یعنی فرستاده آن وقتیکه در خوشانی صبح گشته است یعنی با داد به الحق

با خبر باشد ز حال فخلصان بجز و بر  
ز انکه طایس هریانی را جلد خشک تر شد است

در سفر رفته با دلش خواجه زین الدین اخي

واقف احوالش کثر حیث ما ساو شد است

الشرح دیگر یکی از مشاهای تاثیرات تجلی بصیرت و شواهد ولایت آنحضرت مد ظله و دو علم بر کاتبه علینا آن است که اکثر  
اوقات از احوال مخلصان دور و از غایبان نزدیک بجهت حضور بانجبر باشند چنانکه روزی من فقیر فی تعیین  
مترل پیوسته بودم بالای کوه زیون بوسین نام جاشی است نمک و چینه دارد اینجا نیم روزی رسیدیم جاشی خلوت  
بود خوش آمد که اینجا کشتی گذاریم بر بهار و حرکت بود و در خاطر گذشت اگر شب ناگاه باران آید چه کنم چنانکه  
دور است اینجا ناری تنگ و دیر از آخر و خاشاک بر رفت و در اینجا پانی پاک ساختم بخرم آنکه شب آن جهت خوش  
باران در اینجا در آیم پس از اینجا بیرون آمدیم و باران شب پدید آمد و اگر دم هوا صاف شده بهما اینجا خواب نغمه الفقه چون  
بشرف دیدار آنحضرت مشرف شدیم پیش از گفتن من فرمودند که آن غار را که رفته بودی چرا شد و اینجا شغفتی  
من بهما اینجا با تو حاضر و ناظر و بی تو نتوانستی دید و آن غار فتن تو شب اینجا بودن تو بی خوش آمد مرا که  
تا تو درین مترل غرض همین است و باید بود و عبرت گیر از دیرانه و مقبور باید بود و دل از خاندان بر داشته بهما  
و عبور باید بود و ایضا آن سال که من بزیارت روضه متوره قطب عالم حضرت محمد دم جهانان امیر سیر  
سید جلال الدین البخاری قدس سره و زادگاه بر کشته و بره در شهر مبارک آنچه رفته بودم در آشنای راه مهات  
شدید پدید آمد پناه بولایت آنحضرت در آنوقت میبردم و حق تعالی بمرکت آنحضرت از هر هم خلاص  
بخشید لیکن آنحضرت در آن اوقات بر آن احوال مطلع شد از روی کثرت شفقت پیش حاضران مجلس  
گر میگردیدند که درین روز با فلان کس در بخیر و اضطرار میبینم چه کنم او با اختیار خود خوشیش درین مهات شد  
است و ایضا آن شهر است که در آن ایام بعضی اعدا خبر مرگ این فقیر در افواه مردم بتواتر انداخته بجهت



بر طرف خویشان و محبان فقیر یقین کرده تو اعدایم و عمار امری میداشتند آنحضرت همیشه  
 میفرمودند که اینها همه غلط میگویند و همیشه در نظر من حاضر است این شاعر اندرین نزدیکی خوابید  
 و نیز در آنوقت که خطبه منوره قطب عالم حضرت مخدوم بهایان جهانگیر قدس سره رسیدم از در راه  
 مرا هم نیاز مندی معروض داشتند و عاودت و مندی از ایشان نیز حضرت آن ارواح مقدسه عرض کردم  
 و خطراتیک در آنوقت در خاطر من خطور یافته بود بعد حصول شرف ملاقات بر آن همه اطلاع دادند و فرمودند  
 که وقت در آمدن تو در آن خطبه منوره من و ارواح سایر مشایخ سلسله حاضر شده بودیم بقدره الله تعالی  
 همچنین جزئیات این کرامت در کلماتی ملازمیت و اخلاص کرامات ایشان دیدار است در مصرع ثانی اشاره  
 آنست که در بعضی اوقات تقریب نصیحت باین مخلص میفرمودند که کار سلوک و حصول آسان نیست  
 شما نماز و روزه و سبکی باقی عبادات عادی خود را و اشغال خود را تمام سالک و هم طالب نمیدانید زیرا که  
 حق سبحانه و تعالی بنسبت بی علت خود این داعی تمام عالم از عرش تا فرش باینجا ذره ذره چون کشت  
 دست چند مرتبه روشن گردانیده من ملاحظه میکردم و میدیدم که همه خلایق جز اندکی اولاد سلوک راه حق  
 تعالی در آمدند و در ابتدا طایفه سلوک شد و تا رفته رفته در راه همه مانده شدند توبت توبت و منتر لها  
 توقف میکردند الا اندکی بلکه از هزاران هزار یکی در آخر کار مقصود میرسد و مطلوب حاصل میگشت و همچنین  
 در مقامات خواجه بیار الدین نقش بند قدس سره آورده که خدمت خواجه فرمودند من عرف الله  
 الخفی علیه شی و خلیفه ایشان خدمت خواجه علامه الدین چنین میگویند که مراد از این کلمه قدسیه  
 خواجه است که هر شنیدن اشیا بر عارف بار بسته بر توجیه اوست و نیز حضرت خواجه میفرمودند  
 که او بیار الدین را اطلاع دهند آنگاه ابی اجازت اظهار آن نمیکنند که گفته اند هر که در دهمی پوشد و هر که نداند  
 میخوردند آنقدر از اسرار من صانع الابرار مع سرفاش کلن که خون بریزی بر زمین و زمین  
 و میخوردند که آنچه مایه نسبت اظهار خواطر و اعمال احوال خلق صادر شود در میان ستم یا باعلام مایه  
 بواسطه آنکه کسی بمایه رسانند

بارها مکتوفش احوال قبور ریشیان

دو هزار چار و هم در پیش و هم پیش کشد است

و دیگر از مشایخ تحتانی بصیرت و شواهد ولایت آنحضرت مد ظله است که ایشانرا کشف قبر نیز هست چنانکه  
 در تفسیر گروهی است از زاهدان که ایشانرا زاری میگویند مقتدا ای ایشان شیخ نور الدین ریشی بود که  
 در قبر چار اسوده است وی مردی بود که در آن جوانی جذبه وی نمود عیده تقریر و ریاضت اهل عفت  
 الهیه مثل صیام و ترک حیوانات جلای و ترک گیاه با سبزیستنه و تنوع و تجربه تا آخر عمر بر خود  
 لازم و واجب کرده بود بمقتضای ذرع نفسک تعالی در مخالفت نفس کج خوارگی و بیداری و ذکر و فکر و کم  
 آمدی اهتمام تمام داشت در عبادات اقتدا بامام ابو حنیفه میکرد و در سلوک و نظایر بهیروی زرسید بود  
 و یکی نقل کرد که او سیئه بود که تربیت از روحانیت بعضی او بیار الله داشت الله اعلم و کلامی موزون



بزبان کشمیر در میان مواعظ و حکم و کشف حقایق نیکو دارد و کرامات و خوارق عادات بسیار از او نقل  
 کردند جمیع که با او افتاده اند در ریاضات او موافقت نموده عمر در زوایای و منتهای کوه ها گذرانیدند مثل  
بابا بن الدین که در غار عیش بود و سماکی آسوده و بابا بام الدین در بومنه زده آسوده و بابا کدورینه  
که در پشکر بود و سماکی آسوده هر یک صاحب کرامت و خوارق عادات بودند بعد از مجاهده بقدر رنج  
گنج مقصود ایشان را نیز حاصل شد بود القصه آنحضرت بابرکت مد ظله گاه گاه به نیت زیارة القبور حلا  
القلوب بفرزات ایشان میرفتند و چیزی از احوال ایشان بکشف قلبی بران مطلع شده گاه گاه بمصاحبان  
انهار میگردید گاهی بعد از ای حتم معین از آیات و دعوات میفرمودند که اینک روح اینان به نیازمند  
تمام التماس تکرار قرأت سوره فاتحه میکنند همه بخوانند و گاهی بعد از آمدن از فرزات ایشان چند تیر تیرا  
نیت میگردانید میفرمودند که اینک روح ایشان بیکت دعواتیکه میخواهم هنوز از عقب مانده رفتند  
بازیکبار سوره فاتحه بخوانند تا ایشان را روح کنیم بعد بقیض از احوال ایشان چنان خبر دادند که در حصول صفات  
ولایت ایشان هیچ شک نیست تا بواسطه آنکه در ظاهر متابعت میکردند از خلقی خالوده های شهر  
ناکرده و تلقین ذکر و تعلیم مجاهده از ایشان ناگرفته در بعضی ریاضات اقتدار ایشان بحضرت شیخ صلی الله علیه  
وسلم بر وجه کمال بود حالا قصور آن معاینه کرده تا نصف میخوردند از مشایده کمالیت شریح محقق  
در غنطه می افتند از جهت آمدن ما زیارت ایشان منت دار شده بجان و دل میگویند و ایضا  
شکر بو تو که بالاهی کوپی واقف شد است اینجا از گذشتگان بابا نیکو ریشی نام مرد صالح بوده است  
و لیکن گوار و در میان قبور ملتبس شده بود چنانکه هر که نمیدانست چون آنحضرت اول بار قصد زیارت  
قبر او کردند بابا نور و زبشتی قائم مقام او بود وی هم قدمی در توکل نیکو داشت اما وقت دید آمدن و فرار  
برای امتحان کشف قبری ایشان از پس الیتما و از دور میدید که اگر این صفت ایشان را بحقیق هست  
از ما ناپرسید گوار آنکس شناخته در مقابل او فاتحه خواند و الا ایشان نیز در شباه افتاده  
از ما خواند پرسید چون آنحضرت از کس ناپرسید از میان قبور بر قبر همان ریشی استاده فاتحه خواند  
ممتحان ملزم شد و اقرار بکمالیت آنحضرت کردند و محبت افزودند و ایضا شکر ریشی نام مردی  
صالح بود چند سال آنحضرت را خدمت کرده بود و او را در فرزات کوه ماران دفن کرده بودند بسبب باطنی  
بعد چند سال زیارت او رفتند قبر او نیز از نشر قبور جدید در دنیا کشیده بود و باران بر قبری دیگر فاتحه  
خواندن آغاز کردند ناگاه آنحضرت اشارت بدست مبارک خود بر قبری دیگر کرده فرمودند که ازین قبر او  
فریادی کند که من اینجا میفرستادم پس همانجا رفته فاتحه خواندند بعد از آن حقیق کردند که قبر او  
همان بود و عرض مثالی چند نموده آمد و الا جزئیات این نوع کرامت نیز در تحریر نتوان آورد و الحق  
کشف از قبر پدرش که روز تشریف قدم

فاخر اهل عزای قریه یحجر شد است

الشرح فاخر فخر و مهابت گشته یحجر نام ده است درین بیت اشارت بشالی دیگر از مثله  
 کشف قبر شود ولایت آنحضرت زید قدس چنانکه میفرمودند که چون اول بار زیارت روضه والد



بزرگوار زنتم چون مقابل قبر او ایستاده دیدم غلغله و مزماره در میان آن ابرواح پیدا شد گویا از خواب  
 بیدار شد و برخاستند و از میان همه والدین مرحوم بحضرت تمام و شادمانی تمام فخر گشتن بر باقی ابرواح  
 بیان میکرد که اینک رفته من فلان کس بزرگوار زیارت من آمده است و مادر فاتحه خواندن مشغول شدیم  
 ایشان همه دست بایمن گفتن برداشتند بعد از آن زمانی نشسته چند سوخته ختم فرمودند بعد از آن یکبارگی  
 خدمت ملا حیدر همراه بود وی هم از عالم کشف قبر معلوم کرده تقریر کرد که روح والد حضرت محمد وی از میان  
 ابرواح ابرواح با قوت دین و با نور ایمان و با سر و سبیلان تری نماید ایضا یکبارگی بهمان طرف در مزاریکه  
 بعد از ایشان آسوده است اینجا نیز زیارت او رفتند و از کنار مزار فاتحه خواندند خدمت ملا حیدر  
 بزرگوار شارت کرده بقبر جد ایشان که پیش ازین معلوم او نموده گفت که در آن قبر مردی است که شکل و شمایل  
 او بدین اوصاف است از گور خود مشتاق بر خاسته متناهی میکرد که ای کاش بر سر قبر من سواره آمده مرا مشرف  
 تر میساختند آنحضرت تصدیق او کرده فرمودند که آری حال چنین بود و همچنین یکبارگی دیگر در زیارت والد  
 منصور بملاحظه اود حکم کثرت مردم انجاشی از سرب راه از اسپه و دنیا دیده فاتحه خواندند پیشتر جای روان  
 شدند در آشنای راه سبجه قیمتی داشتند گم شد فرمودند که اثر بخش روح والد بزرگوار را ظاهر شده برای  
 آنکه چون مادر سرب راه فاتحه خوانده روان شدیم ایشان از دنیا لشکایت بسیار آغاز کرده گفتند  
 که بعد از انشای بسیار دولت دیدار شما میسر شده بود چه شدی و چه بودی اگر زمانی بر سر قبر ما مشتاقا  
 نشستید یا خوشحال تر و مشرف تر میساختند و برکت زیادی تملک و تملیک اینجا میفرمودید یا اثوابی  
 لحساب حاصل شدی شمار آنچه گم نمیشدی معلوم است که بعضی اوقات شما در جایگاه بیگانگان  
 بناییده هم میگذازد بعد از آن آنحضرت از آن حال استغفار کردند فی مقتضای الجان خواهی حسن نصیری  
 گفت که طفل زیارت بگور والدین است و ایضا فیه پیغمبر فرمود که هر که زیارت کند گور مادر و پدر را  
 تا یکی از هر دو را در سرب راه دینه بیامزد او را خدا تعالی بنویسد او را میان نیکوکاران از مصانع المسایل  
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود هر که بخواند در گور مادر و پدر فاتحه یکبارگی نقل میساختند و بار نورانی گردان  
 خدا تعالی گور مادر و پدر او به نقاد نور تاب و زیارت و ایضا فیه در خبر است که موسی علیه السلام  
 در قبره میگذاشت در گوری دید که نور از آن گور تابو امانت است چون بود موسی علیه السلام دور گشت  
 غایب گشت و از حق تعالی بخواست تا از حال آن مرده خبر دهد حق تعالی موسی را فرمان داد که برو بسوی گور و  
 سوال کن از آن میت پس موسی بیامد بر سر گور بفرمان خدا تعالی بایستاد و گور از میان بشکافت پس دید آن  
 میت را و پیش او خوان زندهاده در وی طعمی از نوز و از آن تناول میکرد و از وی پرسید که این از کی است  
 آن میت گفت بدستیکه مرا فرزندی است صالح دعا کرده است مرا پس حق تعالی آهر زید را موسی گفت مر  
 میت اشما فخر میکنند بفرزند صالح گفت آری یا پیغمبر فخر میکنیم بفرزند صالح چنانکه فخر میکنند شما بنبوت  
 بر همه خلایق +

کشف صورت های مسخ منقوشی را نصفا ن  
 زو معاین همراه با بجد و بمیر شد است



الشرح چون هست این بیت موقوف نیست بر دانستن چند مقدمه است اول از بیان کنیم  
تاج المصداور المسخ تحول صورتی الی باهوتج منها یعنی مسخ تغییر صورت است تبدیل از ایصوتی زشت و  
مقامات خواجہ بہار الدین نقشبند قدس سرہ کہ از برکت دعائی چہرہ صلی اللہ علیہ وسلم مسخ صورتی ہری این  
امت مرتفع شد اما بحسب سنی بانی

بیت

اندرین امت نباشد مسخ تن  
لیک مسخ دل بودی و الفطن  
و فی ثواب النبوۃ در کتاب فتوحات مکیہ مذکور است کہ طایفہ از اولیائے مستند کہ ایشان را بر حق تعالیٰ میگویند  
و ایشان چہل تن میباشدند بے زیادہ و نقصان حال ایشان آن است کہ در اول و در حجب چنان  
گران میشوند کہ گویا آسمان را بالای ایشان بنادند بر خود توانند چہرہ پیدا نہ بر پا توانند خاست و تنی  
توانند دست و پا زدن بلکہ چشم را نمی توانست چہناید و در اول و در حجب چہن میباشند و در روز بروز  
چون ماہ شعیان می آید سبکبار میشوند از بند خلاص شوند و ایشان را در حجب کشف بسیار و بختکے ہلے  
بیشمار اطلاع بر مغیبات میباشد و در شعیان آن حال زایشان مملوب میشود و گاہ باشد کہ بعضی از احوال  
بر بعضی بانی گذارند در تمام سال صاحب فتوحات گفته است کہ من یکی از ایشان را دیدم بروی  
روافض گشتہ بود کہ ایشان را در صورت خوک میدید گاہ بودی کہ مردی استخوانی کمال کہ اسب کس مذہب کو  
ندانستی بروی بگذشتی و مذہب رفض داشتی ویرا در صورت خوک دیدی ویرا طلب داشتی و گفتی  
کہ تو بیک نجاتی عالی باز کردی کہ تو رافضی آن شخص در تعجب افتادی اگر تو برگردی و در توبہ خود صادق بودی  
ویرا در صورت انسان دیدی و گفتی راست میگوئی و اگر کاذب دی ویرا همچنان در صورت خوک دیدی گفتی  
دروغ میگوئی توبہ نکردی و زنی دو مرد از عدل شافعیہ بروی درآمدند کہ هیچکس بر گز از ایشان رفض ہم  
نکرده بود و از جماعت شیعہ نیز نبودند کہ بفکر و نظر خود آن مذہب گرفته بودند و نسبت با تو بکرد و عمر  
رضی اللہ عنہما اعتقاد بد کرده بودند و در شان علی رضی اللہ عنہ غلو داشتند چون این دو عدل بروی  
درآمدند فرمود تا ایشان را بیرون کردند سبب پرسیدند فرمود کہ من شمارا در صورت خوک می بینم این  
علامتی است میان من و خداوند من کہ رافضیا ز اورین صورت بمن مینمایند در باطن از مذہب خود توبہ  
کردند و ایشان را گفت درین ساعت گردیدہ زیرا کہ شمارا در صورت انسان می بینم ازین معنی تعجب نہ  
منوند و بالکلہ از ان مذہب باطل توبہ کردند انتہی کلامہ همچنین آنحضرت باریکت در دو مرد از حید مرحوم  
روزی باطن شورش میفرماری داشت خواست کہ بسیر برود شاید کہ کتب بینی حاصل شود فرمود کہ اسب  
بر سر دروازہ برید تا اینجا سوار شد بمزارات کوبہ ماران بزیارت میر و حکم خادمان اسب را زین کردہ  
بر سر راہ ماندند دست مبارک خود بر دست فقیر نہادہ تا آنکہ از دروازہ ہم برآمدیم در آن ساعت  
دو سہ مردی برادران یکدیگر کہ بدوران خویش مشغول بودند و لیکن در آن روز مرزای محفوظ بود  
انہما بر آن مذہب قواعد آن نمی توانست نمود ہمہ کنیان حقی المذہب کجی بود و من فید استقام ایشان را  
و آنحضرت ایشان را نمی شناختند از پیش با گذشتند و آنحضرت سوار شدند و من بر کباب ایشان  
میر فتم پرسیدند کہ اینان کہ حالا از پیش ما برستند انضیاں بودند فقیر تہال کردہ گفت مخدومان ظاہراً



در شان علامتی ناپدید چه دانیم که چه ندریب دارند باز فرمودند که صورت رویهای ایشان را که من  
صورت خود کشیده ندیده گفتم مرا آن چشم کسی است که صورت معنی تو انهم دید پس سبب قوف بر تاجال من و غضب  
شده فرمودند که اگر شامی بنیسید مرا درین گفتن دیوانه یا کاذب بگیر بد فقیه رسید بر تاجال قرار کرده بعد از  
پیش آمدن گفتم مخدوما این نوع اعتقاد ما در دنیا نیست و نه بر آنکه مال ایشان را امید انیم که نلال و فلان نام پسران  
فلان شهر البعدت معروف الرض بودند ایشان که کاشتی میشوند و لیکن از جهت اعتراض از ظن سوء فقیه  
تجبال کرده بودم امید عفو دارم بعد از آن آهی کشیدند متعجباً کردند که خداوند تو حکیمی قادری نمیدانم که بخود نشان  
بچشم من چه حکمت داری از جهت دیدن ایشان در بر آمدن از خانه خود تا بوقت میخوردند بعد از آن چون دو مرد را  
حیدر مرعوم تمام شد و نوبت بچکان مد این رسید آن مردان علانیه نسبت نقصب صحابه کردند و خود با نند من  
ذات معلوم باد که حق علیهم است که بارها در اوقات صحبت آنحضرت بهین دستور بهمین نوع کشف معادله ایشان  
بالرغ منور الحال معاینه افتاده هم این فقیر را و هم سایر خادمان را دلیکن نام ایشان بدون کیفیت آن مجال  
و شستن مصلحت نیست برای اثبات مقام و ایضاً قاعده و تنبیه بر عقوبت رخص بهمین مثال که نوشته آمد

بلیت

اگر در سرای سعادت کس است ز گفتار حدیث حرفی پس است

اوست چون کشتی پاک اندر شام پاک او

از نجاست بوی ال رخص مستقدر شد است

درین بیت اشارت است به آنکه چند بار بعضی رافضیان مستور الحال بمجلس شریف آنحضرت حاضر  
بودند فی الحال بر حال ایشان اطلاع یافتند بعد نقص هم برین ابراز اظهار شد پس فقیر پرسیدم که از چه علل  
احوال ایشان معلوم شده فرمودند که از بوی گنده باطن ایشان که بشوئیت رخص پلید شده است بجدی که  
بجز آمدن ایشان آن بوی گنده بمشام من رسیده و مرا ملول و پریشان ساخته پوشیدند آنکه این نوع کرا  
آنحضرت مد ظله کشف حال میکنند از حقیقت آنچه در حق رخصه در خبر وارد شد که انهم مشرکون و در شان مشرکان  
در قرآن واقع شد که انما المشرکون نجس فتنه جاتین المقد متین ان الرخصه نجس ای بنجاسته معنویه الحمد لله  
همین قاعده صدق کشف ایشان بشهادت بعضی آیات و اخبار و صدق بعضی اخبار تا بنید کشف ایشان در ایام  
علامت این مخلص بسیار شده افتاده

المتن

کرد چیزی را بوی و صورت دل حکیم ر رخص

معترف هر یک از ایشان بعد از آنکه شد است

بعضی گاه گاه چون چند رافضی مستور الحال منکر رخص خود هستند که اکثر اوقات در حلقه اهل مجلس  
بمقام در آمده تبس احوال کرده باشند آنحضرت مد ظله کشف صادق خود بر آن حال اطلاع یافته خادمان  
و مخلصان خود را از صحبت ایشان تحذیر و تنغیر میکردند در میان اصحاب بعضی از ایشان را بعلامت شنیدن  
بوی رخص گفتند بعضی را بملاحظه صورت مسوخه بصورت خود که بعضی را بصورت سنگ حکم بر رخص میکردند و جمعی را  
بشاهد بختی دل و قوت نسبت بر رخص میکردند بعد چندانکه که مانع اظهار ندریب ایشان بر طرف شده انگار ایشان



با عتراف و اقرار و علانیه تبدیل یافته در همان اوقات اعتراضیکه پیش همکنان خود میکردند پیش ما و اصحاب  
اشبات یافته یا بعضی از آنها که بهدایت حق تعالی توفیق تو به یافتند یا بعضی از آنها در وقت تو به باختیار خود  
اعتراض نمودند و نیز گاه گاه میفرمودند که شما ملاحظه کنید هر چند که از خود را آرایش کند در نظر مسلمانان صورت او  
بی آبروی نماید و در نظر ما صورت اهل بدعت نیز همین حال دارد  
اللمتن

نیت مخفی غیورترند منافق را چو دید  
حاکم کفر دل و قبل ظاهر شد است

التشريح درین بیت اشارتست بآنکه یک فری بود ستیاسی غوری سادو نام بود فتح غنیمت در زمان  
مرزا حیدر مرحوم او را بنوعی از ابراهه مسلمانان ساخته بودند و نامش صوفی صادق کرده بودند و بعضی مردم  
ملاحظه ریاضات جو گمانه او معتقد او شدند چندانکه آنحضرت او را دیدند کشف قلب معلوم کرده با صاحب خود  
گفتند که سیاهی کفر ازین سید دل برنخاسته است او هنوز عندنا منافق است و مسلمان صادق نخواهد  
شد و این نام با احترام در بی محل ضایع کردند و گاه گاهی در مجلس شریف ذکر او گذشتی تغییر از بنام او پیش می  
کردند و این نوع تحقیر بر مردمان که غیر مرید بودند بسیار گران میشد و در جایهای خود در اعتراض غیبت  
انسانند تا بعد چندانکه که حکومت بدست اهل بدعت افتاد علانیه مرتد شدند و اظهار کفر کردند چون این حال  
معتزنان شیعین را معلوم شد پیش آنحضرت آمده او را بصدق قول و حقیقت کشف ایشان کرده و اعتراض  
بغیبت اعتراض خود نموده بلبان معذرت سجلی طلبیدند و این قصه ایست که همه را معلوم است

پس چنین بر افضی سنی نمایی را چو دید  
مخبر از حال دل و قبل مایعبر شد است

اللمتن

التشريح درین بیت اشارتی است بآنکه در زمان مرزا حیدر مرحوم اهل رفض و بدعت را بقبول و  
حدزون و اخراج از وطن نسبت حکم کرده بودند و یکس از آنها این مذمب نتوانست کرد لیکن در باطن  
ایشان این عقیده معقود بود در آن و لا رافضیان استی نماند بصفت منافقان شده بودند که قوله تعالی  
و اذ الحقوا الذین آمنوا قالوا آمنا و اذ خلوا الی شیطانیهم قالوا انما معکم التماثل و جبر منکم و جمع از ترس  
حاکمان خواستند تا این تمهت از ایشان مرتفع میشد و پیش مشایخ اهل سنت جماعت می آمدند  
مرید شدند و ظاهر خود را با ایشان دیند ولی باطن خود بر عقیده خود باکشند پس بدین نیت مردم بسیار  
اتماس قبولیت او آنحضرت کردند و وعده بدایا و علالت کردند آنحضرت بنو فرست بر احوال دل ایشان  
مطلع شده بیا آن خود تدبیر کرده فرمودند که اینها سستی شدنی نیستند مرا طفت صحبت این اهل تفان  
نیست و تبلیغ فریب ایشان نخواهم خورد و در مجلس خود یکس از این قوم چاند هم بر احوال خود  
این میگمانگان دین را بیفایده مطلع سازیم پس مردم از اینجا نومید شدند پیش شیخان مقلدین ایجابی بخیر از  
احوال اهلای ایشان رفته مرید شدند و چندانکه اتفاق چالوسی با کردند و ضیافات مصلاط پیش آوردند و آخر الامر  
چون اهل بدعت حاکم شدند اظهار بدعت خود کردند و آن شیخان میفرستادند ایذای بسیار میسرایند و در  
بعضی اوقات که ضیافات کرده بودند از ارثوت نام کردند اعضا نامضا عفت با طلبیدند بمقابله آن چالوسیها



بشنام و ناسزا و بر و گفتند و جمیع که وقوف بر حال این احوال برین منوال یافتند تحسین فرستاد آنحضرت  
کرده در محبت یقین افزودند و الهام اشارتی بدین قواعد مقصود که اگر حق تعالی بر کسی بصفت سمعی تجلی کند  
از جمیع جهادات و حیوانات سمعی که ایشان میگویند بشنود و سایر مقالات ایشان نیز بشنود بعضی تاثیرات این  
تجلی در حق شیخ ما این چند کلمات او تواند بود و  
الهم

روزی اللهم ادبر سپ از زون بیدا کرد  
او بغیر اوش رسید آخر چو در آخور شد است  
درین بیت اشارت است آنکه یکے از دلایل تاثیر تجلی صفت سمعی و ثوابد ولایت آنحضرت بابت  
کمال ترقی آنست که روزی بنده آنرا کرده ایشان ملا اللهم او است اسپ آنحضرت را وقت دانه خوارید  
چند شتی بر روی جهت دانه غالباً روز دیگر آنحضرت در آخر تشریف آوردند و فقیر و ملا یوسف همراه بودیم  
آنحضرت فرمودند که این اسپ از الله او شکایت فریاد میکند که مرا بی جهت بر روی گشت و طیانچه اکثر اوقات  
بیزندار است باشد یانی آن اللهم او شر منده شده اقرار و استعذار و استغفار کردیم چنان گاه از زبان  
کس از نور غسل چیزهای میشوند و هم گاه میفرمودند که میپذیرد این زمره کس معنی است بلکه چیزهای  
بمعنی میگویند و بندگان خداست می میشوند و آن کنایت از خود میگرداند و گاهی از آن چیزهای چیزهای  
الهام میگردد که موافق واقع برآمدی و مجرب شستی

از سماع چنگ نی کاره ز روی منع شرع  
گرچه ذکر الله شنواتار و از هر مرشد است  
الشیخ دین بیت اشارتست بآنکه اعتقاد آنحضرت در باب سماع چنگ نی کرامت و حرمت است  
اگرچه از روی کرامت در بعضی اوقات از آن ذکر الله هم شنوده است زیرا که در حیاتی اتفاقاً زمانی  
سرود شنوده بودند چون وقت نماز در آمده فرمودند که اگر چه وضو داشتیم لیکن بسبب این نامشروع است که  
شنیدنت ایستی که تجدید غسل میکردیم چه جای آنکه تجدید وضو نکنیم پس تجدید وضو کرده نماز ادا کردند و ایضا  
چند مرتبه فقیر در خواب مجلس سرود دیده بودم در تعبیر چنان فرمودند که رویت این نوع اسماء نامشروع است  
در خواب دال است بر صد و احوال نامرضیه با سماع سخنان نامشروع و مثل این مکروهات دیگر استغفار باید  
کرد بعد از آن بقضای آسمانی بی قصد این فقیر این معانی روی می نمود که سبب استغفار گفتن میشد یکبارگی  
در نیافتی سرود گوینان حاضر بودند اما بموافقت ولایت کمتر که من دعای ولیم و شمه لعن غناء یقعد و  
یا کل یسینه اگر خواندند شخصی امهپانی و کجا بازی و سرود و بنشیند و بخورد و ایش را هم منع نکند و  
کسی دیگر هم نکرد لیکن بعد شنیدن آن آهسته فرمودند که مرا حق تعالی از آن آواز اوتار ذکر اسم الله می  
شنواند و اگر این سخن بدیگری گفته شود چگونه باور کند این سخن را خدمت خواجه حسن خان و فقیر پهلوی  
ایشان نشسته بودیم تصدیق کرده گفتیم که ظهور این نوع کرامات بقدرت خدا تعالی از مثل شما عجب  
باشد در بعضی اوقات بعد از شنیدن آن آواز دال و شرنای نیز فرمودند که از آن آوازهها کلمات از کار  
شنید میشود پس از اینجا بار ایقین شد که این نوع کرامت ایشان تا شریکی صفت السمع و مقتضای مقام



بی بی مع است و همچنین در شمایل الاتقیاء نقل از رساله رموز الوهیه این آمده است که حضرت شیخ با بک  
 نامی فرمودند که وقتی در بارگاه می چنگ می نواختند شیخی و مرشدی و مقتدایان را سید بایستاد و از چنگ  
 بشنید و بعد گفت که ای چنگ اگر تو بدانی که چه میگوئی یک بیت را تو بگسلد بجز دایم سخن تارهای چنگ گشت  
 مریدان پس بداند که این چنگ میگوید شیخ فرمود که مکتار گوید الرحمن و در تار دیگر الرحیم تا اگر یکی حقیقی  
 از او تار از کار بشنوند مزامیر و او تار او را برای چه حرام باشد منتهی قال قدر تعالی و ان کن شیخی الا  
 یسجون بجمده و لکن لا تقفون تسبیحهم و مزامیر او تار داخل شیاست اما اگر یکی راحی تعالی بنایت خود را  
 آن بشنوند مزامیر و او تار او را برای چه حرام باشد ۱۰ بیست

معانی و اسرار مزمار و او تار یکی را پسند از هزاران با صفا

و هم در شمایل الاتقیاء آورده است اگر یکی را بشنیدن مزامیر و او تار میل طبع او سوی حق و لذت عقی است  
 او را مستحب باشد اگر بسوی ملوک و منکوحه خود بود مباح است اگر میل و بهوای نفس و لغو و لهو باشد  
 حرام بود تقریر خواجه احمد خواجه عبید الله قدس سره فی و باب و امثال آن از چیزهای که مستعمل در  
 مجلس فتن نیست جایز داشتند که در مجلس ایشان باشد بلکه از مستحبات شمرده اند بسبب محبت  
 حق سبحانه و تعالی و در جلیت روح متکلم و پوشیده است و چون ارواح بحسب فطرت با و از های خوش و نغمات  
 موزون مناسب و شایسته بسیار در وقت شنیدن حجابیکه عارض آن حقیقت است مرفوع میشود و آن  
 محبت که در جلیت روح پوشیده است را هر یک در دو مقصود از همه عبادت و ریاضات ظهور این محبت  
 پس بر این ملاحظه تربیت بعضی مبتدیان مشایخ ارتکاب نمودند لیکن آنرا شرط است که آنست  
 که در مجلس را باب هوا باشد و جو آن خوب صورت که رویت ایشان سبب فتنه شود نباشد و از شنیدن  
 آن آوازهای خوش مقصود بهوای نفس نباشد و امام حجة الاسلام فرموده اند که اگر کسی را از کینز که منکوحه  
 خود ملالت و نفرت شده باشد چون الفتن میان منکوحه و مرد شرعا مطلوب است اگر آوازهای  
 خوش شنوده باین ملاحظه که میان ایشان محبت ارتباط بیشتر شود مستحسن است و مذموم بایم  
 شافعی آنست که از مزامیر آنچه مستعمل در مجلس فتن نیست و ابرشیم نیست شنیدن آن مباح  
 است همچونی و دف و رباب که از شایان گویند منقول است که شیخ جنید و شنیدند که یکی از بزرگان  
 در نواحی شام فوت شد و از وی کینزکی مفتیه مانده از بعد از بواجی شام رفتند و آن کینز که از کج  
 خود در آورند و مرعوبت نمودند استماع مزامیر پیش کار باقیم اصله معتبر بوده است انتهى تقریر فی  
 مرآت القابین چنانچه صغیر باصره کبیره گردد مباح هم بمواظبت صغیر میشود چون مداومت بر تنم  
 و غنا و مزاج و لعب غیوه ۱۱

المتن

از کمال تربیت با خواجه اسحاق حلیم  
 گشتند بلیهم قحیر و مانع ز ما صغر شد است

الشرح بلیهم ایراد کرده شد قحیر خبر گشته مانع باز دارند ز ما صغر آنچه می پوشید درین بیت  
 اشارت آنکه نظر دیگر تاثیر تجلی صفت استماع در آن حضرت آنست که الهام غیب شنوده است



و از آن اخبار گزند چنانکه خدمت خواجه اسحاق که همچو برادر عزیز خود خواجه حسن قاری بعلم قرأت و حلم و دانت  
آرام است پیش از آنکه بشرف صحبت آنحضرت مشرف شده صحبت بدرستی مجذوب کرده بود و بتقلید او در غایت  
نهانی همیشه بنگ میخورد و سزاکاری میدادست چون با عقدا درست همراه برادر خود ملازمت این آستانه  
ارشاد آشیانه کردن گرفت آنحضرت بسبب کمال تربیت و غایت توجهیکه نسبت برادران مخلصین دارند در  
این خواجه مشارالیه الهام یافتند که این خواجه فلان را بگویند که چادر نهانی بنگ میخورد و حالانکه نامشروع  
حرام است اگر خواهد که او را تربیتی رسد از مشایخ این سلسله شریفه که همه آراسته بشرع بودند باید که  
از آن و غیر آن جمیع مناهای توبه کند چون ازین مقال آن خواجه را اخبار کردند خوشحال شده اقرار بکرامت  
آنحضرت کرد و لیکن جزآت نموده پرسید که فلان کس نیز در پیش منی چرا منع کرد و شما که در بزرگی شما  
شک نیست بچوبین منع می کنید در جواب و بر زبان مبارک آنحضرت بی اختیار این کلمه جاری شد بلکه  
حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم منع کرده است چنانکه فرموده است کل مسکر حرام و کل مسکر خمر پس خواجه مذکور را  
تسکینه حاصل شد از آن و از جمیع مناهای توبه کرد و مرید شد بعد از آن آنحضرت آن خواجه علیم را بهر مشایخ  
من تسلیم و نقل مستقیم کمال تربیت و غایت شققت در ظاهر و باطن از زانی داشته امام جماعت خود  
گردانید تا این تقریب اکثر اوقات بصحبت با مشرف شد با شد بعد از آن در اوقات صحبت از کرامات  
ایشان و دید آنچه دید و در سراج الهدایه از بندگی قطب عالم کردند که نگاشته اند گویند آن سید و است  
بر زبان مبارک جواب فرمود که گویا می است در اطراف عالم که عوام خلق بجهت مسکرو برای خوردن و آشامیدن  
طعام و آب بسیار خام و نجسته کرده می خوردند فی جامع العلوم اهل البیج حرام مع آنها ماکول غیر مشروب و بی  
مختار الفتاوی شرب الاغیون حرام مع آنها ماکول غیر مشروب لانه نوع من التسمم و کذا اجلد الخشاش +

المحقق  
هم از احوال عالم گشته گاه اخبار کرد  
شد بجزیب آنکه واقع عین ما خبر شد است

الشرح  
یعنی چند مرتبه آنحضرت زید حالات گاه گاهی بکیفیت وقوع احوال عالم شهادت از عالم غیب  
الهام یافته و پیش از وقوع آن در بعضی اوقات بعضی اصحاب اخبار کرده پس بارها چنان تجربه گشته که  
واقع موافق آن الهام و اخبار ظاهر شد و آن الهام و اخبار عین واقع برآمده و هیچ مخالفت و مغایرت  
معلوم نشد پس ازینجا مخلصان چون استفادند که حق تعالی بر وعده کریمه که آن الله یسمع من ایشان  
در بر موافقت خبر آنحضرت ربی آن بنده خاص ابراهیم خود اسماح اسرار میفرماید و البقاء معانی از عالم  
غیب سیف سمع دل او که الهام عبارت از آن است می کند پس می بر قاعده بی سمع استماع آن  
اسرار میکند و خاصیت تجلی صفت السمع آن معنی می شود و فهم می کند پس در میان و ساطعیت  
از انوی خلف غلط نیست و شاید که نظر باین مقام شیخ ابو زید سلطانی گفته باشد بعضی از علما  
افزودند علمائهم مبتدیان عن میت و اخذنا علی عن الحی الذی لا یموت و همچنین خواجه بهار الدین نقشبند قدس  
سره فرمودند که چهل سال است که ما آئینه داری میکنیم مگر آئینه وجود ما غلط نگذاشت اشارت بآن  
است که اولیاء الله آنچه می بینند از نور فرستی می بینند که حضرت لایزالی کرامت کرده است هر آینه هر



از حق تعالی باشد بیشک صواب راست است که ذاتی مقامات و فی احیاء العلوم فاعلم ان ارباب القلوب یکاشفون  
 باسرار الملکوت نازده علی سبیل الورد و علیهم من حیث لا یعلمون نازده سبیل آرویا القصادقه و نازده فی السیقطه علی سبیل  
 کشف المعانی بمشاهده الامثله کما یکون فی المنام و هذا علی الدرجات و همی درجات النبوة العالیة کما ان الرویا الصادقة  
 جزیره من سستة و العین جزیره من النبوة نایاک ان یکون خطک من العلم انکار کل باجا و زهد قصور کن فقیه ملک المتخذه  
 یقین من العلماء و از اعمین انهم احاطوا العلوم المتقول بالجل من العقل بدعوا الی انکار مثل هذه الامور لا و لیبار الله  
 من انکر ذلک لا و لیبار لزمه انکار الانبیاء و کان خارجا عن الدین بالکلیه فی مقامات خواجہ بهار الدین نقشبند  
 قدس سره و هم در نوادر الاصول مذکور است که ان لاهل الیقین حقا من النبوة الی یری الی قول رسول الله صلی الله  
 علیه و سلم الاقتصار و الهدی الصالح و اسمت الحسن جزیره من اربعة و عشرين جزیره من النبوة یعنی میان رفیق  
 در دین و رویای صالح و راست روی یکجز و اسمت از بیست و چهار جزیره و پیغمبر و فی شرح العقاید البهام مفسر بالقار  
 معنی فی القلب بطریق فیض لیس من اسباب المعرفة ای العالم الظاهر انه اراد ان البهام لیس سببا یحصل به العلم  
 لعامة الخلق و یصلح الالزام علی الغیر و الا فلا شک انه قد یحصل به العلم لعامة الخلق و قد ورد القول بنی الخبر مثل  
 قوله اللهم ربی و آنچه بنور فرست روشن گردد غلط و کذب نبی باشد پس از بجا نیز فرق نوعی پسید شد میان  
 کرامت ولی و کفایت کاین زیرا که در معقولات کاین اکثر کذب غلط میباشد چنانکه حق تعالی در کلام مجید  
 خود از ان خبر داده که کل انکم من ایا خبر کتم شمارا که هو ایه علی من تنزل الشیاطین بر کدام کس از مردمان فرود می  
 آیند و یوان قبل ازین ذکر کرده بود که و ایا باشد نزول شیاطین بر محمد علیه السلام بحجت تناسب تجانس  
 و اینجایان میفرماید تنزل علی کل فاک انهم یلقون سمع فرودی آیند بر هر دروغ گوی بزه کار مثل کاینان که  
 ایشان فرامیگیرند اخبار از ایشان اخبار دروغ و دیگر دروغها بان اصناف میکنند و اکثر هم که از بون بیشتر  
 ایشان دروغگو یانند و در انوار فرموده که بعضی اکثر را بجل تعبیر فرموده اند که ذاتی تعبیر الکشفه و المکتون ایشان  
 بدان ضابطه اهل سلوک که اگر حق تعالی بر کسی بصفت حیات تجلی کند تجلی شود چون مهتر خضر و ایاس علیه السلام  
 تا قیامت زنده ماند و آنکه نقل کند آن مرگ صوری باشد معنوی کما قال المومنون لا یموتون و فی روایة اولی  
 الله لا یموتون بل یقلون من و اری الی دایر اشارتی آن صفت شیخ ممدوح خود را

مثنوی از تشریف تاثیر تحت حیات  
 روزی اندر حالتی لفظی از و مقصود شد است

الشرح مقصود اسم مفعول است از اصدار که بمعنی باز گردانیدن و جاری ساختن است معنی جاری  
 کرده شد بر زبان اولی اختیار او آن حیات است که روزی آنحضرت حالتی گرفتیم که ما را بقراین اشار  
 معلوم شد فقیر و مخلص و دیگر بعد چند روز بخدمت او حاضر شدیم در پیش احوال فرمودند که چونید آن مخلص  
 گفت بیکرکت شما خوشیم اما شب صد روز زندگانی و سلامتی ذات بابر کات شما خواجا نیم از روی غیرت بران  
 آنحضرت جاری شد اصدار یافت که حضرت حق سبحانه و تعالی بکرم خود زنده جاوید گردانید و سلامتی ابدی  
 بخشید اکنون غم شما میخوریم شما هم غم خود خورده باشید فرصت غنیمت شمرده در عبادت جهد تمام نمایند  
 تا شاید که شمار این دولت نیز عطا شود فقیر چون این کلام شنید معلوم کرد که این انباه کننده از تاثیر تحت



حیات و این وثوق و اعتماد بر و عده آیه کریمه آلا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا یمحزون است  
و ایضا بیاید دانست اگر چه این لفظ از زبان مبارکش صادر شد می باز اشارت این صفت بذات آن  
مومن کامل و ولی صاحب دل می هر بود زیرا که ایمان کامل و ولایت خاصه حیات ابدی دل لازم است  
بلکه ایمان و ولایت عین حیات دل است چنانکه امام شیرازی در تفسیر آیه که آومن کان میتا فاحیئنا  
و جعلنا له نوراً میثی بنی الناس کمن مشد فی الظلمات میس کجارج منها کذلک زین للکافرین ما كانوا یعملون  
آورده است که الایمان عند موت لاه القوم حیوة القلبیة عند الوال الغفلة اذ انهم کوا الذکر فقد صاروا احیاء بعد  
ما كانوا امواتا و ارباب لذر کوا عراهم نسیمان فقد ماتوا بعد الحیوة و الذی هو فی النور القرب تحت شعاع  
العرفان و فی روح الاستبصار لایدانیه من هوا سیر الظلمات و لایساویه من هو رین الآفات و این آیه را  
در غامه رساله ده قاعده که بالاسطورش نیز بیان نیکوست و آیه یستوی الایحیاء و الاموات  
نیز مشاهده کند و ملازم آن نیز در لغات الناس آورده است که شیخ نجم الدین بن محمد الاصفهانی در روز  
همراه جنازه یکی از اولیاء الله بیرون برآمده بود چون تلقین کرد یکی از کبار فقها بود بر سر قبر بنشست که تلقین  
کند شیخ نجم الدین بخندید یکی از شاگردان سبب خنده پرسید ویر از جر کرد بعد از آن گفت که چون تلقین آغاز  
تلقین کرد صاحب قبر گفت عجب نکند زنده که تلقین زنده می کند و صاحب کتاب شامیل الاقیاد آن  
تمشیل این تجلی حیات چنین آورده است که شخصی در روضه شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی بجهت  
کفایت مهم چله بیت سی نذر و زیارت می آمد بخاطر او گذشت که از چهل و وزیر و زما ند حاجت بر نیاید  
تا اکنون از روضه ایشان این بیت شنید

مر از زنده پندار چون خوشیستن  
من آیم بجان گر تو آئی تنه  
چون بازگشت و خانه رفت آن مهم کفایت رسیده بود چنان این ضعیف یعنی صاحب کتاب شامیل  
در روضه مقدسه مخدوم خود رفت بود و نیت صوم کرده بود که تا این مهم کفایت نرسد و یائده شیخ  
طعام نخورد در انشای مراقبه خدمت شیخ از قبر بیرون آمده فرمود که دست بشو دستم که شویا شنید و  
اشارت با فطراست روی بر زمین آوردم و در جماعت خانه رفتم دیدم که مایه کشیده اند پس بجا طعام  
نخودم و عنقریب آن مهم کفایت رسید

مرگ مردان صورت زنده بجان قدسی اند  
و دیگران زنده بصورت یک معنی مرده اند  
البتن اشارتی بدین قانون عربی اصل حقیقت که اگر حق تعالی بصفت قدرت بر زنده متجلی گردد و جان  
بود که اگر حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم باشارت انگشت ماه را دو پیاره کرد و بیک مشت خاک  
شکر گفتار را بر زمین کنانید گما قال الله تعالی و ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمی سیر این معنی است  
پس سرعت خارج از عادت بشور خواندن که آنرا طی حرف میگویند و ساعت فراخ شدن زمان که آنرا  
شهر زمان مینامند و حاضر شدن در زمان واحد در اکنه مختلفه با بدان متمشله که آنرا بدن بر وزیه و ابدان  
مکتسبه روحانیه تمثیه کنند قطع مسافت بعید در مدت اندک که آنرا طی مکان میگویند و مانند این از  
الواع اعمالی که باطل سازنده عادت باشد چون از سبکی کامل و اصل مقبل ظهور یا بد تا شیر این تجلی خواهد بود



چنانکه این ضعیف ناظم و بعضی مخلصان دیگر از ذات باریکات شیخ مودوح در ایام صحبت ازین قبیل  
کراماتی چند مشاهده کرده اند بنا بر حسن ظن و صدق عقیده منشأ این تاثیر پیدا شده و الله اعلم بحقیقه الحال  
پس میانی بدین قاعده در ضمن بیان بعضی امثله تاثیر این تجلی که درین منظومه اندراج یافته در ماده مهبود  
این است و  
الحق

هم کراماتش ز نوع نشر وقت و طی حرف

همه مال مخلصش را تجربه اکثر شد است

الشیخ در رساله اقبالیه آورده است که خدمت اخی علی مصری از رکن الدین شیخ علامه الدوله سمنانی  
قدس سره سوال کرد که نشر زمان و طی حرف آنچه ازین النوع گفته اند چون است فرمود که همه سبب و مرآت حق شده است  
و با حکما بحث با افتاده بجهت مزاج رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم و ایشان مکرر می شدند بعنوان الله و درین معنی اصل  
آنست که بدانی که حق تعالی جوهر ماده را که اصلی اجسام است قابل آفرید چنانکه هرگونه که خواهد و هر چه فرماید  
قبول کند چنانکه در تصرف حق همچنان مقدارند بلکه آن انقیاد خود کا ملتر است چون آوردن مثال برای  
تفصیل خلق نمی بینی که آتش را چون امر کرد چگونگی از خاصیت خود باز ایستاد و بر آتش را علیه السلام سوخت و  
آب را چون امر شد چگونگی بجهت موسی علیه السلام ترک غرق کرد و آهن را بدست داد و علیه السلام چگونه نرم شد  
و ناقه صلاح از کوه بیرون آورد که در سنگ سیح شگافی و خرق و الیام پیدایش در رسول خدا صلی الله  
علیه و آله و سلم با سمانها بر رفت بل خرق و الیام ما را تحقیق شده است که بعضی از امت او هستند که از دیوار  
بیرون آیند و باز در میروند بجهت خرق و الیام و گویا شد که توجه کند بکعبه و کعبه آیند نزدیک خود چنانکه  
دوست گام بنهد و در حرم رود بی آنکه کعبه از جای خود بردارد و همچنین وقت باشد که نزدیک و در بغروب  
توجه کند مرد حق آن ساعت را متذکر و دور و دراز گرداند نماز دیگر را بوقت گزارد بی آنکه در گوش افلاک  
تغییر پیدا آید و مادر غیبش دیده کرده ایم که گاه بوده است که هزار سال در دریا سیر کردیم چنانکه شب  
روزی شمر دیدیم و در مضامینا روز و شب میگردیم و نماز عید میگردیم تا هزار سال تمام شد چون از عالم غیب باز  
آمدیم همانقدر کشیدیم و بعد از نماز یاد او پیش از بر آمدن آفتاب در غیب این نوع بسیار است و در  
کتاب شواهد النبوة آورده است که بروایت صحیح ثابت شد که چون امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه  
پای مبارک بر رکاب نهاد و اقتحاج تلاوت قرآن میکرد و چون پای دیگر بر رکاب دیگر میسید و  
بروایتی بر پای استوار است ایستاد و ختم قرآن تمام میکرد و از جمله آنچه دلالت کرد ما را که طی حرف  
و نشر زمان آنحضرت را نیز هست یکی آنست که روزی بعد از ادای نماز پیشین در مدت آنکه من از ادای  
نیمه دو گانه نفل که قرات آن فاتحه و الم نشرح بود فارغ شدم فرمودند که وظیفه که بعد از ادای نماز  
می خواندم او اگر دم و آن وظیفه مقدار دو صد آیت از سوره قرآن دعای مؤمنان و ایاد و رای آن  
چند دعا و چند ذکر بود و نیز از آنجمله یکی آنست که وقتی برای نماز پنجگانه طهارت کرده بهم آمده بودیم  
مسافت قریب یک تیر بر کتاب پشت ترا من در خانه در آمده بودند من نیز سید رنگ از عقب آمده ام  
و ایشان را نشسته دیدم و بمن فرمودند که تو نماز پنجگانه که مرا عجب حالتی دست داد که همین ساعت



نماز تهنید او کرده شد و چند چیز دیگر نیز از عجایب مشاهده افتاد و هم از انجمله یکی آنست که یکبار بعد از نماز دیگر طعامی پیش آورد و من هنوز چند سوره که بعد از آن خصر و طیفه داشتم بخوانده بودم از ترس فوت و طیفه در خوردن طعام توقیف کردم فرمودند بخور آنچه صوفی گری است که در آشنای طعام خوردن و طیفه نمی توان خواند بعضی از بندگان خداست که درین قدر وقت در آشنای طعام ختم قرآن میکنند و در آنوقت از قرآن چنان معلوم شده که اشارت بحال با کمال خود کردند و همچنین بارها با الفاظ کثایت برین صفت خود بعضی مخلصان را تنبیه میکردند و الله اعلم به الملتن

هم بیشتر وقت از فضل خدا جتی او اش  
در دوسالش بار ریاضتها را بر شد است

الشرح درین بیت اشارت است بآنچه آنحضرت زید قدره ع الله بقرب تقریر عبارت است  
بقابل که در شرح بیت سابقه تحریر افتاد میفرمودند که مرا نیز از محض فضل عین عنایت حق تعالی یکبار  
نیستی است داد که در عالم دیگر افتادم و در اینجا زحمت سفر حج بر بسته براه خشکی همراه قافله متوجه کعبه شریفه  
زاد الله تعالی شرفا شدم بعد از یکسال بخار سیدم و توفیق رعایت و شرایط آدابید حج چنانچه لایق بود  
یا قسم پس از برون خود بهمان حال بعد یکسال رسیدم درین دو سال رفیق و آمدن و صلوة و صیام  
و آداب ریاضات توفیق الله تعالی بجا آوردم چون پیش از شدم معلوم کردم که از اوقات دنیا ساعتی پیش  
گذشته بود پس بعد از این تقریر را را منقاد شد که آنحضرت را این واقعه در عالم نشروقت روی نمود  
پیش از الله اعلم و ایضا فرمودند که یکبار آفتاب مقدار یک نیر بر آ مرده بود که سوار شدم و از شهر  
روان شدم چند خلص پیاده همراه گرفته در قصبه بجای که از شهر تا اینجا نیست کرده راه است نماز چا  
در وقت خود با مخلصان او کردم و هم این واقعه مثالی از طی از منته نیز تواند بود و الله اعلم به الملتن  
زایر آن شیر و بطی بمن کسم زایرند  
او با بدان بروز از زایران آید شد است

بارها مشهود و ریگوار پیر اخلاص را  
از بی حفظ از حد و در شکر سوئی پر شد است

الشرح در خلاصه المناقب در ده است که ای دوست حقیقت بروزات از کمال مشهور است در میان  
صوفیه قدس سرار هم در حال حیات ممات که بعضی از مشایخ فرموده اند که ماکرات از آخرت بدینا  
آمده ایم و از دنیا آخرت رفته ایم تحقیق سده بروز این است که در مقام خودش صورت جسد از روحانی  
میگذراند بواسطه غلبه روحانیت و میروند بقایم که تعلق خاطر باشد از اهل آن مقام یا  
اهل آن مقام را با ایشان نقل است که حضرت مولانا جلال الدین رومی در کیش بهفده مقام ملکوتی  
مولانا اجابت نمود خادم متحیر گشت که درین کیش بهفده مقام چگونه رفتن میسر شود و چون حضرت  
مولانا بنور ولایت دریافت که خادم در توشیش است بخانه در آمد و خادم را فرمود که در خانه من از  
بیرون زنجیر کن که بهمه بروم و از خانه بیرون نیایم چون با مداد شد لزان بهفده جا بهفده غزل نوشته



آوردند و شکرانه قبول نیز آوردند هر یک از اهل آن مقام تقریر کرد که امشب تا بنزدیک صبح در محبت  
 شریف مولانا بودیم و حال آنکه از خانه بیرون نیامده بودند و در شریعت این معنی راستند باشد و آن سندان  
 است که علمای دین و فقهای نامدار در کتب خود ذکر کرده اند که روا باشد که هزارانیم حضرت مصطفی  
 صلی الله علیه و آله و سلم در یک وقت در خواب بصورت مختلفه مینمید و در آخرت نیز اگر جمیع اهل جنت را نیز از روی  
 صحبت حضرت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بود در یک وقت برآیند که آنهمه را صحبت میسر شود و این را غلبه  
 روحانیت است غلبه روحانیت از عالم قدرت باشد و الله علی کل شیء قدیر ولیکن بدانرا علم باشد  
 بآن صورت که بدل گذاشته باشند و ادلیای دیگر را اگر چه آن عوض مشلی باشد اما اطلاع نباشد بگذشتن  
 آن مثل زیر که کمال اگر چه اطلاع دارند بر جمیع مراتب مراتب وجودیه اما نه بدفعه و احده بل بدفعات فلذا جرم  
 بعضی اشیاء بر کمال نیز مخفی باشد بحسب عدم التفات و استغراق و ذوات و صفات انتهی کلامه و همین  
 بدن بروز را بدن مکتبه نیز گویند و در تفهات الانس آورده است که شیخ محی الدین عربی قدس سره در بعضی  
 رسائل میفرماید که از این طایفه ما بعضی را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان متحد و متمثل می شود  
 بر صورت جسمانیت ایشان و بر آن صورت متجسده افعال و احوال میگذرانند حاضران می پذیرند که آن  
 بر صورت جسمانیت ایشان میگذرد و میگویند که فلان کس را دیدیم که چنین و چنین میکرد و حال آنکه آن کس از این  
 مرتبه است و ما این را بار بار از بسیاری این طایفه مشاهده کردیم چنین بود حال عبد الله موصلی که حضرت  
 بقضیب البان باید که برین انکار نیاری که از خدا تعالی در عالم افراد و بزرگ سیاست و بقول و عقل او را  
 غور بر آن نمی توان کرد شیخ عبد الله یافعی گفت که یکی ثقه از اهل علم مرا خبر داد که یکی از فقرا دیدیم  
 که نماز میگذارد و در وی اقامت نماز کردند و او نشسته بود فقیهی از سر انکار او را گفت بخیز و نماز  
 بجاعت بگذار برخاست و با ایشان تکبیر نماز بست چون رکعت اول گذارد فقیه بروی نظر کرد  
 کسی دیگر دید غیر وی نماز میگذارد در رکعت دوم کسی دیگر دید و در رکعت سوم کسی دیگر دید غیر آن  
 دو کس اول که نماز میگذارد و در رکعت چهارم دیگری غیر آنها چون سلام دادند دید که همان کس اول  
 است بر جای خود نشسته و از آن کس که در نماز دید اثر بنو فقیر بقیه نظر و گفت ای کدایم یک  
 از آن چهار کس شما نماز گذارد شیخ عبد الله یافعی گوید که مثل این قضیه فقیر شنیدم که صادر شد از قضیب  
 البان رحمه الله علیه با بعضی از فقها چنانکه قاضی موصی نسبت بوی انکار تمام بود و دیگر در دید  
 که در یکی از کوچه ها میگذشت موصی از مقابل می آمد با خود گفت که ویرامی باید گرفت و وقعه ویرا  
 بحاکم رفع کرد تا ویرا بستاند ناگاه دید که بصورت کبری برآمد و چون مقداری دیگر پیش آمد  
 بصورت اغرابی برآمد چون نزدیکی تر شد بصورت یکم از فقها ظاهر شد و چون بقاضی رسید گفت  
 ای قاضی که قضیب البان را بحاکم بری و سیت میکنی قاضی از انکار خود توبه کرد و فریادش را شیخ  
 عبد القادر قدس سره گفتند که قضیب البان نماز نمی گذارد فرمود بگوئید که همیشه سر وی بر در خانه  
 کعبه در سجود و هم در تفهات آورده که روزی شخصی ابوالمعالی نام در مجلس حضرت شیخ عبد القادر  
 حاضر شد در آشنائی مجلس ویرا تقاضای عظیم گرفت چنانکه مجال حرکت نماند و بی طاقت شد و بطریق



استیفاذ بجانب شیخ نظر کرد شیخ یکبار از سر مبر فرد آمد آن صورت زیاده می شد بر پایه  
 اول سر به چون پیداشد و پایه دیگر فرد آمد آن سر و دوش و سینه را هر شد و همچنین از پایه پایه  
 فرد آمد آن صورت زیاده می شد تا صورتی شد بعینه صورت شیخ و سخن میگفت با وازی مثل سر و از  
 شیخ دکلامی مثل کلام شیخ و این را غیر آن شخص هیچکس نمیدید شیخ آمد و بالای سر وی ایستاد و استین  
 خود یا منديل بر سر آن شخص پوشید آن شخص خود را در صحرائی یافت کشته در اینجا جوی آب بر کنار  
 جوی درختی دسته کلید همراه داشت بر آن درخت آویخت بقضای حاجت مشغول شد بعد از آن  
 وضو ساخت دو رکعت نماز گذارد و سلام داد شیخ استین یا منديل از سر وی برداشت خود را در مجلس  
 و اعضای وی از آب تر بود و تقاضای او در موضع شد شیخ بر بالای منبر سخن گویان که گویا هرگز فرد نیامد  
 خاموش بود و هیچکس نگفت و دسته کلید را طلب کرد با خود دنیا رفت بعد از مدتی ویرا بجانب بلاد عجم عزیمت  
 افتاد و چاره روزه راه از بغداد رفتند و صحرائی فرد آمدند که اینجا جوی آب و آن بود و بر غایت تا وضو ساز  
 دید که آن صحرا بآن صحرا ایستاده که آن روز وضو ساخته بود و آن جوی بآن جوی اندکی رفت بآن موضع رسید  
 آن روز وضو ساخته بود و آن درخت یافت دید و دسته کلید اینجا آویخته چون بهنگام رفت پیش شیخ  
 تا آن قصه را باز گوید شیخ گوش ویرا گرفت گفت یا ابا المعالی تا ما زنده ایم این را با کسی مگوی و بی دستور  
 جمهور نقلت که شیخ ابو الحسن گفت بلال بلخی پیش شیخ بایزید بسطامی رسید گفت یا ابا یزید یزید  
 تو اسال بکنه دیدم بایزید گفت من آن بودم گفت تو بودی تا سه بار همچنین می گفت مردمان شنیدند  
 گفت یا بلال راست گویی میدانم پنج نماز ترا دیده بایزید گفت بوالعجب بناید نمود که آن نه چنان بود که  
 حق تعالی مومن را آن فعلی نداده بود که چشمتنه اینجا بود و روز آدینه بمکه و لیکن مومن بحق گرامی تراست  
 از آفتاب قرص آفتاب یکجا بود و لیکن همه عیان می نماید خود میبرد و خود می آورد و در بردی که حقیقت  
 بنده را کند و آن بنده را در آن چیزی نبود این مناسب آن سخن است که از سلطان بایزید روایت کرده  
 گفته است که هر که نزدیک حق تعالی باشد همه چیز و همه جای او را بود زیرا که حق تعالی همه جایست  
 و در همه چیز ها است معلوم باد که مضمون این بیت فقیر را از اینجا مستفاد گشته که بعضی مریدان حضرت  
 که اهل جذب بودند و صاحب کشف قبر از ارواح و از بعضی مردان عین در ایام حج خبر داشتند که  
 حضرت شیخ مدوح دام برکات بر روحانیت کج رفت است اگر چه جسمانیت ظاهر اینجا است فقیر از  
 انکسرت استفسار معنی کردم که اینها چه میگویند فرمودند که آری بر توجه خاطر کم درین روزها اکثر بندگان  
 طواف و قوفی یافتند و آثار فتن من بر روحانیت بمکه معظله و مدینه منوره محصور در روزهای عید  
 نیست بلکه حضرت قادر بر کمال اکثر اوقات احوال مرا بآن مناسک میبرد و بشرف زیارت حرمین محترمین  
 مشرف میسازد و باز فقیر پرسیدم که آیا با بعضی مردم اینجا ملاقات هم میشود فرمودند که ما همه را می بینیم  
 و از احوال میوه های باغ و باغات اینجا می خبردار میباشم و لیکن غیر کسی که از اهل صفای اهل محبت ما  
 باشند نتوانند دید و حاجی عثمان قول ما که هنوز در آن ولایت است غالباً حال مراد دیده است که بر







چون بر عایت تعظیم و اخلاص خاص به نیت یاران ما پختند میباید خور و بهین دستور خواجه مسطور آنحضرت را چند بار در همان مزار پر برکت و متور دید و از مصالح خود پرسید جواب شافی شنید بعد چند گاه هم بفرمان آنحضرت بزیارت حرمین محترمین رفته است که در شرح بیت سابق نیز مذکور شد که آنحضرت گفته که حاجی عثمان ما دیده است \*

المتن

بهر تادیب یکی نوکر که اندر شهر بود

مشت زد و از نادانی اوقع بر آن نوکر شد است

الشرح بیان این کرامت که مومی الیه تاثیر عجیبی قدرت انجمنان است که آنحضرت بقریه نادان بکار بنای مسجد مشغول بوده است یکی نوکر خادم اسپ که ملا الهمداد نام داشت فقیر را در شهر مانده بود موسوم زیستان بود گاه خشک ای اسپ بر بالای خانه بود و وقت رفتن شرط کرده بودند که ز بهار بهیچ تقریب چراغ گرفته بیالای خانه نروید ترس آنگاه غفلتی و قشود که خشک بسیار است مبادا آتش گیرد چند روزی رعایت شرط کرده آمد و لیکن بی اشعار باین فقیر خادم مذکور چراغ گرفته بیالای خانه برآمد و علف شبانه اسپ فرو آورد و چون پیش اسپ علف نهاد و استاده بود که ناگاه از یک جانب شستی خورد و غلظی غضبناک با و از حضرت شتی شنید رسید پیش من آمد میان حال کرد و سهران ساعت خادم را ملا یوسف در خدمت آنحضرت حاضر بود آنحضرت تبسم کنان با او گفتند که درین ساعت الهمداد بی ادب شستی زد و بعد از آن ملا یوسف شتا الیه بشهر آمد و تقریر کرد که در فلان شب از آنحضرت ازین نوع کلمه شنیده شد آیا شمارا بر آن شعوری هست الهمداد اقرار کرده گفت که پیش از گفتن تو این سخن پیش بعضی یاران اظهار کرده بودم و آن بی ادبی من مخالفت شرط چراغ بود و ملا تو بر کردم که من بعد نکتم پوشیده ماند که این کرامت از قبیل کرامت شهسود امیر المومنین حضرت عمر رضی الله عنه یا ساریه الجبل الجبل گفته و اکتفا شده \*

المتن

بهر ایداد مردان زود حاضر می شود

صورت پاکیزه اش هر جا که مصور شده است

در دره قبت بوقت برف اندر دیوه سوی

و ستگیر خواجه زین حاجی اکبر شد هست

یک طبق از خود بی گرفته اندر بستون

وقت فتن حاضر یک مخلص نوکر شد است

الشرح بدانکه درین بیت اشارتی است یکی از کرامات و صفات مرشدین که ایشان را بسبب خلصیت و خلصیت قدرت حق تعالی حاصل شده باشد و آن کرامت و صفت آنست که چون هر یک از صور ایشان بجهت نور دل تصور کنند ایشان بقوت روحانیت حاضر شوند و هر شخصیکه این مقدار قوت روحانیت نداشته باشد در اقتداء او چندان فایده نیست و اگر شیخی حقانی که این قوت روحانیت داشت ولیکن هر یک را در حال توجیه و تصور او اثری در ظاهر یا در باطن معلوم نشد پس صفت را استعاده



کم مناسبته آن مرید خواهد بود و تا فیروغلامات حضور و حانیت آنحضرت در وقت توجه تصور صورت پاکیزه اش مریدان با اخلاص با محراب گشتند و در هرگاه غیر ذلک بلکه عین آن بدن یروز آنحضرت دیده اند چنانکه درین امثله مبتنی گشته و نقیر نیز در یک خلوت پیشین طایر آن بدن یروزایش را دیده معاینه کردم پس مخلصان او را میباید که در هر مهم در یاد آنحضرت تصور و تفکر صورت مبارکه اش بوده طایر معین و عون باشند خصوصاً در اوقات ذکر و توجه برای حل مشکلات چنانکه در شمایل لا تقیاً نقل از رساله عین القضاات مذکور است که هر که معنی چیزی نداند و خواهد که بداند از راه است یکی آنکه بدل خود رجوع کند تا بتفکر و تدبیر معانی آن فهم شود که افلا تید برون القرآن برین حالی است قال الله تعالی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس لوح دل شود و میبیند کاتب میان دل و حق حجابی است در تفکر و فکر آن حجاب بر خیزد قلم الله کار کند دوم آنکه مشایخ و محققان را پرسند که فاسئلوا اول الذکر ان کنتم لا تعلمون چه قلم الله بر لوح دل شیخ کاتب است و دل مرید را از ان قلم حجاب است اگر تو دل خود را بفکر و مراقبه شیخ برابر داری شعاع آن بر دل تو افتد آثار قلم الله در تو پیدا آید از اینجا فرموده اند اتفاق جمیع مشایخ که هیچ عبادتی و عملی افضل از مراقبه شیخ نیست + بلیت

بلیت

این قسم تمثیل است سری است عظیم  
 با شیخ مراقبه بحق است قریب  
 در ساله غریبه مراقبه با انواع است سخت مراقبه شیخ بر خود لازم و واجب بدیده دل هم برساند  
 شیخ را در حضور حیات دیده است هر که پیوسته دل خود با دل شیخ مراقبه دارد و مدد طلبد نتایج غیبی و نفحات ربانی از روزنه دل شیخ نصیبش شود من القلوب الی القلوب و زنه سیر این معنی است  
 چه مرید اول توجه بحضرت عزت نتواند کرد که مرید را حجب بسیار است و خو گرفته عالم شهرت و است با غیب شنائی ندارد و دل شیخ متوجه حضرتت هر چه از اینجا بدل شیخ میرسد بدل مرید هم میرسد و تصدیق هم بر سر با ظهور سخت در جام ولایت شیخ بدو دهند که یقین فیها کاشاکان مریدان محسوس و بعد در جام نبوت مصطفی صلی الله علیه و سلم بعد از ساقی حق بیواسطه نبود پس چون این معنی استقامت یافت اگر هر بار خواهد که شیخ را چشم طایر مرید تواند دید و این سری عجیب غریب است  
 بعد مراقبه اسم الله است یعنی نقش ذات اسم ذات را بر نگاشته در دل تصور میکند و نظر بر آن میدارد و از کثرت مداومت مواظبت نور این اسم در دل طایر گردد و بعد مراقبه علم دل است بقرب حق یعنی دل بداند که حق تعالی حرامی بیند ازین مراقبه قیمتی و عبرتی در دل پیدا آید چنان که پای را در لنگر نتواند و سخن غیر حق نشنا بد آنکه تعلیم بان الله یزنی و در دل و شود بعد مراقبه نفس است یعنی بر نفس از مردم بر آید فردا ازین نفس شمار می و پیشانی خواهد شد بر بان این آیت اما الله یعلم عدا شیخ السلام  
 نظم الحق والبدین معنی آیه و اذ المودودة تسبلت بائی ذنب تسبلت بدین عبارت فرموده است که هر نفسی را که بیاد حق بریاد درده باشد فردای قیامت پرسیده خواهند شد که بکدام گناه نفسها خود را گشته بودید تهیدات خدا را در دل تصور کنید و باطناً قطعاً پیرانجا حاضر آید و مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره در شرح رباعیات خود چنین آورده است +  
 مَبَاحِی



بر سینه فقر چون نشینی شاهی  
ز اسرار حقیقت یقین آگاهی  
گر نقش بلوغ دل کنی صورت او  
ز ان نقش غیبش بند یا بی راهی  
مر باهی

بهر غم عشق دردمندان دانند  
از نقش توان بسوی بی نقش شدن  
بی خوش منشان و خود پسندان اند  
این نقش غریب شنندگان دانند

طریق توجّه حضرت خواجہ دلفغای ایشان قدس سره هم پرورش و نسبت ایشان چنان است که هرگاه  
که خواهند بدان اشتغال نمایند اولاً صورت این شخص که این نسبت از ویافته باشند در خیال آورده تا آنجا  
که از حرارت و کیفیت جموده ایشان پیدا شود پس ملازم آن کیفیت بوده با آن صورت و خیال که نیند  
موضع مطلق است متوجه قلب شد که عبارت از حقیقت جامع انسانی که مجموعه کائنات از علوی و سفلی  
مفصل است اگر چه آن حلول در اجسام نیز هست چون نسبتی میان او و میان قطعه لحم صنوبری هست  
پس توجّه باین لحم صنوبری باید نمود و چشم و فکر و خیال همه قوی را بدان باید گذاشت و حاضر آن باید  
بودن و بر در دل نشستن تا آنکه اریم که درین حالت کیفیت غیبت بخودی رخ می نماید آن کیفیت را  
بای فرض باید کردن و از بی آن رفتن و هر فکری که در آید توجّه بحقیقت قلبی و غنی آن کردن و بآن جزو  
شغول شدن و در محمل بجای درگیر گشتن تا آن غنی شود و در آن کیفیت بخودی امتداد یابد و از هم نکشد  
چنانکه گفته اند +

بیت

وصل عدم اگر توانی کرد  
کار مردان مردمانی کرد  
قدر ترقی حال این کیفیت و زیاده شدن این نسبت مقدمه صفت بخودی حضرت خواجہ ما قدس سره  
میفرمودند که مرا بآن و خود را بآن بخودی ده اگر خاطر تشویش دهد با حصار حضرت مرشد امید است که  
مدفع شود +

المتن

یک شب تاری گشتی صوفی اللہ ادا را  
نام ده منجی ز بول موج پیا سر شد است

الشرح پیا سر نام دریائی است در کثیر گاهی که موج زدن گیرد اکثر خطر طاعت باشد و این چنان  
است که صوفی اللہ ادا را که ملا اللہ او نیز می گفتند جانی را که کارشالی فرستاده بودند از اینجا گشتی  
سوار شد آمد شاگاہی میان آن دریا بادی مخالفت پیدا شد موج بونناک برخاستن گرفت  
کنده دور بود توجّه با حضرت کرده استمداد سمیت کردند و پناه بولایش وند پاره موج ساکن شد جزیره  
ویران یافتند و در اینجا گشتی بسته شب گذاریدند و صوفی مذکور روزه دار بود از جهت خوف  
و ترس و نومیدی طعام بسیار بلول و غلغله شد و ناگاه آوازی شنید موافق آواز آنحضرت  
که گیر و بخور غم مخور و امن خود چند نان یافت بشادی تمام شکر گوین آن نان ما را تناول نمود و شویده  
نماند که این کرامت مثال بجای را زنی نیز تواند بود زیرا که در شمال لاقیا آورده است که اگر حق تعالی بصفه  
در اقیانوس متجلی شود همچو مریم بود که هرگز یکی شاقط علیک رطبا جنیا و همچنین شیخ الاسلام سنجیاء



کاکلی به مخلفان را گرفته بودند عورتی بایکجه نیز اسیر بود آخر شب آن بچه گرسن گرفت خدمت شیخ  
پرسید که این بچه چرامی گردیدارش گفت این اعادتست که چون بیدار می شود نان کاکلی طبله اینجا کاک  
گرم از کجا یا بم حضرت شیخ دست در آستین کردند کاکه گرم کشیدند بدان بچه او دهمبرین قضیه مریدی  
از مریدان شیخ و این ضعیف یعنی مولف کتاب شمایل لائق یاد در روضه شیخ رفته بود بعد چندگاه خواست  
تا باز گردد مصلای از خدمت شیخ التماس نمودند خدمت شیخ مصلای از قبر مبارک بدو داد **المتن**

باتن مکتبه چون یکشی سیاح بود

رهنمایی سوپ ریشی بر که او ارشد است

**الشرح** سوپ ریشی نامی است از نامهای کشمیریان و ریشی زبان کشمیری زاد و پر سیزگار را میگویند  
قصه چنانست که سوپ ریشی مردی صالح بود از ساکنان دیه اولر بحضرت محمدوی آشنائی داشت  
بلکه نام یکدیگر شنیده بودند وقتی آن ریشی مذکور قریه اولر بالای کوه بخلوت نشست در کم خورده آن تقصا  
نمود خورش او در آن ایام نوعی از سبزه های تلخ که در کوستان خود میرودید چند روزی بهین دستور در پیا  
شاقه در گذر ایندناشی بعد از نماز خفتن از خلوتخانه خود عا لبای برای قضای حاجت برآمده بود ناگاه دید  
که مردی نورانی بر آسپی سوار شده تنها پیدا شد در دل و چنان افتاد که در چنین کوه در اینوقت تنها سوار پیدا  
شدن مجال آدمی نیست اینکس سیر غیبی است پس متبنا آنست که با خلاص تمام از وی رهبری اخروی  
و هنوز که مرید حقیقی نیستم اگر قبول کند مرید او شوم پس در شش فته سلام نقش پس آن پیر رو ضمیر جواب سلام  
از مشرفقت پیش بعضی احوال او کرد پس آن ریشی مشا الیه رخصن بیان بعضی احوال خود عرض کرد که سوپ  
مرید شدن دارم اگر شرف قبولیت مشرف شوم از عنایت بی علت بزرگان عجب بخوابد پس آن سوار  
پرانوار جوابش داد که در خانه ما بیا هر چه گوئیم قبول داریم آن ریشی حوی الیه گفت که شما کجا یا بم ایشان  
فرمودند که خانه من در شهرست و درین وقت مرا اکثر مردم ملاحضه میگویند پرسید پرسید پس آن  
ریشی بعد اتمام مدت خلوت پیرسان پیرسان آمده سلام گفت آنحضرت بعد جواب سلام تبسم نمودند فرمود  
که من ترا حاجی دیده بودم تو کیستی وی گفت آری یا مخدوم فقیرم شمار ایشانست چنان که در فلان  
شب دیدار مبارک خود نموده باین ارشاد خانه نشان داده بودید پس چون یکدیگر را بشناختند بنای  
عقیده آن مخلص حکم شد با خلاص تمام فی الحال تو برگرد و انابت و تلقین و کربافت و مشغول بخدا شد همچنین  
بعد از روز تن مکتبه و شخص و عنایت خود آنحضرت در عالم سیر و طیر کباری گذر در ولایت سبزه افتاده و  
انجا با چند درویش که یکی را طاهر و دیگر را ابرهیم و سیوم ابراهیم نام بود ملاقات افتاده ایشان با لحاح تمام  
نام و نشان آنحضرت شنیده بودند بعد فراق از غایت محبت و اشتیاق میقرار شدند پس پیرسان  
آمده اند آنحضرت را شناختند و آنحضرت نیز ایشان را بشناخت و چندگاه اینجا بوده مقصود ایشان که تلقین  
تعلیم و تربیت بود حاصل کردند باز دعا گویان بولایت خود فرستند چنانکه در بیت آئینده اشارت است  
چند درویشی دستندش دیده جوین آمدند  
عاقبت مقصودشان حاصل زین رهبر شد است **المتن**



اینچنین برهان کن و مشهور باشد بار بار  
رتبه بدلالی و سیاحتی اظهر شد است

الشیح در بعضی نسخه متبرکه که رتبه ابدالی و سیاحتی نوشته شده آن هم راست است زیرا که در اصطلاحات  
یقوم لفظ ابدال و بدلار در یک معنی در بعضی مواضع استعمال میکنند و سیاحت جمع سیاح است که معنی مسافر  
شهر است و حرف ن یا در هر دو لفظ در ابدال و در سیاحتی یا در مصدر است یا نسبتی یعنی چون انجناب با وجود  
آنکه در یک شهر ساکن و مقیم است در اطراف عالم با بدان مختلفه شبیه این بدن بر بعضی سلاک خود را نموده  
و ایش از انصاح و ارشاد و عنایت فرموده و چون این نوع واقعات و کرامات که بعضی از آن در اینجا  
شارقی نیست از زبان جمعی از متقدمان محمدین شنیده شد پس کسی را که وقوف بر اصطلاحات صوفیه  
است پوشیده مانده که انجناب هم یکی از ابدال مخصوصه که ایش از سیاحت و اخبار نیز میگنید است چنانکه  
مولانا نور الدین جعفر قدس سره در کتاب خلاصه المناقب که در میان مقامات پیر خود شیخ حقانی امیر کبیر  
پرسیده چنانی قدس سره جمع کرده آورده که در بعضی اولیا را اخبار نامند بعد و هفت باشند سیاحت  
نیز خوانند زیرا که خدا تعالی ایش از کمال معرفت بخشیده است و در سیاحت دنیا حسیله امر کرده از برای خود  
و طلبیکه در اطراف دنیا باشند اهل سیاحت ارشاد می کنند و خدمت شیخ کتابی قدس سره است  
فرموده است که نقیاسیست و نجیاسیست و بدلا چهل و اخبار هفت و بعد چهل و غوث یکی و مسکن نقیاس  
مربوط است و مسکن نجیاسیست و مسکن بدلا شام و اخبار دایم در سیاحت باشند و زمین و عمده در زوایای  
ارض باشند و مسکن غوث مکه معظمه بود پس چون حاجتی از حاجات عوام خلایق معروض کرده اول نقیاس  
ابتهاال نمایند پس نجیاسیست بدلا پس اخبار پس عهد فلان جرم اگر اجابت شود و فیها والا غوث ابتهاال نمایند و تمام  
بمورد مسکن که اجابت نشود و صلح و جناب سیادت قدس الله سره و زاد لنا برة از اکابر اهل حقیقت مطلقه  
زیر که جنابش مسافر و مقیم مسافر است با آنکه در هیچ صفتی و مقامی مقید نباشد چنانکه در نظم

بیت

تو کان گوهر گمانی و گوهر لونی چه کاف و لونی ز کاف و لونی تو اخرونی  
و وقتی فرمودند که در حالت غیرت که درین روزگار کسی شناخت و لیکن بعد از فوت من بعد سال  
پیدا شوند که سائل من فواید گیرند و قدیم بدست دلی بهینا کلامه و لیکن کنیز العیاد فی الصلح  
الابدال قوم من الصالحین لا تخلو الدنيا منهم از امات و احدا ابدل الله مکانه آخر عن ابن عباس بن مالک  
الشداد رابعون رجلا اثنان وعشرون بالثام و ثمانية عشر بالعراق کلمات و احدا ابدل مکانه آخر فاذا  
كانت القيامة ماتوا کلهم و فی نفقات الانس بحط یکی از اکابر خراسان یافته اند که در تاریخ سنه ثلث  
و سیعمائة بعبادت زیارت حرم شریف مکه زاد با الله شرفا مشرف شدم در آنوقت شیخ حرم شیخ  
محمد الدین الصفهانی بود و بخدمت وی میرسیم روزی از من پرسید که این حدیث بتواتر رسیده است  
که بدلا از امتی رابعون نفر اثنان عشر فی العراق و ثمانية عشر بالعراق و ثمانية عشر بالعراق اما مشکل  
این بود که چون این طایفه بهین شام و عراق باشند شیخ فرمود که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم



عالم را دو قسم گردانیده نصف شرقی نصف غربی از عراق نصف شرقی خواسته است و از شام  
 نصف غربی پس عراق و غیر آن چون عراسان و هندوستان و ترکستان و سایر بلاد شرقی و در عراق  
 داخل است و شام و غیر آن چون بلاد مصر و مغرب همه در شام داخل است تا قبل نوشته که ریون  
 در خاطر من افتاد که از حال خواجه قطب الدین کیمی حاجی نیشابوری سوال کنم فی آنکه من سوال کنم که خواجه قطب  
 الدین کیمی یکی از آن دو از دهه است که در عراق از منتهی کلامه من حاج مع این فواید یعنی تا ظلم این قصیده که ملا احمد نیشابوری  
 که مرید صاحبیات حضرت مخدومی است نقل میکرد که من در واقعات اکثر اوقات صورت روحانیت  
 حضرت مخدوم هر کجا که می بینم یازده پیر نورانی دیگر همراه او باشند که او دوازدهم ایشان میباشد  
 چون فقیر از وی این سخن شنیدم در فکر افتادم که الهی در تعیین این عدد چه حکمت باشد اگر همراه او دوازده  
 می بیند آن یکی است و اگر ارواح مشایخ طبقات سلسله می بینند ایشان زیاد از دوازده اند و اگر  
 ارواح مشایخ نسبت ادبیه می بینند ایشان نیز دین عدد انحصار ندارند تا روزی در خاطر من آمد که  
 آری چون ثابت شد که آنحضرت یکی از ابدال آن است و ابدال نصف شرقی که کشمیر و ران داخل است  
 همین دوازده تنند پس شاید که این جماعت با مشایخ با همین یازده ابدال اند و دوازدهم است که چون در وقت  
 منصب الیه شرکت دارند بهم میباشند و فی حاشیه نفحات الانس ابدال درین طریق و در عرف این طایفه  
 مشترک نقلی است تا زده اطلاق می کنند بر جمعی که تبدیل کرده اند صفات ذمیه را تجمیده و عدد ایشان  
 نیست تا زده اطلاق می کنند بر عدد معین بعضی بر چهل شخص اطلاق می کنند بعضی میگویند که عدد ایشان  
 هفت است و آنان که عدد ایشان هفت میدانند بعضی برین اند که او تا دوازده ابدال خارج اند بعضی  
 میگویند که او تا دوازده ابدال اند و دومی دیگر از ابدال امان و وزیران قطب و دیگری قطب است  
 و این هفت تن را که ابدال گویند بنا بر آن است که چون یکی از ایشان بر و دیگری بحسب مرتبه از وی  
 فرو و باشد یکای وی نشینند و حفظ مرتبه وی کنند و تکمیل سبب و حفظ مرتبه فایده یکی از این معین شود  
 و تکمیل این شش تا تکمیل شش تا یک از عامه مومنان و بعضی میگویند که تسلیه ایشان با ابدال از آن  
 جهت که حق سبحانه ایشان را قوتی داده که چون خواهند که کجائی روند بنا بر باغی خواهند که صورت  
 ایشان درین موضع بود شخصی مثالی بر صورت خود در آن موضع گذرانند بدل خود اما جماعتی که  
 بدل ایشان شخصی مثالی پیدا شود فی اراده ایشان آنها را ابدال میگویند و بسیاری اولیا  
 الله چنین باشند که ذاتی خلاصه المناقب کما مر فی بیان بدن البروزیه من قوه و لیکن ابدال را  
 علم باشد آن صورت که بدل گذاشته باشند و اولیای دیگر را اگر چه آن بوجهی مثالی باشد  
 اما اطلاق نباشد بر گذشته آن تا آخره الهی اشارتی بدین سلسله علمی حقیقت که  
 اگر حق تعالی بر کسی صفت عالمی متجلی شود چنان بود که خضر اء بود و علمنا من الله تعالی علم لدنی  
 پدید آید پس تغییر و قلیع و معرفت منکر و معتقد و الوهوس و صابر و مجد معرفت استعداد هر دیدان  
 بر تحقیق و ذکر خواله و لطایف مختصه که حضرت شیخ ناز است چنان که بان ایمانی رفته اولاد در میت  
 پنجم و ششم و نهم در نسبت خضریه و انسانی نیز بعد ازین می آید تا شیر این سنجی تواند بود و



بنده را تحقیق با علم لدنی بود نشن

اکثر اندر باب رویا چنین ماعتبر شد است

الشرح الروایا خواب التبعیر عبارت کردن و جواب گذاردن چنین ماعتبر وقت تعبیر کردن او خوابها می  
که عقل عاقلان و علم علمای ظاهر را در آن بکستغال بحال بنودینی این بنده مخلص آنحضرت شیخ را با علم  
لدنی بودن آنحضرت از اینجا اکثر تحقیق گشته که چون در ایام ملازمت و دیده هر گاه می که آنحضرت در  
میدان تعبیر و اوقات بعضی مخلصان جوان می نمودند در شرح قیود آن معانی و اشارات غیبیه که بیان می  
فرمودند بشهادت موافقت آن بوقایع عالم شهادت ثبوت میرسید و کرات و مرات بعضی تقریر  
و می موافقت تقریرات معبران پیشین بر آمده بی آنکه گشت ایشان را اصطلاح کرده بودند پس این احقر  
المخلصین بسبب در حصول چنین یقین خود را در تیه تردد و تخمین سرشته ساختن از اصول عقل و قوه  
انصاف زنده اقرار بعالمیت لدنی آنحضرت کرد و با خلاص تمام در متابعت و خدمت بقدر امکان  
مسی نمود اما یکی از دلائل اثبات کسب بنده آنکه علم تعبیر و قایع از علوم لدنی است این قول حضرت  
باری علام است حاکم عن یوسف و علمتني من تاویل الاحادیث یعنی بیا موشی مرا از تعبیر خوابها  
گذرانی التفسیر الکاشفی و دلیل دیگر این آیه است که و یعلمک من تاویل الاحادیث و مولانا حسین  
الدین داعی در تفسیر نقره کار ترجمه این آیه چنین تقریر کرد بیا موز اندر تراز پروردگار تو ای یوسف  
خواب و معانی کلام و آیات و کتب آسمانی و حدیث و فضایل و مواظب حکما گویند تاویل و  
تعبیر یک معنی است و آن عبارت است از سخن گفتن و اشارت نمودن بسبب کجایم و عاقبت کار  
و فی التفسیر یقشیری و یعلمک من تاویل الاحادیث ای تعارف قدر کما واحد و تقف علی مقدار کل قابل  
لما سمع من لفظه و حدیثه فی سخن قوله بحجة فراستک و ایضا در تفسیر نقره کار در ذیل آیه لا  
تقصص و یاک علی خود یک صاحب تفسیر مولانا حسین الدین چنین نوشته که بدانکه آیه دلیل است  
بر حقیقت تعبیر و رفعت شان و عظمت برهان او تا اگر خواب صادق تعبیر موافق را نزد او باب  
علم و حکمت اعتباری چند آن بودی یعقوب مر یوسف را از تقریر آن میرا در آن منع نفرمودی  
از اینجا است که ابن عباس گوید که علم تعبیر محبت بین علوم است معبران تا از چند علم ملکه نباشد  
تعبیر میرنگرد و اول علم حساب میباشد دیگر معرفت اوقات و علم طب و حکمت و لغت و علم کتاب  
حدیث و کلیه تقوی محلی باشد و با علم لدنی مرید و بتو قیامات و عنایات موفق تا علم تعبیرش  
میرگرود و این علم اول بادم صفی الله خواهد شد بعد از آن به تعبیر ان مقرر گشت و از جمله اشیا  
یوسف صدیق علیه السلام باین علم از میان انبیاء امتاز آمد و چون نوبت بحضرت رسالت صلی  
الله علیه و سلم رسید حقیقت این علم نقد گشت و شش گشت و شش ملازمتش صحابه کرام رضی الله عنهم  
باین علم نیز سرافراز آمدند و فی شرح المشرق عن ابن عباس من رای منکم رویا فلیقصها غیره  
كان یقول لا صحابه نش اقتصاص رویا عبارت عن و ایتها علی وجهها لمن غیر ذی اذنه و نقصان  
و قوله فلیقصها امر فحوز فی فتح الصاد و منها و قوله غیره بسکون الراء جواب الامر و یجوز فی مثله الرفع



علی الاستیفاف ایضا کما فی قوله تعالیٰ فیہ من لذنک ولینا یرثنی قری بالسکون والرفع یقال  
 عبرت الرویا واذکرت عاقبة امرها وآخر امرها کما یقال عبرت النهر اذ قطعته حتی بلغت آخر عرضه وحققت  
 هو الذی اعتمدہ الاثبات وانکروا عبرت بالتشدید والتعبیر والعبر لانه یقل ما رآه فی النوم الی المعانی الغایة  
 ومنه العبر لان الانسان یتقل بواسطه من احد طرفی البحر الی الآخر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا مرصیا  
 باقتصاص رویا یم علیهم السلام یعبر ما وھل کان الامر للایجاب ولغیره فیہ بحث سبجوزان یقال ان ذلک  
 کان واجبا علیہم فی زمانہ علیہ السلام لانه جاز فی حدیث آخر الرویا ثلث رویا من اللہ ورویای من الشیطان  
 ورویای ما حدث المرء فھن فی تمیز بعضها عن بعض غیر جدا ورمایا کان فی الرویا التي من اللہ اشارۃ الی  
 امر محذور فی الشرع وقع فیہ الرای من غیر معرفۃ منه وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقلا بالتأویل  
 لا یمکن فیہ خلل ففی اختصاصہ علیہ اجتناب عن المحرم وهو واجب وما لا یم الواجب الای فہو واجب  
 واما احکامک فی ذلک ما اثبتہ الاثبات فی علم الحدیث فی کتبہم مما تواتر بسب علی ما نحن بصدرہ وروی  
 ما روی ان رجلا من الصالحین رآی فی المنام انہ لطم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانتبه فرغوا وھل ما رآی  
 مع جلالہ النبی عنہ فاتی بعض الشیوخ وقص علیہ رویاہ فقال لا شیخ اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعظم من ان یلک  
 لک او لغيرک علیہ ید الذی رایتہ لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اخلت حکم من احکام وکون اللطم  
 فی الوجه یدل انک ارتکبت امر محرما من الکبائر فانک الرجل فی نفسہ فلم ینکر انہ قد لم علی محرم من  
 الکبائر وکان من اہل الدین ولم یتیم الشیخ فی تعبیرہ فرجع الی بیتہ کثیرا خریفا لنتہ زوجتہ عن سبب  
 خزینہ فاجبر ما رویاہ وتعبیر الشیخ فحجب الزوجتہ واظہرت التوبۃ وقال انا صدقت کنت خلعت  
 انی لا ادخل بیت الجیران وان دخلت فانی طلق فعبرت عن ابوابہم فخلعوا علی فاستحیت من الخجیم  
 فدخلت فحشیت ان اذکرک ما جرى فکتمت الحال فتاب بالرجل واستغفر وتضرع الی الحق واعتدت المرأة  
 ثم جدد العقد علیہا اما لعبد صلی اللہ علیہ وسلم سبجوزان یقال ان العرض علی الصحابة مندوب لان اصحاب  
 الحق فیمین یقین الایری الی ما ورد فی تعبیر الی بکر رضی اللہ عنہ الرویا من قوله اصیبت بعضا واخطأت  
 بعضا واما لعبد الصحابة فقد یمکن اقتصاصہا مباحا علی من کان صاحب علم ودين وحجۃ فی الار  
 وقد یمکن منہا عنہ فانه علیہ السلام قال الرویا علی رجل طایر ما لم یعبر فاذا عبرت وقعت فلما ینبئ ان بعض  
 علی من یوقعہا علی ما لا ینبئ

المتن

کرد پیش از گفتنش اظهار رویای شیش  
 پیش از تابی چو ملا احمد اصفر شد است

التشرح اصفر زرد و مراد از ان ملا احمد بن ملا داؤد خوہ ہماست کہ رنگ دی او بایل یزردی  
 بودہ است درین بیت اشارتست بجمال قوت آنحضرت در باب تعبیر وقایع تا حدیکہ اکثر رویاے  
 مریدان پیش از گفتن ایشان معلوم آنحضرت میباشد پس تعبیر کردن خوابها بمبین را چہ اشکال باشد  
 و این نوع کرامت ایشان بارہا بحجۃ مخلصان گشتہ است چنانکہ در بیت آمیندہ اشارتی بدست  
 و لیکن از برای ایضاح قصہ مضمون این بیت را بشوئتر سازیم و آن چنان است کہ ملا احمد مذکور نقل



میکرد که در آن ایام که من نونیاز بودم التماس قبول توبه و انابت از آنحضرت بسیار میکردم و بیکن ایشان  
 بابر حکمتی آن التماس اورد تا خبری انداختند آنرا آنکه شبی در خواب دیدم که یکجایوی آبی است و برای گذر  
 بر بالای آن پل بلندیست و شخصی تعریف میکرد که این پل شیخ حمزه است و چون از آن جوی گذر کرده  
 پیشتر رفتم دیدم که بر بالای ستونی بلند چو تره ایست بر بالای آن چو تزه حضرت شیخ محمد باقر جامه های سفید  
 و لطیف پوشیده نشسته است پس رویا لا کرده سلامی با خلاص گفتم آنحضرت بپشت تمام جوی  
 سلام گفته فرمودند که ای فلان کس بر بالای برای چون بالا رسیدم میل شستن و در تر کردم فرمودند  
 پیشرو نزدیکتر بیا آنکه دوزانوئی من بد و زانوئی خود پشیمانیده مرا پیش خود بنشاند پس چون صبح شد  
 امیدوار قبولیت شد متوجه آنحضرت شدم چون بشارت پاكوس شرف شدم نزد یک آنحضرت  
 مردی نوا خلاص بود بجانب او خطاب کرده فرمودند که ای فلان کس خداوند تعالی بعضی بندگان خود چنان  
 توفیق عطا کرده است که آنچه دیگران در خواب بینند ایشان از آن باخبری باشند چنانکه این ملا امشب  
 خوابیکه دیده است من بر آن اطلاع دارم اگر خواب پیش از گفتن او من تقریر کنم پس من گفتم حاجت تقریر  
 نیست پس فرمودند که در آن خواب شایسته بدانت که ترا قبول کردند پس برخیز و غسل خاص به نیت  
 توبه و انابت کرده بیا تا نزد فقین توبه کنم پس بهم در آن مجلس من مخلص مشرف بشرف توبه و معیت ابرار  
 و انابت پیش آنحضرت بابرکت شدم مع التماس السلیمن بطول بقائه \*

المحقق

همچنین اکثر مریدان از خواب و اوقات

خبر از رویای هر یک قبل از قر شد است

افتر کرده کی رویش گفت و ز جواب

عند نایابها من بعد لا تفر شد است

آن مفسد زاده خطاط مولانا حسین

یک نظر دیده ز لطفش من او چون رشد است

الشیخ یحیی ملائی از قریه خویه همدان برای امتحان آنحضرت خوابی افتر کرده و از خود بافته عرض کرد که  
 این خواب من دیده ام فقیر آن چیست آنحضرت با لپام غیبی بر افترای او اطلاع یافته در جواب و چنان  
 فرمودند که اگر خواب افتر کرده پیش مرا و ملوک میگوشی بایستی نفع دنیوی تو خواهد رسید و از افترای من  
 پیش فقیران چه خواهی ز بهارای ابد بعد ازین افتر کن پس آن محقق در آن مجلس شرمزده شد و بعد  
 چندگاه بسبب جهل و جهلین کرامت متواتره با خلاص تمام در حلقه مریدان داخل شد از حق تعالی  
 توفیق یافت اندوای التوفیق المحقق اشارتی بدین مقام کبرای ازل حقیقت که اگر حق تعالی  
 بصفت متکلمی مرئیه متجلی شود بر سخنی که گوید از حق گوید چنان که حضرت صلی الله علیه و سلم فرمود  
 الحق یطق من لسان عمر کذا البینه فی شمایل الاتقیاء اما در مرصاد العباد باین عبارت مذکور است اگر  
 بصفت متکلمی متجلی شود چنان بود که موسی علیه السلام بود و کلمه الله موسی تکلیما چنانچه بالا در شرح  
 مسطور است پس پوشیده ماند که آن تقریر موافق این بیت مندر است که بالا تر گذشته یعنی \*



المتن

هم تجلی حیات و قدرت و علم و کلام  
شده و تاثیر آن بسیار تبصر شد است

المتن

الشرح

و این تفسیر ملائیم این بیت آینه متن است یعنی  
گشتن از اقوال و خاطر نشان مخلصان  
هم تجلی شکوه را کهی مظهر شد است

الشرح یعنی چون در اوقات بسیار اقوال کاشف اسرار و سخنان خارق عادات از آنحضرت با کثرت  
صدور یافته و راست و موافق واقع بر آمده بعد از آن حال از مقابل ایشان چنان استماع افتاده که مثل  
این سخنان از من بے اختیار صادر میشود و مرا هم قبل ازین ظهور شور بر آن نمیداشت پس معلوم مخلصان  
و اتقین بر اصطلاح صوفیه چنان شده که از مثل این الحق ظهور این نوع کرامت اثر تجلی صفت متکلمی حضرت  
حق سبحانه و تعالی خواهد بود و الله اعلم چنانکه یکبارگی عورتی ستوره الحال بحضور آنحضرت اینصفت  
خود لاف میزد و بر زبان مبارک آنحضرت استه جاری شد چنانکه آن عورت تنها شنید که اگر مخصوص  
ایده پس خلوت شدن با فلان و فلان در مواضع کذا بچق تقریب بوده است پس عقیده آن عورت  
بولايت آنحضرت را سخ شده و اقرار بفتن خود کرده و بتوبه و استغفار شغل نموده بعد از آن آنحضرت توجیه بفرمود  
کرده فرمودند که حق تعالی این عورت را از جهت دروغ گفتن بحضور در ایشان رسوا ساخت از برای  
سرزنش و بر زبان من این نوع کلمات بی شعور اختیار من جاری شد من نیز بعد ظهور آن از زبان  
خود را بر آن واقف گشتم و از انفعال او منتقل شدم بهمین حال ظهور اقوال موافق احوال مریدان صدقاً  
صدور کلمات ملائیم نیات اهل مخلصان آنحضرت در مجلس شریف ایشان کرات و مراتب با مخلصان از تجربه  
گشته و معامله دل ایشان بر قضیه این مقام با مریدان چنانکه در عوارف المعارف در باب آداب مرید  
بیشیخ ذکر کرده شده بعینه معاینه افتاده بارها روشن و مبرهن گشته و آن کلام عوارف اینست و شیخی  
انیکون تطلعه ای تطلع المرید الی بهم من حاله استکشف عنه بالحوال من اشیخ علی ان الصادق لا یحتاج  
الی الوبال لسان فی حضرت بل ساده بیا برید لان اشیخ یکون متنطقاً بلفظ الحق و هو عند حضور الصادقین  
یرفع قلبه الی الله و یستطو و یستقیم فیکون لسانه و قلبه فی القول و النطق ما هو ذین الی مهم الوقت  
من احوال الطالبین المحتاجین الی ما یفقه علیه لان اشیخ یعلم تطلع الطالب الی قوله و اعتداده بقوله کالبذر  
یقع فی الارض فاذا کان البذر ناسدا الی یربع و نفاذ الکلمه بدخول الهوی فیها فاشیخ یقی بذر الکلام  
عن ثوب الهوی یسکمه الی الله تعالی و یبال لئلا المعونه و اسد ادم یقول فیکون کلامه بالحق من الحق  
للحق فاشیخ للمریدین امین الالهام کما ان جبریل امین الوحي نکما لا یخون جبریل فی الوحي لا یخون اشیخ  
فی الالهام و کما ان رسول الله لا یطق عن الهوی اشیخ یقتدی برسول الله صلی الله علیه و سلم طامراً  
و باطناً لا یتکلم بهواه النفس و بهواه النفس فی القول بشیئین احدهما طلب استحباب القبول و صرف الوجه  
الیه و ما یند من ثبات ان اشیوخ و ان فی ظهور النفس بطلب الکلام و تعجب و ذکات خیانه عند تحقیق  
و اشیخ نیا بجری علی لسانه را قد النفس شجانه مطاعه نعم الحق فی ذکات و اعتدال الحظ من فوائد ما عن



ظهور النفس بستمحله و الحبيب و يكون الشيخ فيما يجري به الحق سبحانه كما حد المستمعيان و كان ابو احمد  
 يحكم مع الاصحاب بما يلقى اليه و كان يقول انما في هذا الكلام استمع كما حكمنا شكل ذلك على بعض الحاضرين  
 و قال اذا كان القائل هو يعلم ما يقول كيف يكون مستمع ما يعلم حتى يسمع منه فربح الى منزله فرأى ليلة في المنام  
 كان قائما يقول ليس الغواص يغوص في البحر لطلب الدر و جميع الصدق في محلاته و الدر قد حصل معه و لكن  
 لا يراه الا اذا اخرج من البحر و يشاركة في روية الدر فمن هو على الساحل ففهم في المنام اشارة الشيخ في ذلك  
 انتهى كلامه و ايضا بياد السنه كذا في تتبع كتب اين طائفة چنان معلوم شده كه کسی محل تجلی صفت متکلمی  
 و منظر کلام تجلی حق تعالی باشد و اورا محدث بفتح دال میگویند زیرا که عمر خطاب بقتضای حدیث منطوق  
 این حق یطوق علی لسان عمر چنانکه مثل اهل تجلی متکلمی آوردند همچنین بر قضایه حدیث آینه در محل نظیر  
 محدث نیز داشتند پس معلوم شد که مقصود مال این لفظین مختلفین بیک مقام است و ماصدق  
 ایشان یکی میباشد و آن حدیث موعود این است که امام قشیری در تفسیر خود آورده که قال صل الله علیه  
 و سلم لقد کان فی الاعمى محدثون فان یکفی اتنی ففهم الحدیث فهذا المحدث مخصوص من الخواص ولی مقام  
 خواجه بهار الدین نقشبند قدس سره در کتاب ختم الوقایع خواجه امام محمد حکیم ترمذی قدس آورده که در  
 این نبی و لا رسول ابن عباس رضی الله عنه و لا محدث نیز میخواهند از رت بان است که بعضی اولیا  
 حق تعالی که مجذوبانند چنانست که مردولهای ایشان سخنان میگذرانند و در نوادر الاصول در ایشان  
 این صفت از او یاد کرده است و لما ضیقت عقول المحذین و طهرت قلوبهم و تنزهت من الآفات و اشراف  
 و الطایق کلموا علی القلوب فاذا کان الکلام علی الارواح فی المنام کان جزء من سته و اربعین جزء من  
 النبوة فاذا کان علی القلوب فی اليقظة کان کثیرا فربما کان ثلث النبوة و ربما کان نصفها و ربما کان اکثر  
 علی قدر قرب القلوب من ربها فذلك المجالس یعنی حضرت حق عزوجل هرگاه سخنان بر ارواح این اولیا در خواب  
 میگذراند مجزوبانند و هر چهل و شش جزء و چیرمی هر آینه سخنان که بر دلهای ایشان در بیداری گذراند  
 زیاد باشد بر قدرت قرب دلهای ایشان از این مجالس و ايضا بنوع دیگر تقریر این بیت و اثبات این  
 صفت مرا حضرت را آنست که چون در مقام قرب نفسی بر قضایه گشت له لسانا بنی یطوق زبان او منظر  
 لفظ حق باشد پس در گفتن آنکه صاحب این مقام منظر تجلی صفت متکلمی حق تعالی آمد پوشیدگی  
 نیست چنانکه در باب الباطن و رده است که درین مرتبه یعنی در مرتبه قرب نوافل صفات سالک محکوم یا  
 شود آن صفات مرد ویرا چون آتی باشد گشت سمع و بصره و سانه و دیده و گویند و شنونده جز او  
 نیست **مصرعه** خود نمی گوید و خود می شنود غیر کجا است  
 و همچنین باعتبار قرب فریق یا باعتبار مرتبه جمع الجمع و بلا حظه مقام احدیت جمع تکمیل کلام متن  
 و تاویل تقریر بر بیت برداشت گان اصطلاح صوفیه سان ترمی نماید پس بجهت قرب نوافل و است  
 قربات که واجب الصلوة و مورث الشوق و باعث السلوک سالک از است بمناسبت ایضاح کلام  
 اینجا نوشته می شود فی شرح المعانی مقربات که اعمال و عباداتند یا از قبیل نوافلند که حق سبحانه و تعالی  
 بر بندگان خود ایجاب نموده است بکمال ایشان آنها را تقریرا الی الله تعالی بخود از کتاب نموده اند و بر خود



لازم گردانیده و چون درین ارتکاب لازم وجود ایشان در میانست فنای ذات و استیلاک  
جهت خلقت آن در جهت حقیقت فایده نمی دهد بلکه نتیجه آن همین است که قوی واعضا و جوارح او عین  
حق گردد آن معنی که جهت حقیقت بر خلقت غالب آید و جهت خلقت مخلوق مقهور گردد و این اقرب  
نواخل گویند درین قرب بنده سالک فاعل و مدبر باشد و حق سبحانه و تعالی آلت و می باشد  
و اشارت باین مرتبه است حدیث گشت سمع و بصره و لسان و دیده و ریح فی سمیع و بی بصر و بی منطق  
و بی میلش و بی میشی و یا تقبیل فرایضه که حق سبحانه و تعالی آن اعمال عبادات را بر ایشان یکجا کرده است  
و ایشان بنا بر امتثال امر ارتکاب آن نموند و چون درین یکجا و ارتکاب وجود ایشان در میانست  
نتیجه آن فنای ذات سالک و استیلاک جهت خلقت است در جهت حقیقت آن از اقرب فرایض گویند  
و درین قرب حضرت حق سبحانه و تعالی فاعل و مدبر گشت و سالک قوی و اعضا و جوارح بمنزله آلت  
و اشارت باین مرتبه است که آن الله تعالی قال علی لسان نبی و عبده سمع الله لمن حمده و آن  
الحق لینطق علی لسان عمر و چون این را دانستی بدانکه مقربان از چهار حال بیرون نیستند یا متحقق  
بقریب نوافلند فقط و ایشان را صاحب قرب نوافل خوانند یا قرب فرایض فقط ایشان را صاحب قرب  
فرایض گویند و یا کج بین القریبین فی تعقید با حدیثها و بی منافی گاهی یکی باشد و گاهی دیگری  
بلکه معا بهر دو قرب احکام آن متحقق باشد و این را مرتبه جمع النجم و قارب قوسین و مقام کمال خوانند  
و آیه آن الذین یبايعونک انما یبايعون الله ید الله فوق یدهم و حدیث یدیه ید الله و یدیه ید  
عثمان اشارت باین مرتبه است و باینکه یک ازین احوال سه گانه متعقد نیستند بلکه ایشان را  
که بهر یک از قریبین ظاهر شود و کج بینها بی تعقید هیچ یک ازین احوال و این مقام قرب احدیت جمیع  
و مقام او ادنی خوانند اشارت باین است و ما رزیت اذ رزیت و لکن الله رمی و این مقام باصالح خاص  
خاتم النبیین علیه الصلوٰه و السلام و بوارث و کمال متابعت کمال او باین طریق است و المتن  
اگر حق تعالی بر کسی بصفت ایا متعلق شود چنان بود که هر عیسی علیه السلام و از تخرج الموتی باذنی

از دم او چند نخلص نماند شد ز امر ارض موت

زان کی خواجه حسین بهم واکش بگیر شد است

الشرح یکم بعضی بکار بردند یک شمیله جمیده آنحضرت مد ظله چنان بود که برای بیمار آن بنا بر حکمتی که مذکور  
خواهد شد توفیق نمی نوشتند و هر گاهی که از مخلصان ایشان کسی بیمار شدی قاعده چنان بود که وقتی  
که خبر آنحضرت رسانیدند آیتی معینه در نهانی از جهت پرسی از دریا و عجب آن بر نبی ثقیلی  
قرأت میفرمودند و ایشان در قرأت آن آیه با حقیقتی عجمی و علامتی بوده که اگر بیمار در نزدیکی  
پیشدنی بودی در حال قرأت آن آیت یافتندی پس در جواب آن مخیر الفاظ امیدوارانه  
فرمودندی اگر حال بر عکس اینمقال بودی آن آیت هر چند که وظیفه ایشان بودی در آن وقت یاد نیاید  
بعد از آن بهیستی از حال آن بیمار در دل ایشان راه یافتی در جواب آن مخیر سخنان فحوقانه گفتی یا از آن حال  
تغافل ندی پس اگر بیمار را در میان بود برای او شب فاقه گذرانید درگاه حق تعالی صحت و مزید حیات



او میخواستی و اگر دانستی که تیر و عاهدت اجابت رسید و ز دیگر باشارتی بشارت دادی و بنوعی  
 از صدقات امر کردی اما چون مرخص خواجہ حسین مبارک و بیماری پدرش خواجہ فیروز باری دیگر مشهور بود  
 بعد از آنکه اطباء و اقربا از حیات ایشان نومید شده بودند بنابر اخلاصی و علاقه محبتی که با آنحضرت داشتند  
 غایت تصریح و زاری در آستانه مبارک آنحضرت گمان ایشان کردند و چون بعد چنین حال دعا آنحضرت  
 در حق ایشان کارگر آمده بود و همه را معلوم شد بود برای ایضاح قاعده همین مثال اختیار کرده  
 و آنرا آنحضرت طی لعمره میفرمودند که ظهور این نوع که است از کرم حق تعالی بارها از من ازین روشستر بظهور  
 آمده و لیکن چون مصلحت اظهار نمودم و مردم را بران کم شعور است چنانکه روزی در خانه زید صوفی بچپه مرغوب  
 ایشان برسانتیکه جان داده صوفی مذکور فریاد گشتان پیش آمده و ما در آن وقت برای کاری  
 غلبه سیم بودیم و او بدان سبب نیامده بود و بعد از آن میگفت که آن بچپه در حالت نزع بود بدان سبب  
 در میان اهل عیال ماحلتی عجب و بنابران اینجا آمدن نتوانستم حالایی حرکت شد افتاده است  
 غالب جان داده باشد مراد از کفین و تعزیت او بایده شد امید است که در آن فرصت در خدمت مستور  
 باشم و مراد از آنوقت حالت ظهور این تجلی صفت بود و در نهانی زندگانی آن بچپه خواسته شد چون معلوم  
 شد که عاستجاب شد برای بهانه استقامت حال خود آن صوفی را چیزی در دست داده فرمودند که بنور  
 نمرود تو زود برو این دار و در و بطلان بفرمان خدا تعالی صحت خواهد یافت چون صوفی مذکور چنان کرد و حال  
 در قالیه باز یافت بحکمت در آمده بعنایت حق تعالی از آن بیماری تندرستی یافت و آنرا علم و همچنین  
 صاحب کتاب شمایل الاتقیاء در بیان مشالهای تجلی احیا چنان آورده که برادرم خواجہ حماد پیش شیخ ما  
 شیخ برهان الدین عرب قدس سره رفت بحج و پابوس خدمت شیخ فرمود که مراد مراقبه گفتند که از عمر  
 و از عمر مادر و برادران تو دوسه و زبیش مانده است برادرم ازین خبر تحیر گشت از خدمت رفت بحج و  
 پابوس خدمت شیخ فرمودند که بابا امشب حیات تو و حیات والده تو و برادران تو از حق تعالی مرید خواهم  
 و همچنین بچپه کجالت پیش شیخ آورده و بدی که پیش شیخ داشتند شیخ دستار چه خود بر و  
 انداختند آن بچپه زنده شد باذن الله تعالی و اتقوا علم و الهتمن اگر حق تعالی بصفت امانت برسی  
 استجلی شود و همچو بایزید بود قدس سره که بر مرید ابو تراب شعی نظیر کرد آن مرید غرض زنیقتا دو مرد  
 الشیخ انجین عبارت است در شمایل الاتقیاء اما این قصه در کتاب کتور بمجهر چنین آورده که ابو تراب  
 شعی مریدی بود که مرید صاحب جدی عظیم ابو تراب پیوسته جمعی که چنین که توانی ترا بایزید باید  
 دید روزی آن مرید گفت که کسی هر روزی صداره خدای بایزید می بیند چکند ابو تراب گفت  
 که چون تو خدای تعالی پیش خود بینی بقدر خود بینی و چون پیش بایزید بینی بقدر او بینی میان دیدن تو  
 و میان بایزید بسیار فرقت نه در حدیث آمده آن الله سبحانه تعالی عاتقه و لای بکر خاصه یعنی  
 که هر شد امر حق از جهت خلق عموماً و فی هر شد از جهت ابو بکر خاصه این سخن بر دل مرید اثر کرد  
 و گفت برخیز تا برویم هر دو بیامند بمقام در آن زمان که رسیدند شیخ در خانه نبود با ب رفته بود  
 هر دو رفتند سلطان را دیدند که می آمد پوستان در بر و سبوی آب بر دوش و چون مرید را چشم برگوشت



پوستین سلطان افتاد و آهی زد و بر زید و بیضا دو جان داد ابو تراب گفت یا شیخ یک نظر و مرگ فقیر  
 سلطان گفت ای ابو تراب ربهان این جوان سیری بود که هنوز وقت کشف آن نبود در مشا بده گوشه  
 پوستین بایزید آن سربیکار کشف شد و اوطاقت آن نداشت خوش مفارقت کرد زنان مصر و این  
 افتاد که طاقت جمال یوسف نداشتند دست با سیکار قطع کردند و ایشان را خبر نه مصرعه

معتوقه باش عاشقی کار تو نیست

المتن

گفت مردی را بهنگام شب

من طاقت می کنم شب مرده بر بستر شاد است

الشرح آنحضرت بظلمه میفرمودند که مرا پیش ازین مریدی فقیر که خدا بود وقتی او را با خبر خود متا  
 افتاد آن خسرش پیش حاکم برده است تا کننید و باز بسیار خید گری در صد دست او بنوع دیگر شد  
 پس آن فقیر پیش من آمده زار زار میگفت و می گفت من بیچاره ولی کسم و غیر از شما مشفق بر حال خود  
 کسی نمی بینم اگر شما هم حمایتی نمی کنید مرا هلاک خواهند ساخت در آنوقت مرا با مردم شهر آشنایی کم  
 داشت او را گفتم که با یا از روی ظاهر من نیز به کسم و بی مقدارم مراد در دیوان حاکم طاقت حمایت تویت  
 بعد از دو عا چیز می از من طمع مدار و در مهم خود مشغول باش و پناه بخدا ایتالی گیر چون او را بداع کردم  
 بعد از زمانی خسر با خبر پوره او در طلب آمدن من در غضب شده بودم او را تهدید بسیار کردم که تو او را  
 بی کس خیال کن اگر تو از جنای او خود را باز نمی گیری بخواست خدا ایتالی ترا هلاک خواهیم ساخت پس آن  
 کس در آن شب چون در خانه خود رفت و خفت او را مرده از بستر برداشتند چون این خبر بمن رسید  
 مرا یقین شد که این لفظ مخصوصه من او را کارگر آمد و صاحب شمایل الاتقیاء یک نظیر ظهور این تجلی از نیست  
 چنان آورد که سلطان قطب الدین سیر علما الدین علمانی با خدمت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین  
 گفته فرستاد اگر تو در غره ماه بر من به نیست پناهی چنین کنم چون ماه نو دیدند خادم باو گفت و  
 یاد او شیخ فرمود که این گردن بریده خانمان خراب از من چه میخواهد و چه می طلبد وقت نماز خفتن خبر  
 آوردند که سیر قطب الدین بریدند و حرم غارت شد المتن اگر حق تعالی برسد بصفت مرید  
 بکنج کرد چنان بود که عثمان حریرا بود که می گفت که سی سال است که خدا ایتالی بهمان میخواهد که مایه  
 شیخ فرید قدس سره فرمود که بنماد سال است که آنچه حق تعالی فرمود بنده فرید آن کرد عصبه  
 بنده فرید فریاد حق تعالی آن می کند پس اینچند کرامات شیخ مدوح حاصل تواند کرد که تاثیر همین بکنج باشد  
 کذاتی مرصاد البصا و فی شمایل الاتقیاء قوله صلی الله علیه وسلم ان الله رجلا یرضی برضا بهم و یغضب  
 بغضبهم کما یرضون و یغضبون له و قوله تعالی و ماتت کون الا ان یشاء الله یرین حاکم است و فی  
 دستور الجهور سلطان العارفين گفت که شنیده ام که حق تعالی میگوید که هرگاه سالک از خلق برود  
 بمن پیوندد او را حیاتی دهم که در آن مرگ نباشد و ملکی دهم که در آن زوال نباشد و من هم آن  
 خواهیم که او خواهد

المتن



از دعای مستجاب بش به شده بسیار کور

خاصه از کوری بان فتح الله کا چر شد است

الشرح کتاچر زبان کشمیری کیو دشم را گویند و ویرا چون ناگهان کوری عارض شد بسیار کمال  
اعتقادیکه آنحضرت داشت با تکلیف رجوع بدو کرد حق سبحانه و تعالی بپرکت دعای او باز نمیش  
بخشیده و این قصه پیش اجاب و اقربای او روشن است همچنین یکی از اقربای خواجیه فتح الله مذکور را  
کودکی کور شده بود بتضرع و زاری استدعا نموده اتماس کرده کلاه آنحضرت به نیت یمن و تبرک برده  
او را پوشانیدند میان بی با زیادت در قریه نو کو نو زن جلوه صوفی نیز خاصه بدعا آنحضرت از کوری پیش  
بود چنانکه پیش از آن قریه مشهور است و همچنین در حق چند دیگر نیز معلوم این قضیه بود لیکن از جهت  
خوف اطناب بس آن باب کرده بود +

از دعای اویسی تلاش میشد با نوا

یکدعا اظهر بدولت رینه نو نر شد است

اهل دولت گشته صحت یافته از سرخ باد  
پیش از تائب چو عقیدی رینه عسر شد است

صوت قرآن خواندنش هر چار سید و پیر باد

دیو بگریزنده دل رزنده چون عرعر شد است

الشرح عرعر درختی است که اکثر لرزنده میباشد در این بیت اشارت است باینکه بعضی مجانیان دیوان  
نیز سمیت آنحضرت بهوش آمدند و از دیو خلاصی یافتند آنحضرت فرمودند که هر جا یکدعا میگیریم چیزی  
از وظایف میخوانیم دیوانی که ساکن اینجا میباشد بجز سیدی لرزنده و بجز با دی که لرزنده و نیز میفرمودند که  
این خصوصیت ما را از دو جهت است یکی آنکه اکثر وظایف ما از سور قرآنی است که ما را از کثرت موابت  
باریافت باز شده است تا حدیکه کشف بعضی خاصیت آن شد و یکی از خاصیت قرآن دفع دیوان است  
چنانکه مشهور است + مصرعه

مصرعه

دیو بگریز از ان قوم که قرآن خوانند +

دیگر بدان سبب که حضرت محمد صلی الله علیه و آله را قدس سره که پیشوای سلسله است روح سلیمان پیغمبر علیه السلام  
خلافت داده است چنان که بدان اشارتی رفت پس او را تا بعین مقبرین او را دیو پری دست تصرف  
نموانند رسانید بلکه خدمت و فرمان برداری می کنند +

المتن

پیش ازین در چند جا دیو و بت بتخانه بود

این دم ازین قدوشن مسجد و منبر شد است

الشرح یکی از ان جاییها در قریه نادری در کجانی دو چشمه بودند و در میان آن درخت سیدی  
کفره مردم آنجانی را خدمت داشتند رسوم کفره صرعی میشدند زیرا که آنجا دیوانی چند کافر بی باک  
مقام گرفته بودند و مرد را در غرو انداخته بکشتی که اگر کسی از وقت غروب باز تا طلوع آفتاب از آنجا گذشتی  
اکثر چنان بود که آفت زده شدی تا دعوتی بفرموده دیوان بر وفق رسم کفره بر آن چشمه ها نکر دی



پیشتر پس چون قدم مبارک آنحضرت در آن قریه رسید آن دیوان از تریل آنحضرت فریاد کنان  
 مگر خجسته آنحضرت در آن قریه چند گاه اقامت کرده آن جا را با صفا ساخت و آن چشمه را پاک کرده  
 نهادن و مانده چنانکه کسی استاده غسل میتواند کرد آب آن چشمه با طیفناست در مزاج گوارنده در  
 زمستان گرم و در تابستان سرد و در میان آن دو چشمه درخت را برداشته مسجدی بنا کرد که اکثر بزرگان  
 خود در آن کار میکردند و مردمان با اخلاص و در آنجا رغبت میدادند پس ببرکت آنحضرت صوفیان صاحب  
 واقعه در آنجا واقعات خوب میسیدیدند و عبادت در آن مسجد و غسل در آن چشمه به نیت ترک غنیمت میبردند  
 بعد چند گاه در آنجا چندی از صلحای جن سکونت گرفتند پس در خانه های حوالی آن مسجد اگر کسی خمر در آورد  
 یا امری غیر مشروع کردی اکثر چنان بود که او را آفت کرده ایدامیرسانیدند و زبان همان آفت زده گویا  
 شد تبویه و متابعت شیخ مدوح و ضیافت مصطفیان مسجد ترغیب میکردند پس از چند سال آنحضرت  
 را از جهت کثرت جماعت که ساخته بنای نو فرمودند و برای خطبه جمعه منبر کردند فقیر نیز ایام  
 اتمام آن بخدمت مشغول شده بودم بر سبیل تهنیت مبنی چند مودی تاریخ آن بنا عرض کردم پس  
 بفرموده آنحضرت بهرام صوفی در و در آن ابیات بر بالای در بر تخته نقش کا دید مانده است آن ابیات  
 این است + تاریخ

حضرت شیخ حمزه در شمشیر  
 در دی از مهستان پیر کبیر  
 مخلص معتقد غریب فقیر  
 مسجدی بابرکت بادای پیر

مسجدی کرد بنا از سر شوق  
 شد مجرب بعبادت و برکات  
 هم دین کار بخدمت بودم  
 گفت تاریخ این بنای شریف

ایضا در قریه کر چشمه بود سیمه ناگ نام از آبادانی دور و در آن دیوی پُر مکر و غرور مقام کرده بودم در آن  
 نیز مردم از گذشته گاه و بیگاه می ترسیدند و مردم کفره از انواع رسوم کفر بجای آورده و عالا بنین  
 قدوم مبارکش آن دیو دور شدند و در حوالی آن از مسلمانان دمی همور شد و مسجدی بنا کرده در آنجا  
 نیز ادای نماز جمعه میکنند و دیگر در قریه اُهنه گام درختی بود که از آن کفره پرستش میکردند و چون آنحضرت  
 در آنجا شرف قدوم از زانی داشتند آن درخت کفر را از اصل بریدند در آن موضع طرح مسجد ساختند  
 بعد از آن اهل خیرات آن مسجد را با تمام رسانیدند و ایضا در میان کو قریه آره گام شنگه یال نام  
 بنایی است نظر گاه در آنجا چند درختی و چشمه خوشگوار است و بر آن چشمه مردم کفره بنه است  
 کلانی تراشیده مانده بدان بُت و بدان چشمه پرستش میکردند بنام شیاطین آنجا کوفه ها می کشند  
 چون گذر آنحضرت بدانجا افتاد آن بُت کلان را با عانت چند مرید غلطانیده ازان کوه فرو انداختند  
 بعد ازان وقتی که متصرف آن قریات مرید کثیر الاخلاص مولانا عبد القادر شد و برافروختند تا آنجا مسجد  
 بنا کرد و کافران قریه را تهدید ببلع نمودند و ضمانت گرفت که من بعد برین چشمه ترک رسوم کفر کنند و در ثانی  
 آن بنا روزی آنحضرت بابرکت جمعی از مردمان خود گرفته در آنجا تشریف بردند و بدست مبارک خود  
 کار فرموده صفا کردند آن مسجد هم به نیت مسجد راست ساختند فقیر نیز در آن کار بقدر قوت خود مشغول



مردم و ایضا در قریه آقام گوشه بود در دامن کوه اسبنا گذرگاه جبال غیب صلیحای جن بسی  
بود و بنیان صاحب اقدار انجاء عیال بیات میدند و آنحضرت در آنجا نیز چندگاه اقامت فرمودند مسجدی  
و انعام بنا کردند که این فقیر بیات از بهر تاریخ آن مسجد گفته بودم و تاریخ

مسجدی ساخت در دهه آقام  
هم عبادتگاه جبال الغیب  
کرده طواف این دو کعبه بجا  
بنده خاکی که از سیر اخلاص  
گفت تاریخ این عبادتگاه

شیخ حمزه کو شیع شیخان است  
هم مطاف ملائیک و جانت  
هر فردی که اهل عرفان است  
حضرت شیخ را شناخو انست  
کعبه ثانی مریدان است

آن فتاوی فیروزشاهی قال انبی صلی الله علیه و سلم من بنی مسجد الله تعالی مقدار الحصة بنی الله  
و بنی الله یعنی هر که برای خدا بنا کند مسجدی مقدار اشیا و گنجشک آن و خدای تعالی برای او قصری در بهشت  
و بنی الله ایضا طهوظ حضرت محمد و بنیان قال انبی صلی الله علیه و سلم ائتی المسجد یوم القیامة کسفن  
و بنی الله ایضا قوت سها مهابت یا قوت الاحمر و جالها من لیل و الایض لاجلها ملائیک الرحمن  
بنی الله علی رؤسها المودون علی ارجائها و البانی فی وسطها و سایر المومنون الذین یصلون فیها علی حوالی  
بنی الله یرون علی الصراط کالبرق الخ طفت معنی حدیث پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودند چنان باشد که آورده  
شوند مسجد ای دنیا بر روز عقی در صحرائی قیامت چون کشتی با ازیر ساخته مکتل بدو و یا قوت بملک ای  
مسجد از قوت سرخ باشند و ریشه های مساجد از مرادید سپید باشند و کشتیان مساجد فرشتگان  
رنگ باشند و امامان مساجد بر کشتی و مودونان مساجد بکنار و بنا کنند و میان آن کشتی  
و مومنان که در آن نماز گذارند حوالی بنا کنند مسجد باشند بگذرند سوار شوند در کشتی نوز بریل  
سوار شوند بر قو درخشان و قطب العالم و امت بر کات و درین محل فرمودند که هر مومنی که بعد در آمدن نماز  
در مسجد بجهت نماز گزاردن در مسجدی مقامی دیگر برود و فرمای قیامت آن حمید مومنان بیارند در  
روز آن کشتی محکم به بندند و در زمین محشر بگردانند هفت اعضا و استخوانهای ایشان شعلید شوند و آل  
ایم از قطب العالم که چون جماعت در مسجد محمد جمع نشد باشند مومنی طلب مسجدی دیگر کنایه  
بجای مسجودند که تنها نماز گزاردن در مسجد خود برابر است بجماعت در مسجد دیگر و الحق

به شده مصروع همه انعام بر برکات او

چند جزئیات بشمارم که بر دفتر شد است

مصرع صاحب باد صرغ که آنرا مرگی گویند و فقط چند اینجا برای تکثیر است و همچنین  
برکت آنحضرت چند کس از بلای بمسی خلاص یافتند و چند یار مردی بسته نیز کشوده و چند عقیده یارند  
شدند و ترک انظار نام این جماعت که اکثر ایشان زنده اند بملاحظه کرامت طبع ایشان ترک  
کرده شد و لیکن بعضی مخلصان را معلوم است و الحق



یافته هر کس بقدر محبت از وی هر چه بخت  
قبیل حاجات اگر میخواهد آید

الشرح اجدد یعنی لایق تر اسم تعقیل است من الجدید شایع است و در کلام عرب قبله آن را  
گویند که روی بسوی آن آرند در اوقات نماز و دعا و حاجت و وجه تسمیه کعبه قبله همین است  
یعنی هر کس از آن قبله حاجات که محل استجاب است دعوات است بقدر محبت و متابعت حال آنچه باطل  
طلب کرد و بغایت حق تعالی یافت زیرا که حق تعالی از محبت که امت آن بنده خود دعای او را در حق  
ایشان رد نکرد پس هر که عافیت از بلا بخت یافت و هر که مراد او حصول مرادات دنیوی بود و حاجت  
گشت و آن کس را که مقصود ثواب اخروی و ترقی در درجات سلوک بود آن نیز بحصول پیوست چون  
بیت آمین و مشیر گزینی است که مناسب مفهوم این مصراع است پهلوی این بیت ذکر کرد  
می شود

از طوافش یافته چون بنده بشر حاجیان

کعبه صدق و صفایش از خوانم او لیترشداست

الشرح البشیر و البشور و البشیر مردگان دادن فی لبالباب ریشه در میان حج و آن دو نوع بود  
است یکی قصه دوست چنانچه در ظاهر کعبه است قبیل خلق در باطن کعبه الیت منظور نظر حق و آن  
دل است اگر کعبه کل محل طواف خلایق است کعبه دل مطاف الطاف خالق است آن مقصد و قائل  
و این مهبط انوار کجاست و اینجا خداوند خانه و حضرت مولانا قدس سره الاعلی میفرماید +

مریعی ای قوم کج رفتی کجا بید کجا بید

صد بار از آن راه بد آنجا نرفتید

مشوقه هم اینجا است بیایید بیایید  
یکبار از آن راه بدین خانه در آید

ای درویش حج خانه خلیل آسان است اما حج خانه حرم جلیل کار مردان است و کل عمل مجال +

مثنوی حج زیارت کردن خانه بود

کعبه را که هر دمی عزیزی فزود

فضل آن مسجد ز خاک و شن نیست

بر در این خانه گستاخی ز حیثیت

جایان تعظیم مسجد می کنند

آن مجاز است این حقیقت بخیران

مسجدی کا نذر درون اولیات

صورتی کو فخر و عالی بود

آنخواجہ احمد رتدس سره تفکر دهند که بعضی گفته اند که بیت الله حرم دل است از بنده مومن بعضی گفته

که دل عارف است که غیر حق سبحانه حرام است در وی گذرد قال النبی صلی الله علیه و سلم یقول حدیث

قدسی من الله تعالی من مشی الی فقیر لیزوره کتب الله تعالی الف الف حجة مقبولة مقبولة مقبولة +



حکایت طواف کردن سلطان العارفين گرد حريم مرودي که دلش کعبه حقيقي بود  
کربلای مومنين بيت الله + منظوم

سوی مکّه شمع است بایزید  
او بر شهری که رفتی از نخست  
بایزید اندر سفر خستی بس  
دید پیری با قد همچون جلال  
پیش او نشست میسر سید حال  
گفت عزم تو کجا ای بایزید  
گفت عزم کعبه دارم از پیکه  
گفت دارم از درم نقره دوست  
گفت طوفی کن بگردم بهفت بار  
وان درم پایش من نه ای جواد  
عمره کردی عمر بانی یا فتی  
حق آن حقیقه جانت دیده است  
کعبه هر چندی که خانه بر اوست  
تا مگرد آن خانه را در وی زلفت  
چون مرادیدی خدا را دیده  
خدمت من طاعت و حمد خداست  
چشم نیکو باز کن در من بنگر

از برای حج و عمره می دودید  
مرعزیزان را گردی باز خست  
تا بیا بد خضر وقت خود کس  
دید در وی قدر و گفتار رجال  
یا نقش در پیش هم صاحب عیال  
رخت غربت تا کجا خواهی کشید  
گفت من با خود چه داری زاده  
تک سینه سخت بر گوشه روی است  
وان نکوتر از طواف حج شمار  
وان که حج کردی حاصل شد مراد  
صاف گشتی بر صفا بشتا فتی  
که مرا بر بیت خود بگزیده است  
این دل من نیز خانه سیرا دست  
وان درین خانه بجز آن حی زلفت  
گرد کعبه صدق بر گردیده  
تا نه پنداری که حق از من جداست  
تا به بینی نوز حق اندر بشیر

شعری کلام مقصود از آوردن این کلام آنست که در آن ایام آنحضرت بابرکت دام برکات و در قریه آمدم  
ساکن شد بود فقیر و زنی این بیان را مطلقا کرده در خاطر من چنان افتاد که هیچ شک نیست  
که این شیخ مانیر صاحب دل و مظهر احوال سنی است و چون شیخ بایزید قدس سره بفرموده آن صاحب دل  
تألیف طواف کرده همان طواف و حساب طواف دل نموده و در طواف دل فضیلت بسیار شهور است  
پس مناسب آنست که من نیز این بزرگ را طوافی کرده و از آن برکتی گیرم و لیکن از وقار آنحضرت ترسیم  
رنگی بر آنجا نه توانستم آورد و منتظر آن بودم که اگر وقتی تنها ایشا زاده خواب یا بم مرابین دولت  
شرف توافم شد اما در آن ایام خدمتی از ممبر کلوخ استنجا آوردن و آب وضو حاضر کردن و مدد در  
نسل دادن در عهده فقیر بود و در شبی نورانی چون آنحضرت در ساعت متبرکه که تهجد برای تجدید وضو از عین  
خود قدم بردون نهادند فقیر بر اسم خدمت خود قیام نمودم و چون آنحضرت در همان خانه در آمده با انواع  
بهدات مشغول شدند فقیر را در خاطر افتاد که تا خیر آن خطره غیر حیثیت تا یافتن وقتی کیفیت مذکوره  
بسیار نماید حالا وقت رحمت است و نصرت غنیمت پس همین خانه را که محیط آنحضرت است طوافی کنم امید



که در حساب طواف ایشان محسوب خواهم شد پس فی الحال غسل به نیت احرام کردم و جامه پوشیده سر و پا  
برپهنه کرده در طواف خانه با خلوص تمام مشغول شدم چون شش طایفه گشتم ناگاه چند دهقانی بتقریب محافطت  
نخله که در حوالی آن خانه داشتند پیداشدند و ما بتاب نشوین بود از خوف اطلاع ایشان برین حالت باز ایستادیم  
و در گوشه رفته بنهار تهمید و او را در موقوفه مشغول شدم تا چون صبح دید آن آفتاب هدایت ازان برج  
عبادت طالع شد در طلب جماعت مسجد روان شدند فقیر را در آشنای اه ملاقات کرده فرمودند که کن  
در بیوقت پیر می کشیف التکیه با وقار تمام دیدم که اشارت بسوی تو کرد می گفت که اگر این مرید شما درین نوع  
خدمت مشغول باشد ثوابی که خوابه خمس الدین و برادرش از حج حاصل است او را ازینجا حاصل میشود و خدمت  
خواجه مذکور که استخوان بود و برادرش که هر دو مصاحبان شیخ بودند در آن آوان بزیارت کعبه معظمه هم  
رفته بودند پس فقیر دانستم که این بشارت بخصوصیت ثواب حج منجی از قبولیت آن طواف است بعد  
از آن وقتی بر آنحضرت صریحاً بهم عرض کردم که در آن شب فقیر اینطور کاری کرده بودم غالباً آن بشارت  
سبب آن خواب بود پس آنحضرت نیز بواسطه شفقت روشن کرده فرمودند که بلی و تمسک تو بطواف ما  
مشغول بودی حق تعالی آن حال بمن چنان روشن کرد که آن دیوار خانه مسیح مانع نبود گویا که گرد من میوه  
می گشتی و نیز کسی مرا آگاهانیده ازان حال ترا آفرین کنان بمن گفت که برین اعتقاد این مخلص دعا  
کن او را پس من ترا چنان دعا کردم که خداوند اجزای چنین اعتقاد و دادن لایق جناب است پس بعینیت  
خود او را ثواب جزیل عطا می فرماید از آنی دارد برین عقیده پسندیده و حسن عمل تا آخر عمرش استقامت  
کر است فرمای بتمک و کمال که مکاتپس فقیر بعد شنیدن آن تبشیر از ادای شکر آن عاجز شده این  
بشارت را به نیت تحمید و نعت در قلم آوردم فی دستور المجهور شیخ ابواسحاق زردی کج میرفت بزیارت  
بایزید قدس سره آمد و خدمت شیخ را دریافت و آنچه امر او بود از لطایف اسرار و اخبار استماع کرد  
بوقت رفتن ابو موسی خادم را گفت که این زیارت که من کردم شبست حج پیاده مقبول ندیم از آنکه  
ثواب حج را بنهایت باشد و این را بنهایت نیست این تفصیل شیخ ابواسحق بنا بر آن است که درین  
زیارت نظر او بر دل سلطان بایزید بوده بصورت آب گل و مس باغی

گر حق طلبی و بگذری از باطل  
تا بتوانی زیارت دلها کن

آیضا

بگرد کعبه گل هر کجا که دست نهی  
چون نیک در رنگی سنگ گل بخت آید

بگرد کعبه دلهای مینوایان گرد  
که هر کجا که نهی پای دل بدست آید

و در کتاب جنة الفردوس در باب آداب زیارت قیوم آورده است اگر بنده صالح سینه را گرد قبر او  
طواف کند و سلام گوید ثواب حج یا بد قال النبی صلی الله علیه و سلم قلب المؤمن افضل من الکعبة لان  
الکعبة بنار النخیل و القلب بنار الجلیل

المتن



این شد از انفا س اولی آنکه تعویذی نوشت

دایما کتاب تعویذات را اندر شد است

الشرح یعنی دفع این بلیات همه بحسن انفا س مقبوله آنحضرت شد بی احتیاج بنوشتن تعویذات  
تا معلوم گردد که این همه که امت صرف آنحضرت است نه خاصیت اسمی یا آیتی یا تاثیر نقشی یا شکلی  
و کتاب جمع کاتب اندر بیکم کند یعنی اکثر تعویذ نویسا از الصیحت و بهم میگردند و میفرمودند که  
من در اوایل در باب تعویذات مهارت تمام داشتم و نسخ آن بسیار جمع کرده بودم و تاثیرات آن در چند  
تجربه نمودم تا ناگاه وقتی در واقعه اشرار منج آن شد و تهدید بکشتن شدیده آمد پس ترک آن کردم و  
از روی غیرت آن مجموعه تعویذات را در آب انداختم تا دیگری بدین عمل نکند و من این عمل بچند وجه برپا  
نمودم یکی آنکه آیات قرآن و اسماء الهیه بپاران دادن که اکثر ایشان باجماعت و حدیث و پلیدی باشند  
بزه ایست ظاهر بعد از آن اکثر چنان باشد که ایشان بعد از احتیاج بدان آنرا بی پروائی کنند ناگاه  
در زیر اقدام آید و بدان سبب هر دو فریق آثم شوند ایضا کسیکه تعویذ می نویسد اکثر اهتمام او صحت آن  
بیمار باشد اگر چه حکمت خدای دران بیماری و تشدید و تشدید شومیت جریمه صادره اند پس او بدین  
اهتمام معارض حکیم خداست یعنی شود پس اگر آن بیمار صحت یافت تعویذ و سبب را شهرتی شود و برپا و شمع  
عجب که از اخلاقی و سبب آن داخل یا بدو اگر سبب غایت شرعی آنکس باشد تعویذ و سبب در دنیا  
شمرنده شود و کاره قضای کردگار گردد و انکار بر خاصیت است و بر تاثیرات اسماء الهیه پدید آید که آن  
اکثر است نحو یا تمدن ذلک و آن مردم نیز بر تعویذ و برودی بی اخلاص شوند و اگر او مقتدای ایشان باشد  
ایشان از سبب اخلاصی از برکت او محروم مانند دیگر چون درین باب شهرت شود و خلایق از هر گونه گناهی  
صحت ایشان در شرع نیابتی کرد و جوع کنند پس اگر تفرقه گد میان صالح و طالح این جماعت غلطه خصم او  
شد و رخصه و ایدای او در دنیا شوند پس چون چندین ف و در تعویذ دانست ننویسند اگر چه بعضی  
علما ظاهر در نقوی آن لا باس نوشته اند اما نقوی آن است که نویسند و در مانده با بر قضیه حدیث مشهور  
الصدقة تروى البلاء امر بصدقه کند و بر مقتضای خیر البشر صلی الله علیه و سلم لایروى القضاء الا الدعاء ترغیب  
بر دعا و استغفار کنند اما اگر کسی خصوصیتی باشد از برای او در نهانی دعا کنند که بسبب دعا انفا  
لغایب سریع الاجابة امید است که قبول افتد و احتمال عروضا اینهمه و بنا شد الله اعلم و المتن

این همیشه دلی صدنگ میدارد ازین

گوید او قائم خدا یا در چه منتشر شد است

اینقدر صاحب غرضهای رزید است چرا

طایبان الله پس عالی بهم اندر شد است

الشرح منتشر را کنده شد و افشاده و رنجیده شده اسم مفعول است اذ انشأه که معنی آتش  
زنی بود و لیکن اینجا تخرید کرده است محتملست رزید تا کسی و فرومایه صفت صاحب غرضهاست اندر او  
یعنی کتب معلوم باد که علو الهیته من الایمان حدیثی صحیح است و ان الله یحب الیهم و یفیض علیهم



قولی مقبول صریحت و گویا درین بیت بدین دو کلمه تلخیص است فقد تبر بالانصاف + المتن  
 ناخوش آید صحبتش زانزو که اخوان الزمان  
 مقصر من یا عیب من یا منکر انکر شد است

الشرح انگر ناخوشتر چنانکه در قرآن مجید آمده است آن انکر الاصوات لصوت الخیر یعنی ناخوشی  
 صحبت خلق اکثر اوقات اورا از برای آنکه بیشتر برادران اینوقت اهل صحبت نیستند چنانکه در مصراع  
 دوم بیان اهل آن صحبت کرده آید کذا فی العوارف فالقوم کیرمون خدمته الاعیار و یا بون منی لطمه ایضا  
 فان من لا یحب طریقهم ربما استضر بالنظر الیهم اکثر مما یتوقع فانهم بشر و یتد منهم امور بمقتضی طبع البشر  
 و ینکر بالخیر تقف علیه بقاصد هم فیکون اباهم موطئ الشفقة علی الخلق لا من طریق التفرع والترفع علی احد  
 من المسلمین فی مقامات خواجہ بہار الدین نقش بند قدس سرہ اعتراض بر اہل اللہ مبارک نیست انچہ برایشان  
 می گذرانند مبنی بر حکمت است آنرا عرضہ قدح و طعن ساختن بغایت محل خطر است حضرت خواجہ ما قدس سرہ می  
 فرمودند کہ ہر سو دایم کہ نسبت باین طایفہ کردہ میشود آنرا تدبیری است الا اعتراض بر ایشان کہ بی تدبیر است  
 از برای آنکہ ایشان عذر نخواہن میدانند اگر عذر خواہند از ایشان در گذرانند اما صاحب اعتراض از خیر و برکت  
 ایشان بی بہرہ ماند و ہم حضرت ایشان میفرمودند کہ در صحبت اولیا تمکین محافظت احوال خود نمودن بغایت  
 دشوار است او آنکہ سلطان ولایت ایشان بر ایشان استولی است کسی صفت و حال ایشان را بخود راہ دہند  
 نمی توانست نشست اگر ازین کس نیست ایشان در خاطر یا در ظاہر چیزی گذرد خطر عظیم دارد مثل این بموجب آن است  
 کہ در خاکستر چنان است در حکمت صلح مکہ در آیت و لولا رجا لثومنون و لئلا یؤمنوا لک لم یظفوا کم  
 فتصیبکم منہ معرفۃ بغیر علم اشارت باین معنی است فی تمایل الاتقیاء قول صاحب ترجمہ قشیری صحبت بر سر  
 قسم است صحبت زبردستان و آن خدمت کردن بود و ترک اعتراض کردن بود بر ایشان و صحبت زبردستان  
 آن رحمت و شفقت کردن بود بر ایشان و تنبیه و نصیحت بود و در باب ایشان و صحبت کفا و امثال است  
 و این اشارہ و اتفاق یکدیگر باشد و عیوب مصاحبان پوشیدن است و تحمل جفا می ایشان کردن است و بدگفتن ہا  
 بتاویل بردن فی رسالہ خواجہ عبدالقادر صمدی صحبت با کسی شاید کہ ہرچہ آید از اللہ داند از تو و چون  
 اینقدر داند از تو نبرد ہر کہ بہتر قبول و عیب رد کند صحبت را نشاید و فی العوارف کسل ابو حفص عن  
 آداب الفقراء فی الصحبہ فقال حفظ حرّات المشایخ و حسن العشرة مع الاخوان و النصیحة للاصاغر و ترک  
 صحبت من سیر فی طبقہم و ملازمة الاشرار و مجاہدۃ الاذکار و المعاونۃ فی الامر الدین پوشیدہ نمائند کہ معیضات  
 و عیب چسبان اینوقت از صحبت مشایخ محققین متابعت بمنافقان عصر اول دارند و مریدان ہوا  
 با مومنان صادقان آن عصر چنانکہ آورده اند کہ چون پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ خواندی و منافقان را  
 عیب کردی جمعی از اہل نفاق بیرون آمدہ در سجہ بطریق استہزا از علما و صحابہ میپرسیدند کہ این مرد  
 حالی چہ گفت حق سبحانہ و تعالی از حال ایشان خبر میدہد و منہم من یتبع الیک بعضہ از ایشان  
 یعنی منافقان آنہا اند کہ گوش فرا میدارند بسوی خطبہ تو در روز جمعہ و غیر آن حتی اذ آخر خواہن عندک  
 قالوا اللہ بن او تو العالم تا چون بیرون روند از نزدیک تو گویند مرا ترا کہ و نشی داده شد و انداز صحابہ



چون عبد الله مسعود و ابو الدرداء و امثال ایشان را تا اقبال آنجا چه گفت اکنون یعنی ما بنم نیکم سخن اورا و این بر وجه سخریه می گفتند و آنکس الذین طبع الله علی قلوبهم و ابصروا ابصارهم آن گروه آمانند که حکیم ازل مهربانده است خدا تعالی بر دلهای ایشان بنفاق و شک در پی رنستند موی نفس خود را بجهت آن تنهاون می کنند کلام سیدنا محمد علیه الصلوٰة و السلام و الذین اهتموا زادهم دینی و انهم تقو بنهم و آنان که راه یافته اند یعنی مومنان زیاده میکرد و اندک استماع سخن پیغمبر ایشان را بصیرت و تقوی و میباید ایشان را آنچه مد کنند در از دین و تقوی و دوام آن بر آن کذانی تفسیر لکاشف

گر بود مخلص غرض آن لوده طالب ابو الهوس

گوید اکثر این زمان گنای اولیتر شد است

المتن

الشرح یعنی میفرماید اگر کسی از زایران باشد محترض و عیب چنین و منکر نباشد بلکه اخلاص حقیقت ما داشته باشد پس زیارت و صحبت او هم خالی از آرایش غرضی از اغراض دنیوی نباشد مانند دعا خوانستن از برای حصول اسباب دنیا و کثرت آن یا برای سلامتی تن و زن و فرزندان یا دفع علقی و مرضی مومن یا شفاعت در بعضی پیش حاکمی مانند این که همه صنایع کنند سرایه اوقاتند و ایشان نیز نا امان صحبت اند چنانکه در عوارف آورده است و من آدابهم ترک صحبة من بهشی من فضول الدینا کما قال الله تعالی فاعرض عن من تولی عن ذکرنا و لم یرد الا الحیوة الدنیا و در رساله قشیری مذکور است قال الجنید کل محبة کانت لغرض زالت ملک المحبة و اگر کسی خالی از این اغراض باشد و میگوید که من طالب حقم و غرض من تعلیم آداب طریقت است و چون در بیشتری از جهت طبع ابو الهوس است ایشان عاقبت عدم استقامت معاینه گشته آماش را الله در صحبت و تربیت نیز نفع معتقد چه نمی نماید پس حکیم حدیث است سلامة فی الوحدة تنها بودن اگر چه در هر وقت بهتر بود اما در چنین زمان فتن و احب تر می نماید چنانچه حجة الاسلام و کتاب مہناج العابدین آورده که عبد الله بن عمر گفته است که در نزد یک رسول الله علیه السلام بودم که ذکر فتنه کرد و فرمود که چون به بینی که مردمان را از عهد های خود گذشتند و امانت باران خیانت کردند گفتیم چکنم در آن زمان ای رسول خدا ای جلیانی الله قدر آن گفت لازم گیر خانه خود را و نگهدار زبان خود را بگیر آنچه دانی و ترک کن آنچه ندانی بر تو باد بکار خود و ترک گرفتار دیگر در خیر است که رسول فرموده است که آن روز های حرج است گفتند یا رسول الله روز های حرج چه باشد گفت روزی است که مردم از منشیین خود امین نباشند و آنرا ابن مسعود در خبر دیگر روا کرده اند که رسول علیه السلام گفت مر عارث عمیر را اگر عمر دراز داده شوی زمانی خواهد آمد مدبر تو که بسیار باشند در آن زمان خطیبان و اندک باشند عاملان و بسیار باشند سایلان و اندک باشند دینداران و آن زمان موانعند علم باشند گفتیم کی باشد آن روز گفت آن روز که نمازها فوت کنند و رشت قبول کنند و دین را تمبایع اندک از دنیا بفرستند و وید بخش ای نیکبخت از آن زمان دور باش میگویم جمیع آنچه در این اخبار روایت کرده اند بچشم خود دیدی در زمان خود و اهل خود پس نیکو نظر کن که ترا چه باید کرد و از جز این سلف صالح عنوان الله علیهم جمعین اجماع کردند بر دور بودن از زمانه خویش و اهل آن



و عزت کرده اند و عزت امر کرده اند و درین هیچ شک نیست که ایشان داناتر و بیناتر بودند  
و زمانه بعد ایشان بهتر شد است تها تر شده است آنکه در وقت ایشان یوسف اسباط  
گفت که شنیدم که سفیان ثوری میگفتند بخدا نیکه جزوی خدای دیگر نیست عز و مت حلا اشد زین  
زمانه اما میگویم که من اگر عز و مت حلال شد در زمان سفیان ثوری و در زمان ما واجب فریضه گشت  
و روایت کرده اند از سفیان ثوری که نوشته اند سومی عباد خواص که بدانکه تو در زمانه آسمی که اصحاب  
رسول پناه می جستند از آنکه آن زمان را دریا بند و ایشان را علمی بود که ما نیست پس چگونه باشد حال ما  
درین زمان موجود شدن و باندگی صبر و اندکی یاری و پندرگان و بسیاری من و مردمان و غیر  
خطاب رحنی القدره در باب عزت گفته که عزت راحت از پهنشینان بد سفیان عینیه گفت مر  
سفیان ثوری را گفتیم که مرا وصیتی کن گفت که معرفت با مردمان کم کن گفتیم نه آنکه در خبر است که معرفت  
با مردمان بسیار کنید که هر مومنی را شفاعتی است روز قیامت گفت نه پس ندارم که وقتی که  
گمراهی تو رسید مرا کسیکه با معرفت داشتی گفتیم آری پس بعد از وفاتش خواب دیدم  
باصحاب گفتیم مرا وصیتی کن گفت معرفت با مردمان کمتر کن که خلاص از ایشان دشوار است و فضیل عیاض  
گفته است که این زمانه ایست که باز انگهدارند و نیکو نگه باید داشت و در حالی پنهان باید بود دل را  
علاج باید کرد و او دطانی رحمة الله علیه گفته که روزه گیر در دنیا و اخلا رکن در آخرت و بگریز از مردمان  
همچنان که از شیر و ذب و تعبیده گفته است که هیچ حکمی را ندیدم مگر آنکه مرا وصیت کرد اگر دوست  
داری ترا کسی شناسد بد آنکه نزد خدایتعالی کار است اما خصلت دوم که موجب عزت است آن است  
که مردمان باطل کنند ترا آنچه از عبادت حاصل آمده بسبب آنکه پیش آید از قبل ایشان از ریا و ترن  
راست گفت یکی معاذی را زنی که دیدن مردمان میساط ریاست و زاهدان گذشته همه ترسیدند  
ازین معنی و بگفتی ملاقات و زیارت یکدیگر گرفته و روایت کرده اند که حرم بن حبان مرأوسین  
قرنی را گفت ای اوسیس بیایم تا یکجا باشیم و ملاقات یکدیگر کنیم اوسیس گفت دعا غیبت بهتر از ملاقا  
است او آنکه در زیارت و ملاقات هم ریا و ترن است و مرسلیمان خواص را گفته اند که برهم  
او هم آمده است چرا زیارت او رفتی گفت با شیطان ملاقات کنم دوست تر دارم که با او این سخن را  
از و عجب پنداشتند گفت که چون من ایراتیم او هم ریا بینیم ریا کنیم و شیطان را بینیم از و پر بینیم  
و شیخ من بایکی از عارفان ملاقات کرد در مجلس دراز نشستند و در آخر مجلس چون دعا کردند و  
بخاستند شیخ من گفت نه پندارم که مجلسی امیدوار تر ازین مجلس گذشته بودم عارفان گفت  
اما نه پندارم که مجلسی ازین خالص تر که نشسته بودم نه آنکه توا حافیت و علوم غریبه یاد میکردیش  
من اظهار میکردی و من نیز همچنان پس در میان ما بیا افتاد ازین سخن شیخ بسیار بگریست تا آنکه  
بیهوش شد افتاد ازین است حال از بد و ریاضت در ملاقات پس چگونه باشد حال اهل رغبت  
بطاعت بلکه حال اهل شریکهاالت زمانه بگلی باطل شده است و مردمان بگلی تها شده و ترا بجای  
از عبادت باز دارند که اصلا نتوانی که عبادت کنی و اگر چیزی کرده باشی بر تو باطل کنند پس واجب است



بر تو عزت گزیدن جدا شدن از مردمان و پناه طلبیدن از خدای تعالی از تهاجمی این زمانه و از  
 اهل او آتد الی قضا بقضه و رحمته سوال اگر گویی چیست حکم عزت و جدا شدن حالانکه این کار  
 واجب است جواب بد آنکه درین کار مردمان بر دو نوعند یکی آنکه مردی است که خلق را اصلا بدو حاجت  
 نیست به بیان علمی و علمی پس نمیروید آن خلاص یا بد که از مردمان بکلی جدا شود و اصلا منی لطفت نکند مگر در  
 در جماعت و یا عیدین حج و مجلس عالم نافع و یا حاجات لایذیه و خود را پنهان دارد و از مردم جدا  
 ندارد کسی شناسد و نه او کسی را شناسد اما اگر خواهد که مردی از مردمان بکلی قطع کند و اصلا درین دنیا برای جمیع  
 جماعت غیر آن اختلاط نکند بسبب مصلحتیکه در آن می بیند و نیست او را اگر آنکه یکی از دو کار بکند یا آنکه  
 عانی رود و ساکن شود جاییکه بر وجه جماعت و اجتناب باشد چنانکه کوه یا جزیره یا غیر آن باشد که  
 بسبب این است امر عابدان را که از مردمان دور افتد و در مثل این مواضع سکونت کرده و یا آنکه حقیقت بداند  
 منفردی که او را از منی لطفت مردمان حاصل خواهد شد بسبب حضور و جمیع جماعت انهم بیشتر از ثوابی است  
 که در جمیع جماعت حاصل خواهد شد پس چون انهم بیشتر باشد از ثواب هر آینه او را زیاده باشد که ترک  
 جمیع جماعت گیرد و در یک دیدم یکی از مشایخ کبار که از اهل علم بود در مسجد حرام برای جمیع جماعت حاضر می  
 و پنج ماهی نداشت من در آن روز مستقامت این معنی از وی پرسیدم گفت ای که بهیست منی لطفت  
 مردمان حاصل می شود بیشتر از ثوابی است که از جمیع جماعت حاصل می آید گفت منی لطفت حاصل ثواب و راست که عدد  
 دارد برو عتاب نسبت خدای سبحانه و تعالی عالم است بر نیات و عذر هر یک را نیکو میداند فی کتاب  
 العباد فضل بیت و ششم در بیان این حدیث که قال النبی صلی الله علیه و سلم من سکن فی القری یوما  
 یحق شهر او من سکن شهر اتمق و هرا اگر مقصود این حدیث آن است که در قری سکونت عقل از آن  
 و در پس اینها چرا در قری ساکن بودند بهتر شعیب و بهتر زکریا و بهتر یحیی و چهارده هزار پیغمبر در ملک شام  
 در قری ساکن بودند و اگر احتیاط از آن است که در قری علم و قرآن حاصل میشود و در قری مردمان  
 استند که قرآن میدانند و با انواع علوم آراسته هستند و اگر گویند که در قری حضور با خدا حاصل نمی شود  
 خدای تعالی در همه جا حاضر است و حضور و عبودیت بیشتر در قری دست و پا بسبب آنکه در قری ذرات  
 بیشتر است و از آن نزد و پیچیده و گرفت تاویل این حدیث هیچ وجه نسبت ندارد تاویل این حدیث دیگر  
 است تاویل این حدیث را در نظیری باز نمائیم تا معلوم گردد آن شارح الله تعالی احکامیت در شهر بصره  
 پادشاهی بود و آن پادشاه را در سپر بودند نام یکی حاج نام دیگری منہاج چون اجلس فرزند آن پادشاه  
 آن پادشاه را در قریا بقای پیوست در میان اهل بصره خلف و کشاکش افتاد بعضی گفتند پادشاه  
 حاج من را و آن بعضی گفتند منہاج و در آن کشاکش خود نیز می های بسیار است عاقلی بر خاست گفت  
 شما در قری چه کار می کنید و پاره کاغذ و لفظ بنوشت در یکی لفظ مقبول و در دوم لفظ  
 مردود هر دو را در پیش خوانید و بگوئید هر یکی از این کاغذی بر دارد هر کاغذ مقبول بدست  
 او شب کرده بخدا باشد هر کاغذ مردود بدست آید مردود کرده خدا باشد خلق بر آن بسبیل  
 رفتی شدند و خصوصت را از میان برداشتند همچنان آن دو پادشاه را نشاندند و گفتند هر یکی در



دل خود با خدا عهدی کنید که با سندگان خدا چگونه زندگانی خواهید کرد و متوجه در دل خود گفت  
اگر پادشاهی مرا پس بدین آفریده نگذارم که شب روز راحت گیرند چون کاغذ قرعه را بر دستند کاغذ  
قبول در دست حجاج افتاد و حجاج شاه بصره شد و ظلم و تعدی را بجای می رسانید که مرغان در هوا از  
حجاج لرزان بودند عرض ازین نظیر آنست که حجاج اگر چه علامه عالم بود عالم با زبان بود و جاهل قلب  
سبب جهالت قلب بی انصافی و بی زاری را زو امیداشت هر که در صحبت او بود بر فرمش آوار میشد  
صحبت او با او اثر کرد سبب آنکه صحبت را اثر داشت + بیست

پنجمین فرمود شاه انبیا  
مصحفی آن پیشوائی مجتبی  
الصحبة تو اثر هر که با او یکروز نشستین شد جل و حاکم در ذات او مستقیم شد + مثنوی  
آنچه فرمودت من سخن القری  
یک نمودم با تو آن تاویل را  
و ده که باشد جاهل عالم زبان  
جهل با همگان دارد زبان  
ایاکم من کل جاهل علیم قیل یا رسول الله من الجاهل العلیم قال لعالم باللسان و الجاهل بالقلب + مثنوی  
دعوت عالم چون بود در صلاح  
نقل این است از رسول مجتبی  
نقل این است از ما نیکم با شما

قال علیه السلام لا تجلسوا عند کل عالم الا الذی یدعوکم من الخس الى الخس من الشک الى یقین و من التکبر  
الى التواضع و من العداوة الى النصیحة و من الاریار الى الاخلاص و من محبة الدینا الى ترک الدینا بذلک التک  
و تکبر و عداوت و بریا و در نهاد مردم از آن سبب است که در خاطر مردمان عشق دنیا غالب است و دنیا دار  
غرور است و محبت دنیا و شک و تکبر و عداوت و بریا در نهاد مردم تنبک حاصل آید تا در حقیقت میدانیم  
که بیشک آفریننده است و تکبر نامحود است و عداوت سفاه است و نادانی است و بریا ناپسندیده  
است و محبت و لذت دنیا که آن چرب و شیرین خوردانست و در ارغنون تنعم کردن و صرفه نمان  
ریزه کردن بر مردم حملها و شتم و غضب کردن و از اجل سرسب گرختن فایده نخواهد بود پس انجین اطفال  
ناپسندیده اجتناب باید کرد و بطریق عدل درین کار آنست که در جمیع جماعت و خیرات دیگر با مردم  
مخالفت و در خیر این از ایشان بجای قطع کند اگر خواهد که بر طریق دوم عمل کند بدینچه از مردمان بجای قطع  
کند در جمیع جماعت حاضر نشود طریق اول آنست که جای ساکن شود که بر و مثل این فرایض متوجه نگردد  
از آنکه طریق سوم یعنی آنکه ساکن باشد در شهر و در جمیع جماعت حاضر نشود محتاج است بنظر دقیق  
و در و خطر و غلط است پس دو طریق اول اسلم اند سوال اگر گوئی که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود  
است که بر شما باد بر جماعت که دوستی خداست و جماعت است و شیطان گرگ آدمی است بگوید  
مرتبه را و گفت رسول الله که شیطان با تنهایان و از دوتن دور است جواب بدینکه رسول این  
گفته است این نیز گفته است الزم بتیک یعنی خانه خود را لازم گیر و امر کرده است بعزت و دور  
بودن از مردمان در زمانه تنباه و در قول رسول صلی الله علیه و سلم تنافض نیست و وجه تطبیق میان  
هر دو بگیریم اما این گفت که بر شما باد بر جماعت احتمال سه چیز دارد یکی آنکه یعنی بر شما باد در دین حکم



شروع بجماعت از آنکه این امت اجتماع بر ضلالت نکند پس خلاف کردن اجماع و حکم کردن  
 آنچه برخلاف آنچه جمله ائمه بر آن اجماع کردند باطل است و گمراهی است و اما آنکه از مردمان جدا شود  
 برای صلاح دین آن جایز است وجه دوم بر شما باجماعت یعنی جدا نشود از ایشان در جمیع عبادت  
 و مثل این که در آن وقت عین و جمال اسلام است و در شرف آوردن با کافران و ملحدان است از برکت  
 خالی نیست و ما نیز میگوئیم که حق گوشه نشین آن است که با مردمان در جمیع خیرات شریک شود و  
 از صحبت و فراق کردن از مردمان در همه کارها احتراز نکند بسبب فائیکه در آن است و وجه سیوم  
 بر شما باد در جماعت در غیر زمانه گفته است مگر کسی را که اضعیف باشد در کار دین و اما مرد قوی  
 صاحب بصیرت در کار دین چون زمانه فتنه را مشاهده کند خلوت گیرد و چنانچه است خود را حذر کردن فتنه  
 است عزت کردن او را اولیتر چنانچه در غیر جماعت بیرون نیاید اگر خواهد که بجای قطع کند در کوی  
 یا در جزیره ساکن شود بسبب سلاخی که درین کار دیده است گفتیم من مثل این مرد هر جا که باشد خدا نیکی او را  
 میسر گرداند که در جمیع و جماعت و خیرات حاضر شود تا این ثواب نیز محروم نماند که ثواب در جماعت بسیار است  
 اگر چه مردمان باطل شده اند از حال ابدالان چنین روایت کرده اند که ایشان در جمیع و جماعت حاضر میشدند  
 در روی زمین هر جا که خواستند درست بودند و زمین برای ایشان طای میکنند گوارا باد مرایش را  
 آنچه نظر یافتند بر آن انتهی کلامه اما بعد میگوئیم من جامع این فواید که خدمت علی صوفی که بالا  
 ذکر آورفته نقل میکرد که در آن ایام که حضرت شیخ ماورقیه این گام در خانه محض سکونت کرده بودند  
 در آن قریه مسجد جامع بود که بانی و امام و مقری مسجد و فرض بدعت شهری داشتند آنحضرت آن مسجد  
 شبیه مسجد ضرار خیال کرده از آن متعذر بودند و برای نماز جمعه هم نمیرفتند و نمازها بر صفت که حاکم  
 آن مسکن بنیت مسجد است کرده بودند جماعت باذان و اقامت می گذاردند و بعضی مردم انجائی اعتراض می  
 کردند که چرا بگذاردون نماز جمعه نمی آید و آنحضرت بنا بر غالبیت رفته که در آن وقت بودند نوع اعتراض ایشان  
 بدان میکردند که بعضی شرایط جمعه و بعضی شرایط آن درین ده موجود نیست پس از روی تحقیق این نماز جمعه  
 که شما میگذارید نماز جمعه نیست بلکه نمازی است مشابه نماز جمعه پس برای انجین وجه نماز چهارگانه نماز پیشین  
 که فرضت فرض وقت و جماعت که آن سنت موکد است ترک نمی توانیم کرد اتفاقاً روزی آن معترضان  
 از من نیز همین سوال بطریق ملامت کردند که شیخ شما برای چه در مسجد نماز جمعه گذاردون نمی آید بوقت کجاست  
 ایشان ندانستیم هیچ جواب نگفتم روزی در مسجد جامع شهر نماز گذاردون در آیدم مرا چندی از مردمان  
 غیب پیش آمده گفتند که چون ترا آن جا بمان اعتراض کردند برای چه در جواب ایشان خاموش شدی  
 و چرا نگفتی که شیخ من بقوتیکه حق تعالی او را داده داریم نماز جمعه در مسجد جامع شهر او میکند همراه ما بیا  
 بمانیم ترا چون پیشتر رفتم در صفت اول آنحضرت ایستاده در نماز دیدم و حالانکه هنوز آنحضرت شهر  
 نیامده بودند از آن ده تا شهر قریب بیست و پنج کروه راه بود چون آن صوفی راستگوی صادق الوقایف  
 پیش فقیر بدین نوع تقریر کرد مرا دیله دیگر روشن پیدا شد بر ایدال بودن آنحضرت و ائمه علم فی جامع  
 الصغیر قال النبی صلی الله علیه و سلم خیر الناس من الفتن من اخذ بعنان فرسه خلف اعداء الله یفهم و یفهم



او رجل معتزل فی بادیة یودی حق التمد الذی علیہ در بیان آنکه چون پیری غالب یا یاری طایب یافته  
نشود عزالت بهتر از صحبت نماید چنانکه درین روزگار اختیار عزالت و ترک صحبت باید کرد و نظم  
کُل من کان لوشراً لعزله عزالت آنرا بکلید گنج شهود  
عزالت آنرا بکلید گنج شهود اندر و عزالت که متصل است  
عینش از علم زوی ز زهد شناس عینش از علم زوی ز زهد شناس  
نیست بی عین علم جز علت نیست بی عین علم جز علت  
یافت عزت و حرف عزالت تو یافت عزت و حرف عزالت تو  
عزالت سالکان بود کجاست عزالت سالکان بود کجاست  
آن بود عزالت حسد که تمام آن بود عزالت حسد که تمام

مالک بن نینار گفته است هر که حدیث گفتن با مردمان دوست دارد با خدای مناجات کرد و علم وی اندک است  
و دشمنان دنیا و عمرش ضایع گزافی تذکرة الاولیاء و مولوی جامی فرماید بدیت

راه عزالت پوی و خرم زوی که چندین قهقهه کبک آن دارد که دور از خلق بر کوه و درخت  
ایضا فی تذکرة حارث محاسبی قدس سره گفت که چون کسی در نماز بیند او بدان شاد شود متوقف بودم  
تا نماز او باطل شود و یانی غالب ظن من آنست که باطل شود حمد این معنی است آنچه منقول است که مردکی  
نیم شب بیدار شد و در رکعت نماز تهجد گزار و مردی نزدیکی گذشت این مصطفی را در خاطر خوش آمد  
که این مرد مرا در خدمت مولی دید نماز تمام کرد و در خواب خوابید که او را میگویند که این دور رکعت نماز  
تو کردی شایان حضرت مانیت شایان حضرت ما اعمالی است که خالی و خالص باشد از بربانی  
تذکرة الاولیاء فیضیل عیاض میگوید که میخواستیم که بیمار شوم تا نماز جماعت نباید و غلق مرا نباید دید  
و گفت اگر تو انید بکافی ساکن شوی بد که کسی شمانه بیند و گفت منت عظیم قبول کنم اگر کسی بر من گذرد و مرا  
سلام نکند و چون بیمار شوم بجماعت نیاید و چون شب درآید شاد شوم که مرا خلوتی شود بی تفرقه  
و چون صبح شود اندو بگین شوم از کرامت دیدار خلق نباید که درآیند و مرا تشویش دهند و گفت هر  
سخن از عمل خود گوید سخش اندک باشد مگر آنکه آنچه او را بکار آید و گفت هر که آیه تنهائی وحشت  
و بخلق انس بود از سلامت دور ماند و گفت هر که از حق ترسد زبان او گنگ شود و گفت چون  
حق تعالی بنده دوست دارد اندوه بسیار کشد و بد و چون دشمن دارد دنیا بر وی فراخ گردد اندک  
کسی گوید گوشه نشینی از مردمان جدا باشد فضیلت نماز جماعت که بیت و هفت درجه است  
گاه گاه از وی فوت شود کما قال علیه الصلوة و السلام صلوة الجماعة تفضل صلوة المنفر و بسبع عشرین  
درجه گزافی احیاء العلوم جواب آنست که نیت عزالت او که تبدیل اخلاق کند و تورع و حضور قلبی در عبادت  
حاصل کند ثواب آن بیشتر از ثواب جماعت است چنانچه در خزانه الجلالی آورده است که از نواید سفر  
یکه تضعیف اعمال است که دور رکعت مسافر را چهار رکعت مقیمان قبول میکنند و این نصیب مسافر



قابل است تا نصیب از قضا باشد که دو رکعت و در هر رکعت یک مرتبه میگویند **قل اللهم صل على النبي** و سلم و گفتن من **رجل** و **رجل** افضل عند الله تعالی من الف رکعت من رجل **مخلط** یعنی تذکره نقلست  
 که پیش از شش حسن بصری گفتند که مرویت که بیست ساله است که نماز جماعت نیامده است و با کس  
 اختلاط کرده است حسن پیش او رفت و گفت چرا نماز جماعت نیائی و اختلاط نکنی گفت معذورم دارم که مشغولم  
 گفت کج مشغولی گفت هیچ نفس از من بر نمی آید که نعمتی بمن میرسد و نه محصیتی از من برود و بفکر آن  
 مشغولم فی کتاب **لا حیا** قال **النبي صلى الله عليه وسلم** من **صلى ركعتين في خلعة لا يراه أحد الا الله و ملايكة**  
**كانت له برائة** من النار فی کتاب **وسيلة الطالبين** نوافل در خلوتخانه بگذارد که سلامتی دین بحیث  
 دل درین است و پیغمبر **صلی الله علیه و سلم** فرمود است من **عبد الله في خلوة** قضی الله حوائجی بالخطرات  
 فی خزائن الجلالی خدمت **سید** دات **مد الله طه** فرمود که در حدیث وارد است که دو رکعت حلال خوا  
 موازی هزار رکعت حرام خواست آنی الا قبالیة حضرت مصطفی **صلی الله علیه و سلم** شش ساله بوده است  
 که در دنیا و خلق اعراض فرمود و سلوک مشغول شد و چهار ده ساله سلوک کرد و سه روز هفته هفته ماه  
 ماه و کوه جزا در خلوت ششست تا آنگاه که سلوک تمام شد و نبوت باو آمد فی نوا و الفتاوی هر که از من  
 برون شود بروی نماز جمعه نبود نقلست که پیش **خواجہ احمد خواجہ عبید الله** نقلست بندگی قدس سره  
 گفتند که بعضی از اصحاب بجماعت حاضر نمی شوند و نماز تنها گذارند فرمودند که سهل میکنند یا بدید که  
 بجماعت حاضر شوند متقولست که **امیر المومنین علی کرم الله وجهه** بعضی رسید که نماز جمعه میگذاردند حال آنکه  
 شرایط جمعه اینجا موجود نبود ایشان نیز موافقت کردند و نماز گذاردند کسی رسید که اینجا شرایط  
 جمعه موجود نبود چیر موافقت کرد دید ایشان فرمودند که آیا ک و ما سبق الی الفهم انکاره و ان کان عند  
 اقتداره فلیس کل نیایح مکر التطبيق ان تتمعه عذر العذر گذاردن نماز شرایط بیان فرمودند نقل کرده  
 شد از موقوف **خواجہ مذکور بر عاقل** ذوقهم پوشیده ماند که **خواجہ مذکور** درین جواب قصور و دیوئی  
 که آن انکار نکرد ان است بیان کردند و قصور و دیوئی فی **بستان فقیه ابواللیث الصلوة فی رحله** عند  
**المطر قال الفقیه** اذا كان الرجل منزله **عبدا من المسجد** فحاف علی **الف** **المطر بالحرج** الی **المسجد** و یخاف  
**شیاء الف** و فلا یاس بان یصلی فی بیتی و قد جاری فی ذلک رخصه و هو ما روی عن **النبي صلى الله عليه**  
**وسلم** انه قال اذا ابتلت النحال فالصلوة فی الرجال و اما رخص لهم فی ذلک لان فالحکم کانت جرر  
**فخرجوا فی المطر** الی **المسجد** و ندت فالحکم و کانت فی ثیابهم قلة فرما یوذیمهم البرد و رخص لهم فی الصلوة  
**فی البيوت** و روی عن **عائشة** و ابن عباس انهم کان یؤذن فی الصلوة یوم **المطر** فقال  
**علی** فی اذا نزلت الصلوة فی الرجال فجعل الناس یظنون الیه فقال **بكذا** فعل رسول الله **صلی الله علیه و سلم**  
 روی عن **نافع** عن **ابن عمر** ان رسول الله **صلی الله علیه و سلم** کان اذا وجد البرد و الشدید فی السفر **صلی**  
 فی رحله و امر الموزن ان یؤذن بالصلوة و یقول فی الآخر الصلوة فی الرجال فی ليلة **المطر** و الله اعلم  
 الحقن اش رت با آنچه بعضی کرامات آنحضرت در ضمن اثبات محققیت او را و تحقیق آنکه وعظ و حقایق  
 حقن یک ان در مجلس عوام و مردم را طبعی آورده مرید ساختن و هر یکی را تخصیص اخلاص و استعداد



آداب طریقت آموزش و تلقین و ذکر و حواله و ظالیف کردن آداب مرشدین محققین نیست بلکه اول  
مقلدین مضطربان است و فرق میان پیر محقق و مقلد +

این محقق پیش پیران مقلد سر فرزند

در میان و بهمان مانند شیر ترشد است

الشرح التحقیق حقیقت کردن و بدست آوردن و تقلید در گردن فلان و انداختن بعضی از تحقیقات گفته اند  
که مقلد آنست که خبر از شنیدن میگوید محقق آنکه سخن از یافته و دیده میگوید + مثنوی  
منه دل بر سخنها نمی شنیده شنیده کی بود مانند دیده

تجرباتی از عارفان گفته اند که جهانی در قرآن مجید است و ایستوی الاعمی و البصیر واقع شده است اشارت بحال  
حق محقق و مقلد واقع است فی لب القیاب + مثنوی

هست صورت یک ای معنی جد است

وان دیگر را روی او خود سوی او است

بو که کردی تو ز حد رکش تا س

پس بپرستی نباید داد دست

از محقق تا مقلد فرقهاست

آن یکی اروی او شود سوی دوست

روی هر یک می نگر بیدار باش

چون بسی ایلیس دم روی هست

در بیان آنکه مقلدان با اهل تحقیق تشبیه میکنند از روی صورت اگر چه در معنی بوی ازین گلستان  
نمیده اند + مثنوی

یکت هر اندر شکر مضمر بود

صوفیان بدنام هم زین صوفیان

تا گمان آید که هست او خود کسی

نگار دارد از درون او نیز ید

از ره مردان ندیده غیر صوف

پوستین شیر را بر خود می پوش

نقش شیری رفت پیدا گشت کلب

تو بجایدی های هو که کن گداز

خود مران کشتی چون کشتیان نه

دست خوش میباید تا گردی خیر

ای بسا شیرین که چون شکر بود

نقش صوفی بیک در نیست جان

حرف درویشان بدیده بی

خوده گیر و سخن بر بایز ید

ای بسا زاق گول بی وقوف

ای سگ گر گین زشت از هر چون

چون محاکمیدی کیشتی چو قلب

پوشش تاندر عاذق در مصاف

تو رعیت باش چون پیلان نه

چون نه کمال دکان تنها گیر

اوست عارف دیگران زاهد بتقلیدی شده

در میان فرق از سکا تا مرکز اغیر شده است

مثنوی

در دمی از نه فلک در بگذرد

میروند این ره بنیر اولیا

لاجرم عارف بدین پیر میسر د

جمله در نه بخیر و ایتلا +

المتن

الشرح



سیر عارف هر زمان تا تحت شاه  
کی بود و کرد و آسین است  
باشد از سال جهان پنجه هزار  
زمره و سیم اید و گوید

سیر زاهد هر یکی یکروزه راه  
گرچه زاهد بود روز شکر  
قد هر روز که عمر فردا کار  
عقوبت زینسیر بود و در

بیت

کی شایم بچینه وضع ز ابدان خام را

جامی سر ماید

منکه خدمت کرده ام زندان و در آستان

بیت

از نکته های خاص مکن پیش عام بحث

باز اید سرده گوید سر عشق

فی التفسیر القشیری الزاهدون الفقهاء فی طریقة متابعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہواہم فاشروا رضاء اللہ تعالیٰ علی مناسبتہم والعا بدون الفقواء فی سبیلہ و ہم وقواہم فلازموا ستراً و علنا تقواہم والمرتدون الفقواء شغلہم عن ذکر مولیہم فلم یلتفتوا الی شی من دنیاہم وعقبہم والعارفون الفقواء فی سبیل اللہ ما یوسوی مولیہم فقرہم الحق و اہواہم و یحکم الافرادۃ تقاہم

المتن

اوست چون عارف بمقدار عقول مردمان

پس بوفیق کلمہ الناس سخن گستر شد است

التشیح قبل کلمہ الناس علی قدر عقولہم فی الاجیار وقد قال علیہ السلام کلمہ الناس بما یعرفون و رعا ما یکرہون ازیدوا ان یکذب اللہ و یز فیما یفہم صاحبہ و لا یبلغ عقل استمع تکلیف فیما لا یفہم قایلہ فان کان یفہم القایل دون السامع فلا یکیل ذکرہ

المتن

بیر محبوب مقلد هست چون بی معرفت

عاقل و دیوانہ را کورانہ افشونگر شد است

بیت

دین بیت اشارتست بآنچه مولانا روم قدس سرہ فرمود

تا بخواند بر لیلی آن صنون

کار و دنان جیلہ و بی شرمی است

حرف دریشان بدزد و مردودون

کار مردان روشنی و گرمی است

فی طالع غیر طالب اہل و نازل را شناختہ نصیحت یکسان میکند و اگر آن مقلد دعوی تحقیق و ولایت میکند و بدین دعید داخل گردد کہ فی الاجیار یقال من الذنوب ذنوب عقوبتہا سور الخاتمہ لغو ذنوب من ذلک و لیس فی عقوبۃ دعوی الولاية و لکن امۃ بالافترار

علم ہا اہل گفتن تخم صنایع کردن است

وزن شوری کز وی فی امید بر شد است

التشیح فی الاجیار قال عیسی علیہ السلام لا تفض حکمتہ عند غیر اہلہا فتلکوا بالاولیاء و لا تفتوا اہلہا فتلکوا ہم کو نوا کا لطیف رفیق یضع الدوار فی موضع الزمان و فی لفظ آخر من وضع حکمتہ فی غیر اہلہا جمل من منہا اہلہا ظلم ان حکمتہ حق وان اہلہا فاعط کل ذی حق حصہ فی سراج الحداۃ قال علیہ السلام لا تعلقوا بالجواہر



فی اعناق الحق زیر مصنی حدیث چنان باشد که میاموزانید تا کس از علم مگر مقدار که احکام شریعت  
و نماز و صوم بداند و حسب قال البنی صلی الله علیه و سلم لا تطروا الدُّرَّ فی افواه الکلاب یعنی میندازید  
گوهر را در دهان سگان یعنی ناهل را در علم مقصود تعلیم نکنید تا از حد خویش بگذرند و با بخت اشراف و اسلاف  
نکنند و فی لب القلاب از آداب معنوی کتمان برتر است و با ناهرم لب نشاد و نقد است نمایان است  
بیکانگان نادان و نظم

گفت پیغمبر مرا نکو سر نهفت  
دانه با چون در زمین پنهان شود  
ز در و نقره گر نبودندی نهان  
بشو الفاظ حکیم بر ده  
کوش آنکس نشد اسرار جلال  
چون به بینی محرمی کو سر جان  
چون به بینی مشک پر مکر و مجاز  
چه عجب گر سر ز بد پنهان کنی  
کای پنهان کن تو از چشمان خود  
تا نگویی سر سلطانا بکس  
در خور دریا نشد جز مرغ آب

تو در گرد و باد خویش جُفت  
سرشان سر سبز و بستان شود  
پیش کی یا قندی زیه کان  
سرهای بخت که باده خورده  
از خسان محفوظ تر از لعل کان  
گل به بینی خور زن چون بلبلان  
لب ببند و خویش را اعمی لب  
این عجب گر سر ز خود پنهان کنی  
تا بود کارت سلیم از چرخم بد  
تا نریزی قدر پیش ما کس  
فهم کن و الله اعلم بالصواب

التمن  
هست ناهل طریقت غیر سالک هر که هست  
همیت دوشن بجزری دُون حق مقصّر شد است

همیت کو تیران دُون گشته و پس گوش دل

از سخنهای سلوک راه حقش گشاده است

الشرح دُون اول فرومایه و پست است دُون دوم بمعنی غیر است مقصّر باز مانده شد و کوتا  
کرده شده اسم مفعول است از انقصار بمعنی باز ایستادن است از کاری با توانائی و کوتاه کردن است  
یعنی غیر سالک طریقت یعنی هر که باشد طریق خدای ناهل طریقت است خواه بتقل معاش ماهر و علوم  
دیگر متبحر باشد زیرا که چون همت و فهم و ارادت او مشغول مایوسی الله باشد مختصر کرده شده در  
اغراض دنیای دوست پس استماع و تعلیم او علم طریقت و حقیقت دشوار و از فایده بیرون است  
بلکه از قبیل افشای اسرارش است پس مادام که تارک دنیا و طالب مولی نشوند ترک تعلیم و تلقین  
ایشان خاصیت محققان است و خصلت ابرار است چنانکه شیخ حقانی شیخ امیر کبیر سید  
علیه سهرابی قدس سره در مرآت السامعین آورده است که اکابر اولیا و اهل عرفان عاجز اند از تعلیم  
مقتدان فاسد و عالم ناهل فاجر و ازین جهت رسول علیه السلام فرمود که ارجو انکشته عالم بین الجبال  
و عزیر قوم ذل و غنی افتقر سعدی فرموده و قطعه







میچ چیز فراموش نکرد و فی التفسیر القشیری قال الله تعالى ان الذين كفروا سواء عليهم اأذرتهم  
 الآية فمن كان في غطر وصفه عجوباً عن شهود حقه فلاشارة لغفته انه سببان عنده قوله من وله على الحق  
 وقوله من اعانة على الاستجلاب المحط بل هو الی دواعی الغفلة اميل وفي الاصل ان الیه اربع وقوله تعالى صمهم  
 عنی فهم لا یرجعون آیه صم عن سماع دواعی الحق باذان قلوبهم بهم عن مناجات الحق بالسمه اسرارهم وپی  
 عن شهود وجریان المقادیر یجیون بصایرهم فهم لا یرجعون عن تمادهم فی نهیتکم اقتضاهاهم ولا یتردعون  
 عن انہا بهم فی صلاہم +  
 الممتن

نیت در محفل خفایا گفتن اکثر خصلتش

از خفایا پر اگر چون کعبه از خرد شد است

الشرح محفل انجن خفایا جمع حقیقت است که بمعنی ماسیت است کعبه دیا از خرموج دهنده تراسم  
 تفصیل است از زاخر یعنی اگر چه آنحضرت در علم خفایا و کشف دقایق چون بحر موج است اما قبل و قال  
 مایات اشیا و گفتگوی مایل تصوف و قواعد سلوک در مجلسی که در مردم مختلف المراء و یا ساکنان  
 متفاوت المقام باشند خاصیت و دایب او نیست از جهت چند حکمت که یکی از ان خوف اظهار اسرار  
 پیش بعضی انجیا است چنانکه در رساله قشیری آورده که در مایات السکوت علی المتکلم المعنی فی  
 الحاضرین و هو انه یکون هناك من لیس من اهل السماع ذلک الکلام من الجن والانس اذ لا یخلوا مجالس القوم  
 منهم فیصون الله لسان المتکلم غیره و صیانه لذلک من غیر امله و یحجین و رفقات الانس آورده که  
 عارف بود که معرفت پیش بنای دنیا گوید حکمت دوم ملاحظه اندکی فایده تکلم در طرق باقی و قال  
 عادت ساکنان طلب احوال نشود چنانکه بهم در رساله قشیری آورده که قال الجید ما اخذنا التصوف عن  
 القیل و القال و لکن عن البوع و ترک الدنیا و قطع المألوف و حکمت سیوم پر سیر کردن از دخول هوای نفس  
 و عجب در نطق و کلام که بر قضیه حسنات الابرار سیئات المقرین گناه مشایخ محققین است چنانکه  
 در کلام عوارف که در بحث متکلمی نوشته شده مذکور است و کما ان رسول الله لا یلیق عن الهوی شیخ یقصد  
 بر رسول الله ظاهراً و باطناً لا یتکلم بهوی النفس و هو النفس فی القول شیعین احدیما طلب استجلاب غلوی و صرف  
 الوجوه الیه ما هذا من شان اشیوخ و انانی فلهو النفس استجلاء الکلام و العجب ذلک ما حیانه عند المحققین و حکمت  
 چهارم عمل کردن بآن خاصیت بزرگان فرموده اند که با مریدان تکلم در صاف ترین اوقات کند و ظاهر است  
 که یافتن چنین وقت کمینور جماعتی نادر باشد چنانکه در عوارف آورده که سمعت شیخنا ابا انجیب الهمزوری  
 یوصی بعض اصحابه و یقول لا تکلم احداً من الفقراء الا فی اصغیا او قانک و بذه و صیبه نافعه لان الکلمه شیخ  
 فی سمع المرید الصادق کالحبه البقی فی الارض و قد ذکرنا ان الحبه المضوذة تمکک و تضعیف و ساد حبه الکلام  
 بالهوی و قطرة من الهوی تکدر بحر من العلم فذلک الکلام مع اهل الصدق و الارادة یعنی ان یستمد القلب  
 من الله کما یستمد اللسان من القلب کما ان اللسان ترجمان القلب یکون قلبه ترجمان الحق عند  
 العبد فیکون ناظر الی الله مصغیاً الیه متلقیاً ما یرد علیه موداً لا ماته فیه و حکمت پنجم قصد اشتغال بر احوال  
 خود و حکمت ششم پر سیر کردن از دنیا و سمعه +  
 الممتن



ندراخذ هر مرید و نیز در تلقین ذکر  
یا مجاز از روح پیران یا ز پیغمبر شد است

استخاره کرده از بهر سجده بندگان

زود و بصر من تقبل و من ید بر شد است

الشَّحْخِ اخذ گرفتن مجاز از اجازت یافته شد استخاره خیریت خواستن از خدا جد گوشتش  
عظم الحام کرده شد یعنی بهر قبولیت کسیکه مقبول و صاحب قبول باشد و من ید بر یعنی بهر مردود  
و راندن کسیکه از اهل اوبار و لایق نیس شدن باشد فعل مجهول است یا از دیور یا از اوبار بدانکه درین  
بیت اشارت بیک قلعه محققانه آنحضرت که تا اول خدا عتقاد و عهد و عهد مرید و بعد صحبتهای مکرره  
سلوک نمایی کردند چندان بد و قیصر افتند و بعد اطلاع بر بعضی احوال او برای قبولیت او استخاره کرده اجاتی  
از ارواح مشایخ سلسله نیز می طلبیدند و بسبب قوت صفا خود و کثرت مناسبت که با ارواح مشایخ دارند و  
علم همیشه اندک گاهی فی الحال خیری در آن با شنیدند و اکثر چنان بودند که در شب بعد استخاره الهام میشدند  
پس هر کس را اشارت بقبولیت او میدادند و بعد از آن تقریب میگذاشتند و بیعت می کنند و سایر وظایف  
و حسن تربیت و روح او را زانی میکردند و هر که اخذ با آنها اشارت بقبولیت او میدادند بی انظار  
این احوال برادر در کشانی او چنان تا غفل میزدند که رفته رفته خطر مرید شدن از وی او بدر میرفت این  
قاعده روش ایشان موافق روش حضرت خواجه بهارالدین فخرالدین بود که سر واقع شده است چنانکه در  
تقدمات ایشان مذکور است که نقل کرد و شنیدی که در آن زمان که داعیه ارادت در من پیدا شد مدتی درین  
داعیه ملازمت صحبت شریف ایشان نمودم تا روزی فرمودند که امشب برای تو منظر م تا از ارواح مشایخ  
اشارت برد و میشود یا بقبول آن تا عمل کنیم که ما مأموریم و لما مأمور معذور بعد از ادای فرض با داد در خلوت  
او را فرمودند که مبارک باد که ترا قبول کردند و فرمودند ما هر کسی را قبول نمی کنیم و اگر کنیم زود قبول نمی کنیم  
تا با چون آید و وقت چون باشد همچنین در نغمات آورده است که مولانا یعقوب چرخ که خلیفه آنحضرت  
خواه بود میفرمودند که اول بار که بصحبت شریف حضرت خواجه قدس سره رسیدم فرمودند که ما بخود کاری  
می کنیم امشب بیغم اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا فرمودند که هرگز شبی بر من سخت تر از آن  
نگذشت بود که در فکر آن بودم که این در بر من قبول بکشد یا نه گفتند چون با داد پیش ایشان  
رفتیم فرمودند که قبول کردند و با تو همچنین معلوم که در آن ایام که این فقیر بر تفسیر را داعیه انابت و از زود  
میدادند آنحضرت و در باطن پیدا شده بود بهمین نیت چند گاه ملازمت استانه ارشاد خانه ایشان  
کردم تا روزی از کمال شفقت کلاه کرسی با برکت خود باین مخلص عطا کرده فرمودند که این کلاه بر سر  
بناده امشب به نیت شروع کردن در طریق استخاره کن فلان چیز خوانده در خواب شو تا چه خوابی  
دید و خود نیز در همان شب بر آن مقبولیت این مخلص استخاره کردند تا در آن شب چنان دیدم که  
بوی صبح از خواب بیدار شده بعد از نماز فجر از خانه برآمده ام ناگاه می بینم که آفتاب از مشرق طلوع  
کرده است و شعل او بر افقاده و من از جهت تاخیر نماز فجر متحیر و مستغفر شدم چون این رویا بعرض آنحضرت



رسانیدم آثار بشارت از بشره مبارکه ایشان مشایده افتاد فرمود که دمیدن صبح اشراق  
 بدیدن صبح دولت است طلوع آفتاب بشارت نورانی و حصول هر مقصود و زیر آفتاب نور و این را تاویل بامی توان  
 کرد و معانی مختلفه جمع توان داد چنانکه شهود نور ایمان و نور ابدیت و نور لایستخ و نور عبادت و طاعات  
 و مقامات مانند آن و نور اندیزنی الجمیع بحسب هر تاویل نیکوست و قیود دیگر را نیز بر معانی حسنه حل فرموده  
 تا قول ساخته اند بعد از آن توبه و معیت کنانیده روزی تأقیین ذکر فرموده اند و بعضی وظایف را و نیز حواله نمودند  
 بعد از آن وقتی از کمال خصوصیت از استخاره خود نیز این فقیر بشارت داده فرمودند که در آن روز ترا کلاه پوشانند  
 امر بشارت داده بودم من نیز برای تو مستحیر مستحیر از روحانیت مشایخ بودم تا در شب چنان دیدم که حضرت  
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم با بزرگی دیگر از خلعتانی برآمده این بیت می خواندم و بیت

تلم گفت که من شاه جهانم  
 بکاتب غایت دولت رسانم  
 و مصرع اخیر را تکرار میکرد پس در دل من چنان شد که کاتب تولی زیر که در صنعت کاتب شهرتی داری و برای  
 هم چند مرتبه کاتب کردی بشارت بدولت عجب مشروده است خصوصاً در حق تو که ستمی نیز با ستم دولت ستمی  
 مناسب تراست الحاصل از فضل حق تعالی امیدواری هست و ایضاً این فقیر را از تتبع کتب اینطایفه چنان  
 معلوم شده که کاتب مشایخ آنرا گویند که بعضی مقامات و کرامات مشایخ در انشای آن در چنانکه در نفعات مذکور است  
 که امیر حسن دهلوی کاتب مرید مشایخ نظام الدین اویا قدس سره بود تمام یا فعی میگوید از کمال اعتقادی که امیر حسن  
 بشیخ نظام الدین بود و انفاض متبرکه که شیخ را که در مجالس صحبت شیخ شنیده بود و در چند جلد جمع کرده است آنرا  
 نواید القی و نام نهاده درین روزگار در سیند یاد دستور را باطل ارادت شد تا اینجا کلام نفعات الان است  
 الغرض مقصود آنست که چون فقیر بعد از چند روز توفیق نظم این قصیده که شتمن بعضی مقامات و کرامات کلمات  
 آنحضرت است یا فتم بقیه این دو ستم که در ضمن لفظ کاتب آن بیت بشارت معنی اصطلاح اینقوم تخصیص  
 ظهور اینکار ازین فقیر بمقدار از میان سایر مریدان آن بزرگوار بوده است و الله اعلم فی راحة القلوب حضرت  
 شیخ فرید قدس سره فرماید که زهی سعادت آن مرید که هر چه از زبان پیر خود بشنود بپوشش گوش او  
 بدان متعلق بود آنرا بنویسد ثوابی نهایت باشد زیرا چه در شمار او بیا نوشته اند که چون مرید هر چه از  
 زبان پیر خود بشنود آنرا بنویسد بعد از هر حرفیکه در فم آرد ثواب طاعت هزار ساله در نامه او ثبت  
 فرمایند بعد مردن جای او در علیین باشد و

المتن

طالبانرا تحم ذکر انگاه می کارد بدل

چون از ترس شوق اندر نرم آن میگذرند است

الشرح میگذر جای تخم رنجین بداند درین بیت ایمانی است بیک صفت متکلمانه آنحضرت که  
 آن تأقیین ذکر است طالبان لایق را در وقت معینه چنانکه میفرمودند که ذکر چون تخم است و در دل  
 ساکن حق و طالعید چون زمین می باید که ملاحظه کردن حال زمین و موسم رنجین تا آن تخم سرسبز شود  
 بیاید و الا صایحه نشود نفوذ بانه منهای و نیز میفرمودند که نرمی زمین دل بیک از دو چیز حاصل شود یا از کثرت  
 ترس احوال آخرت یا از ترس ملاحظه صفات قهاری حق تعالی یا از غلبه شوق و عشق او سبحان



و نیز میفرمودند که دل بی ترس و شوق و رقابت و سختی همچو سنگ است بلکه از سنگ بدتر که شمشیر است  
 و گویم من بعد از آنکه فی کالجاء او آتش قسوة پس اگر کسی تخم لطیف ذکر در دل بدتر از سنگ بریزد چگونه  
 بر وی و سبب شود پس بر مصلحت کندگان این مجموعه پوشیده ماند که قوت معرفت احوال دل مریدان  
 و شناختن استعدادات ایشان و فرق کردن میان لایق و نالایق و دانستن اوقات تلقین ذکر که مختص  
 در اند چنانکه صاحبان ایشان را با تجربه شده یکی از کرامات ظاهر و علامت حقانیت با بهره آنحضرت  
 و کلام فی المرصاد فصل در بیان احتیاج مرید تلقین ذکر از شیخ و خاصیت آن قال الله تعالی  
 یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و قولوا قولا سدیداً یعنی قول لا اله الا الله و قال النبی صلی الله علیه و سلم  
 یا ایها الناس قولوا لا اله الا الله تعالی ابد آنکه ذکر تقلیدی دیگر است و ذکر تحقیقی دیگر آنچه از راه گوش  
 بدست می آید آن ذکر تقلیدی باشد چندان کارگر نیاید همچنانکه تخم نارسیده تا پرورده  
 که در زمین اندازد و زوید و ذکر تحقیقی آن است که بتصرف تلقین صاحب ولایت تلقین کند ثمره شجره  
 ولایت است که او هم تلقین ذکر بتلقین صاحب ولایتان گرفته است و در زمین دل باب مدد است  
 و شمع پرورش داده تا آن تخم برشته است و بتدریج بمقام شجرگی ولایت رسیده ذکر از شکوفه  
 آنکه کم پدید آورده پس در کمال نبتگی شبنمی رسیده تخم در دل مریدی اندازد و چون تخم ذکر پرورده  
 ولایت باشد در زمین دل همواره سیران کرده ارادت بود از گناه طبیعت بد پس طریقت پاک کرد  
 و از آن بیاخلاص آب بهشت شیخ مدوید بنسره ایمان حقیقی زودی بر وی که لا اله الا الله نیت الایمان  
 فی القلب کما ثبت المار البقلة روز بروز در ترناید باشد تا غرض احسان گردد و الحق

هر یکی را و در فرماید بعد به جو صله

چون بر استعداد تقدیری شان نظر شد است

الشرح درین بیت اشارتی است بیکه از خاصیتها می که آنحضرت است آن آنست که بعد از آنکه  
 ظاهر مرید را بعد از تو پر انابت مشاهده نوعی نرمی میکند و موسم رختن تخم کلمه نصیحت و حکمت بانند  
 پس شعله از عبادت او را میفرمایند بمقدار حوصله استعداد و بر اندازد گنجایش طاقت او پس بعضی عوام  
 در مبتدیان و بعضی مومنان و پر سیز از مناسبت رعایت حد و شریع در محاملات امر میکنند و بعضی  
 را بر سر آن نماز تهجد گزاردن و چاشت گزاردن تلاوت قرآن کردن میفرمایند و خرقه را با وجود  
 آن نوعی از سیاهام نماند و ملازم است بعضی اسما را الله دعوت بعضی ادعیه حواله میفرمایند و قومی از خواص  
 تلقین ذکر فرموده و قواعد خلوت تعلیم کرده شب روز در اشتغال گونا گونه مشغول میداند و همچنین  
 در نظام و لباس و کسب ترک آن بمناسبت مزاج هر یک حکمی علیهم می کنند و این معامله کردن  
 ایشان درین طوایف بواسطه نور فرست و علم لدنی و علامات قیامت و اشارات استخاره  
 و مانند آن و الحمد لله که این احوال ایشان همه موافق آنچه شیخ شیخ و در عوارف از شریطون و بعضی  
 از تحقیقین شمرده اند موافق بر آمده است چنانکه گفته است و بعضی از شیخ ان بیتی را مرید  
 و تفرک فی نور الایمان و قسوة العلم و المعرفة با ساقی منه و من صلاحیت و استعداد و من المریدان



یصلح لتتبع المحض و اعمال القلوب المعاملات السنه و لكل من الابرار و المقربين مبادی نهیات  
 فیکون شیخ صاحب الاشراف علی البواطن يعرف کل شخص و یصلح له و العجبات القهر اوی يعرف الارض  
 و الغروس و یعلم کل غرس و ارض و کل صاحب صنعة یعلم منافعه و صنفته و مضارها حتی المرأة تعلم قطنها و ما  
 یتأتی منه من الغزل و دقته و غلظه و لا یعلم شیخ حال المرید و یصلح له و کان رسول الله علیه و سلم یحکم  
 الناس علی قدر عقولهم و یا مر کل شخص یصلح له فمنهم من کان یا مره بالافاق و منهم من امره بالامس  
 و منهم من امره بالکسب و منهم من قرره علی ترک الکسب کما صحی بالصفه و کان رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 يعرف اوضاع الناس و ما یصلح لكل احد فانی رتبة الدعوة لانه مبعوث لاثبات الحجۃ و یصلح الحجۃ  
 تدعو علی الاطلاق و لا یخصی بالدعوة من یتفرس فی الهدایة دون غیره و الله اعلم

بوالهوس هر چند کرد الحاح و نمودش ادب

چون بی تو میفتی تقدیرش نظر شد است

الشرح بوالهوس صاحب بوسه های یعنی کسیکه از پر کنده دلی بر یک کار استقامت تو اند کرد و  
 هر وقت بوس کار دیگری میکند الحاح میباید نمودن و درخواستن و مراد از ادب اینجا ادب طریقت و آن  
 عبارت است از تلقین ذکر بحقیقت مخصوصه ملقنه از مشایخ معضن و النظر ناظر تر یعنی چون بر بی تو میفتی  
 مقدره و می در استقامت این فضل الطلاع یافته بالهام یا بسببی از اسباب معرفت مذکوره در شرح بیت سابق  
 پس از روی غیرت آن فاحرم بی حاصل را برین سر و قوف نداده و این تخم پاکیزه را در شور زمین دل دی ضایع  
 ساختن روا نداشتم

بلیت

زمین شور و سیل بر نیارد در و تخم اهل ضایع مگردان

و این معامله از آنحضرت در سواد کثیره معاینه افتاده چنانکه کیاری حسن کنای نام شخصی نوید و میباید بود  
 نوکر امیر سیدی میرزا چند گاه از امیر خود و اتفاقا دید و جامه های سیاه پوشید پیش آنحضرت آمده که من  
 ترک دنیا کرده ام و مرا هیچ بوسی بغیر عبادت حق تعالی نیست پس مرا تلقین ذکر کنید و آداب خلوت بیاموز  
 تا همیشه اوقات خود صرف تو کرد و فکر حق تعالی کنم و هر چند پی در پی چند ماه بملازمت نموده الحاح بسیار  
 میکرد و لیکن آنحضرت بر بی تو میفتی او و قوف یافته ایا نمودند و از التماس او تلقین زدند و تجارل شدند  
 تا بعد چند گاه چون نوبت بوس خورشید برآمد و بوس لذات دنیا نشغال شده چاکر امیر علی ظالم  
 شد و مسلمانان را بسیار ایدار سانید در ارتکاب انواع فسق و فجور و شهوت چون بعضی منحصرا بر این  
 حال معلوم شد آفرین بر نصیحت آنحضرت کرده در اخلاص افزودند

المتن

هر که بود از جذبه حقیقه صاحب واقعه

دیده احوالش مرید از جهان و فرما نبرد است

الشرح یعنی هر تنگساز و عنایت حق تعالی بجزیره است و شیش خدائی صاحب اوقات صادق بود  
 مثل علی صوفی و ملا ابراهیم امام عاقله و ملا احمد چاکلی و غیر جمعی از مخلصین چون بر اکت بعت و  
 و تخصص احوال و حقانیت آنحضرت استخاره کردند هر یک اوقات مشغول بکمالیت آنحضرت و ترجیح بدهند



بنا بهجت او دیدند بدان سبب یقین ایشان محکم شد پس یگان و دل مرید شدند و بظاہر فرمود  
و باطن تمام مدامت میکند سبب یقین کامل همیشه از جو یار شاد و تریش فیض میگرفتند  
و شارت با یقین یقین است آنچه در مقامات خواجہ بہار الدین نقش شد قدس سرہ مذکور است کہ سلوک  
از راه موقوف بر حصول یقین است از اہل لہ

بیت  
می شنوی وصف یار است بنای شنید

تا تو بینی جمال عشق نگیر و کمال

بود با بہر روشنی تابع پیران غیب  
با بہر صحت خراہ تجتیش افخر شد است

المتن

سا لکانرا میکند اجلاس خلوت با یکجا

پس کل واقعات ہر یکی اعتریف است

الشرح  
اجلاس نشاندن و خل واکشادون اعتریف کہ کنندہ تراسم تفضیلست از عا بر معنی گذ  
شد باز معنی مستقیم است یعنی در میدان خل و واقعات نیک گذرند است از بہت فراست  
کمال کہ دارد دنگ نمیکند درین بیت اشارتست بعضی اوصاف مرشدانہ آنحضرت کہ آن اجلاس خلوت  
ست مرسانکا ز اول و واقعات ایشان کردن چنانکہ در کیمیای سعادت آورده است چنانکہ ریاضت کردن  
با یک است و ریاضت عاون و تادیب کردن دیگر از اہم از کاران دین است این با عزت راست نیاید  
بلکہ شیخ از آن خلط مریدان چارہ باشد عزت می از ایشان شرط نبود و بقید جا یکجا اشارت  
بنامان است کہ ہمہ مریدان را بہ نزد یک خود و سبجوت نمی نشاند و خانقاہی بر آن اجتماع ایشان ہم ندارند  
از برای احترام از آنکس شہرت و نیز برای آنکہ اگر ایشان را نزد یک خود جای و در کثرتی دیگر پیدا شود کہ  
مضر عزت گردد و علایق و عواطف زیادتی گیرد تا حدیکہ ستوحش اوقات شریف او شود و خواہد استغناء  
خلوت معطل ماند و این قصور در تابعان پیر سرایت کند بکہ ایشان را بقدر ضرورت تلقین و تعلیم تمیز  
کرده و داع میکند و میگوید کہ جاس کہ خاطر شما قرار گیرد و تا تو انید در عزت و خلوت بند کرد  
مگر مشغول باشی ہر گاہ چیزی مشکل شود بیایند بعنایت حق تعالی حل آن کردہ آید و نیز بعضی را  
میفرمایند کہ اگر ہم در خلوت صبر کردہ در توجہ روحانیت مشایخ و تصور این دعا گوی کجای شاید  
میدانست کہ ہم در آنجا حل خواہد شد و ایضا بسیار از مریدان اکثر اوقات مگر گستاخ را کہ در خدمت  
مریدان مشغولند میفرماید کہ در جایہای خود و عبادت مشغول باشی و دایم اینجا میاید بکہ در غایت  
نزد و جاکا فرمودہ در محبت و شوق زیادتی منانید کہ حصول فوائد کلی باریستہ بر محبت است آری  
یقین در مقامات خواجہ بہار الدین نقش شد قدس سرہ آورده است کہ آنحضرت میفرمودند کہ معن ابوحید  
فرمود است کہ غائب الزیارتہ مع حضور القلب خیر من و دایمہا بلا حضور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ  
و سلم را ابو ہریرہ را گفت یا رسول اللہ بیش ازین طاقت ندارم اگرچہ با ہریرہ اظہار کمال محبت  
نمود کہ داناتا اگر متابعت امر کردی بہتر بودی چنانکہ گفتہ اند

بیت

از وصل ہزار بار خوشتر

ہجر کہ بود مراد و لبر



سوال اگر کسی گوید که چون خدمت شیخ مرید از پیش خود جای نمیدهد پس آن کلام کیمیای سعادت  
 که شیخ از مخفی لطف مریدان چاره نیود تا آخر معنی چیست جواب گوئیم که معنی آن این است که از نوع  
 مخفی لطف در وقتی از اوقات چاره نبود و عزلت او از مریدان بکشتی که مطلقاً یا ایشان صحبت نکند شرط نبود  
 بلکه میباید که بکشتی باشد که از اوقات شب روز یکدو و وقتیکه خلوت خاص در مناجات بگذراند و  
 همچنین اگر تواند از ایام ماه چند روزی و از سال ماهی صرف خلوت کند تا برکات اوقات آن خلوت در  
 او شود هر چه از صحبت قصور عارض شد باشد مجبور گردد و چنانکه در عوارض آمده و من آداب شیخان میگویند  
 که خلوة خاصه و وقت خاص لایحه فیه معاملات الخلق حتی بغیض علی خلوة فایده خلوة و لا تدعی نفس قوه  
 لظن منها ان استدته الخ لطفه مع الخلق و الکلام مهم لایضرو ولا یأخذ منه و انه غیر محتاج الخ لطفه فان رسول  
 الله صلی الله علیه و سلم کمال حاله کان له قیام اللیل و صلوة یصلیها و یدوم علیها و اوقات خلوة فیها فقطع  
 البشر لایستغنی عن التبیات قل ذلک او کثر لطف ذلک او کثرت و کم مغرور قانع بالیسیر من طیبه  
 القلب یخذ رأسه و اغتر بطیبه قلبه و استرسل فی المأزجه و الخ لطفه و جعل لطفه مشاعاً للباطلین بلطفه  
 توکل عنده و یرفق یوجد منه فیقصد من یس قصد الدین و لا یغنیه سلوک طریق المتقین فافتن و فتن  
 و بقی فی حظه القصور و وقع فی وایرة الفتور فمأیستغنی شیخ من الاستعداد من الله و التضرع بین یدی الله  
 بقلبه ان لم یقالیه و قلبه فیکون له فی کل کلمه الی الله رجوع و فی کل حرکت بین یدی الله فی خضوع فاما  
 دخلت القننه علی المخزورین المذمومین للفقوة و الاسترسال فی الکلام و الخ لطفه لکنه معرفتکم بصفات  
 النفس و اغترارهم بیسیر من الموعبه و قلته تا و بهم بشیوخ کان المجتهد یقول لاصحابه لو علمت ان  
 صلوة کھتین لی افضل من جلوسی معکم ما جلست عندکم فاذا رأی الفضل فی الخلوة یخلو و اذا رأی الخ لطفه  
 مع الاصحاب فیکون خلوته فی حمایه خلوته و خلوته مزید الخ لطفه و ایضاً فی العوارف فی باب آداب المریدین  
 مع شیخ سمعت ان شیخ عبد القادر رضی الله عنه کان اذا جاز الیه فقیه زایر یخیر بالفقر فخرج و لفتح  
 جاب الباب یصلح الفقیر و یتیم علیه لایجلس معه و یرجع الی خلوته و اذا جاز احد من سبب زمره الفقرا  
 یخرج و یجلس معه فخطر بعض الفقرا نوع الاکار و شرک الخرج الی الفقیر و خروج غیر الفقیر فانه یخطر  
 للفقیر الی شیخ فقال البطانح رابطه قلبه و هو الی و بس عنده اجنبیه فکنته معه بموافقه القلوب  
 و لفتح بملاقات الظاهر بهذا القدر و اما من هو من غیر حبس الفقرا فهو واقف مع العادات الظاهر  
 فمتی لم یوف حق من الظاهر استوحش فحق المرید عمارة الظاهر و الباطن بالادب مع شیخ دینی  
 مرصا و العباد بداند کشف و قانع را در نظر سبک است فایده اول آنکه بر احوال خویش از زیادت  
 نقصان کسیر و وقف و فقرت و جدت شوق و سر دگی و باز ماندگی در سبک اطلاع افتد و از  
 منازل مقامات راه و درجیات و درکات علو و نقل باخیر باشد زیرا که این هر یک را خیال نقش بند  
 مناسب بکند تا ساکن و قوف و تدبیر جمله و قانع حیوانی و نفسی و شیطانی و سمعی و ملک و دلی و  
 روحی و رحمانی تا اگر صفاتی ذمیمه نفس بروی غالب و از حرص حسد و شره و کبر و غضب  
 و شهوات و غیر آن خیالی را در صورت حیوانی که آن صفت بروی غالب بود نقش بندی کند چنانکه



حریف را در صورت مؤش و مؤثر بنماید و دیگر حیوانات حریف او اگر صفت کبر غالب بود در صورت پلنگ  
 بنماید و اگر صفت شره غالب شد در صفت خوک و خرس میوز بیند و اگر صفت کجی غالب بود در صورت پلنگ  
 بنماید و اگر صفت همت غالب بود در صورت دراز گوش بنماید و اگر صفت بهی غالب بود در صورت کوفته  
 بنماید و اگر صفت سبب غالب بود و از هر نوعی سباع و نظر آید اگر صفت شیطننت غالب بود در صورت  
 شیاطین بنماید و اگر صفت کدو حیل و عذر غالب بود در صورت روباه و خرگوش و نظر آید اگر اینها  
 بر خود ستولی بیند اندک از این صفات عبور میکنند اگر اینها را می بیند و میکشد و قهر میکند  
 تا غلام میباید اگر صورت های این می بیند که تغییری میکند و مبدل شود و صورت های دیگر داند که تبدیل  
 این صفات درست شد و اگر می بیند که با اینها در منازعت و مخالفت داند که در محادنت تمکایره  
 است غافل نشود و این بنا شد و اگر آبهای روان و صافی بیند و دریای و غدیر و حوضهای  
 و سبزه های خوش روضه با و بستن آنها و قصرها و ستاره آسمان این جمله صفات دل است و اگر انوارهای بی نهایت  
 و عالمهای غامضانی و طیفان و طلب معارج و بیرنگی و پیچونی و طی زمین و کشف معانی و علوم لدنی و اود را که  
 لایالات این جمله مقامات روحانیت و اگر مطالعه ملکوت و مشاهده ملائک و الهات ارض و انلاک  
 و بهشت و دوزخ و انجم و عرش و کرسی بیند در سلوک صفات ملکی است و حصول صفات حمیده و اگر مشاهدات  
 انوار فیض مقدم کاشفات صفات الوهیت و الهامات و وحی با و تجلیات صفات الوهیت و در مقام  
 انوار بقا و وصول تخلق است به اخلاق روحانی از هر نوع شمه نموده آید و باقی هم برین قیاس میکنند فایده  
 دلیله آنکه وقایع دلی و روحی و ملکی نیک ذوق بود و شوق پدید آید که بدان ذوق و شوق انوار تخلق  
 و الهوانت طبع و مستلذات شهواتی و تشبهات جسمانی باطل کند با مغنیات عالم روحانی و لطایف  
 معانی و کسار و حقایق انفس پدید آید و بجای متوجه عالم طلب شود و مشرب او هم عالم غیب  
 گردد و قد علم کل انامیس مشرب بهم و بحقیقت اطفال طریقت را بدایت جزیه شر و قایع غیبی نتواند پرورد و  
 غذای جان طلب از صورت و معنی و قایع نتوان بود چنانکه شخصی در خدمت خواجه امام ابو الحسن یوسف  
 براتی به باز میگفت تعجب کرد که در خدمت شیخ احمد غزالی با بودم بر صفت خانقاه با صاحب طعیم میخورد  
 و در میان از خود غایت یکساعتی بود چون با خود آمد گفت این ساعت پیغمبر صلی الله علیه و سلم دیدم  
 که آمد و نغمه در زبان من نهاد و خواجه امام ابو یوسف فرمود ملک حیالات تربی بها اطفال الطریقه یعنی  
 آن تماشیه که باشد که اطفال طریقت را بدان پرورند فایده سی و هفتم آنکه از بعضی مقامات این راه  
 جز تصرف و قایع غیبی عبور نتوان کرد و رکن اعظم او احتیاج پیغمبر و شیخ از هر این است که تا سالک  
 پیغمبر و خود خویش نکند و سلوک او در صفات انفس و روح و دل بود ممکن است که تغییری حاجت نیفتد  
 و ممکن چون بسر حد روحانیت رسید بخودی خود از این مقام نتواند گذشت از هر آنکه هر تصرف  
 که از سالک پیغمبر و هستی دیگر پدید آید بعد از آن راه برستی است و کستی و تصرف غیر تعلق پس قایع  
 که در انفس و لایست شیخ آید در حضرت نبوت یا انجلی های صفات خداوندی و غایتش بود و وقایع  
 حقیقی حاصل نشود بقای حقیقی که مطلوب مقصود از سلوک است نرسد و الله اعلم بعد از این طرف از وقایع



که بکشت و مشاهدات و تجلی بوصول متعلق دارد و هر یک در فصل آن بجای خویش گفته آید ان شاء الله

المثنی

مقالی ۴

۲۷۱

انداز خلوت زمین بهمت و ارشاد او

واردات و اوقات ساکنان آیسر شد است

الشرح ایمن مبارک الایسر آسان تر اسم تقصیل است از میسر و فی القشیریه الورد و لایر و علی القلوب  
من الخواطر المحمودة و مختص بنوع الخطاب و ما یقتضی معناه و الواردات یکون وارد و سرور و وارد و خوف و وارد  
تقبض و وارد و بسط الی غیر ذلک من المعانی و سمعت الاستاد ابا علی یقول الواردات من جهة الورد  
من لاورد و له فی ظاهره لاورد و له فی سریره فی المرصاد فصل شانزدهم در بیان بعضی از وقایع غیبی و فرق میان  
خواب و واقعه قال الله تعالی انی رأیت احد عشر کونیا و الشمس التقریرات بهم لی ساجدین و قال البیضاوی علیه  
وسلم الروایة الصالحة جزء من ستة و اربعین جزءا من النبوة بدانکه ساکنان خواب در مجامع و ریاضت  
نفس و تصفیه دل شروع کنند و از بار ملک ملکوت عبور و سلوک پدید آید در هر مقام مناسب حال از وقت و  
کشف است و گاه بود در صورت خوابی صالح باشد و گاه بود که واقعه غیبی بود و فرق میان خواب و واقعه  
بزرگ این طایفه از دو وجه است یکی از صورت دوم از معنی اما از راه صورت چنانکه واقعه آن باشد  
که از حجاب خیال بیرون آمده باشد و غیبی صرف شده که روح در مقام تجرد از صفات بشری بدرگاز  
شود و واقعه روحانی بود و مطلق و گاه بود که نظر روح موید شود بنور الهی و واقعه ربانی بود که المومن بنظر نبویه  
است و خواب آن باشد که حواس کلی از کار افتاده و خیال بر کار آمده در غلیظت نوم چیز می در نظر آید  
و آن بر دو نوع بود یکی صفات احلام است و آن خوابی بود که نفس بواسطه آلت خیال اندر آید که کند از  
و سوا کشف طیانی و هو نفسانی که اتقانی نفس شیطان باشد و خیال آنرا نقش بندگی مناسب  
در نظر نفس را و آنرا تغییر نباشد و خواجهای پریشان و آشفته بود و از ان استعاضه واجب بود  
رباس حکایت نباید کرد و در خواب نیک است که آزار و بای صالحة گویند و خواب علیه السلام فرمود  
الروایة الصالحة جزء من ستة و اربعین جزءا من النبوة بعضه ایمنه آنرا تفسیر کرده اند که مدت نبوت  
خواججه ابیت و سیال بود و از انجمله ابتدای نبوت شش ماه و حی خواب می آید پس خواب صالح بدین حساب  
یک جزء و باشد از چهل و شش جزء و نبوت بسیار اندک و حی ایشان جمله در خواب بود بعضی بود  
که و حی ایشان گاه در بیداری و گاه در خواب چنانکه ابراهیم در خواب حی آمد که فرزند یکش گفت  
اتقانی فی المنام اتقانی از بسک فانظر ما ذاکتری دلیل بر آنکه و حی گفت فرزندش گفت یا ابیت انقل  
ما تویر مستجد فی و خواب علیه السلام میفرماید که تویم الالبیاء و حی و در بیداری برو حی آمد که فخذ  
اربعة من الطیر فصر من ایاک و خواب صلح هم است یکم آنکه هر چه بیند بتاویل و تعبیر  
حاجت نیست همچنان بعینه ظاهر شود چنانکه خواب ابراهیم صریح بود اتقانی فی المنام اتقانی  
از بسک و دوم آنکه بعضی بتاویل حاجت بود و بعضی همچنان باز خواند چنانکه خواب یوسف  
بود اتقانی رأیت احد عشر کونیا یا زده ستاد و آفتاب مانتاب محتاج بود بتاویل یا زده برادر و پدر

سبحان الله تعالی و الحمد لله تعالی و الصلوة و السلام علی سیدنا محمد و آله الطاهرین



و با و آما سجده بعینه ظاهر شد بتاویل حاجت نیامد که خیر و اله تسبیح او سیوم محتاج باشد تمام  
 چنانکه خواب ناک بود که اتنی از ای سبع بقرات سمان یا کلین سبع عجاف التجدد محتاج بتاویل بود و چنانکه  
 خواب زندانیان که محتاج بتاویل بود و یصاحبی التبحر اما احد کافیتقه ربه خمر او اما الاخر فیصلت فتا کل  
 الطیر من رأسه و تحقیق رویای صالح آن است که آنرا تا ویلی راست باشد مطلقا و اثر آن ظاهر گردد و  
 که خواب جسم مومن را بود و هم کافر را چنانکه ملک مصر فرزند ایشان دیدند و آن از نظر دل بود بتأیید روح بی تأیید  
 نور الهی فاما آنچه موبد بود بنور الهی جز مومن یا ولی یا نبی یا نه بیند یا رویای صالح بود و کجور باشد از نبوت  
 و کافر است و نباشد از نبوت تا قید این معنی آن است که خواجه علیه السلام فرمود لم یبق من النبوة  
 الا المباشرة برابا المومن او یری له پس این ضعیف رویای صالحه رویای صادق صالح آن باشد  
 که مومن یا ولی یا نبی میسر است باز خواند یا تا ویلی راست دارد و آن نمایش حق بود و راست باز  
 خواند و باشد که بعینه ظاهر شود و اما از نمایش روح بود این نوع کافر و مومن را همچنین واقعه بر دو نوع  
 می نهد یکی آنکه محفل هست که راه بین و فلاسفه و براسمه را بود از کثرت ریاضت و تزکیه نفس و تصفیه  
 دل تربیت روح تا وقت باشد که ایشان از بعضی معنیات کشف افتد و وقایع میان خواب بیداری  
 مطلق پدید آید و گاه بود که از کثرت ریاضات و غلبات روحانیت پدید آید آنچه عوام آنرا از مغیبا  
 پندارند کشف اقتد چنانچه از بعضی احوال خلق واقف شوند و از بعضی کارهای دنیاوی و دنیوی و قلیع  
 میان خواب بیداری پدید آید و محو بیشتر صفات حیوانی و بهیمی کند و روح ایشان از حجب خیال محذور  
 خلاص یا بد روح در تجلی آید و انوار روح بر نظر ایشان مکتشف گردد و اما ایشان را بدان قربی و قبولی  
 نیاید و سبب نجات ایشان نشود بلکه سبب علو و متاعبت ایشان گردد و در کفر و ضلال و اسطه  
 استدراج شود و هر زمان بود که بواسطه عجز و و پندار در درگی دیگر فروزمیر و چنانکه فرمودند و هم  
 من حیث لایعلمون الخ دوم واقعه آنست که حق تعالی در آینه جان النفس و آفاق جمال آیات بیانات  
 در نظر موحدان در آورده که شریح آیات تانی آفاق و فی الفهم حتی یتبین لهم الحق موحدا از سبب  
 ظهور حق شود و بالهام ربانی که در معرفت بنور تقوی نفس بدل سالک میرسد و در حالت مغلوبی  
 خواص نظر دل یا روح بر صورت آن الهامات اقتد که خیال آنرا نقش بندگی کرده باشد یا بواسطه تصرف  
 خیال بر حقیقت آن الهامات نظری افتد تا سالک را بر صلاح و ب نفس و ترقی و نقصان  
 خویش اطلاع افتد و پدید آید چنانکه فرمود و نفس ما سویها فلهما بنجورها و تقویها چنانکه اینها  
 مشرک را سبب استدراج بود و زیادتى کفر و اینها موحدا سبب کرامات گردد و زیادتى یقین موالذی  
 انزل است کینه فی قلوب المومنین لیزادوا بها ثامع ایها هم و فرقی میان واقعه مشرک و واقعه موحدا  
 در حجب شرک انانیت باز مانده است هرگز از مشاهد الزاد و صفت احدیت خبر نیابد و از هستی  
 انانیت بیرون نیاید این معنی بعد از علم یقین از احوال بسی مدحیان طریق و ظل مشاهد اقاوده  
 و با ایشان بجهت رفته است و احوال ایشان محقق نگشته که آند ولی الذین آمنوا و کجور هم من  
 الظلم الی النور موحدا بنور حدانیت از حجب شرک خلاص یا بد و هستی انانیت و انانیت در تجلی



الوار صفات احدیت محو کند و از شرک باو منی خلاص یابد و در ظهور عالم وحدانیت بر خوردار از مقام  
وحدت گردد

بیت

کی بود یار ما جدا مانده من و تو فرشته و خدا مانده

ز دو از تلقین او محفوظ شیرینی ز

خدمت خواجس قاری بلند شد است

المتن

الشیخ بلند میر نام محله است در عین شهر شیر که مولد و مسکن خواجہ مشار الیه است بلقب قاری  
مشهور از ان جهت است که در قرأت قرآن و قونی و ادائی نیکو داشت در قرأت امام عاصم نیز توان  
حفظ و بکوشش خلیفه از خلفای حافظ عبد الملک قاری خواند و خدمت و تعلیم گرفته بود مردم را  
بندی افتد درس میگفت جمعی کثیر از مردم شهر شاگرد او بودند تا وقتی موافقت قول شیخ جنید بن  
که اقطع القارئین وصل للصوفیین یعنی بر رشته محبت و صحبت و متابعت از قاری که با هم مشغول  
دارد و پیوند کن بصوفی که بمسبی مشغول است که از استادان قرأت عزلت گردیده زیارت بکن  
هستانه ارشاد آشیاء ملازمت کردن گرفت و بشرف ارادت و محبت مشرف شد بصدق تمام تلقین  
ذکر چهار ضرب از آنحضرت بابرکت گرفت در اکثر اوقات در آن مشغولی مینمود تا آنکه روزی آمدن تقریر  
کرد که مبرا بکرت این تلقین مبارک حضرت شیخ حق تعالی سکینه نخبه است و آن چنان است که چون  
در زاویه خلوت کیفیت ملقنه بذکر مشغول شوم در باطن من سروری وارد میشود چنانکه هرگز خوش  
نمی آید که کاری بغیر ذکر کنم و در دهان من لذتی از نوع شیرینی پیدا میشود که بیان آن نمی تواند کرد  
آنحضرت بابرکت شاد شدند و فرمودند که مبارکت باد که بعضی آثار طریقت از توفی هر شدن گرفت  
و این علامت رسیدن بحقیقت ذکر است و این حالت را پیشیدن عمل سلوک نیز گویند و بافتن  
حلاوت ذکر کچنین حالت اشارت میکنند و کنایت از این مقام کرده اند آنچه گفته اند که تا پیشند

ندانند روح

ذوقی است درین باده که مستان دانند

و تبیی ازین مقام است آن رباعی که مولانا عبدالرحمن جامی

وی پای غم پست زیاده تو مرا

ای بیل جان مست زیاده تو مرا

ذوقیکه دهد دست زیاده تو مرا

لذات جهانرا همه در پای فلکند

این مقامی است که متمنای ذاکران و مریدان است و نیز میفرمودند که چون من از عنایت حق تعالی  
باین مقام رسیدم اشد اشغالی که و رای ذکر بود چون سبق علم خواندن و وظیفه قرأت قرآن ادا کردن  
از همه پرداختم و شب روز بعد ادای فرایض و ادائی شن موکده و نماز تجمیع داشت بهمین نوع  
ذکر میباشتم تا بغایت حق تعالی و مبد و مقتدایان و ببرکت استقامت این ذکر بمقامات عالیه  
تا ختم فی شامیل الاتقیاء چون ذکر بحقیقت ذکر رسید در حالت ذکر حلاوتی از دندان او شیرین تر  
از شهد پیدا شود چنانچه از ان حالت دندانهای او بیکدیگر بچسبند و بدشواری کشاید چون  
در ذکر متلذذ شود قوت او همان شیرینی باشد در حالت مرگ افتد از خلوت نگریزد با غلق پیوندد



دوق این خلوت دل داند نه تن قوکی خواجه ابوسعید چون حق تعالی خواهد کسی را صاحب لایت گرداند اولاً  
در ذکر بروی کشاید چون دزد که متذذ شود در قوت برد کشاید پس او را در مجلس انس بر کرسی توحید  
نشاند بعد حجاب ز پیش او بردارد در سرائی فردانیت آرد و عظمت و جلال خود بر و کشف کند اینجا  
در لقای حق قانی گردد \*

الملتق

غنچه دل هر که پهلوی دیش این خواجه و شش  
ماند زو آن از دیش شکفته و از هر شد است

الشیخ فی تاج الاسامی آن هر سپید و روشن تر و مرد سرخ و سپید الانوار الشمس و القمر یعنی  
هر زکری که دل چون غنچه خود را بفکر و مراقبه دل آنحضرت مانند این خواجه حسن قاری ماند در نزدیکی از دوم  
مبارک آنحضرت بر شفقت غنچه دل او شکفته روشن شده است درین بیت اشارت است بدان که  
آنحضرت روزی خدمت خواجه مشایخ را لیه بعد ظهور حال بر آن منوال بحضور خود در خلوت ذکر کنائید  
چون سبق او این ذکر او را حل کرده یافته کیفیت و ادبی چند نیز او را تعلیم فرموده بعد از آن روزی بتقریری  
از زبان مبارک آنحضرت شنیدم که میفرمودند که چون خواجه حسن در آخر هر ذکر دم گرفته بهوش و با  
حضور خیال شیخ توحید بدل میکرد من نظر بر دل او انداختم دل چنان دیدم که گویا شکوفه ایست پنجه  
شکفتن و روشن شدن گرفت است الحاصل روشن سازنده این کلمه نامه را که در ضمن این بیت  
ذکر شد در سبحة الابرار بیانی است که اینجا بقصد توضیح نوشته می شود و بی سبحة الابرار عقد  
قول در پرده کنشانی ارکشت دگی دل و بیان آنکه در پهلوی رستمان پوی توان رسید و محروم ماند  
هر که در پهلوی پیش طلبید \*

سبحة

سر زین پرده برون ناورده  
دل در پرده بود پرده او  
باشد این راز شود پرده کنشانی  
بلکه هست این نفس طوطی دل  
بمجا ناس نه نشنا سی  
نام خرگه که نهنگس بر شاه  
ترک خرگه کن و بر شاه بگر  
بود مقصود از آن غنچه دل  
در دی آفاق بهفتن گیرد  
همچو یک قطره غم در قلم  
نطق یک نغمه رستمان دل  
توده خاک ز راهش گردی  
سفت دریا صد یک گهرش

ای پهلوی تو در پرده  
دل که هر سو بود آورده او  
یکدم از پرده غفلت بدرآی  
نیست این بیکر محرومی دل  
گر تو طوطی ز نفس نشناسی  
دل نه خرگهی و این خرگاه  
شه دگر باشد و خرگاه دگر  
گلبن جان چو نشانند بگل  
غنچه دل چو شکفتن گیرد  
عالم و عالمیان در روی گم  
چرخ یک غنچه رستمان دل است  
عنصر ناز ز باغش وردی  
کینفس باد هوا از سحرش



ز خاکش پیش درش و بلیزی  
 زیر دست اویش خاتم دین  
 گنج پنهان ازل را گنج  
 میوه ناز کر مش نامعلوم  
 کوی او دست خوش و باو نیست  
 بلکه مادر کشتا و دست خوشیم  
 اوست چون باد صبا با چو غیا  
 که میبیند زمین چون خیزد  
 کی کشد سبزه سر از خاک چمن  
 بست از خوشش بخت ایش ما  
 آن بجان زنده و جان زنده بدل  
 زنده بودن بدل از محرمی است  
 بی دل زنده چه مردار چه تو  
 دل بتدبیر خرد نتوان یافت  
 اینکه در پهلوی چپ می بیند  
 راستی جوی که در پهلوی  
 سالها خون جگر باید خورد  
 بوکه از زنده دلی یابی بوی  
 دل شود زنده ز بی خوشی تنی  
 یا اگر حاصل خود را سوزی  
 روبروی خوشی آوری  
 گر تو از خود نشینی بفراغ  
 بچراغی چه شوی روی براه  
 چو چراغی که نباشد دودش  
 پر تو نور دل پیر است آن  
 دیده می بندازان نور فرا ز  
 همچو خود گر بخود آتش نری

پیش چیزیش جهان تا چیزی  
 آسمان کهنش نقش و نگین  
 نشر احسان ابد را منشور  
 میوه خوار حشرش نامنوع  
 رشته اش مهره کش با تو نیست  
 بسته رشته او مهر و شمیم  
 اوست چون ابرین ما چو بهار  
 گر ز برداسن باد آویزد  
 رشته ابر نیکنده رسن  
 بست از کواکش افزایش ما  
 هست هر جانور از زنده بدل  
 این مهر خاصیت آدمی است  
 زین شرف مانده چه دیوار چه تو  
 بگذر از خود که بچو نتوان یافت  
 بر ازین پهلوی اگر در چین  
 دل و جان زنده شود از بوی  
 خاک ره کحل بصیر باید کرد  
 برو زنده دلی آری روی  
 نیز هر علمی و بسیار فنی  
 که تحصیل چراغ افزونی  
 بهتر از دود چراغست خوردن  
 روشنائی نهد دود چراغ  
 که کند دود و میت خانه سیاه  
 رهنما ساز سوی مقصودش  
 که چو خورشید جهانگیر است آن  
 هستی خویش در آن نور بیا ز  
 کی شوی صبح دم خوش بزنی

حکایت عین القضاات بهمانی که از همه دانی موی می شکافت هر چند چون موی  
 تا بصحبت احمد غزالی نشناخت سرشته این کار نیافت  
 مردم دیده روشن خردان  
 بحر بندیش همه بین همه دان



بر دوشده حاصل او گنج علوم  
 بوسی از سر حقیقت شنید  
 کس علم از کتب ایشان کرد  
 راه ازان نیز بمقصود نبرد  
 گوهر دل شد او را حاصل  
 ره سوئی احمد غزالی یافت  
 سر این رشته اش افتاد بیدست  
 پس همه عمر به روزی نیست  
 بر دوشدندی از پهلویش  
 وزوش نور بصر سر بر زد  
 فیه نور اقد فی ظل سوا  
 وز یکی هر دو بهانرا پیر یافت  
 نور او طالع و ممکن مطیع  
 بلکه خود را یکی نور شناخت

سکه در مدرسه هارنج علوم  
 لیکن ان گنج بجز گنج ندید  
 ردی همت بصفا کیشان کرد  
 گرچه عمری بسران راه سپرد  
 هر که در راه نشد صاحب دل  
 ناگهان تیر اقبال بتافت  
 رشته عهد بغزالی بست  
 بود در صحبت او روزی نیست  
 یافت بنیا بصری از روش  
 از نفس طایر روش سر زد  
 مار آهی شیئا الا وری  
 از خدا کون و مکانرا پیر یافت  
 دید یک احب و ممکن برقع  
 ظلمت خویش در آن نور باخت

همچنین بعضی مریدانرا که گشت این ذکر حل  
 گاه ذکر از کام پیدا منبع سگر شد است

شکر کاین بیچاره ناظم هم نخلوت از زایش  
 از حصول بوی ذکر و انس کتبش شد است

الشرح منبع حشر ششمه سگر شکر درین بیت اشارت است بدان که چون آنحضرت با برکت بعضی  
 مریدانرا در اظهار واقعات خود پیش این فقیر رخصت کرده بودند من فقیر و رای خواجه مذکور از چند  
 کسی دیگر نیز شنیدم بودم که با دایم برکت تلقین مبارک آنحضرت در وقت ادای وظیفه ذکر کیفیت  
 معینه دایان شیرین می شود بحیثیتی که گویا پیر از شکر کردند و از چندی دیگر برکت آنحضرت  
 حصول فیضی و وارده بخوئی دیگر استماع افتاده و لیکن چون شان درویشان پنهان ساختن  
 احوال است مصلحت اظهار اسمای ایشان اینجا نبود و اکتفا بر ذکر بعضی از مشهورین کرده آمد  
 معصم الله تعالی من العین و ایضا معلوم باد که مولانا نورالدین جعفر قدس سره در مقام شکرگزاری  
 از آنحضرت شیخ مرتبی خود حضرت امیر علی محمدی قدسنا الله تعالی سره در خلاصه المناقب  
 نوشته که این فقیر که خوشه چین آنجناب است چون بعضی درویشانرا در عزالت در مدت زمانه  
 تربیت کرده است از همه اجزای ممکن و اجزای بدن ایشان آواز شنید است بوی عطر  
 مشک شنیده از تنگ دندان خود غسل سلوک چسبیده و اینهمه آثار فروغ آنجناب است که باین گدایان  
 ناله چنین رسیده اعلیٰ فی صحت فی وجوده المبارکه انتهی کلامه پوشیدند



که ازین عبارت ظاهر چنان مفهوم شده که مولانا می مذکور از اجزای بدن مریدان خود آواز ذکر شنیده و بوی عطر  
شنیده و از تگت ندان خود عمل سلوک چشید و با آنکه وی از مرشدین مشاییر بوده از مشایید این هشتم در عزت  
شده به این مقدار تفاخر نموده و زبان شکر گزاری مرتبی خود گشوده و نیز ظهور این همه عطیات حواله پیر خود کرده  
و خود را در میان ندیده پس مریدانیکه باینوقت باین عطیات بطریق انحضرت بایرکت مدخله در اندک مدت  
بکلم مشغولی در غیر عزت نیز مشرف شده اند چگونه ادای شکر گزاری توانند کرد ؟

من بی تو نمی قرار نتوانم کرد  
گر بر تن من زبان شود هر موی  
احسان ترا شمار نتوانم کرد  
یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

مولوی میرزا فیروز می تلقین ۱ و

المتن

نمود از انتاج نور ذکر فرسخ فرشت است

الشرح انتاج نتیجه دادن فرسخ فرما رک حال مولانا فیروز نام طالب علمی جوان بود شرح ششم را  
مطالعه میکرد چون ذکر جمیل انحضرت از بعضی مریدان ایشان شنیده ملازمت ایشان نزد شریفه انحضرت  
کردن گرفت در ایام ملازمت بسببش بود بعضی کرامات ایشان چون دل و بر اعتقاد و یقین قرار گرفت  
اتماس خصوصیت میکرد بعد از استیلا از هر دو جانب بشرف انابت و بجیت مشرف شده آداب طریقت  
تلقین یافت پس دامن صحبت از همسبکان و همکنان و پیشینان خود کشید عزت و خلوت اختیار  
میکرد و در ادای وظایف ذکر و دعوات مشغولی مینمود تا بعد چند گاه آید بر زبان شکر گزاری چنان جای  
ساخت که مرا از مبارکی تلقین انحضرت بعضی از نتایج ذکر ظهور شدن گرفت چنانکه در اشای ادای  
وظایف ذکر نوری در خلوت نوری شاد به میشود به حیثیتی که زاویه تارک بدن روشن می نماید بعد  
از آن بعد از چند سال هم بفرموده انحضرت بقصد زیارت حرمین محترمین مسافرت است ایستاد تا  
مآبیمتاه فی مقامات خواجه بهار الدین بقیه بنده قدس سره همه اعمال سالک میباشد که برین طریق گذرد تا نتیجه  
بظهور آید و معرفت تفصیل که منتهای مقاصد طالبان است کجبول پیوند ویرا که از حسن عقیده طالب  
نسبت حقیقت اهل مدچندان حاصل نیست زیرا که اعتقاد او باندک چیزی متبدل میشود لغو باقیه  
من ذلک فی خلاصه المناقب چون ذکر بعد اوست شرایط مذکوره اقبال نماید انوار کثیره ساطعه مرتبی  
گردد و در باطن آن و اوایل آن انوار چون بروق ظاهر شود و زود نا پدید گردد آنرا لوانج نامند بعد از آن  
در رنگ سنده نوری پدید آید که یک وقت دو وقت و سه وقت پابنده باشد این انوار را لوانج  
خوانند بعد از آن در رنگ سنده انواری پدید آید و بیشتر باشد این را طوالع گویند

در راه حقیقت آورده رگه را

خوش گفتن لا اله الا الله را

از ذکر همی نور فراید مده را

هر صبح و نماز شام در خود سازد

المتن

کرد و در بهرام رینه صحبتش تا شیر زود  
نفس بخش شوم را قتل چون بخرشدا

الشرح خواجه بهرام رینه نام بزرگانی بود که در بعضی علوم خط و سواد می و قوتی داشت آمل



ماکولات در میان اقربا مشهور بود چون چندگاه بملازمه است آنحضرت آمد و از صحبت شریفان ایشان  
چنان متأثر شد که صیام و هجر بر خود واجب گردانید و ترک سوداگری نمود و زن را طلاق داد و خانان  
بوارشان گذاشت بعد مرید شدن از آنحضرت تلقین ذکر و حواله و طایفه گرفته بدینهمی رفته چند سال  
بیزلت گزینید با وجود صیام و هجر و زش علی کردن گرفت یکبار تا پانزده روز طی رسانی و داری  
این بعضی خوارق از او نقل کرده اند و الله اعلم به

المتن

یکم نظر بر خواجه عثمان قول از لطفش فتاد

حاصل اوز و کشف حال هر مقبر شد است

شیخ سلطان پور آن سید محمد زایل کشف

رفت مقدرش چو دیده بس ثنا گستر شد است

نیز از وی مخبر السادات سید شمس میر

بر تو نوید ولایت ذاتا با نظر شد است

کرده چون ز اتباع او تا شیر ارشادش ظهور

پس ولایت بودن متعینش شهر شد است

الشرح یعنی خواجه عثمان که لقب و قول بود چنانکه بالا مذکور شد خواجه زاده بود و مانند اقران  
خود بایل بدین اوقات خود در معاملات غفلت انگیز میگذاشت و بادهای صلوته مفروضه چندان قیدی  
نداشت تا روزی از عنایت حق تعالی او را جذب و واقعتاً بچندین روزانی افتاد و در همان پنجوی  
آنحضرت را بخوابید که تهدید بسیار میکرد و باین مضمون که اگر همچنین غافل باشی و پیش من آمده توبه  
و انابت نکنی در دنیا مبتلا بملائی دوائی خواهی شد چنانچه پیش اهل روزگار رسوا خواهی شد چون  
بخود آمد در باطن خود آشمار جذب یافت و میل باستیادینا کم شده دید بعد از آن پیش آنحضرت آمد  
مرید شد چون نظر مبارک آنحضرت بشققت برو افتاد و بعد از اندک فرصت کشف قبر او را کرامت شد  
چنانکه در هر مزارى که میرفت از احوال قبور آن مزار بعضی یا را تا خبر میداد بطریقى که خاطر ایشان  
میشد و اوقات صادق نیز در هر باب میدید بعد از آن او هم با شارب آنحضرت مشرف بشرف  
نیابت حرمین شریفین شد القصة عرض از آوردن اینچند کرامات مریدان آن است که تا ثابت شود  
که ولایت آنحضرت متعدیست یعنی بدیگران رسیده است زیرا که در خلاصه المناقب آورده است  
که ای دوست بدانکه ولایت بعضی متعدی باشد تا ارشاد کنند و ولایت بعضی متعدی نباشد  
بلکه عقیم بود و ایضا ظهور کرامت از مرید نیز کرامت شیخ است و شاید حقیقت دلیل مکیست  
اوست بلکه بحیثیتی که محجزة پیغمبر است زیرا که ظهور اثر و نتیجه در تابع دلیل صادق متبوع است  
چنانکه در مقامات خواجه بهاء الدین نقش بند قدس سره آورده است که ظهور کرامت دلی در عهد  
حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم مصدق او بود بعد از عصر او نیز مصدق اوست پس هر که منکر  
است کبرامت او یا در حقیقت منکر محجزات حضرت رسالت است و کفى به ضللاً

المتن

کرامت علی بن ابی طالب بر خاست از آن با وعظ و نه  
پیراهن از حرمین آورد و در مزارش



بهر دل میرحقق چون طبیب حاذق است  
کشت بهر علت مجرب دارویی دیگر شد است

الشح حاذق آن که در کار خود استوار باشد درین بیت اشارت است بدانکه میرحقق آن است  
که همچون طبیب حاذق که متصرف ابدان است می در تصرف قلوب حاذق است تا اولاً مرصن دل هر سالک  
بشناخته پریا صنتی قاطع مواد آن مرصن باشد معالجه چنانکه بزرگی گفته است بیست  
تن اگر بیمار شد بر سر میاریدیم طبیب ای طبیب کن کار تن سهلست فکر دل کنید  
و نیز ایمانی است بدفع توهم و کسانیکه میگویند که عالم بی هری را در سلوک راه خداست تعالی احتیاج به میر  
حقق نیست و این محض غلط است زیرا که در مرصاد العباد مذکور است اگر کسی خواهد که خود را پیر و پیش  
بنظر عقل و علم خویش دهد هرگز بجای نرسد و خطر آن باشد که در ورطه هلاک و روادئی مذلات افتد  
و خوف زوال ایمان باشد که بغرور و پندار عشوه نفس خود را در وادی مهالک این راه بی پایان  
اندازد و اگر کسی را نفس شیطان غرور دهد که دلیل این راه پیغمبر علیه السلام و لطف حق تعالی پس است  
و قرآن و علم شریعت جمله بیان راه خداست جواب او آن است که شک نیست که دلیل این راه پیغمبر است  
و لطف حق تعالی و قرآن و علم شریعت و لیکن مثالی این همچنین است که پیغمبران اطباء می حاذق اند  
و الهام حق تعالی ایشان را زدود آدابهای دراز رنجهای بردند و سعی نمودند و انواع امراض و علل را  
بشناختند و بر خواص و دویۀ اطلاع یافتند و معاجین و اشرب بساختند و در کتب شرح هر یک  
بداوند و تصانیف در علوم طب علمی و عملی بنهادند بعد جمعی شاکردان از ان اطباء می حاذق آن علوم  
را در آموختند و در خدمت ایشان مهارت معالجه کردند بمیاشرت آن شغل نمودند و تجربه حاصل  
کردند و بر قانون استادان بطیبی مشغول شدند و جمعی دیگر را که استعداد تحصیل آن علوم داشتند  
تربیت کردند درین کار بجمال رسانیدند و همچنین قرن بعد قرن از هر طایفه شاکردان میخاستند تا بدین  
وقت اگر کسی را درین روزگار بیماری باشد و از زوای صحت و دوا عیبه معالجت او پدید آید چه کند اگر  
پیغمبر اطباء در کتب ایشان رجوع کند در معاجین ساخته که در دار و خانه هاست بنظر عقل خویش تصرف  
کند و با طبایا التفات نکند و بی تجربتی معرفتی در طب در بنظر عقل خود معالجه کند یقین که بر و کفایت  
نخواهد کرد پس میباید که با طبایا رجوع کند و اصحاب تجارت آن علم خدمت کند و خود را بدیشان  
تسلیم کند و هر همچون که ایشان آموختند و هر شربت که ایشان دهند اگر تلخت و اگر شیرین نوش  
کند بهر خود و در خود تصرف نکند که مباد اجهان که بباد و بد همچنین در قرآن مجید جمله علوم طب دینی  
که در معالجت بیماری فی قلوبهم مرض تعلق دارد حاصل است و تنزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنین  
بلکه این قرآن دار و خانه ایت که جمله معاجین و اشربه در و جمع که ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب  
مبین و نخواه علیه السلام طبیب حاذق بود در دین که هر بیماری را بشناخت و معالجه هر یک بصواب  
فرماید و آنکه تنهیدی الی صراط مستقیم و صحابه شاکردان کافی که علم طب از آنحضرت حاصل کرده اند  
در معالجت هر یک خود را بجمال رسانند اگر اصحابی کانجوم بایهم اقتدیتم و همچنین قرناً



بعد قرن تابعین از صحایب این علوم گرفتند و تبع تابعین الی یومنا هذا هر یک درین علم نظر  
 بجاییدند و خداوند تعالی در هر وقت مزاج آن قوم می شناخت و از قانون قرآن استخراج  
 استنباط معالجات بصواب میکرد و ند که کل مجتهد مصیب کتب فراوان در علوم طب و دینی که شریعت  
 است علمی و عملی ساختند ولیکن بیماری صاحب فقه را پدید آمد معالجه خود را از کتاب تبصره نظر عقل  
 خود نتواند کرد اگر چه درین علم بجهان باشد که گفته اند رای العلیل علیل او را طبیبی عاذق صاحب تجربه  
 باید که هم علم معرفت مزاج مختلفه دارد و هم قانون طب علمی و عملی اطلاع تمام یافته باشد تا در  
 هر بیماری معالجه خاص بودن فرمودند اگر چه یک نوع بیماری باشد اما پیرا معالجه دیگر باشد و جزا  
 دیگر و فضل را دیگر و مزاج طفل مرستی و شای کسل و شیخ تفاوت بسیار دارد با شخص معین نیز تفاوت  
 کند چنانکه اگر ده طفل باشند هر یک را در نبض و مزاج و ضعف قوت تفاوت باشد در هر شهر  
 و در هر هوا در هر موسم هم تفاوت باشد طبیب عاذق باید که آنهمه شناسد و رعایت آن نماید  
 بکند تا بر قضیه تدوا و افان الذی انزل الدار انزل الدوا مرض ذایل شود و صحت روی نماید  
 اگر طبیب عاذق را بیماری پدید آید معالجه خودش باید که کند نظر او به بیماری تفاوت کرده باشد او را هم  
 طبیب سلیم نظر صحیح البدن باید که معالجه او با و مفید بود و اگر نه از طبیب بیمار معالجه بصواب نیاید  
 ج طبیب یدادی و الطیب مریض

بلیت

عالمی خفته است و تو خفته خفته را خفته گشتی بیدار  
 و چون این معنی محقق گشت باید که هیچکس بغرور شیطان و هوا نفس مغرور نشود و بر خوشی تن و علم خوش  
 اعتماد نکند انتهی کلامه

المتن

فضل راه آمد مقلد کم رسد یاری ازو  
 در هر میت افتد آن لشکر که طفلش سر شد است

الشرح یعنی مقلد که از پیو قوفی و بی تدبیری سلوک درگاه حضرت اله مانند طفله است اگر با وجود  
 چنین حال پیر و پیشوای جماعتی شود هم گمراهی اوست که خود از کسب کمال بازماند از جهت مغرور  
 شدن مریدانش از و در و بال افتد و هم گمراهی تا بهمان او که عاقبت از مطلوب محروم شوند زیرا  
 که طلبان در غیر مجلس کردن و کزانی المشوی المولوی

مثنوی

طفل راه فقر چون پیری گرفت پیر و ازرا خول و پیری گرفت  
 که بیاتامه بنامیم تر ا ماه هرگز ندیده مفرقا  
 چون منائی چون ندیستی بهر عکس نه در خواب هم ای غم عمر

راه بنامند اهل حق بره جوئی بصدق  
 کردن اعلام مریدان پیششان منکر شد است

المتن

الشرح یعنی ره جوئی اهل حق که عبارت از مشایخ صفتین است چنان است که چون حق تقا  
 در دل بنده غار رخا و دل اروت باقیات اخروی اندازد و دل او از تعلقات و تملذذات فانیات



دنیا سازد پس چنین کس بصدق طلب ابد است شیخی را پدانی رهبری جوید و بدرقه کی طلب کند  
پس بران شیخ لازم باشد که بعد تحقق صدق طلب ارادت باستانه و استیجازت اگر در ارشاد او مقرر  
شود سوال او را مبذول دارد و چیزی از قواعد سلوک و آداب طریقت فراخور استعداد تلقین و تعلیم فرماید  
و وصیت استقامت آن کند و اگر در ارشاد مقرر شود حرص بر آن نکند که این همه از روی ظاهر  
در متابعان من داخل باشد اگر چه او را در طلب صادق صادق ببیند زیرا که درین ضرر هر دو است  
و بسا مشایخ محقق طایبان صادق را بعد وجدان صدق طلب ایشان چون وقوف بر آن یافتند  
که این طلب با نعمت هدایت و برکت از جانب بالذیست از دست گذاشتند چنانکه مشهور است  
که چون شیخ بهارالدین ذکر یاوشیخ فریدالدین شکر گنج قدس سرها در اثنای طلب هر دو بهم پیش شیخ شهاب  
الدین سهروردی قدس سره رسیدند شیخ بهارالدین را بمریدی قبول کرد و خلافت داد شیخ فریدالدین را  
در شهر دلی پیش خواجه قطب الدین را فرستاد و بشارت داد که ترا خلافت از نصیب است اما اینکه حالا  
بعضی مدعیان مردم را اعلام کرده خواه در باطن ایشان طلبی ارادتی باشد یا نه و بجلالیه دعوی را بهری هر  
نوع که خلق را کنند و آدابیکه بکثرت عمل خود آن او کردند و دیگران تلقین کنند منکر طریقت است  
پیش از حق نهی منکر و امر معروف واجب است اما منکر بودن آن برای آن است که در طریقت سست تمسک  
پیرو مریدی دو چیز است یکی از قرآن که آن قصه خضر و موسی است چنانکه حق تعالی با عیبار حکایت از قاتل  
حال موسی فرمود که بل ابتک علی ان تعلمن مما علمت رشداً پس خضر در قبولیت آن درنگ کرده جواب  
داد که انک لمن استطیع معی صبراً تا باستمع تکرار التماس و تحقیق صدق ارادت او نکرد و خست مصاب  
نداد و این قصه بالا در متابعت خضر به تفصیل مذکور گشته و سنده دیگر از حدیث چنانکه در ارشاد الهامین  
آورده است که در خبر صحیح است که حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه چون آئینه دل از پر تو نور علم  
روشن گشت داعیه طلب حق در باطن او پیدا شد روزی فرمود که یا رسول الله عظمی علماً یا صلی  
الی الرتب یقینه بیا موزان مرا علمیکه رساندم از حضرت پروردگار رسول خود شوق شد فرمود که بسی  
وقت بود که میخواستم که این علم با تو بیا موزانم اما موقوف به آن بودم که این داعیه از باطن تو ظاهر گردد  
تا این علم میرکت بود و پیرا صلت را شد بعد از آن حضرت رسول علی کرم الله وجهه روی بقبله نشانند  
و ذکر لا اله الا الله تلقین و تسلیم فرمود آن نسبت از ایشان بهین دستور معین مسلسل تا مشایخ این وقت  
رسیده است پس معلوم باد که درین هر دو سنده اول طلب از جانب مرید بود در مقامات خواجیه بهار الله  
نقش بند قدس سره آورده است که فرمودند بعد از آنکه همه موجودات اندامها و زمینها و عرش و فرش  
و افس گداشتی و از بند رسیدن و نارسیدن خود بر خاستی و از توجع دیدن و نادیدن پاک شدی  
و از همه بلاها و آفت باریستی و گشتی بکار از درین راه از وجود خود نیست هیچ زهری قاتل از طبع مریدان

نیست از همه باید خواست +  
تا و رزنی بهر چه داری آتش  
هرگز نشود حقیقت وقت تو خوش  
نظم  
دور از المسافرین آورده +



اور محبت خاص عام گردد  
در آرزوی مرید نبود  
درند سبب اولیا مرید است  
زنا بر طریقت آئینین است

شرط است که چون امام گردد  
خیزد طلب مرید نبود  
آن پیر که طلب مرید است  
میشاید که دیو را کین است

پس اعلام کنند مریدان بلی تخلص حریص بر متابعت ایشان مراد اگر محقق است چون درین مسند  
حضرت مخالفت کتاب سنت و آثار گبر است کرده است بعد شنیدن این بیان واجب است اورا توبه  
و استغفار کردن در راه متابعت سلف پیش گرفتن و اگر محقق نیست دعوی تحقیق میکند صفت حال او  
این است که در تفسیر امام تشیری در سوره یونس در ده آیه که قال الله تعالی من ظلم من افتری علی الله الکذب  
الکذب بالشرع قبیح و اذا کان علی الله فهو اتج و من المفسرین علی الله الذین یظهرون من الاحوال الیوم  
یها صاقلین و جزایم ان یجروا ذلک ابدًا فلا یصلون الی ذلک و بعد درین تفسیر در سوره آل عمران  
آورده است که قال الله تعالی و ان منهم لفریقاً یلون الکتاب بالکتاب الایه الاشارة من هذه الایه الی  
المطالعین الله عادی فی هذه الطریقه ینویز الیها و یطلقون الکتاب ما ناخبر قلوبهم منه و لا لهم به لک  
تحقیق ما یقولون بکتابهم قال الله تعالی فی صفة هؤلاء تخسوه من الکتاب ما هو من الکتاب کذک  
ارباب التلبیس و التلبیس یرون قلوبهم علی المستضعفین قاتما اهل الحقایق فاسرارهم عندهم مکتوفه  
قال الله تعالی فی صفة و یقولون علی الله الکذب هم یعلمون ای یعلمون انهم کاذبون کذکات اهل الباطن  
و التلبیس هذه الطریقه یتکلمون عن قلوب حزبه و اسرار محجوبه یعوذ بالله من استحقاق الحقیقت فی سوره  
فصلکوت و من ظلم من افتری علی الله کذاباً و کذب بالحق لما جاءه ما تکذیب قرآن یا رسول الله ان حکما  
که آمد افتری دروغ گفتن و پوشیدن فی آخر سوره الفهم من ظلم من افتری علی الله  
کذاب فیض الناس بغیر علم ان الله لا یهدی القوم الظالمین فی سوره شعرا ام یقولون افتری علی الله کذاباً  
یعنی بکه میگویند کافران که می بافند محمد برمی بندد بر خدا تعالی دروغ بدعوی نبوت و نزول قرآن

المتن  
اهل حق اندر حق پیر مهتدد گفته اند  
گمراه و گم کن چو دخیال بد اعور شد است

الشرح  
فنه ارشاد المریدین طالب یکده در اول طلب گرمی احتیاط ملاحظه نماید و بظاہر شیخ  
سورتان ۴

از پیر و مریدان چه پرسی  
و خیال خرد پیرش و کرسی  
و طریقه نشود و خود را معتقد دام ایشان نماند که ایشان ضایع کنندگان و راهزنان دین و اخوان شایان  
اند و منتظر باشد تا تخم ارادت از کدام صاحب دولت در سرتوبه باطن او افتد و فی التفسیر القشیری  
فی سوره یونس قال الله تعالی الذین یعبدون عن سبیل الله ویسعون بها عیالاً و هم بالآخرة کافرون هذا من  
جلیب صفات المفسرین علی الله الکذب و من صد هم عن سبیل الله یظهرون من افهم احوال الایه  
ثم یقولون با حکام الشریعه و لا یردون ذلک کبیره فی الطریقه فیو جمیع المستضعفین من اهل اغترابان لهم



فی ذلک رخصه فیصلوا ویصلون و من جملة صدقهم الناس عن سبیل تفریحهم الناس و ایضا عهدهم فی  
الغلط من یرتفعون شیئاً مما فی ایدیهیم من حطام الدنیا فیمجدون غیر الله و یسبحون من لایستوجب لافذ  
شیئاً منهم غیر وجهه یداهنون فی دین الله ۛ

المتن

شیخ کو اذن شفاعت از خدا حاصل نکرد

گر مرید از او بدست نداشت بودا مقرر شد است

الشرح

مقرر فرماید شد و صاحب غرور اسم مفعول است از اغترار یعنی چون شیوخت بودی  
شفاعت است و خواستن عفوگنایان گذشته مریدان چنانکه از آییه فاستغفروا الله و استغفر لهم  
الرسول و از آییه فبایعین و استغفر لهم الله مستفاد گشته پس اگر آن شیخ را اذنی و شفاعتی از درگاه  
حق تعالی بر قضیه تا من شفیع الا من بعد اذنه حاصل نشد باشد و مرید از او دست بیعت دهد و بعد  
شفاعت کند او و مریدان او در غرور افتند و حصول این اذن از درگاه حق تعالی بربان شیخ حقانی که  
در حق ذاتی باشد ظاهر شود یا بالهام غیب یا بشارت واقعه و یا بایمانی رؤیای صالحه و مانند آن موبد  
گردد و استخاره و استجانه محققان در وقت گرفتن مرید بر این است و همچنین در عوارف آورده است  
که ایتم الا و اب ان لا تعرض الصادق المقدم علی قوم و لا تعرض الاستجلاب بوطنهم لطیف لرفیق  
حسن الکلام محبة للاستنباع فاذا اری ان الله تعالی یحب الیه المریدین و استرشدین حسن الظن  
و صدق الارادة ان یکون ذلک ابتلاء واختیاراً عن الله تعالی و النفوس مجبولة علی محبة الخلق  
و الشهوة و فی الجملة السلامة فاذا بلغ الکتاب اجله و تمکن العبد من حاله و علم تعریف الله بآیه انه  
مراد بانارشاد و التعلیم المریدین فیتکلم فی کلام الناصح الشفیق الوالد لولده بما یفقه فی دینه و دنیاه و کل مرید و  
مستتر شد ساد الله الیه براج الله تعالی فی معناه و یکثیر لجاه الیه ان یتولاه فیه و فی القول فیه و فی  
القول معه و لا یتکلم مع المرید الا و قلبه ناظر الی الله مستعین به فی الهدایة للصواب المتن اشارت  
بعض مقامات آنحضرت مثل عترت عامه و خاصه و وحدت و رضا و ملامت و فقر و خوف و مانند آن

مکتف به خالق بوده قریب ببيت سال

مئیسر العشرین بعیش قرب حق اعترش است

المتن

الشرح

بدانکه اعتکاف در وقت مقام احتباس است یعنی داواستن و داوا شدن کما  
قال الله تعالی سوا من العاکف فیه و اباد و در عرف یقها عبارت است از مقام گردان در مسجد بشرط  
نیت و روزه و غیر آن چنانکه در کتب فقهیه بیان است در تفسیر کاشفی آورده است که نزد محققان اعتکاف  
بگذاشتن نفس است و در وایره امر و نواهی شیخ ابو بکر واسطی قدس سره فرموده که اعتکاف چنین است  
و حفظ جوارح و مراعات وقت چون این شرط بجا آری هر جا خواهی مکتف توانی شد و عزیز  
بذیری در آن خادم را گفت که مرا بمقعه پاک نشان ده تا نماز گزارم گفت ولی خود را از ماسوی پاک  
کن و هر جا که خواهی نماز گزار ۛ

بیت

اگر در مسجدی گرد خرابات

اذان محراب ابر و دل گردان



مقصود آن است که آنحضرت نزد یک به بیست سال در یک عبادتخانه یعنی در خانقاه ملک شمس چاک  
که برای درویشان مولانا اسماعیل بنا کرده بودند بریاضات شاقه گذرانید و میفرمودند که در آن آوان آفتاب  
آن مکان از صحبت خلایق بقدر امکان محتر و میبودم تا آنکه وقتی اشراف رسید که چون از عنایت حق  
نسبت جمیع باطن تو چنان قوی شد که صحبت مردم در تو تصرف نمی توان کرد و دیگران را صحبت  
بسیار نافع است باری بعضی کسان را که با خلاص می آیند در صحبت خود راه ده تا از برکات تو منتفع گردند  
پس از آن خانقاه بنا بر حکمتی رخت اقامت کشید شد اذن باز تا اینوقت حکیم آن اشاعت با بعضی  
مخلصان هم صحبتی واقع میشود چنانکه بیت آینده شیر بدان است اقامت منصرع دویم چنان است که مؤمنان  
یعنی کسیکه تا بیست سال با خستیا ر خود در عسرت و مجاهده و تنگی روزگار دارند نفس اتاره بود پس  
بر تقضیه وعده من اختار المجاہدۃ فله المشاہدۃ در عیش و قرب حق و مشاہدۃ خداوند مطلق اعترفت  
یعنی عشرت کند تر اسم تفصیل است اسمی است از عشرت یعنی رخت چنانکه شیخ عطار فرموده است  
فساد از پی این عیش و عشرت ساختن صد هزاران جان بیاید با ختن

و حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره در عوارف المعارف از خانقاه مانند آن جای که  
در آن بعضی درویشان بقصد عبادت حق تعالی جمع شده مقام کرده باشند بر باطن تعمیر کرده و  
ایشان را ساکنان رباط یا خواست در چند باب بیان فضیلت ایشان بیان مشابیه ایشان  
بالبعض و بیان بعضی خاصیت و ادب ایشان ذکر کرده که اول بحسب او این است. الباب الثالث عشر فی  
فضیلة ساکنان الرباط قال الله تعالی فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمی سبح که فیها بالقدوس  
والاوصال رجال لا یطمعون تجارة ولا بیع عن ذکر الله و اقام الصلوة و اتیان الزکوة یسبحون یومئذ یقلب  
فی القلوب الا البصائر و قیل ان هذه البیوت هی المساجد و قیل بیوت المدینة و قیل بیوت النبی صلی الله علیه  
و سلم و قیل لها نزولت هذه الآیة قام البکر بض و قال یا رسول الله هذه البیوت منها بیت علی و قاطمة و  
قال علیه السلام نعم فضلیها و قال الحسن بن بقاع الارض کلها جعلت سجد الرسول ص فله هذه الاعتبار  
بالرجال الذکرین لا بصور البقاع و آتی بقعة تحت رجالاً بهذا الوصف هی البیوت التي اذن الله ان  
ترفع و روی انس بن مالک قال ما من صباح ولا ریح الا وبقاع الارض ینادی بعضها بعضاً بل  
مرکب الیوم احد صلی علیک او ذکر الله علیک فمن قایل لا فاذا قالت نعم علمت ان لها علیها بذلک  
فضلاً و ما من عبد ذکر الله تعالی علی بقعة من الارض او صلی الله تعالی علیها الا شہد له بذلک عند  
و کت علیہ یوم بیوت پس بعد شنیدن این بیان بر تو پوشید مانده که چون همیشه بهمت آنحضرت  
بر دوام عبادت و استمرار عبادت است نفس او بهم در آن اطمینان گرفته پس این زمان هر جا که  
مقام میکند اینجا حکم مسجد و خانقاه یک در دو ثواب شرف اگر چه از روی ظاهر مسجد عامه بنا شده و او  
در زمرة معتقدان مسجد داخل باشد بلکه او نیز از ایشان ذیرا که در شستن ایشان در مسجد جوامع  
خوب آفت شهرت و ریاست دارد و در موضع خود بر کناره اذن در عصمت خدا و مشغول عبادت حق  
بل و علاست



این زمان بر وحدت و تقوی فیض راضی بر قضا

مهندسین یا نیک بدلیک همه مجتهدان است

الشح مراد از وحدت ضد کثرت است بالا در شرح بیت عارفست و کاین و باین ره بر وحدتش  
شرح گشته و مراد از تقوی فیض تسلیم و توکل است یعنی سپردن کار با خدا و اتقایی و مجتهد مفره گشته است علم است  
از اجترار که معنی کشیدن مفره است یعنی این زمان که عارف کامل گشته همه را باین ملاحظه که مخلوقات  
و مضاف هر خداوند حکیم اند ملاحظه کرده با قطع نظر از اعمال ایشان در بعضی اوقات صحبت کردن جایز میدارد  
بعد از آنکه در باب صحبت نیز کار خود با خداوند تعالی گذاشته راضی بر تصرفات تقضای او میباشد  
اگر چه در بعضی احوال صحبت با خداوند نیکان واقع می شود چنانکه بزرگی گفته و کائنات الی المحبوب مری کله  
غان شاعر احوالی و ان شاعر آلفانی یعنی باز گذاشتم همه کارهای خود را محبوب پس اگر خواهد زنده گرداند  
مرا و اگر نخواهد تلف نماید و سازد با وجود این سبب کمالاتی که دارد صحبت هم بکلمه خدا مضافاً و ما کبر فایده  
گیر و زاید گزاشته است و اگر کسی باشد که ظاهر هیچ فایده دیده نمی شود باری بنظر عبرت از حلال او  
هم فایده ایست و امیر سین در زاد المسافرین در صفت سالکان طریق آورده و نظم

در صحبت هر کسی نشیند ره پیش برند و پس نمیند

چون آب روند بی علائق آمیخته همه خلایق

باقی جمع و ز خود پریشان لایعرف هم شعار ایشان

بامزه کشنده شد است از صحبت همه باین معنی که مولانا سعد الدین کا شعری به نقل میکرد و میفرمود  
که فیض الهی به همه موجودات فایض است هر کسی را بقدر قابلیت فیض میرسد از آنکه غافلند و درید  
و گذشت و بیت

دوست بهر لحظه در تو نظر میکند چون تو از و غافل از تو گذر میکند

پاکان حق سبحانه از این جهت در بازار عالمی در آید تا هر فیض که بر مردم فایض میشود ایشان آن  
فیض را بگیرند و از انفس متبرکه که خواجه بهار الدین نقشبند قدس سره که اهل الله بار خلق برای آن  
می کشند که خلق ایشان مهذب شود تا دلی دریا بستد از برای آنکه هیچ دلی نیست که حضرت حق را  
با و نظری نیست خواه صاحب دل و اقیانوس باشد یا بنایا شد هر که آن دل را دریا بد از نظر الهی فیض  
باور سنده است و بیت

صد صفره دشمن بکند لب مقصود باشد که یکی دوست بیاید بیضیت

و نیز از اقوال خواجاست که اگر بصیب یا نظر کنیم بی یار یا نیم هیچکس نیست که از صفت حسنی خالی بود

بیت حاصل دریا نه همه در بود یک هنر از هر که بود پر بود

و هم در مقامات ایشان آورده است که دیوانه این بیت را میخواند و بیت

نیکوان را دوست دارد و هر که باشد در جهان گردان را دوست داری گوی بر دی و میان

حضرت خواجهمیر ووند که ما ازین سخن سخن گرفتیم در کیش زافر نمودند که این بیت را یاد گیرید و پوشید مانند که



که سخن خواجہ بدان متوجہ است کہ غیر گناہ کبیرہ مر جوا التکفیر است فی تفسیر الزاہدی و اختلافوا فی  
 الکبائر قال ابن عباس کل شیء سبی الله تعالی فیہ النار لمن عمل به او نزل فیہ حد فی الدنیا فهو کبیر  
 نقلت کہ خواجہ احرار قدس سرہ میفرمودند کہ آنچه از مردم صادر است اگر در شریعت از احدی و تعزیری  
 نیست از ان نمی باید بخیزد زیرا کہ آنکہ با قنطار و تمکین و خلق حق تعالی موجود است بدینہ قضا و قدر میباشد  
 و ایشان را معذور میباشد و داشت و نیز نقل است کہ پیش خواجہ مذکور جمعی مردم از بگ برسم نیارمند  
 آمدہ بودند پیش ایشان طعام آوردند و در وقت طعام خوردن بنسبت آن جماعت عنایت و الطاف  
 فرمودند ہمہ موالی اصحاب حاضر بودند فرمودند کہ نظر دو است یکے نظر شریعت دیگر نظر ربوبیت بندگان  
 حق را نظر کردن طریقت است شہوت است کہ میگاہن مہمان خلیل اللہ صلوة اللہ علیہ شد ایشان پرسید  
 کہ توجہ مردی او گفت من گیر ایشان گفتند کہ برو توضیفات و مہمانی مرا نشانی از حق تعالی را ایشان  
 کتاب مدکسی کہ ہفتاد و سال پروردم تو کیر و زنان ندادی زد کردی از انکہ گردہ بوی دہی چنانکہ گفتہ  
 است

سعدی

بہ بیت طاعت کنان کاغذی خلیل  
 ترانقہ آمد از و یک زمان  
 تو دایم چو ابروی دست خود

سروش آمد از کردگار جلیل  
 منش داده صدالہ روزی جان  
 گراو میر و پیشکش سجود

فی تذکرۃ الاولیاء شیخ معروف کرخی قدس سرہ چون وفات کرد از عنایت خلق و تواضع او بود کہ اہل ہمہ  
 ادیان درود دعوی کردند چہ ودان و ترسایان و مومنان ہر یک گروہ گفتند کہ وی از ما است خادم گفت  
 کہا و گفتہ است ہر کہ چنانہ من از زمین تواند برداشت من از ان قوم ترسایان بیادند نتوانستند و  
 چہ ودان نیز و اہل اسلام بیادند و بڑاشتند و نماز کردند باز ہر یکا اورا بجا ک کردند و ایضا معروف را  
 قدس سرہ مسافر می رسید قہر نمیدانست و ردی بسوی دیگر کردہ نماز گزار چون وقت نماز در آمد صاحب  
 را بسوی قبلہ کردند و نماز گزار دند مسافر چل شد و گفت نہ آخر مرا خبر کردید شیخ گفت ہا درویشم در  
 را با فقر چکا و آن مسافر از چندان مراعات کرد کہ صفت نتوان کرد و فی دستور مجبور نقل است کہ  
 سری سقطی را گفتہ است کہ ہر آدم بایزید گفتی کہ کسی از اہ علم و شیع تخلق نکرد افعال ایشان بدست او  
 برسد اگر یزد با خلق بیامیزد و نشیند و نخورد و ہمہ عیبہا ایشان شاہدہ کند و ہر کہ چشم  
 حقیقت نگاہ کند ہمہ را معذور دارد و در روز قیامت شیع ایشان باشد این سخن سلطان بایزید  
 بآمران است کہ مأمور بہ دیگر است و محکوم بہ دیگر مأمور بہ در حق بوجہ فرعونیان بود محکوم عصبان  
 فلان است بڑا باشد کہ خلاف مأمور بہ واقع شود آمار و اینا شد کہ خلاف محکوم بہ واقع شود و بہر حجت  
 کہ خیزد از عالم امر خیزد چنانکہ در حق ابیس فرمود کہ ما متعان ان لا تسجدوا امر تک و ہمہ عذر با کہ  
 خیزد از عالم حکم خیزد چنانکہ در حق آدم فرمود و لقد عهدنا فی آدم منسی و لم تجدہ عزما امر ہمہ بکالت  
 و طاعت و حکم ہمہ عطا است و لطفت

بلیست

ہر چہ آید تواز قہر یزدان بپسند

ہی بپر صبر کن و باش قضا را خورسند



فی کیمیای سعادت بدانکه رضا بقای حق تعالی بلندترین مقام است که هیچ مقامی درامی آن نیست  
چه محبت مقام بهترین است و رضا بهر چه خدا تعالی کند شرف محبت است نه شرف بهر محبتی بلکه شرف محبتی  
که بر کمال بود و ازین گفت پیغمبر صلی الله علیه و آله الرضا بالقضاء باب الله الاعظم گفت درگاه بهین حق  
تعالی رضا بقضاء است و محققان گفته اند قضای تعین اشیا در علم ازل و قدر آفرینش اشیا بر طبق  
التعین ۴

جو ناگندم فروش و مرامت مشتری

در لباس اغیا بر فقر خود استر شده است

الشرح استر پوشیده تراسم تفضیل است از سائر باین عبارت که گندم منا و جو فروش مثل مشهور است  
که اهل رزق را گویند در هر باب که باشند زیر اکیان اول از بهر زین خریدار متاع سر می نمایند  
لیکن در وقت سپردن کاسد و ناسره میدهند یعنی چون آنحضرت از بصیرت نافذ خود ملاحظه کردند  
که خوی و عادت اکثر اهل زمانه چنان است که بعضی از روی رزائی گندم منا و جو فروشنده و از بهمت  
دنی خود در خریدن جاه و ناموس دنیای فانی میکوشند و بقصد سمه و ریای به نیت سوال بلبان تعریف  
بر اغیا لباس فقر میپوشند و بشومیت این افعال رشحه از کاس محبت نمی نوشند پس از کمال  
عقل و فتوت و علو بهمت این همه عادات را ترک داده در راه ملامت که طریق مجاهدان و عاشقان لقای خداوند  
رحمان است قدم صدق و اخلاص نهاده و لهذا در بعضی اوقات لباس محشمانه پوشیده چنانکه در کشف المحجوب  
آورده که از نوادر حکایات شیخ ابو صالح محمد بن رضا که از سادات طریقه اهل ملامت بود یکی آنست که میگفت  
روزی اندر جوی مار حیره نیش پور میرفتم لوح نام عیاری بود و بفتوت معروف مجد عیاران نیش پور اندر حکم  
وی بودند و مرا اندر راه بدیدم گفتند ای نوح جو امزدی چه چیز است گفت جو امزدی من خواهم یا از ان  
تو گفتم هر دو بگو گفت جو امزدی من آنست که من قبا بیرون کنم و مرتع پوشم و معاملات آن بر من مامور  
شوم و از خلق اندران جامه را معصیت بپریم و جو امزدی تو آنکه مرتع بیرون کنی تا تو بخلق و خلق تو بفرقه  
و فتنه نگردند پس جو امزدی من حفظ شریعت بود باظهار از ان تو حفظ حقیقت بر اسرار این اصلی سخت  
قوی است و الله اعلم بالصواب فی مہاج العابدین روایت کرده اند که فرقد بنی حسن بصری آمده  
گویی پوشیده و حسن حله پوشیده بود فرقد حله حسن اتفاقا کردن گرفت حسن گفت چه می بینی بجا  
من که جامه اهل بهشت است و جامه تو جامه اهل دوزخ است مرا رسید است که بیشتری اهل دوزخ  
اصحاب علم باشند پس گفت نه در جامه با نهاده اند و کبر در سینه با نهاده اند که کبر شما بیشتر از کبر کسی است  
که پوشش از جامه ایریشم هست با علم دینی زاد المسافرین ۵

نظم

در خویش کشید دلق سالوس  
اول قدش دل سلیم است  
در خویش خوان گدای گوی است

ای روز و شب از برای ناموس  
این روز و شب خرقه و کلیم است  
آنرا که هوای رنگ بوی است



گویند عاشق و ملامت تو آنان زانند اند  
زانکه حق را هر که عاشق شد ملامت نبردند

شیخی از اهل ملامت پهلوان محمود نام  
بوده و از بهر این معنی بهر مفر شد است

الشرح بلیت ملامت از دل سدی فرو شود عشق

سیاهی از چشمی چون رود که خود رنگ است

آن کشف المحجوبان در حقیقت دوستی هیچ چیز خوشتر از ملامت نیست از آنچه ملامت دوست مایه دل دوست  
اندر نباشد و دوست را جز بر کوی دوست گذر نباشد و اغیار را بر دل دوست خطر نباشد لکن الملامت  
در وقت عاشقین و تربیه المحبتین و راحه المشتاقین و سرور المریدين و مخصوص صدای طایفه از تعلیم حقیقی  
کردن ملامت تن برای سلامتی دل میسوزد از مقرران و گرد بیان و روحانیان این درجه نبوده است و از آنهم  
پیشین نیز از عباد و زهاد و از اعیان حق که بوده اند اخیر تبه بجز گروهی را از این امرت که سالکان انقطاع  
دل باشد و فی خلاصه المنقلب ای دوست بدانکه فاضل اولیا آنست که صوفیه قدس سرهم ایشان را  
از اهل ملامت نامند شیخ محی الدین عربی قدس سره در وصف کمال ایشان فرموده است و هم اعلی الطایفه  
و ملامتی را در تعریف کرده اند یکم آنست که ملامتی مستراحوال خود و مظهر عجز باشد الا عند الضرورة بآنکه  
هر یک از اهل ملامت راجع حق تعالی هزار و دویست قوت روحانی بخشیده است و اگر یکی از آن قوت را  
بر دنیا و عقبی تسلط کنند همه افانی گرداند و یکی قوت از آن قوت را تسخیر احوال خود می کنند تا انظار  
عجز باشد و هم شیخ محی الدین عربی فرموده و بینا و ابوبکر و عمر صلوات الله علیهم منجم و تعریف دوم آنکه  
لامتی آن است که در مواضع شرور عجز کند از برای مشایخ و بده قضا و قدر اما با اهل شرور موافقت نکند  
و برین تقدیر افضلیت جمیع ملامتی لازم نیاید بزرجمهر چنانچه نقیضت که خدمت پهلوان محمود گاه گاه  
در خرابات آمدی و زنا را فرمود که ساق را برهنه کنی و چون برهنه کردند نظر را کردی و خدای را شناس گفتی  
و پرسید بچند کثرت لذت می یابید و چون بیان کردند و گفتندی که از چندین کثرت زیاده لذت  
می یابیم خدمت پهلوان گاه بودی که بگریستی اهل خرابات نیز بگریستند و بیشتر اهل خرابات از روز  
درست و عنفت بودند تا روز دیگر و اهل ملامت از محبوبانست و فضل ایشان قطب بمرتبه قطیب  
رسد الا محجوب فی التفسیر القشیری و لقد کان رسول الله صلی الله علیه و سلم قبل النبوة حمیداً لثان  
ثم التقوم جمیل الذکر محمد روح الاسم کل احد و سیمونه محمد الامین فلو وقع فی هذه الحاله بدلوا اسمه و حرفوا  
وصفه و یجنوا ذکره فواحد کان یقول ساحر و آخر یقول کاهن و ثالث یقول کاذب و رابع یقول  
شاعر

اشاعوا لانی الحقی اشع قصه دکانا لاسلاما فاضل و الناحیه

و گفته اند بیست المحبة لا ینفک عن الملامه و لکن اخذ الملامه فی هواک لذیذة حبا لذلک فیلین اللموم  
و ما زاد علیه من قبح حالتهم و الحق سبحانه یقول قوله تعالی و لقد علم انک یضیق صدرک بما یقولون فسبح



بجهد ربك اى استج من ائلم ما يقا فیک بحسن الشئ عینا فی سورة الحجرات انا کفینا کن  
 المستهزئین الذین یجیلون مع الله لکما آخر نفوف یعلمون ولقد علمت انک یضیق صدرک بما یقولون  
 فسیج بجهد ربک وکن من الساجدين اعبد ربک حتی یاتیک الیقین فی سورة التباقل انما اعظمکم  
 یواحدة ان تقو مواضع مثنی وفرادی ثم تفکر واما بصاحبکم من جنه ان هو الا نذیر لکم بین یدى عذاب  
 شدید فی سورة الاحقاف قال الله تعالی علی ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بى ولا بکم ان  
 اتج الا ما یوحى الی واما انا الا نذیر مبین کنت الی چنان فرست است که بیشتر انبیاء و اولیا که با کار جهان  
 و معاند و حجوا بل ضلال مبتلا باشند که ابتلا هر موکل علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل و تا در باشد که ولی  
 کامل از تحت ابتلا رخلق سلامت ماند و اغلب اکثر اهل تحقیق و ارباب قلوب زاکا بر مشایخ او یا  
 انار الله بر ما نهم در هر عصر بضروب ایذا و کشتار و انواع بلا اذ عداوت و انکار محاربه اخراج از بلاد  
 و جلاء اوطان و سعایت نزد اهل سلاطین و نسبت بکفر و زندق و الحاد و مستلا بودند و آنرا سعادت و روزگار  
 خود دانستند اند که محبت و محنت همزادند و هر که بر درگاه عزت لاف محبت زند بصورت در بونته محنتش  
 باید گذاشت هر که طمع وصل سلطان کند گاه نفس را قربان راه باید ساخت و بیست  
 کار ایشان نیست یا درگاه او خاک میباید شدن در راه او

من بابی

پرسید ز من کی که آن قوم که بودند  
 دیدند و ندیدند و کشیدند و نگفتند  
 کرد خرق جهان گوی حقیقت بر بودند  
 کرد در خود از خلق همه عیب نمودند

فی تذکره الاولیاء معروف ترین طریقی که در طریقت مشهور ترین مذہبی مذہب تنبیه است و در وقت  
 مرجع مشایخ او بود و او را تصانیف عالی است و اشعار و حقایق و معانی اولی که سبکه علم اشعار  
 من شکر و دوست با چنین روزگار بارها دشمنان و حاسدان بکفر و زندقه او گواری دادند و محبت  
 کی سبکی یافته بود و خواهرزاده سری و مرید اور و زانده سری پرسیدند که هیچ مرید را درجه از درجه تیر  
 بنده است گفت هست بر بان آن می هر است که تنبیه را درجه بالاتر از من است و الهی

خامش و گویا و سا هر نام و صایم بخورد  
 مست و شستار از ان احوال و احوال شست

الشرح  
 سا هر بیدار تنبیه خواب کشنده و صایم روزه دار آخر پو شیده تر یعنی از کثرت مجاہد  
 نفس آنحضرت طمأنینه گشته و ولایت شهر بدن دل را شسته شده و صدور اعمال احوال را و نه گنا  
 بفرموده حاکم دل بصحبت پیوسته و میل نفس او بگفتن و خواب کردن و خوردن و باقی اعمال العقبه  
 حظ و راحت مانده پس آنچه در بعضی اوقات بجا هر دیده میشود که بر حکم عادت گرفتگی میباشد  
 و یا به نیت قوام تن گاه گاه بنوم شغل میبندد و یا بوزنش قدیم معادش بسیار نمی کند یقین باید دانست  
 که او فی الحقیقت ساکت و سا هر و صایم سکران است زیرا که در شان این قوم وارد گشته که ساکت  
 نظار و غیبت حصار و ملوک تحت اصهار یعنی خاموشان سخن گویند و غایبان حاضرند و پادشاهان کلیم



پوشنده همچین در صفت سالکان طریق در ز اولیاء فر آورده + نظم  
 این راه روان بنه خرد بار  
 گو یا و خوش و مست و هشیار  
 در بحر وجود خویش غرقند  
 فارغ ز قبول و رد خلقتند  
 فی در غم و فزع و بهشتند  
 این طایفه را چنین سرشتند

و فی دستور الجهوری کی از مریدان شیخ ذوالنون مصری خواست که پیش سلطان بایزید قدس سرهای آید  
 ذوالنون گفت که چون پیش بایزید برسی این پیغام من بدو رسان که تا چند بجایی و راحت مشغول باشی  
 که تا فلذ گذشت آن مرید بیاید و پیغام رساند سلطان بایزید گفت که ذوالنون را بجوی الرجل الذی  
 یوپیام کل الیل و یبلغ المنزل قبل قدوم القافله یعنی مرد آن است که همه شب بیدار و صبح که برخیزد  
 چنان برود که پیش از قافله بمنزل رسد ذوالنون چون این سخن بشنید و بگریست و گفت که مبارکش باد  
 که احوال باین درجه نرسیده است پوشید نماز که القافله آنحضرت بدین اوصاف این داعی را  
 بعضی را در پیام ملازمت بقرائن اعمال بعضی با قول آنحضرت معلوم شده بود و لیکن ایراد آن اینجا از  
 جهت خوف اطلال ملامت کنندگان لایق ندید +  
 المتن

نظارش خندان دلی ترسان دشمن از بیم حق  
 همچو برگ بید کولر زنده از صرصر شد است

الشرح فی الاحیاء فی الجنان من خیار امتی قوماً یفعلون جهراً من سعة رحمة الله و یسکون سرّاً من خوفه  
 هذا ابدانهم فی الارض و قلوبهم فی السماء و ارواحهم فی الدنیا و عقولهم فی الآخرة میثون بالستینة و تقریر  
 بالوسيلة فی زاد المسافر + نظم

بر دل که در و در کشت دند  
 در کار خودش تکلفی نیست  
 خندان شد بادل پراز درد  
 در کار سبک دلی گران سنگ  
 با خلق همیشه در تنگ پوی  
 توقع دلش بدادند  
 بانیک بدش تصرفی نیست  
 این است نشان آن جو امر د  
 در شرم گران دلی سبک جنگ  
 بیگانه دلت آشنا روی

و فی المصدا و طریق زاهدان در تهذیب اخلاق ظاهر در ترتیب احوال و ترقی درجات مشغول باشند  
 و بگویند که از اعمال او را داشت آن چیزی ناقص شود و اگر وقت ایشان غارت شود قوی ملتفت آما  
 ایشان در خرابی دلی هر و آ بادی باطن کوشند باطن را مشغول و محبوب آرند فی شواهد النیوة از این  
 قبایل آرند که نام و صفت پیغمبر را در تورات این است که احمد الضحی القاتل یرکب المعیر و یلبس الشملة  
 و یختره ضحی که آن است که همیشه خندان باشد و نفس کریم وی با آنچه پیش آید منقبض نگردد و گاه  
 دلی که چند آن بچندیدی که دندان های آخرین وی نظار شدی و وی گفته است که مزاج کضم دلی  
 و شیر است چیزی نمی گویم روزی عبودۀ را گفت که عجایز در بهشت مینا بیند آن عبوزه بگریست فرمود  
 باین در خزان با که شوند آنگاه بهشت در آید و همانا که است رت مثل این سخن است که قودت

در نظام جهان نمایند که کلمات این هیچ کار نیند و کار قیادت دارند



تیمار حرمه من الله لست لهم ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك و تعنى قتال است که هر طریقی  
بود بر جهاد با عدای الله الملقن اشارتی به بیان مقام توکل و تقوی یعنی آنحضرت در خوردن و پوشیدن و اثبات  
محموظیت او در آن و بیان بعضی ریاضات و کرامات او در ضمن آن \*

بر توکل خوردن و پوشیدنش بوده ولی

چون رسیدی نذر باشم از آن منذر شد است

التشريح فی تلخیص المصداق لا تأخره الا بالبرغ ولا يكون الا في التخليف ويعتدي الى المفعولين پس این منذر را هم  
مفعول است از همین مصدر یعنی در احوال کار خود به خدا بختی انداخته تا در خوردن و پوشیدن نیز ترک نپذیرد  
اسباب کرده اوقات خود بفتح و نذر میگذرانید و معهود اگر مالی شبیه وجه حرام نذری رسید از حفظ و احتیاط  
حق تعالی در صرف کردن آن در حوائج نفس خود تهدیدی دیدی باین طریق که در خواب اشارتی بدان دیدی  
و یا از عالم غیب یا از الهام دل تفریغ آن شنیدی یا بقرینه آن شنیدی یا بقرینه عروض عارضه در وقت  
تصرف در آن یا بغیر ذلک من المعاملات بر آن واقف شدی پس بی الهیار این حال براخیار آن نذر را چه  
باشد و محلی مناسب صرف کردی و میفرمودی که آنچه طیب باشد برای خوردن نگاه باید داشت و آنچه فحش و زنا  
باشد در لباس باید صرف کرد و آنچه از آن غلیظ تر بود بختا جان مناسبتین باید داد و فی کیمیا رسعاد اصل جسم  
در توحید و توکل است بدانکه توکل از جمله مقامات مقرران است درجه وی بزرگ است و حق تعالی همه  
توکل فرموده است و از شرط ایمان کرده و گفته و علی الله فلیتوکل المؤمنون و چنین آیات بسیار گفته آن  
الله یحب المتوكلین پیغمبر گفت هر که پناه با خدا دهد حق تعالی مؤنت ای وی کفایت کند و روزی  
دی رساند از جای که نمیدانید هر که پناه با دنیا دهد حق تعالی ویران دنیا گزارد و در تقصیر که رزق کم  
آن است که در خانه نشسته روزی رساند و فی احیاء العیید کلمه فی رزق الله لکن بعضهم یا کل بدل کمال  
و بعضهم تغیب انتظار کالتجار بعضهم یا مستحان کالصناع و بعضهم بعز کالصوفیه لیشهدون الغریز فیاخذ  
من یده و لایرون الواسطه و فی العوارف عن عمر بن الخطاب قال کان رسول الله صلی الله علیه و سلم  
یعطی العطا یا فاقول اعطه یا رسول الله فقر الیه منی فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم من فمولا و لقد  
به و ما جاک من هذا المال و انت غیر متشوق و لا سائل فخذ و ما لا فلا تتبعه نفسك قال سالم فمن اجل ذلک  
کان ابن عمر یلا یسأل احد شیئا و لای رد شیئا فی بعض کتب الصحاح قال رسول الله صلی الله علیه و سلم  
من رد الفتح اتبلی بالسؤال عنه علیه السلام اذا اوتیت بغیر سال فکل و تصدق و فی الاحیاء و قد کان  
السری السقطی یوصل الی احمد بن حنبل شیئا فیرده قال السری السقطی یا احمد اذ رأته الرده فاجابها  
من آفة الاخذ فقال له احمد عد علی ما حملت فاعاده فقال احمد ما ردو علیک الا لان عندی قوة شهر  
فجلبه عندک فاذا کان کبشهر فانهذه الی و فی نفحات الانس شیخ ما یومدین و عرب بود ترک کرده  
خرقه و صنعت را و نشسته بود با خدا تعالی و آنچه خدای میکشید از روزی درین نشستن بر طریقی عجیب  
بود که رد نمیکرد آنچه بوی آوردند چنانکه عبد القادر جیلی رضی الله عنه نیز باین وصف می بود و ایشان  
ما هم درین وصف مساوی بودند مگر آنکه شیخ عبد القادر ایستادگی بیشتری نمودند تنگناقت ظاهری



و آنچه موجب غرور و شرف است قول پیر بر سر تو دست چندان تا کابل نشوی و روزی از خدا  
وان تا کافر نشوی مراد از حبس باینستن دست آن است که در شب تاریک از بستر نرم برخیزی  
و در وضو سازی و نماز کنی و دست برداری و از حق تعالی حاجت بخوایی و فی سبیل الله مولانا عید الغفور  
توکل اعتراف عجیب است و اعتماد دل بخدای واضطرار کردن در زمان نقد اسبابیکه نفس می کند و زبان  
تحصیل مطالب چه اول توکل آنست که با وجود اعتماد و محبت باز گدازشتن بهایت با و طلبی که زکند بقصد آنکه  
نفس مشغول سازد بچیزی که نیاید چه عادت نفس است که اگر او مشغول سازد او شخص مشغول سازد و درین طلب نفع  
غیر پیر ملاحظه کند در چه دیگر از توکل آنست که ترک طلب کند و چشم از اسباب بیرون نشاند و نظر بسبب اسباب  
بیندازد و گاهی از جهت تصحیح مرتبه توکل باشد و گاهی از برای حفظ واجبات طریق مثل مراقبه و حضور  
و تعیین اوقات با اعمال سستی و فی الاحیاء ان قلت افضل ان یعتقد فی بیته او یخرج و یکتب فاعلم انه ان  
کان یتفرغ بترک الکسب و ذکر و اخلاص و استغراق وقت با عبادت و کان الکسب شیوش علیه ذلک  
و هو مع هذا لا یتشرف بنفسه الی الناس فی انتظار من یدخل فی الیه بل یكون قوی القلب فی الصبر و الاتکال  
علی الله فالقول له اولی لان استشرف القلب الی الناس سوال بالقلب ترک کسب کان المتوکلون  
یاخذون ما یشرف الیه نفوسهم و فیه ایضا و هذا شرط توکل من کبیر فی الیوادی بلا زاد او یعتقد فی الامصار و هو  
حال فاما الذی لو کر بالعبادة و اعلم فاذن فتح فی الیوم و اللیلۃ بالطعام مره واحده کیف کان و ان لم  
یکن من اللذایذ و شیو حسن طبع فیهذا یتیه من حیث یمکن و من حیث لا یمکن علی الدوام بل یتیه  
احتیاجا فترک التوکل و اهتمامه بالرزق غایة الضعف و القصور فان اشتباهه سبب ظاهرا بکسب الرزق الیه قوی  
من دخول الامصار فی حق الحمال مع الاکتفاء لا اهتمام بالرزق فبیح بذوی الدین و هو من العلماء راجع لان  
شرطهم القناعة و العلم بالقانع یتیه رزقه و رزق جماعه کثیره و انکافا فامه الا اذا اراد ان لا یأخذ من ابیدی  
الناس و یکمل من کسبه فذلک له وجه لایق بالعالم الذی سلوکه بطاهر علم و عمل و لم یکن له سیر بالباطن فان  
الکسب یح من اسیر بالفکر بالباطن فاشتغاله بالسلوک مع الاخذ من یدین یتقرب الیه بما یعطیه لی  
لا یتفرغ الی الله و اعانة للمعطى علی سبیل الثواب

المتقن

مور و استغفرت قلبک خل شد از حاش مرا  
کز دل اکثر و سایل ملهم و مشعر شد است

الشرح فی تاج المصادر الاستفتا فتوی خواستن ملهم الیهام کرده شد و مشعر اشعار کرده شد  
فی الاحیاء خرج العباد و الزباد من الدنیا و قلوبهم مغلقة لم یفتح الا قلوب الصدیقین و الشهداء ثم تلا قوله  
تعالی و عنده مفاتيح الغیب لا یعلمها الا هو و لو ان اورک قلب من له قلب لا نور بالباطن لما قال البقی صلی الله  
علیه وسلم استغفرت قلبک و ان افتاک و افتوک و قال علیه السلام فیما یروی عن ربه لا یرال العبد یتقرب  
الی بالنوازل حتی اجبته فاذا اجبته کنت له سمعا و بصرا الحدیث نکم من معانی و حقیقه من اسرار القرآن  
یحظر علی القلب التجرد و ذکر و افکار تخلو عنها کتب تفاسیر و لا یطلع علیها افاضل المفسرین و ایضا فیه  
و کان البو شیهان الدانی یقول لا ینبغی لمن الهم شیئا من الخیر ان یجده حتی یسمع به فی الاثر فیه الله تعالی از



او متفق بانی نفس است اما قال بذه الان ما ایدع من الآراء قد فرغ الاسماع وغلقت باقلوب فرمایند  
 صغار القلب تختل بسببه الباطل حقا فحشا طافیه بالکاستظار شبهات الآثار و فی تفسیر القشیری قال الله  
 تعالی انا ازن الیک الکتاب الحق للحکم بین الناس بما ازلک الله لم یامرک بالحکم بینهم علی عیبار و لکن بما  
 ازلک الی کاشفک به من انوار البصیرة حتی وقفنا علیه تعریفنا الیک دست درینا لک و کذا نک من  
 الحکم بالحق من امتک فی سراج الهدایة قال النبی صلی الله علیه و سلم ما راه المؤمن حسنًا فهو عند الله  
 حسن پشید ما ندکه درین بیت اشعار است به بیان مصراع دوم بیت اول اشارتی است  
 بجواز حکم کردن و فتوی دادن اهل کشف بعد توجیه بمقتضای کشف دل خود در بعضی جزئیات امور که پیش  
 می آید مرثی را و بر حکمان ایشان و عبارت کتب بدان وانی بنا شد و لهذا قال النبی صلی الله علیه  
 و سلم لما قبل که کیف نفضل اذا جاءنا امر لم نجد فی کتاب ولا سنة فقال سلوا الصالحین و اهل الاثر  
 بینهم پس محصل معنی بیت چنین است که جای ورود حدیث استفتی بک ان افتاک و الفتوک مرا از  
 قراین احوال و معلوم شده نیر که چون اکثر اعیان در آن خدمت از زبان مبارک ایشان در آن حالت  
 ترجمان قلب منور و دل باخبر خود میگردند تمیز خطرات تا بیان و تعبیر و تلخیص ایشان و تعین مصراع ترقی  
 هر یک ازینان و بعضی بیان سبایل مشکله استماع افتاد هنوز از مطالعه کتب چه در نظر ایشان  
 چه در نظر فقیر نیامده بود خصوصاً حکمی که بر قضیه الهیام قلب و بعضی تذکر و صدقات و هدایا فتوحات  
 معینه بجلت و حرمت و شایسته بودن کردند بعد تفحص آن بقدر امکان حال آنکه محکوم فی موافق فرمود  
 ایشان برآمده پس چنان یقین شده که ورود این حدیث در شان انجمن صاحبان اهل کشف است  
 و عمل کردن بدین خبر لایق حال ایشان است که از اکثر اوقات از مفتی دل الهام و اشعار و خطاب  
 جواب توانستند فهمید و الا کسیکه هنوز از بندگی نفس هوا بیرون نیامده و بصیرت دل پیدا نکرده  
 و صاحب دل روشن نشده و ابنا شده و راهی فتوی داده مفتیان فقه و یا مخالف فرموده اهل  
 کشف بوسوسه نفس را بی اختیار کند و گوید که این فتوی دل است پس رضالت هر کیم می افتد لغو باشد  
 من بولک و کذا فی افتتاج رساله بعضه الشانخ شیخ حاجی علی پرسید که در حلال و حرام و احوال  
 علمای اسلام و زعم و عوام متفاوت است طایفه که طریق قبول شد کمال مرشد شاعر ایشان  
 است چگونه معاش کنند فرمود که از حرام اجتناب نمایند و بر یاد ستمه مبتلا نشوند بدان ای  
 ساکن راه مقرب درگاه که مذاکره بسیار و اتقیا و مشارب اولیا و اصفیاء کجب از منته و امکان اقتضا  
 اوقات احوال در غایت حد اعتدال درین معنی متنوع است اما در جمیع احوال بنای کار اینطایفه  
 بر دو اصل است یکی ظنی هر شرعیت مصطفوی دوم باطن طریقت مرصوفی که کشف و الهام است  
 و اشارات معنوی عبارت از ان است بنا برین معنی هر که بغیر قول فقهای اسلام و بغیر اشارات  
 معنوی عمل میکند هوا می نفس است که ویرانجا اعتدال باز دارد و در عورت و خود نمائی میکوشد بدان  
 ای ساکن راه آنچه در کتب فقه مذکور است و بطور عوام و خواص را دستور است که قال علیه السلام  
 که التحلال بین و الحرام بین و ما بینهما شبهات حدیث صحیح است شبهات و سنن طریقه اولیا و علمای



اما حلال را حرام دانستن رسم اهل ریاست و حرام را حرام دانستن آئین میایمان و اشقیات  
 و شبهات را علی العیا حرام یا حلال پنداشتن شیوه جهلاست هر کدام را بجای خود باید دانست که  
 طریقه اعتدال اهل کمال و اهل حال این است که هر چه علمای جمیع مذاهب حلال داشته اند حلال اند و آنچه  
 حرام داشته اند حلال و آنچه در حلیت و حرمت مختلف قیاس شده و اندوخی ضرورت طعام شبیه  
 نخورد اما چنانچه از حرام اجتناب نماید از شبهات آنقدر مباهله نماید تا ریاضت تصنع لازم نیاید ای  
 ساکنان اینچه جهال میگویند که مال امرای و ملوک و سپاهیان مطلق حرام است از فرط بیا و خود نمائی میگویند  
 نظر اهل حق بر حلال است مال هر که باشد اجتناب نمودن از حرام واجبست متصرف هر که باشد  
 مست شراب لایزال شیخ بایزید غلیلی کو دکی را دید که طبقه حلوا داشت مستی رسید چون بران  
 کو دکی زد و سه پاره حلواستد بوی داد وی خواست که بصاحب حلوا زد کند از عالم علومی نداشتند  
 که بخور بنابران اشارت الهی بخورد و شخص نمود که اینچه حلوا بود کو دکی گفتند پدرم فرستاده که بمسجد  
 بروم و بفقر صرف کنم شما حق خود خود دیدن بوبت دیگر کی از زاهدان رسمی ویرای بهائی پرد و طعام آورد و  
 خواست که نانی بسکند از ملا اعلی نذر آید که طعام این خبیث دزد که گندم قیمی دزدیده است  
 نخوردست باز کشید و پرسید بعینه چنین بود از اینجا معلوم شد که حلیت و حرمت با شخص تعلق  
 ندارد چنانکه زعم جهال است و تمیز حلال از حرام نظایر بقعه و حدیث و کلام آید و باطن باهام و شفا  
 باید نمود یا تباه الذین آمنوا لا تحرموا لطیبات ما اهل الله لکم ولا تعبدوا الله لا یحب المعتدین  
 دلیل صریح است مردم چه وضعت و اهل ریاضت حلال را حرام پنداشتند و این رعونت نفس اکمال دفع  
 و تقوی پنداشته سالکان را باید که نظر بر سخن عوام ندارند و ماسوی الله را محدود صرف پندارند  
 اما از هر یک ریاضت و شمه توانست در رسید و کمال اخلاص که مقام خاص کمال و لیاست توانست رسید قال  
 رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یزال اهل الریا یجمع لیس علی وجوههم نور و لا بهاء و لا رزقهم برکه و  
 هم عند الله منت من جیفه و لیس فی النار قوما اشد عذابا من اهل الریا چون غلبه است که در  
 عجم مشرک و کافر و ظالم و قاجر باشند هیچ یک از ایشان عذاب قوی و اشد جز اهل ریاضت  
 اند و ریاضت اجتناب نمودن بشیر از صفات ذمیه و اعمال سیئه بر ذمه اهل بهمت واجب لازم باشد  
 که ریاضت شرکی است پنهانی ریاضت ستمانی ریاضت متصفانست ریاضت شیطانست بلایفه  
 از ابرار اولیا حدرا عن الریا طریق ملامت اختیار کرده مانند شیخ یوسف بن حسین رازی و غیرهم  
 مدح الله اسرار هم نوبتی دریش پور تا جری بود گینزکی جمیده داشت جهت عفت و صلاح بخت  
 شیخ عثمان ابو حری فرستاد و نظری بر آن جمیده اختیارات و تعلق خاطر شد چون پریشانی  
 خاطرانی هر شش بعرض شیخ خود ابی حفص قدس سره رسانید وی فرمود که برو یوسف بن حسین را  
 ادب اب و ابو عثمان بروی بر رفت و منزل یوسف طلبی داد هر که پرسید همه ملامت و نصیحت کردند  
 چنین صالحی با چنان زندیق چکار دارد ویران دیده شرمند بطریق نیش پور مراجعت نموده باز آمد  
 و صورت حال باز نمود باز شیخ فرمود که بصحبت یوسف باز بای رفت چون چاره ندید بر و بر رفت



بملاست خلق التفات نموده پرسیده مجله آور سیده و خرابات خانه و پیر دریافت در آمد سلام گفت  
 و یوسف جواب داد و ابو یوسف بر خاست و ابو عثمان دریافت و تعظیم و تکریم نمود و در معارف و حقایق  
 بکشود و بیان حالات عالییه مقامات رفیه فرمود و در آن حال پسری صاحب جمال پیش او نشسته و قرابه  
 پیش خود نهاده بود چون یوسف از مقامات عالی خبر داد ابو عثمان پرسید با وجود این کلمات و کمالات حال  
 اینچه حال است یوسف گفت ظلمی درین مملکت پیدا شد این محمد را خراب ساخت و این خانه ما وای من  
 گذشته است این پسر فرزند شبلی من است و این قرابه آنجور که من است ابو عثمان دید آب بود گفت  
 دانستم که درین صحبت نامشروع نیست اما چرا خود را در مقام تهمت دارید فرمود از بهر آنکه تا مردمان  
 مرا زاهد و امین ندانند و کمینگر نسپارند و مرا تلقین نشود و ابو عثمان این سخن که بیان حال او بودند  
 در خاک افتاد و بگریست و دانست که خود نمائی پسندیده نیست و چگونه باید زیست مقصود از فرمود  
 او بر و آن بود که حد اعتدال بداند و خود را از خلق براند و زاهدی بفروشد و در رجول گوشت چنانکه  
 حضرت ولایت مآب کرم الله وجهه فرمود که کن عند الله خیر الناس و عند النفس شر الناس اکابر اولیا  
 در ستر احوال کوشیدند و عبادات نافله از نظر خلق پوشیده اند اما متصفان مرنانی همیشه در خود با  
 و خوش آمد عوام دین خود را بپا داده و آزاد مرغ و زهد و تقوی نام نهاده اند یکی از مرییان زبانی  
 باغی داشته میراثی در خان آن باغ را فرمود بر کندن و نهال آن نوشت اندن یعنی نهال آنبلغ  
 معلوم نیست از کجا آورده اند که حرام باشد با وجود آنکه پدران مرنانی که باغ ساختند ریس و کزیر  
 و اسپاهی بودند ظاهر شرع مرعی داشتند و چنین امری که ریای صرف و اسراف محض است درباره  
 آن نهال سبب یادنی اعتقاد جهال اهل خیال گشت اکنون بسین که اولیاء الله احوال و اعمال خود  
 چگونه پوشیده اند و اهل ریاء در تبلیس شیطنیت چه مقدار کوشیدند تا معتبر و ایا اولی الالبصار ایضا  
 فیها چو دانستی که حلال و حرام محرم است و از بهر خواص بکشف و الهام مقرر است اگر زاهدی بسبب تنهایی  
 و بی مرشدی یا وسوسه شیطان و یا خوش آمد مردمان از حلال اجتناب نماید و گوید که آن فتوی  
 است بدانکه صراط مستقیم را گذاشته است و خوش آمد نفسی را در پی پنداشته بسبب افراط بندگان  
 خدا را سرگردان ساخته و دین باخته است من لاشیخ که فشیخ الشیطان محقق میدان و از لوج دل  
 حدیث لا افراط ولا تفريط فی الاسلام پیوسته میخوان و محافل نفس که محافل لغت عوام در آن  
 داخل است بر خود فرض عین شناس و بعلم یقین و عین الیقین کار کن نه بطن و قیاس حضرت  
 آدم علیه السلام میفرماید که او با شرک و نص قرآن صحیح است در آیه آن الله لا یعفر ان لشرک به و یعفو ما دون  
 ذلک لمن یشاء آنکه صاحب شرک مغفور نگردد و زنه را خود را از شرک نگذارد و در اجتناب نمود  
 از حرام بظاہر شریعت و اقوال علماء اسلام راضی باش مگر از عالم معنی است راضی رسد که فلان طعام حرام  
 است هر چند که بظاہر حرمت آن طعام معلوم نباشد از ان اجتناب نزد سالکان در باب طریقت  
 فرض آناسیکه بر حرمت آن طعام معلوم نباشد و ندارد آن طعام میخورند شاید گفت که طعم  
 میخور و لا یكلف الله نفسا الا وسعها +  
 الحق



او بتفویض حق و پس حق که بهتر حافظه است

حافظه او را آنچه نامرضیه و مقهر شده است

الشرح حافظه نگهدارنده نامرضیه در آن رضای حق تعالی نباشد مقهر جای فرود آمدن قهر یعنی چیزی که سزاوار قهر و غضب است بجان باشد مراد اینجا از نامرضیه مقهر خوردن و پوشیدن از وجوه حرام و شبه آن است یا در حلالی بقصد شمع و بریا و عجب که از صفات مملکه اند یعنی بعد از توکل و تفویض مطلق از حفظ حق تعالی چنان شان ایشان محقق شد که تحق و هدایا و نذر و صدقات از وجوه حرام کم رسید آنرا نیز از جهت پیرسیر از آفات رومی کردند و فی الحال از اشارات غیبیه بران مطلع شده در مصارف مناسبه صرف میکردند و این نوع معامله را در کتاب عوارف در زهد نامیده که ما قال رومی زید بن خالد بن قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من جار من اخیه معروف من غیره الا ولا شریک لنفس لیفقیها فما هو زکی ساقه الله الیه و هذا الصواب الواقف مع فعل الله فی قبول ما ساق الحق الیه اما من کفشی علی من یرد لان من یرد لایا من دخول النفس علیها ان یرمی بعین الزهد اخذه استقاط نظر الحق تحقیقا بالصدق والا خلاص فی اخرج الی تغییر اثبات حقیقه الزهد فلا یرزق فی کمال الحایلین زاهد ابراه الخیر بعین الرغبة تقلته العلم بحال و فی هذا المقام تحقیق الزهد و فی رساله بعض المحققین بدانکه مقربان درگاه در کمال اخلاص و ترک ریاضی بسیار مینمایند و طایفه زاهد در تقه اهتمام تمام دارد چنانکه سلطان العارفین مایزید بسطامی قدس سره میفرماید الزاهد سوجه مایاکل و العارف همه مایاکل بعضی دیگر از مقربان جمیع امور خود را بر حضرت حق منقوش کردند و حضرت حق ایشان را محفوظ میدارد بنا برین معنی شیخ طنجی قدس سره میفرماید و اکمل ما صبت و ابس و جدت و ارض ما قضی الله علیک چون در مقام تفویض و توکل اند حضرت قادر بخیر خلق اند از هر چه نه لایق است نگاه میدارد و قاله خیر حافظ و هو ارحم الراحمین توفیقی حضرت مرشد حقایق قدس سره فواجع اسحاق خندانی ببا زردلی نزول فرمود هر کس از مریدان و غیر هم فواکه هر نوع آوردند و طریقه که بزرگتر بود از اینجا انگوری برداشت بلبسایند هنوز در دکان نرسیده بود و زنجوری برب آنحضرت زخم زد آن انگور بهمان طرف نهاد و پرسیدند که این انگور چه کس آورده متعاجی از بازار بها خریده گرفته آورده بود او را نصیحت کردند که چنین چیزی پیش این طایفه نباید آورد و از اینصورت بکرات واقف شد که همیشه محفوظیت آنحضرت بود از حرام و شبهه از هر چه لایق این طایفه نباشد بنا برین معنی حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمن رح که در اسرار این مولود و در عباده مدفون است در آن حین که اسباب معاش نباشته اند هر چه ملوک امرا بر سمیل تحفه میفرستادند قبول نمی نمودند و این معنی سنت است چون حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم بدیه پادشاه حبشه قبول فرمود و امام شافعی بدیه خلیفه بغداد قبول نمود بلکه لایق نادیده تصدق نمود این طایفه باید که تحفه بدیه از ملوک و امرا صد قبول نمایند تا بریا لازم نیاید و میکنند بیاساید و ایضا فیها ای عزیز حکم فقر دیگر است و حکم اغنیاء دیگر ای بساطع که بزرگ اغنیاء حرام و بر فقر احلال باشد مانند صدقات و زکوة و غیره و نزد علماء صلحا فتوی بر آن است که اگر مخلوط از حلال و حرام بود آنی منتقل شود و ر و منطلم و تمیز نتوان نمود مال بفقرا باید داد اگر



و همچنین که بر آن واردش حرام است بر فقر اهرام بود و بر فقر اعطای آن جایز نبود و از اینجا معلوم شد  
که حدیث حرمت آنرا امور نسبتی است و آن مصایقه که با اغنیاست با فقر نیست یکی از فوائد تحریر فقر صوری  
این است که حب الدین را س کل خطیئة و ترک الدین را س کل عبادة حدیث صحیح است که از محبت دنیا حرص و بغل  
متو که میشود و بلکه هیچ صفات ذمیه باین معنی ترک دنیا مملک صفات ذمیه و مشح تزکیه نفس تصفیه قلب  
و حضور و خاطر است وقتی ساکت گزینا باشد در تجربه و تقریب باطن اجتهد نماید و در جمع در اهرام و دنیا رکوشد  
بحضرت علام البیضا میباید و در این موده حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم نموده لو کانت الدینا و الهیسا  
غلیظا لم یاکل المؤمن الا حلالا که هر چه نوشد حلال نوشد و هر چه پوشد حلال پوشد انجیثات للنجیثین و النجیثون  
للنجیثات و الطیبات للطیبین و الطیبون للطیبات نص صریح کلام الله است آن الله ملک لیسوق الابل  
الی الابل حدیث صحیح است چون ساکت متوجه باشد و تفویض امور بحق کرده و مرتکب حرام نگردد و

بلیت اگر همه عالم شود خون مال مال کی خورد مرد خدا الا حلال

چنانکه کرات و مراتب تجربه نمودیم فویتی معاندی دو گو سفند یک شسته یکی خود مرده بریان ساخته بصحبت سلطان  
ایوسیت بخیر فرستاد تا بیازماید که از حرام اجتناب نماید یا نه در راه ظالمی رسید و یک گو سفند بریان  
ر بود و آن گو سفند مرده بود و بریان پاک بصحبت او آوردند دانستند که حضرت حق این طایفه را از هر چه لایق  
حال ایشان نیست محفوظ میدارد بنا بر اعتقاد که این طایفه بر حضرت حق تفویض مطلق دارند در همه احوال و همه امور  
خود را بحضرت هوت سپارند بار بار آموزند و ثوق کلی نمودند که حضرت حکیم علی الاطلاق دوستان خود را  
از هر چه نه لایق دوستان باشد محفوظ میدارد مولانا جلال الدین رومی قدس سره که از افراد اوسیت میفرماید و

بلیت اگر بخندار سیده خون پدر حلال دان و نه حرام باشد شیر حلال باوری

فی القشیرة قال ابو علی الدقاق التوکل صفة المؤمنین و التسليم صفة الاولیاء و التقویض صفة الموقدین و  
التوکل صفة العوام و التسليم صفة الخواص و التقویض صفة خواص الخواص (چ)

حضرت ارشد شبیه یا صاحبش منت نه است

گاه اکل از حفظ حقش عقده بر خج شد است

الشرح حضرت حاضر کرده شد اکل خوردن حفظ نگا بداشتن عقده گره خج گلو یعنی از علامات شناختن خود را  
نالایق که حضرت رحیم مطلق کریم بر حق آن بنده خاص خود را علی فرموده و کرامت نموده آنست که در وقت  
قصد خوردن طعام نالایق چنان گریه واقع می شد که طعام فرو بردن نتوانستند یا در بطن ایشان وقت  
احضار آن طعام نفرتی پیدا شدی هر چند که پیش از آن گرسنه می بودند پس اکثر بدین سبب بر نالایقی  
آن طعام متنبه شده بنا بر مصلحتی بیانه ترک خوردن آن طعام میکردند و همچنین گره در خلق ایشان زده شد  
و قتی که صاحب عوت است نسبت آنحضرت اعتقاد صاف نموی بود یا آن طعام را وسیده غرضی از اعراض دنیوی  
میکرد یا آن مصیف بقصد ناموس و ریاضیات میکرد اتفاقا اگر همگاه آنحضرت مردی بیگانه بر خور واقع میشد  
چنانکه بعضی از آن در ابیات آهینده اشارتی میرود پس در نیمواض هر چند که طعام از حلال طیب می بود  
ولیکن آنحضرت لایق حال با کمال خود ندیده ترک آن میکرد و همچنین منقول است که بزرگ از درگاه حق تعالی



علامت شناختن طعم نالایق جنبیدن رگی یافته بود چنانکه اگر طعم از نا وجه پیش او آوردند آن رگی  
جنبیدن گرفت پس از آن بر سبزی کردند و فی اجیاء العلوم مخصوصه اینست که ملاحظه الفقیر فیها جالبه است  
نفس الهی غرض المعطی و غرض فی الاخذ علی نفس الهی فی شئ انیکون حلاً لا خالیاً عن شئها کلها فان کان فی  
شبهه فلیتخذ عن اخذه و قد ذکرنا فی کتاب الحلال الحرام درجات اشربة و یا یکب اجتنابها و یا یستحب  
و یا غرض المعطی فلما ان یکون بطیب قلبه و بطیب صحبه و سهو الهیة فلا یس لقبولها فان قبولها سئل  
الله صلی الله علیه و سلم و لکن ینبغی ان لا یکون فیہ منه فالاولی ترکیها و ان علم ان بعضها فی بعض فیه المنه فیسرد بعض  
و ان بعض ابدی الی البقی صلی الله علیه و سلم سمن و اقط و کشمش قبل السمن و اقط و در اندیشش و کان صلی الله  
علیه و سلم لقبول من بعض الناس و یرد علی بعض و الثانی انیکون غرضه الثواب المحرر و ذلک صدقة و زکوة و الثانی  
انیکون غرضه اشربة و الریاء و سبیه فی ان یرد علیه

المتن

اینست که شش سبب دعوت چو شد بی اعتقاد  
بچنین چکاسه شناسگاه اگر انحرشداست

ناگهی گز خورده شد بی خستیا در راه حق  
در زمان از مده پایش بیرون بر شد است

الشرح انحرش فاجر تر درین میت اشارتی بدان است روزی شو گوشت پند و رایکی از حاکمان بکره  
سلمان ساخته بود وی بنفاق از ترس حاکمان نماز با مسجد اد میگرد و لیکن در خلوت رسوم کفر نیز  
بجای آورد اتفاقاً روزی بعد از نماز عیدان مایده از وجه حلال پیش آنحضرت آورد و اند آن منافق  
نیز از ترس آنکه اگر بخورد مردم بر نفاق او اطلاع یابند بیملوی آنحضرت نشسته بهکاسکی و طعام می خورد  
فی الحال چون از طعام خوردن فارغ شدند آنحضرت بابرکت آن طعام قی کردند بکدی که مایه که در مده  
از خوردنی های چند روزه حاصل شده بود آن نیز بر صحت تمام بیرون آمد پس بچکام آنکه فرموده بزرگان  
است اگر در قدم و در کوش خاری خلد میباید که شناسد که از کجاست آنحضرت در آشنای آن زحمت  
مناسبت کرد و گفت خداوند از من امروز کدام جریمه در وجود آمده که مستوجب نهمه عقوبت شد من الهام  
غیب و از می شنید که رنجیده مشوق تعالی مده پاک ترا از طعامی که آرایش دست پلید فلان منافق پند  
بدان رسیده بعینیت خود پاک میسازد باز گفت الهی او که هر وقت مسجد او ای نماز با میکند چه میدنم  
که او پند دست جواب شنید که در باطن سببی بی تصدیق او نظر کن و از حال غایب او تفحص کن چون تفحص  
کردند بعضی مردم گواهی دادند که زن او کافره مطلقه است و هر دو در بنانی مبت را میسر کنند بچنین روی  
بر او خدمت الحسن قاضی پرگنه گها در پاره تقلید برادر خود طعامی پیش آورد که خیت او در آن خالص  
بود چون وقت چاشتگاه چیزی از آن بنحرت طبع تناول کردند فی الحال زحمتی شدند آخرش با نگاه  
آنها در دست قی کردند و ایضا یکبارگی خدمت مولانا عبداله در اوایل آشنائی با شتیاه طعامی با شتیاه  
آنحضرت خورامیده بود آنروز نیز قی کردند و نزد او باب دانش پرشیده نماد که این نوع کرامات همه دلیل  
مخفویت آنحضرت است از خوردنی های نالایقه و برین قیاس از سایر نایاستنی های نیز بعینیت حق تعالی عن کل



المتن

در نه عارض نه متنی شد با ثواب صیر آن  
یا با استغفار آن نقصان بدم تجبر شد است

الشرح

آمرزش خوانستن فی زوال الروح قال ابنی صلی الله علیه وسلم لا صحابہ اصحابی اذا مرضتم فلا تطلبوا العافیة فان المرض یموت به الله علی عبده المؤمن والیقیناً قال علیه السلام حی سبیلہ کفارة سنة و فی فتاوی فیروز شاهی قال ابنی صلی الله علیه وسلم لكل داء دواء و دواء الذنوب الاستغفار و فی شرح اورا و الفحیة ان فیضیلت استغفار آنست که حضرت حق سبحانه فرموده در کلام مجید خود هر که گناه کند آمرزش جوید البتہ گناه اورا بیا مرزد و چنانکه فرموده و من یعمل سوءاً و یظلم نفسه ثم یتغفر الله یکده الله غفوراً رحیم یعنی هر که از او واقف شود گناه صغیره یا ظلمی کند بر نفس خود بگناه کبیره بعد از آن آمرزش جوید از حق سبحانه می یابد بخدا را آمرزنده و رحمت کنند و رحمت حق سبحانه عبارت از انعام او پس برین قول که یکده الله غفوراً رحیم یعنی چون استغفار کند بآن اکتفا نکند که گناه اورا بیا مرزیم بلکه بر آن آمرزش که مطلوب دست میفرماییم و انعام و اکرام نماییم چنانکه پادشاهی گناه زندنی بخشد و خلعت نیز پوشاند فی التفسیر القشیری یکده الله غفوراً رحیم الوجود غایتہ الحدیث فالعاصی لا یطلب غیر الغفران و لکن الله سبحانه یوصله الی الهیایه بفضله اذا شاء سنة تحقیق ما فوق المامول لمن رجاه ۴

المتن

د روز و شب از بر خویش و از برای مخلصان  
باز بان و بادل استغفار و مکرر شد است

الشرح

مکرر بسیار گردانیده شده اسم مفعولست از اکثر بیدانکه مشایخ محقق مبتدعت حضرت فخر صلی الله علیه وسلم مامورند بکستغفار و دعای قوم و مریدان و مخلصان خود چنانکه آنحضرت مامور بود به استغفار امت که قال الله تعالی فاغف عنهم و استغفر لهم و ایضاً قال الله تعالی صل علیهم ان صلواتنا سکن لهم و ایضاً قال سبحانه و استغفر لهم الله و فی التفسیر القشیری قال الله تعالی فاغف عنهم ای تجاوز عنهم فی حقوقک و لا تکلف بذک ما لم یتغفر لهم کما لا اکرم و لهذا کان یقول اللهم اغفر لقومی فانهم لا یعلمون و فی العوارف و من آدابهم الاستغفار للاخوان بظهر الغیبی الا بهما هم اللهم مع الله تعالی فی دفع المکاره عنهم پس معلوم باد که یکی از فواید مرید شدن و نیاز مندی کردن پیش بزرگان آن است که دولت دعای مستجاب شرف استغفار با ثواب ایشان بطاعت خود زیاده یا بندت بدان جبر نقصان بای خود نتوانند کرد و اوقات ذلالت و مهملات و استگیری توانند یافت و الحمد لله علی نعمائه ۴

المتن

خودش زین اوقات اکثر بوقت مخصوص است  
شاهد قوم تنفس بنگر که چون لا غر شد است

الشرح

یعنی از جهت مشروط شدن خود فی کمال آنحضرت باشد به شرایط کثیره که در ابیات سابقه مبین گشته یعنی اول آنکه حلال باشد دوم آنکه صاحب آن با اعتقاد و اخلاص باشد بدان طعام منت نهد سیوم آنکه قصد او شهره ناموس نبود و آزاد سبیله عرضی از اغراض دنیوی نشاء



چهارم آنکه همکاسه از جهان صالحین باشد و چون اکثر اوقات اینچنین طعام کیافت میشد  
 بنا بر ضرورت الکفای میکرد و ند چنانکه وقتی بعضی افتاده تا قریب نیم ماهی طعام میکند جمع شرایط بود  
 پیدا شد اکثر آب خوردن مغل نمودند و هرگونه در مجلس هر نوع حاضر گردند و بکین آنحضرت از ان  
 اندکی بتاویل می نمودند و همه را مصباحیان اشیاء میکردند و اثر آن هم در رنگ روی و هم لاغری تن در  
 ضعف بدن پیشتر از اوقات در آن وقت روشن بود تا روزی هم بزبان مبارک خود فرمودند که در  
 قربان دو هفته بنجای یک سه طعامی در معدۀ من رفته باشد و الله اعلم فی فناء وی فیروز شاه بی قالی  
 علی الله علیه و سلم ان الله تعالی یغض السین فی التفسیر الکاشف قال الله تعالی فمن اضطر پس هر که بیچاره  
 ماند فی محضه در گر سنگ و نایافت طعام ازین محرمات که مذکور شد یعنی مثل مردار و گوشت خوک  
 و ذبوح کافران که بنام بتان می گشتند که مانند آن غیر متجلفه لایم در حالتی که یایل نباشند بسوی  
 گناهی یعنی بتلذذ نخورد و زیاده از حد رفق تناول نکند فان الله غفور رحیم پس بدستیکه خدا تعالی  
 آنرا گذارست مراد درین گناه مهربان بود با کل این مقدار بر وخصت داده و فی رساله بعضی المشایخ  
 ارباب یاضت بعضی هر چه میخوردند تا هر چه خوردند جلال خورده باشند ساکاه باید که طریق اعتدال در جمیع  
 احوال مرغی دارد و از فوق الکفایت در معاش اجتناب نماید و بموجب اشاره و ثیابک فطهر و امن است  
 بحقیقه دنیا بیالاید و از مشارکت کلام موافقت قایل ترک الدنیا محسنه شرکاتها عار دارد بلکه حکیم  
 الدنیا حرام علی الآخرة و الآخرة حرام علی الدنیا و بها حرامان علی الالد حیثه دنیا را بکلاب و بدیهه عقی  
 باید باب باز گذارد و در مجلس شهود که مقام محمود غیر آن نتواند بود و ستغرق جمال یزدان گشته این جمیع  
 رسوم و عادات بشری بکلی منسلخ گردد تا بنور ولایت و قوت کرامت شراب در دست وی شربت  
 شود و انگاه از حرام تمام خلاص یافته باشد حضرت الله تعالی سالکان راه و طالیان لقاء الله از لقمه  
 حرام و سمعه عوام محفوظ دارد و بحکمت کل اولیایه من الاقطاب الافراد  
 الملتن

همچگونه فوق اشبع اصلا طعام و نان نخورد  
 گردایش مرغ بریان کرده یا عترت شد است  
 شرح  
 درین بیت اشارت است بقامت صفت بخواری آنحضرت که در همه حال خواه نان خورد  
 از لایذ بودی یا برعکس هرگز زیاده از مقدار معهوده نمی خورد و ند کجا که سیر یا زده بر سیری میخوردند هر چند  
 نیز نمان و هم طهقان الحاح میکردند در جواب ایشان میفرمودند که خاموشن باشید که سیر خوردن عباد  
 نیست قوت بناید کرد اکثر این بیت را می خوردند  
 خوردن برای زیستن و شکر کردن است  
 تو متقد که زیستن از بهر خوردن است  
 اشبع هر چیزیکه سیر کند از طعام فوق اشبع بالای سیری او امانان ستر تره سبز که قبیل بقله الای  
 ستره یعنی قلبه پیغمبران ستره است کذا فی بیت خواجه سلمان فارسی  
 نایم آب دیده ز سبزه سپهر  
 یعنی سبزه فقراتخ و ستره است  
 شد فی نظم امیر خسرو  
 بلیت



نفس را بنده از گلو کن گردان ستری فارغ است آن کس که قوت او زمان سحر است

و فی نجات الناس از مولانا جلال الدین رومی می رسد دروش گناه کند گفت مگر طعام بی اشتها خوردن  
دروش رگناه عظیم است فی حاشیتها یعنی با صفت دروشی گناهی که متصور است طعام است بی اشتها خوردن  
روایت مختصر و قایم الاکل فرض این دفعه با جاور علی بن المکنه صلواته قایما ومن صومه و مباح الی شبع لیزید قوه  
و حرام فوق الشبع الا تعصم صوم الغد و کیدایستی ضیفه فی الاحیاء و کان بسرا الحاح فی الزمان فقیل من  
این تا کل قال من حیث تا کلون و کن لیس من یا کل و هو یضکت قال قصر من و لقمه صحر  
من لقمه +  
المقن

حال او در طریس از حفظ خدای است اینچنین  
با گهی طریس ز ناو بهش اگر در بر شد است

الشرح طریس پوشش یعنی چون آنجناب در تقویین توکل است حضرت حق سبحانه و تعالی از کمال رعایت  
و حفظ خود چنانکه در و ن او را از مطعم تا لایق نگاه میداد بیرون او را از طریس نامرضیه محفوظ گردانیده باین معنی  
که اکثر توفیق پوشیدن لایقیش نمیداد اگر ناگهانی لباسی نامناسب الی و از وجه شبهه یا غیر خوشدلی  
فرستاده یا مبت و غرض آن بوده و مانند این میرسد اشارت غیبیه آن مستنبه شد می یا در طبع او کرد  
میشود بی آنکه نا صیتی فاحش ظاهر بودی یا بعد پوشیدن آن در پوست مبارک خود خارش میماند  
بی آنکه در و ککبش میبود یا اعضای ایشان گران میشد یا عقوبتی دیگر مشا به میگردید چنانکه  
روزی با نرگالی از یار یار میزد داشت جامه دوخته نذر فرستاده بود از او پوشیده بود غالباً بطهارت  
خانه فرستاده بودند و راه از لغزشش پایی زخمی خوردند فی الحال و ریافته فرمودند که این زلفت از شومیت  
این جامه نادر است بعد از آن جامه بدگیری ایشان کردند و نادر بودی که اینچنین جامه را از جهت ناپاک  
جامه دیگر استغفار کنان چند روزی می پوشیدند و چون جامه دیگر موجود شدی فی الحال ترک پوشیدن  
آن کرده بستی دیگر میدادند و الله اعلم  
شایقین محفوظی او پیش با احوال او  
چون مجرب اینچنین بی مرد پیش از گردش است  
المقن

اینجا معصوم بودند اولیا محفوظ هم  
معنی این حکیم این نوع مستفسر شد است

الشرح مراد از حکم اینجا صلاست استغفار تفسیر کردن خواستن یعنی معنی این دو سنده را بعد  
خواستن از محققان چنین تحقیق کرده آمده است که حق انبیا و اولیا را با آنکه توفیق صدور عصیان ندهد  
اگر مقدر باشد بقصد ایشان واقع نشود تا در آن تیر نوع معذرتی باشد بعد وقوع هم توفیق  
توبه و استغفار عدم اصرار کرامت نر باید تا آن عصیان نا چیز شود چون ناکرده گردد و فی نجات الناس  
و من شرط الولی ان یکون محفوظا کما ان من شرط النبی ان یکون معصوماً فکل من کان فی الشرع علیه عراض  
نهو مفروض و مخدع و فی حاشیه نگاه داشتن ولی از گناه نگاه داشتن دوست از اصرار بر گناه زیرا که تواند



که از دلی گناه صادر شود وقتی الاقبالیه رکن الدین شیخ علاء الدوله سمنانی قدس سره فرمود که مردم  
عجب اعتقاد پاکر و اندومی پندارند که هر کسی که ولی شد از وی بیش گناه نیاید و از بشریت خلاصی پیدا  
یافت هر چند گمان نیک باشد تا آن است که چون گمان او مطابق واقعی نیست و بیج دلی را  
انیم تر به حاصل نشد بلکه بعضی بسیار نیز چون اینها بر خلاف گمان خود را از بندگان حرکتی مبینند باز  
اعتقاد بد کنند بلکه مادام که از بندگان این صفت جسم دارد بصورت ایشان مشرق نتواند شد  
و اینجا حکایتی که شیخ الدین عربی رحمه الله خود آورده مناسب آن حکایت آن است که فرمود که یکی  
از مشایخ را مریدی بود و در حالتی دید که از کبیر و اقدس چون شیخ را بر آن اطلع مرید و قوف افتاد  
گفت این مرید من بعد بی ارادت شود چون چند روز برین برآمد در ارادت آن مرید بسیار فتوری  
و تقصیری پیدا نشد نه در صورت نه در مضمی شیخ او را تسخیرت بخواند و گفت تو فلان روز از من آن  
فصل مشاهده کردی چون است که در ارادت تو بیج نقصان پیدا نشد گفت من ترا سجده نمی کنم و نه  
و نه پیغمبری بلکه ترا شیخی گرفتم و میدانم که راهی نیست او میدانی تا آن راه بمن نشانی و این که من از تو  
چشم عصمت دارم محال است بعد از آن شیخ بروی حسین کرده آورده اند که آن مرید یکی از مشایخ گشت  
آنانچه انبیا را معصوم گویند و او را محفوظ معنی آن این است که از ایشان بیج خطائی نیاید آخر  
خود در آیت کلام الله تعالی گفتم و معصی آدم به فتوی و قول جلال است نه فاسد معصوم بود و نه  
باک و تاب در قصه و او را در مطالع نکردید و هر که عز من قائل یعنی الله عز و جل اذن لکم در حق  
حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم شنیده اند محفوظی و معصومی آن است که انبیا معصومند  
بقصد گناه نکنند و آنچه ایشان را از الله بسپارد و ایشان ننویسند و او را محفوظ است از آنکه  
مضر باشد و گناه برگناه جمع کنند چه حالی که از ایشان گناه صادر شود حق قالی ایشان را توفیق دهد و توبه  
غذر خواستن و آنرا از جریده اعمال ایشان محو گرداند و هم برین بنق باشند مادام که در عالم کون میباشند  
باشند چون قیامت قائم گردد زلات انبیا و او را بر ایشان نوشته باشند معصوم و محفوظ بر این نکته  
شوند و دیگر معنی آن که فرموده است که شیطان را بر بندگان مخلص سلطنت نباشد این نیست که تراد بر ایشان  
بیج تصرف نیست و بایشان سخن نتوانی گفت بلکه معنی این این است که توانی ایشان را متابع خود گردانی  
و کند بوسه توکاری که زبانی در قیامت بایشان لاحق گردد پس آنچه مقصود شیطان است از  
بندگان مخلص حاصل نشود او را بر ایشان سلطنت نباشد و مقصود شیطان این است که ایشان را بد و زخ  
بر و بندگان مخلص که یسعون جیسها پس ایشان دست نیافته باشد از قصه آدم علیه السلام  
صحریت در قرآن قوله تعالی ثم ابغضیه به فتاب علیه و در قصه یوشع روشن است و آیه یسک  
الشیطان بعد الذکری مع القوم الظالمین و ما کسنا من قبک من نبی و لا نبی الا اذ اتنی الحق  
الشیطان فی امینته فینسخ الله ما یلقى الشیطان نه خطاب با حضرت محمد است صلی الله علیه و سلم  
که سید و مخیر مخلصان است پس مردم میباید که غلو نکند غلو نیز نقصان است همچنانکه ولی را  
اعتقاد بولایت با یکد و نبی را بنبوت نه بالوحدیت تا در پلاک نغیبت



با وجود آنکه محبوبیتش بهم مثبت است  
بست امید عفو اگر چیزی از مصدر شد است

الشرح اثبات محبوبیت آنحضرت بالاتمین گشته در شرح بیت نشان سیر محبوبی آن اما حکیم محبوبیت  
و محبت فی قنای فیروز شاهی صحبت باری تعالی باینده عفو آرد و انعام بر دو عصمت از معاصی و توفیق  
بر طاعت و محبت بنده با حق جل جلاله فرمانبرداری وی کردن و آنچه نمی کرده است از ان باز ماندن و رضا بقضا  
او و اذن بوقت اصابت بلا صابر ماندن و فی الاقبالیه در تفسیری سوال کرد که این حدیث از احب الله عبدالم  
یضربه ذنب است شیخ فرمود که هست و مرا تحقیق و معلوم شد مشایخ کرده و معنی این آنست که هر کرا  
حق تعالی دوست گرفت گناه او را زیان نکند یعنی عفو کند و توبه دهد نه آنست که او را گناه نباشد اما چون توبه  
کرد و عفو شد از ضرری با و نرسد اما هرگز هیچ مرشدی را باین صفت نداشته که گناه کند و باز خوا  
بناشد و اگر نه نمیند چه مرشدی باید که از ذنوب محترز باشد متابعت او روا باشد هر چند که معصوم  
نباشد و فی خلاصه المناقب شیخ علام الدوله سمنانی قدس سره فرمود که علی دوستی قدس سره از محبوبان  
است اگر هر روز او را بنفوس با قتل کند روز محشر مسئول نباشد.

است اگر هر روز او را بنفوس با قتل کند روز محشر مسئول نباشد.

مثنوی

او بگل گشته بدل شد کار او  
صافی گشت نور شد هر تار او  
او اگر زهری خورد و شهید بود  
تو اگر شهیدی خوری زهری بود  
کالی گر خاک گیرد زر شود  
ناقصی گر زری گیرد زر شود  
هر چه گیرد علتی علت شود  
کفر گیرد کالی ملت شود

و فی شمایل الاقبالیه در باب کشف یزدوری المومن جین یرکب المعظمی من ذنوب الله احب الله ما سواه  
یعنی بنده مومن هنگامی که گناه عظیم کند حق تعالی دوست تر است او از هر چه دُونَ خداست و صحیح حد  
فقط المضيف بعلامه الصبح یمنیخه ان یکون یذین سطرین من الکتاب و الله اعلم به الملقن  
بود شیخی نذر سلطان گیرنی را خوان گفت  
اکثر خوان است برقتش ازان منکر شد است

الشرح مراد شیخ محمد بن حسن است قدس سره که از طبقه اولی بود چنانکه مذکور خواهد شد درین  
اشارتی است تعلیم ادبی مریدان را که چون بزرگی شیخی بعلامات و کرامات واقف شوند میباید که در  
نظایر تصرفات او چه در باب رد و قبول نذر و در آید چه در غیر آن بقتل کوه بین خود خوش نکند که گفته  
اند.

هر چه خوبان کنند و خوب آید  
گلشی من الظریف ظریف

و کذا فی الرسالة التشریفة تمام کلام سادات انجمن راجع بحديث مبارک انما الاعمال بالنیات است سمعت  
فاطمة اُخت علی الرود باری تقول سمعت اخي يقول کان اربعة فی زمانهم واحد کان لا یقبل من الاخوان



ولامن السلطان وهو يوسف بن اسباط وورث سبعين الف درهم لم يأخذ شيئاً وكان  
يعمل الخوض بيده وآخراً كان يقبل من الاخوان بنفقة فينفقه في المستورين الذين لا يتحركون والذي يأخذ  
من السلطان كان يخرج من اهل طرطوس الثلث كان يأخذ من الاخوان ولا يأخذ من السلطان  
وهو محمد بن المبارك يأخذ من الاخوان ويكافئ عليه والرابع وهو محمد بن الحسين كان يأخذ من السلطان  
ولا يأخذ من الاخوان وكان يقول السلطان لا يمن والاخوان يمينون في فتاوى فيروزشاهی قرآن  
خوانی اگر پذیرد بر عمر و هدیه فرستاد و با عمر و را مهمان داشت غالباً نذیر حرام است و کسی با عمر خبر نکرد  
که این طعام که آورده است شرعاً عمر و را شاید که این هدیه قبول کند یا نه آن طعام بخورد یا نه و الله  
اعلم في فتاوى خلاصه کواهدی الانسان او اضافه انکان غالباً للمهتدی من حرام لا ینبغی له ان  
يقبل و یا کله من طعامها لم یحرمه ان ذلک مال الحرام ورثه او استفرضه و اما قولهم اگر غالباً نذیر است  
از حلال تا ما دام که پدید نشود که از حرام است عمر و را شاید که قبول کند و بخورد یا نه شاید و الله اعلم  
و فیها ایضاً و ان کان غالباً من حلال لا یأمن له ما لم یتبین عنده انه حرام لان اموال الناس لا تخلو  
عن قلیل حرام فیتعبر الغالب مثله في الفتاوى الخلاصه بلا دلیل فی شمایل الاقیا حضرت محمد مصطفی  
صلی الله علیه وسلم و صحابه و ائمه و مذہب سجای عوام سهولت کرده اند تا برایشان حرج نرود  
و برای خواص جهت آنکه تا نظرشان بر رعونت پرستگار می خورد و خفت چه حضرت رسالت صلی الله  
علیه وسلم از مطهره مشرکی آب شده طهارت کرد و امیر المومنین عمر رضی الله عنه از سبوی ترس آب  
خورد و طهارت کرد اگر چه کتلهای ایشان بمی خوردن ملوث بودی ولی چون پلید ندیدند و ندانسته  
پاک میگردند مشایخ ما مبتدع رسول الله و صحابه بدین عمل می کنند اگر چه در لغت و آب و جامه  
از وی تقوی و احتیاط شرط است ولی مبالغه نکنند تا در وسوسه افتند

المتن

مال مخلص مال شیخ است نه آنکه شیخ رودبار  
تفضل بکتابت بیت مخلصی اندر شد است

الشرح مراد از شیخ رودبار شیخ عبد الله رودباری است قدس سره چنانچه در کتب کثیره در  
جواز تصرف شیخ در مال اصحاب خود هر طور که خواهد آورده که دخل عبد الله رودباری و بعضی اصحابه فوجده  
غالباً باب بیت که تفصل فقال صونی و له باب بیتة مخلق اکبر و القفل نکسر و او امره کسب ما وجده فی  
الدار البیت و الغدوه الی السوق و باعوه و صلحوا وقتاً من ائمن و تعدوا فی الدار فدخل صاحب المنزل  
و ما یکتبه ان یقول شیئاً قد رجعت امرأته بعد هم الدار علیها کسر فدخلت بیتاً و رمت بالکسائی  
و قالت یا اصحابنا هذه ایضاً من جملة المتاع فقال الزوج لها لم کلفت هذا باختیارک فقال اسکت مثل  
شیخ ساسطنا و حکیم جلد و ستم کنشی تذخره عنه نصیب اب آموزان اهل رادت ازین بیت آن است  
از اگر گاهی چنین بزرگی از شفقت و خصوصیت در بعضی اشیای ایشان بصرف و ادا و مستثار  
شوند و آنرا از انواع بلا و تعدی ندانند بلکه میباید که از تفصیل تصرف در مال خود ششما ثواب ثبات  
کمال در راه خدا یا بندایش را الله تعالی

المتن



میکند ایشان را بر سر مخلص خود با یلیق  
چون ایشان را قوت از خدا موثر شد است

الشرح متوثر ایشان را کرده شده و بخشید شد فی سراج الهدایه سوال کردم از بزرگی قطب عالم دعوت  
بر کات که اگر از عالم غیبی و کسبانی بیابند شایسته یانی بکرم جواب فرمودند که در ترغیب الصلوة مذکور است  
که من وجه الیه شی من الفتوح بغیر مساله و طلب فلیأخذ منها ویوسع رزقه انکان فقیرا و ان کان غنیاً  
فلیؤتجه من کان اخرج منه فی کشف المحجوب خداوند گفت عزوجل و یوثر و ان علی انفسهم و لو کان بهم  
خصاصه ایشان کنند اگر چه بدان حاجتمند باشند فی الاجبار قال علیه السلام ان الله انشاء خلق  
من تقرب الیه بواحد منها دخل الجنة واجتبا الیه کسبی و فی القشیرة عن عائشة رضی الله تعالی عنہا قالت قال رسول  
الله صلی الله علیه وسلم السخی قریب من الله و قریب من الناس و قریب من الجنة و بعد من الناس  
و البخل بعد من الله و بعد من الناس و بعد من الجنة و قریب من النار چنان بوده که هر یکی را  
بر حسب حال او چیزی میدادند مثلاً اگر کسی فتوح بر سبیده بودی آنرا بکسی ایشار میکردند که او را مؤث  
نگا بداشتن و عادت سواری بودی و آنرا تیرک نگا بداشتنی نه کسی دادند که از جهت عدم طاقت فی الحال  
آنرا فروختی یا صنایع ساختی و اگر جامه فاخره بودی آنرا بچنان کسی دادند که پوشیدن لباس متداول  
بودی اگر خرقه یا جامه درشت و مانند آن چیزی بودی آنرا نیز بمتحقان و لایقان چنین اشیاء  
ایشار میکردند پوشیده نمادند که معنی جو نیز چنین است چنانکه مولانا سعد الدین در شرح شمه آورده  
است الخیر و صغیر و بی مبداء فاضله یا یغنی لالعوض فلو و سبب لکتب لمن لا یلیق ما و سبب شیتا  
لیعوض و لو در جا و شتار کم کم جو و

هم باینحتاج این داعی کفایت او کنند  
زانکه اسم کافیه اند را مبر شد است

الشرح مبرر معنی مظهر چنانکه با مبر معنی ظاهر است و کفایت کردن آنحضرت در الهادمت  
صحبت هر نوع محتاج الیه این داعی ناظم و مرید بصحبت ملازم را پیش هر ایشار پوشیده نیست و فضیلت  
این خصلت در سبب والدیه آورده است که معاونت کردن برادران مومن بدست مسایر علاج  
در چیزی که ایشان محتاج باشند بآن چیز همه نور و صفات علی الخصوص معاونت طایفه که ایشان را  
حضرت حق سبحانه و تعالی از برای محبت خود ظاهر گردانیده است و دوست میدارد و کایش را علی الدوام  
توجه بخواب و باشد چه که درین حال دل ایشان آئینه جمال بنای اوست و ایشان را بواسطه شرب  
توجهی باکل و شرب مکن و یکس واقع میشود و بقدر غبار از شهو و آن جمال دور می افتد و هر آن  
صاحب دلی را که حضرت حق سبحانه توفیق آن دهد که محتاج الیه ایشان را کفایت کند و او را از معایب  
ایشان نصیب تمام از برای آنکه چون محتاج الیه ایشان را بدست می آید دل ایشان بوجع بحال خود  
می شود پس گویا همچنان است که او دل ایشان را متوجه بحق گردانید و ازین بهتر در تحقیق این سخن آن  
است که این مرد کفایت کند محتاج الیه ایشان مظهر اسم الکافی گشته است بشرط آنکه از جهت



صدور این صفت شاکر باشد چرا که شکر درین حال دلیل است بدانکه او خود را در میان ندیده است  
و در حدیث و است هر که متعلق کی از اخلاق خداوند شود آتشش دوزخ را با وی کاری نیست +  
المتن گفت از یاران طلب گاه بی بنابر حکمتی است

و نه گاهی میل الی خاطر منظر شد است  
الشرح منظر جای خطور اسم مکان است از خطر خطری یعنی آنحضرت میفرمودند که از عنایت حق  
بدی است که نفس من چنان مطمئن گشته که خطره اشیا ی دنیا در خاطر من از میل و هوا و حظ نفس  
خود یا از رگد رحمت و آرزوی دل خطور نکرده است اما بطریق عادت گاهی بنابر حکمتی از بعضی یارها که  
ایشان تمام اشیا ی خود را تسلیم تصرف خود کرده باشند چیزی خواسته میشود تا نفس را از صفت  
دوام ناخوستن و نایم عجب و ریا و تمعنه پیدا نشود و تا باری ایشان را نیز باین تقریب چیزی از دست  
نیاید که در دنیا سبب عافیت ایشان از بلا و آفات خیرت هم مرایشان موجب حصول ثواب جزئی و وسیله  
رضای حق تعالی خواهد بود و چون این طلب این جانب بقصد این حکمت است امید است که بار اصراری  
خواهد شد و کذا الکلام فی العوارف و حسن ما حکمی فی هذا ان بعضهم رای النوری بده یسال الناس  
قال فاستنظرت ذلک و استحقته فاقیته و انجسید فاخبرته فقال لا تعظم هذا علیک فان النوری  
یسال الناس الا لیعظیمهم لیتهم بقیتهم فی الآخرة فیوجرون من حیث لا یضره و قول الجدید  
لیعظیمهم کقول بعضهم الیها علیها ید الآخذ لا یعطی الثواب فی کشف المحجوب زکروی گویند که روا باشد  
در رویش را که از خلق سوال کند که خدا یتقانی نمی گوید لایسألون الناس الحیا فامیکوید که سوال کنند  
و اندان الحیا نکند و رسول صلی الله علیه و سلم نیز سوال کرد مر ساختن کارهای اصحاب و همای  
مهر حاجت بنزدیک ترش روی که از خوئی بدش فرسوده گردی  
و گر حاجت بری نزد کسی بر که از رویش بقدر سوده گردی

العلیه و الحوائج عند خاتان الوجه و مشایخ رعلت سوال کردن روا داشته اند کی مرفاعت دل را  
که لابد باشد و گفته اند ما و کرده را آن قیمت نهیم که روز و شب این انتظار آن گذاریم و جز آن  
حاجتی نباشد مگر بخداوند اندر حال انتظار از آنکه هیچ مشغولی چون شغل طعم نیست و از آن بود که چه  
ازین بمرید شقیق را پسید در آن حال که زیارت او آمده بود از حال شقیق مرید گفت او از خلق فایز  
شده است و بر حکم توکل نشسته بویزد گفت چون باز گردی بگوی او را که مگر که تا خدا را بدو  
کرده بیازمائی چون گرسنه گردی و دگر دوه از هجشی از آن خود بخواه باز نامه توکل بکیون تا آن  
شهر و ولایت از شومی محاطت تو برین فرو نشوند و دیگر مریدان صفت نفس سوال کردند تا دل کشد  
نیک بر دل خود بپندند و قیمت خود بدانند که ایشان مرید کسی را بچه از نزد و کبر نکنند ندیدی که چون  
شبل بچند آمد جنید گفت یا بکر ترا نخواست آن اندر سر است که من پسر حاجب الحجاب خلیفه ام  
و میر شام از تو هیچ کار نیاید تا بیا زار نشوی و از سر که بینی سوال کنی تا قیمت خود بدانی چنان کرد هر دو  
باز از شمس دست تر بودی تا سبل بد رجه برسید که اندر همه بازار بگشت و کسی چیزی ندادش باز آمد



با چشمید گفت جنید فرمود اکنون قیمت خود بدان که خلق را هیچ چیز از زی دل اندر ایشان  
 میند و ایشان هیچ چیز بزرگتر و این مر را صفت را بودند کسب و اذ و النون مصری روایت آورند که گفت  
 من رفیق دیشتم موافق خداوند تعالی اورا پیش خواست و از محنت دینا بنمیت عقبی رسید اورا بخواب  
 دیدم و پرسیدم که خدا با تو چه کرد گفت مرا بیا مرزید گفت بچه خصلت گفت مرا بر پای کرد گفت  
 بنده من بسیار نیک و بخت سفلگان و بخیلان کشیدی و دست پیش ایشان دراز کردن و اندران  
 صبر کردن ترا بدان بخشیدم و نه گیر مرزمت حق را از خلق سوال کردند همه مال از آن وی بداند  
 و همه خلق و کیلان و بند چیز یک نصیب نفس ایشان بازگشت از وی نخواستند و سخن بخوابی بگفتند  
 و اندر شاد بایست خود بنده بر وکیل عرضه کند بجز مرزمت طاعت نزدیکتر از آن که بر خداوند پس حال  
 شان بر غیر علامت حضور بود بخت نه اعراض از حق و فی العوارف روی ان عوف بن عبد الله  
 المسعودی کان له ثلثمائة وستين صدقاً و كان یكون عند كل واحد یوماً و آخر کان له سبعة اخوان فکان  
 کل یوم من الاسبوع عند واحد فکان اخوانهم معلومهم و المعلوم اذا اقامه الحق للنظر الى الله کمال  
 توحیده یكون نعمة منیئة جارية الى الشیخ الی صید قدس سره دکان ارباب الاحوال البینة  
 والواقفین فی الاشیاء مع فعل الله متمکناً فی حالة تارکاً لاخترت یار و بعد سبق کثیر من المتقدمین  
 فی ترک الاختیار را سامنه و شاید نا احوالاً صحیحته عن قوة و تمکن فقال له الرجل ارید اعیین شیئاً  
 یقیوم من الخیر و اصدد ایک و لکنی قاله الصوفیة و یقولون المعلوم شوم قال نحن بالنقول المعلوم شوم فان  
 الحق یصفی لنا و فعله نری فکلمنا یقیمه لنا زاره مبارکاً و لا زاره شوما و فی الاجیاء اعلم ان تفصیل الحلال و  
 الحرام انما یتولی بیا نکتة لفقه و یتفنی المرید عن تطویل بان یكون له لقیمة معلومة معينة یعرفها الفتوی  
 حله و کان لا یأکل من غیره فاما من یتوسع فی الاکل من وجوه متفرقة فیفقیر الی علم الحلال و الحرام کما  
 فصلته فی الکتاب لفقه و البیانیه فی کتاب آداب الکسب الفضل لاربعة عمایة مشتمل بالعبادات  
 البدنیة و الرجل له سیر بالباطن و عمل القلبي علوم الاحوال و المکاشفات و عالم شتمل بتربیة علم  
 الی سیر ما یتفع الناس فی دینهم کالمفقه و المفسر و المحدث امثالهم او رجل مشتمل بمصلح المسالین  
 و قد یحصل امورهم کالتسلطان و القاضی و الشاهد فهو لا یزاد اذ کانوا یکفون مع الاحوال المرصدة  
 للمصلح و الاوقات المستعدة علی الفقراء و العلماء فاقبالهم علی ما هم فیها فضل من الاشتغال با  
 کسب و هذا وحی الی رسول الله صلی الله علیه و سلم ان سبج بحد ربک و کن من الساجدین و لم  
 یوح الیه ان یكون من التجارین لانه کان جامعاً لهذا المعانی الاربعة الی زیادات لا یحیط بها الوصف  
 و لهذا اشار الصحابة علی ابی بکر بن بکر التجارة لما ولی الخلافة انه کان ذلک شیعه من المصلح و کان  
 یأخذ کفایة عند ترک الکسب من مال المصلح و راء ذلک اولی فلما توفی اوصی برده الی بیت الهل  
 و لکنه رآه فی الایستداده اولی و لهؤلاء الاربعة حالتان احدیهما ان یكون کفایتهم عند ترک الکسب من  
 یدی الناس و ما یتصدق به علیهم من زکوة او صدقة من غیر حاجة الی سوال فترک الکسب و اشتغال بما هم  
 فیها اولی ان فیها اعانة الناس علی الخیرات و قبول لما یو حق علیهم و فضل لهم و حالة الثانیة الحاجة الی



السؤال وهذا في محل النظر وتشديدات التي رويها في السؤال وذمته يذل ظاهراً على ان التقصفت  
عن السؤال اولي واطلاق القول فيه من غير ملاحظة الاحوال والاشخاص عسير بل هو ما كول على اجتهاد  
العبد ونظره لنفسه بان يقال يلحق في السؤال من المذمة وسبب المذمة والحاجة الى التسهيل  
والجرح بما يحصل من اشتغال بهنم والعمل من الفائدة له وغيره قريب شخص بكثرة فائدة الخلق وفائدة  
بالاشتغال في العلم والعمل بهنم عليه ياد في تقييد في السؤال تحصيل ربما يكون بالعكس ربما  
يتقابل المطلوب والمحدود فينبغي ان يستفهم المراد فيه وان افتاه المفتون فان الفتاوى لا يحيط بتفاصيل  
الصور والدقائق الاحوال لقد كان في السلف من له ثلثمائة وستين صديقاً ينزل على كل واحد في ليلة  
ومن له ثلثون وكانوا يشغلون بالعبادة لعلمهم بان المتكلمين هم يتعبدون من سنة لبرائهم من قبولهم  
بغير اثم فكان قبولهم بغير اثم خيراً من اثمهم فينبغي ان يدقق النظر في هذه الامور فان اجاز  
الاخذ كاجز المعطى بها كان الاخذ يستقيم به على الدين والمعطى يعطيه عن طيبة قلب من اطلع على هذا  
المعاني امكنه ان يتعرف حال نفسه ويتوضح من قلبه ما هو الافضل له بالاصناف الى حاله ووقته والله  
سبحانه اعلم

گفت مستنون بی تکلف بودن اندر ما اصحاب

هست ورنه قصد من فی ازرق و احر شد است

الشرح

التكلف ربح چیزی کشیدن و از خود چیزی نمودن الاصابت رسیدن تا اصابت  
یرسد یا میرسد یعنی این تلفظ مبارک آنحضرت است واقشد در جواب کسی که از بی وقوفی خود  
بی قیدی ایشان در پوشیدن لباسی مخصوص اعتراض میکرد پس آنحضرت میفرمودند که حکم آنکه گفته اند  
که آنکه در بند آنی بنده آنی مقید بلباسی مخصوص شدن مبارک و سنت نیست بلکه آنچه مامون  
مستنون آنست که بی تکلف باید بود در پوشیدن لباس رسیده از غیب هر وضع و هر رنگ باشد  
چون از حریر صرف و بزنگ عفران نباشد میباید پوشید و ما نیز متابعت سنت آنچه میرسد  
بی پوششم و گرنه قصد قلبی بوس نفس فی یا برنگی مخصوص و بوضعی مخصوص برای تکبر و یا تفاخر برین  
بیت چنانکه در روضه الاحباب آورده است که عادت کریمه رسول الله صلی الله علیه و سلم در لباس  
تکلف نبود بلکه هر چه میسر شد از پیراهن و سر اوایل و زردار و ازار و جامه معلوم داده و قبا و  
پستین و موزه و نقین می پوشید و صحابه اخیر نیز همین طریق را می داشتند و گاه پس  
جامه های فاخره گران بها اختیار کردی خصوصاً در روزهای عید و آمدن وفود و توفیق یکی از عظمای  
عقده که بسی و شتر خریده بود برای آنحضرت هدیه فرستاد یکبار آنرا پوشید و توفیق حله بیست  
روزه شتر و بر وایتی آنکه حله بیست اوقیه خریده و گاهی میفرمود تا جامه برای من میبافند و در  
کتاب زبدة العقده نقل از فتاوی خلاصه آورده است که اگر کسی جامه های نفیس خوب میپوشد  
بکی نیست اگر از تکبر و اصرار و مناعت فرایین و منع حقوق الله نکند و در ذخیره آورده است که حضرت  
صلوات صلی الله علیه و سلم حله شرح پوشیده برآمد و فی الاحیاء قالت عالیه رضی الله عنهما اجمع قوم بباب

نست ورنه قصد من فی ازرق و احر شد است



رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج اليهم فرائضه ليطلع في الحبيب يسوي من رأسه وحيته تغلت او تغفل  
 ذلك يا رسول الله فقال نعم ان الله يحب من عبده ان يجعل لخالقه اذا خرج اليهم والحيات ربها يقين  
 ان ذلك من نبي الله صلى الله عليه وسلم قيا على خلق غيره وتشييعها للملكة بالحداد من مات وقد كان  
 عليه السلام مأمورا بالذخوة وكان من وظائفه ان يعنى في تعظيم امر نفسه في تلوهم كي لا تذوره نفوسهم  
 وتحسين صورته في اعينهم كيلا ينصفوا اعينهم فينفرهم ذلك وينطلق المنافقون بذلك في تنفيرهم  
 وبهذا القصد اجب على كل عالم قصدي لدعوة الخلق الى الله وهو ان يرعى من ظاهره ومالا يوجب نفرة  
 الناس عنه والاعتماد في مثل هذه الامور على النية فانها اعمال في نفسها كسب الاوصاف من  
 المقصودة فالشرين على هذا القصد محبوب وترك الشئ في اللحية اظهار لزيد وفئة المبالاة بانفس  
 محذور وترك شغلها بما هو اهم منه محبوب واما حوال باطنه بين العبد وبين الله وفي لغات الناس شيخ  
 ابو مسعود قد كسره بوجه از حق بوي رسيدى رو نكردى وانه كسى چيزى نخواستى طعام مكلف  
 خوردى وليايس مكلف پوشيدى روزى كى پيش وى در آيد دستار دهد بر سر وى كه بدو دست نيا  
 مى آرند يا خود ميگفت كه اينچه اسراف كه دستار يكه از ان دوست جامه تواند دوخت يك روئش  
 چرا بر سر بنده ابو مسعود با شراف خاطر در يافت وگفت اى فلان ما اين دستار را نه خود بر سر بستم  
 اگر تو میخواهى ببر و بفروش و از براى درویشان سفره بياور آن كس رفت و دستار را بفروخت و  
 سفره مكلف راست گرد و نماز ديگر بيايد چون در آمد همان دستار را بر سر شيخ ويد متعجب شيخ  
 ابو مسعود وگفت چه تعجب كنى از فلان خواجه پرس كه اين دستار را از كجا آورده است پرسيدم آن  
 خواجه جواب گفت يا رسال در شتى بوديم و با و مخالفت برخاست نذر كرديم و اگر سلامت بيرون  
 دستار مى خوب بجهت شيخ هديه ببريم و اکنون شش ماه است كه در بند او كى طلبيم دستارى چنانچه  
 دل من مىخواست نمى يافتيم كه لباس شيخ آيم تا امروز بدر فلان دوكان ديد كم گفتم اين دستار  
 لائق شيخ است بخريدم و بياوردم بعد از ان گفت ديدى كه دستار ديگر بر سر ما بندد از اين  
 نوع از ان شيخ روايت هاى بسيار است نقل است كه سفيان ثوري رحمه الله عليه گفته اند  
 دينا بلس پوشيدن است و نان جوين خوردن وليكن دل بدنيا ناستن است و اهل كوتاه گردن  
 گفت محذورم من و ناچار بايد مرگي  
 فخر و حظي في مرا پيدا از اين جور شد است

المتن

الشرح معلوم باد كه درين اوقات كه اين ابیات گفته شد و اين لفظ مهارى كه از ايشان  
 يافت آنحضرت بسي خوش رفتار داشتند كه نام آن جور بوده است و معذريت ايشان بسبب  
 چيبيدگى يكپايى بود كه در كطفه بر ايشان عارض شده بود و ميغرمودند كه بعد استقامت  
 در اين وا واقطاع بنا بر حكمتي چون مامور شد مبعثت اهل ارادت و بغير اطراف اين ولايت در  
 بعضى اوقات بقصد عبرت گرفتن بحكم سير و اني الارض فانظروا از خرابى عمارات و بيارات  
 كه در بعضى مزارات اهل عبادت و ملاقات كردن رجال غيبي در آن نواحيات پس بنا بر من و



ما ذون شدیم لبواری مرا کس پس مناجات کردم که خداوند امانت دین بیچاره اسب از کجا حاضر شود و منت  
آن از کجا بدست آید پس لھام می شنیدم که عجب پسندار گریم حق تعالی پیش تو اسپان و موت  
آن چند آن فتوح میرسد که دیگران از تو بهره مند خواهند شد پس میگویم من ناظم قصیده که در صحبت کسین  
آنحضرت صدق آن وعده انعامی چنان مشاهده کردم که بعضی کسان که خروغی نشیدند از ایشان دشوار پر  
آنحضرت بدید فرستادن اسب جامه خوب آسان شدی پس آنحضرت هر سال همچنان که نوبت نوبت  
عدوی از اسپان جدید می یافتند دفعه دفعه هم چندین اسپان بر بختان ایشار میفرمودند و نیز بجهت  
حق بر ثبات می گفتند اینچنان فرسنگها بر پشت من بر دو سه جاکه خاطر می کشد میرساند حق او چگون  
توانیم از اگر دو شکر گذاری او چگونه تو ایم سجا آورد و در مقامات خواجہ بہار الدین نقش بند قدس سرہ آورد  
است که چو دوستی بمنزل ایشان میرسد بجهت حدیث ہم المؤمن و ابنتہ در ترکیب مرکب او مبالغہ صمیمہ  
بما خاطر آن دوست از طرف آن مرکب فاسخ گشتی و صحبت بی ثوابی مرا حجت اغیار توانستی بود و خدمت  
ایشان از حضرت عزیزان نیز نقص می کردند که اول بخدمت و تربیت مرکب دست اشتغال می نمودند  
و میفرمودند کہ این جانور سست شدہ است کہ این دوست تشریف قدوم فرمودہ است الھن

گفت فی میل مریدان دارم اما چون کنم  
از برای تو سایل منع لا تمہر شد است

الناجح فی تفسیر الکاشفی قال اللہ تعالی و اما السائل فلا تمہر و فی جامع الصغیر قال النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم دعوانا لیس بعبادہ من بعض فاذا استفتح احدکم احاہ فلیتصوہ و فی الرسالۃ السمی باللطیفۃ الغیبیہ  
عارف محققہ را چون ستری کشوف شد و حقیقہ معلوم گشت اگر از ان اخبار معلوم میکند بیکس در تدار  
از آنکہ دست آورد اک هر کسی بر فقر اک آن نمیرسد و اگر اخبار نمی کند تا رک امری شود و قال اللہ تعالی یا ایہا  
الرسول بلغ ما نزل الیک من ربک و قال اللہ تعالی فلو لا نظر من کل فرقة طایفۃ لیستغفروا فی الدین ولینذروا  
قومہم اذا رجوا انہم لعالم یحذرون بضرورت از مقام خود منزل باید کرد و خود را در زمرہ عوام باید آورد  
بست بر دستگیری ایشان باید ہذا و تنہا خوراک از باب مروت نباشد کہ آن شر الناس من اکل  
و حده و ضرب عیبہ بیچارہ بندہ کمر خدمت بسته ایستادہ تا زہرہ نان از خوان برچسبند از مروت  
نباشد کہ مولی جہال بر سرش زند و بر در فرستد و مقصود آن است کہ عالم را جہال باید شد عالم گردد کفر شیخ  
و ایمان مرید ہمین سنی دارد و فی الاقبالیہ ہر چند کہ بر مرشد واجب نیست کہ گوید من مرشدم و خلق  
بر خود دعوت کند و ارشاد کہ لازم پیغمبران است ایشان فرمن است کہ گویند ما پیغمبریم اما چون  
کسی بیاید و خدا تعالی باطن او را بنور ارادت منور گرداند و خود را تسلیم مرشد کند انگاہ بر مرشد واجب  
کہ بکمال دول خدمت الطاف کند و بہر چه پیش افتاد نفع او در آن آید ان کوشد و ہر چه او را در آنحضرت  
است در طریق انوار ان باز دارد و نیک بدو بگوید برو جی کہ مصلحت او در آن بیند اگر درین تقصیر  
کند عند اللہ مواخذہ باشد بعد از آنکہ انچہ بر مرشد واجب است بر مرشد بجای آورده باشد و اخذ باشد  
باقی سعادت شقاوت بدست مرشد نیست بید قدرت حق تعالی بار بستہ انک لا تہدی من حبیب



نص قرآن است و همین بیش نیست که هر کس از آنکه معصوم است از و آن می خواهند که بدان مشغول  
می باید شد و امید سعادت می باید داشت و

المثنی

حالتی دارم که نتوانم نهفت و نیز گفتم

می ندانم لقمه شیرین است یا خود مرشد است

256

الشرح فی تلج الاسامی المشریخه درین بیت اشارت است بیک لفظ آنحضرت که در بعضی حالات بخود  
از ایشان صدور یافته و بمنی از یک نوع کرامت ایشان گشته و آن آنست که در بعضی اوقات از حظوظ  
بشریت خلاصی یافته فرق میان لذات ماکولات نمی کردند و شیرین در تلخ از یکدگر تمیز کردن بواسطه مغفولیتی  
که داشتند نمیتوانستند همچنین در مقامات خواجیه بهار الدین نقش بند قدس سره آورده است که خواجیه علامه الدین  
طیب الله تریقه که از برکت نظر حضرت خواجیه مادر اندک فرصتی در ویشان حضرت ایشان را احوال چنان  
میت که از حظوظ بشری و نفسی با کلیه خلاص گشتند بمشاهده اگر طعمی خوردند می طعم آن طعام را طعم  
نمیکردند از ترشی و شیرینی و تلخی می آردند که در ویشی طعام غیر معهوده میخورد و او را پیرسیدند آنچه طعام  
است گفت طعم حال من دارد زیرا که حالات قبض را طعمی دیگر است و حالت بسط را طعمی دیگر و المثنی  
میخورم حیف آنکه از احوال دیگرگون من

257

دوخی در بدگمانی مردم اکثر شده است

این بیت نیز مشتمل بر بعضی احوال الفاظ مبارک آنحضرت است در آن هنگام که بسبب

الشرح

علیه ایشان رسانیدند که بعضی از منکران در حق شما گمانی بد برده بهتان افرا کرده اند در بعضی مجالس  
بقیل قال آن خوض می نمایند فرمودند که آری مراد در واقع می نمودند که مردم بسیار در نوعی از عذاب  
 گرفتارند پرسیدم که اینها چه میگویند گفتند که بهتان گویان تو اند از آن باز من حیف میخورم که چرا  
سبب من مردم آثم می شوند قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن  
آثم آیه بدیهه در کتب فقه آورده که گمان بد بردن در حق مومن حرام است و همچنین غیبت بهتان  
مومن گشتنی نیز کبیره است پس اصرار برین آثم نام و احتمال این سه مرام موجب کفر است و کفر  
سبب دخول در نوح است بکسی که شکلی نتواند با ندهد من ذلک و

المثنی

من کجا شرح کرامات و مقامات از کجا

258

باز در نظم قصیده کا ضیق و آنحضرت است

الشرح احصی تنگتر و آنحضرت کوتاه تر و این بیت مقبول قول ناظم دلالت کند بر اقرار بجز  
در شرح کرامات مقامات آنحضرت زید حاله و شیرین است بدان که آنچه اینجا با جمال ذکر کرده شده همچو  
نموده ایست از بعضی کرامات و مقامات چنانکه نوبتی در مقام شکر گزاری فرموده اند که مرا از عنایت  
حق تعالی حالتی و مرتبه ایست که ذکر اینچنین اوصاف عار است نسبت بان رتبه اما از آن رو که این مخلص بکوه  
خود اظهار خلاص کرده و این قصیده او شتمنیه مسایل لا بدیه اهل سلوک فتاده من آنرا پسند کرده ام  
والا حیدر که باشد که احاطه باوصاف و اسرار من تواند کرد و پوشیده نماند که بدین کلام استارت



مقامی کرده باشد کرامت را بپوراست قایل کی مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا نبی  
رسل حاصل شده باشد و الله اعلم به

بارک الله من مقامات مشایخ خوانده ام  
حال و با حال ایشان مستوی گیر شد است

الشرح بارک الله کلمه تجست متضمن دعای نص برکت و با خدا تعالی باین احوال نیکوئی او که مؤافق  
احوال بعضی مشایخ محقق بر آمده چنانکه من مخلص بعد از آنکه در چند سال در صحبت شریف آنحضرت  
راه یافتیم و بعضی کرامات و مقامات ایشان معاینه کردم در آن اشنا بکثرت مقامات مشایخ  
متقدمین قدس است اسرار هم مثل مقامات شیخ بایزید بطامی که مسمی بدستور جمهوریست و مقامات حضرت  
امیر کبیر علیهم السلام الهمدانی که موسوم بجلالته الملقب است و مقامات خواجہ بہار الدین لغتش بند و ملفوظ شیخ  
علامہ الدولہ سمنانی که معروف باقبالیہ است و تذکرۃ الاولیاء و نفحات الانس که باجماع جامع مقامات  
اولیای کثیر است و مثنوی مولوی و غیر ذلک مطالعه کرده ام و احوال ہر یک بدیگری و احوال  
او را بایشان ملاحظہ نمودم ہمہ را بمقتضای الفقر الکفیف احدہ باین یک صفت کہ ہمہ منظر عنایت  
قدرت حق تعالی اند متصف یافتیم در ادای شکر نعمت صحبت شریف خود را عاجز شستنا ختم تا چون  
در بعضی مقامات چنان دیدم کہ آن موفقان بعضی کرامات از زبان راویان و ناقلان شنیدہ در کتاب  
آورده بودند در خاطر من چنان خطوری کرد کہ اگر من چیزی از کرامات شیخ خود بگویم ہمہ چشم خود دیدہ  
و گوش خود شنیدہ خواہم نوشت تا وقتیکہ از عنایت حق تعالی توفیق گفتن این قضیہ یافتیم و توفیق  
از کرامات و مقامات او در آن مندرج دیدم بواسطہ اشغال دیگر درین بیت باجمال تنہی بر آن  
کردم کہ فریدان آنحضرت را میباید کہ بشہادت این داعی آنحضرت را نیز مانند بعضی مشایخ وقوف یابند  
کہ هنوز ظہور مثل این از ذات بابر کاشن شنیدہ باشد اعتقاد چنان کنند کہ ظہور این نوع کرامات نیز از و  
بالقوہ ممکن است اگر چه بنا بر حکمتی تا این وقت بالفعل موجود نشدہ چنانکہ در مثنوی سلطان ولد  
قدس سرہ آورده کہ ہر نبی و ولی بر ہمہ معجزات و کرامات قادرند اگر چه ہر یکے معجزہ و کرامتی ظاہر کرد  
الابر تمامت قادر بود بحسب اقتضای ہر دورے یکے شوق قمر کردہ و یکی مرده زندہ کرد همچنان الی ما لا نہایت  
چنانکہ طبیب ہر رنجور را دوائی دیگر کند لایق تر بخش نہ از ان است کہ همان قدر میداند اما در ان محل میباید  
نظر این بسبب است چون نسبیا و اولیا علیہم السلام منظر و آلات حقند ہر چہ آلت کند در حقیقت صالح  
کرده باشد همچنان کہ قلم در دست نویسنده مختار نیست اختیار در دست کاتب است پس چون  
از صورت ایشان معجزات و کرامات کفر است

نظم

گر چه ہر یک یکی دوزان افراشت  
اندک گر ز ہر خلق نمود  
مثل موسی و عیسی مریم  
ہر یکی سوی حق رہی بنمود

ہر ولی جملہ کرامت داشت  
ہر یکی را ہزار چندان بود  
انبیا بر گزیدہ تا آدم  
معجزہ ہر یکی دگرگون بود



هر يكے بود بر همه قادر  
قدت اين معجزات از حق نواست  
انبيا آت اند حق پرگار  
آب گرچه شود ز لوله روان  
اصل آن آب باشد از دريا  
تن چو لوله است قدرت حق آب

گرچه جملہ يكے نشد ظاهر  
كي بود عجز آن طرف كه خداست  
همه بي اختيار و اجتناب  
بنود اهل آب لوله و ان  
گرچه از لوله ها شود پيدا  
رستب نگر گداز رستب

المتن اشارت بحدت و كموبش بنگران و بي پيران و احوال و وساوس ایشان متضمن آداب نواید  
فراوان ۴

260

منكر آيا و نذر داین كرامت دور نیست  
كي بوجمل سيدل معجزه باور شد است

الشرح مراد از لفظ كرامت اینجا محض است یا اشارت بدان مجموعه كرامات كثیره مذكوره است  
کرد یا اشارت باعتبار كلاً واحد است یا مراد اصل كرامت است كه ظهور عجایبات مذكوره فروع و آثار  
آنست قریب باین مضمون مولانا عبد الرحمن جامی در قصیده نوحه الا برار این بیت گفته است ۴  
بیت منكر از ادوات اولیا بنود قول

كافرا از معجزات انبیا کی باور است

در مقامات غواجه بها و الدین لغزش بند قدس آوده آنكه مذهب اهل حق آنست كه هر چه كرامت  
ولی است معجزه نبی اوست ثبوت و ولایت بظهور كرامت است كه مقارن بود باستقامت متابعت  
سنت چنانكه در عقاید مطبوعه است كه كل ما هو كرامه الولی يكون معجزه لفرسل فان بظهورها بعلم الله ولى ان  
يكون وليا و ان يكون محققا في ديانته يعني نبج الشريعة في سيرته و در معرفت في علم التصوف مذکور است  
و جمیعوا علی اثبات كرامات الاولیا و ان كانت تدخل فی المعجزات كالشي على الماء و كلام البهايم و طی  
الارض و ظهور شيء في غير موضع و وقتة فقهای امت را از اهل سنت جماعت و معرفت را اجماع  
بر اثبات كرامت اولیا هر چند كه در باب معجزات داخل گردد چون آید آب رفتن و سخن گفتن بهایم و طی  
زمین و پدید آمدن چیزی در زمان و مكان غیر متصور و كه از جملة كرامات اولیا است و قصه هر كی در اجاب  
و آثار و تفصیل صحیح آمده است و ان تنزل بان ناطق است في لغات الناس في كتاب علام المص  
و عقیده ارباب استخراش شیخ الامام قطب الانام شهاب الدین ابی عبد الله عمر بن المهدی استبرور  
قدس سره و یقین ان الاولیا من امة محمد صلی الله علیه و سلم كرامات و اعجابات و كهذا كان في زمن  
كل رسول كان لهم اتباع ظهرت لهم كرامات و معجزات العادات و الكرامات للاولیا من امة معجزات  
الانبیاء و من ظهر له علی یدیه من المعجزات و هو علی غیر الالتزام بالحكام الشريعة یقین انه زندق  
وان الذین ظهر له كرامات استدرج ۴

المتن

نقیرت ناقص و غیر صحبتش از نقص اوست  
آری آری و شش و دوازده می منفرد است



الشرح منتظر میسر شده اسم مفعول است از انظار که معنی رسانیدن است و از تقریرات سلطان  
ولایت قدس به که منکر شیخ منکر شیخ نیست شیخ از منکر است و آنکه نزد شیخ معنی آید و شیخ هست  
و آنکه کرامت از شیخ معنی میسر این نیست که شیخ را کرامت نیست شیخ از سر تا پا همه کرامت است الا چون  
آن فرید را نمی خواهد خوبی و کرامت خود را از و پنهان میدارد که آن است جمیل سبب الجمال پوشیده نمائند که در  
صحت مناسبت شرط است و لهذا بزرگی گفته است **بلیت**

جناب یار بلند است و من بکسبم ازان بدامن و حاش میسر دستم

منکر انکار حاش سوی کفرت میکشد

کوز خود فانی است و اوصاف حق منظر شد است

المتن

الشرح در مصراع ثانی اشارت به تعریف ولایت خاصه چنانکه در نقد النصوص آورده است که ولایت  
ماخوذ است از ولی که قریب است و آن منتظم می شود بدو رسم عامه و خاصه عامه شامل باشد جمیع مومنان  
بکسب مراتب ایشان و ولایت خاصه شامل نباشد الا و اصلا از اساکان پس آن عبارت باشد از فانی  
شدن بنده در حق آن محنی که افعال خود را در افعال حق و صفات خود را در صفات حق و ذات خود را  
در ذات حق فانی یا بد مصراع نامی است زوی بروی و باقی همه است **ب**

قال ابو الفانی و الباقی به انظار بر اسماء و صفاته و فی مقامات خواجہ بہار الدین نقشبند قدس سرہ ناقل  
من توفی القلوب معاملة المحبوب ہر کہ مقامی از مقامات اہل تقیین را با طریق عارفانز امتکر شود  
اسن حال وضع تقیین است و بدترین احوال او کفر بضعف ایمان و کمیہ عقوبت او حرمان وجد و  
نقد ان شہود و فی تفہیم شیری قال قد قال ات الذین کفروا باياتنا سوف نصليهم ناراً کما نصبت  
جلودهم بدلتنا ہم الایہ اشارہ منہ الی الجاہلین لایات الاولیاء تقیہم فی وحشہ الا انکار بقلوب ہم شی من ہذا  
الفقہ جزم ہم انکار ہم الی ترک الایمان و الارار باہل علی وجہ الاستبعاد ہم موبد عقوبت ہم پوشیدہ نمائند کہ  
اندک توہین لفظ سوی کفر میکشد اشارت بدان است کہ اگر چہ بعضی علمای ظاہر شرع منکر کرامت او را  
تکفیر نمی کنند و لیکن این سخن مجمع علیہ است کہ بشوئیت اصرار این گناہ در وقت مردن ہم نزد الایمان  
باشد چنانکہ بالا در شرح بیت چون بمعنی صاحب آل رسول استقامت تبیین شد **المتن**

منکر فضل ولایت از زمان و جان مشو

فضل خود را حق بہر جا ہر زمان اقد شد است

الشرح درین بیت اشارت است بمضمون آیہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل  
العظیم یعنی دولت توفیق ہدایت و سعادت تشریف نبوت و ولایت و شیوخت فضل و عنایت حق  
تعالی است و عطا می کند ہر کسی را کہ میخواہد و ظاہر میسازد وی فضل خود را بہر موضع کہ مشیت او متعلق  
سے شود پس درین تقریر ایمانی است بر اعتقاد فاسد بعضی جاہلان بعد مشاہدہ امارات ولایت  
از بعضی عزیزان نظر بوقت و جای استبعاد ولایت ایشان می کنند و از گرفتار فواید از ایشان محروم  
می نمایند و همچنین در آتش و لہر دیدن آورده است و ہر زمانی اہل آن زمان از کمال غفلت چنین گمان میسرند



که مثل اولیای ماسبق در زمان ایشان کی باشند و از دریافت صحبت این طایفه محروم می مانند  
و مرکب حیات را در محض غفلت می دانند این محض خطا و شقاوت است زیرا که غافلند از آنکه ایشان هر چه  
یافتند از متابعت پیغمبر صلی الله علیه و سلم یافتند راه متابعت هرگز منقطع نیست و اسما و صفات الهی  
هرگز منقطع نخواهد ماند و حق تعالی در زمانی از زمانه بنده مخصوصی تربیت ذات و صفات خود گردانیده  
خلعت نیابت در او پوشانیده مظهر هدایت میگرداند و همان حالات و خاصیات و مقاصد که از اولیای  
ماسبق بظهور آمد در نیز بظهور می آید پس همه را میانه واجب است که بچنین کس را در زمان خود طلبند  
زیرا که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است که من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و چون او را بیابند  
دست ارادت بدارند و از دست تازیانه نواز فواید طریقت و نتائج حقیقت برخوردار گردند و در روز قیامت  
در آتش ندامت نشوزند و فی نفس العشرین قال الله تعالی و ذرُوا الذین یلحدون فی اسماة الآیة  
الاحادیث الملیل عن القصد و ذلک علی وجهین بالزیادة و نقصان فاعلم التمثیل زاده و الفالح و اول التمثیل  
نقصوا فالحمد و ا+

المتن

در تعز من تشاء تخصیص وقت و جانبیت  
پس عزیز حق چه پیش تو مستحق تر است

الشرح و فی رساله العشرین قال الله تعالی تعز من تشاء یعنی حق تعالی عزیز می کند برادران ایمان  
و صلاحیت و ولایت و قرب خود هر که خواهد در هر جا و هر وقت که باشد و لهذا در شرح بیت آن  
بخاری نسبت تا آخر منقول گشته که گفته اند رجال غیب مهرازه آنرا که هنوز باشند در کتاب نفحات الانس  
آورده اند فی کتاب کشف المحجوب اند همانند تعالی برهان نبوی را باقی گردانیده است و او بیار سبب ظهور آن گرد  
تا پیوسته آیات و حجت صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر می باشد و مرایشان و ایلان عالم گردانید  
تا مخرج در حدیث ویرا گشته اند و راه متابعت نفس اندر نوشته اند از آسمان باران برکات و اقدام ایشان  
می آید و از زمین نبات بصفای احوال ایشان میروید بر کافران مسلمانان نصرت بهمت ایشان یا بند  
و ایشان چهار هزارند که مکتوبانند و مرکید گیرانند و چهل حال خود ندانند و اندر کل احوال از خود و خلق  
مستور باشند و اخبار بدین و استخوان و سخن اولیا بدین ماطق و مرا خود اندرین معنی بحد الله خبر عیان گشته  
و فی حاشیه توله از آسمان باران میرکت ایشان می آید یعنی بی آنکه ایشان از انصافی دران و شعوری بدان  
بود و قیل للمحب بن الفضل ما علامه الشقاوة فقال ثلثة اشیا یرزق الهلیم و یحرم لهم نوحه بانده منیا و فیها  
ایضا سمعت الاستاذ اباعلی یقول و وصف سهل بن عبد الله رجلا بالولایة رجلا جازة بالبصرة فسمع من  
من اصحاب سهل ذلک فاشتاق الیه فخرج الیه فاتی حانوت الجنان فراه فخرج وینقب بحاسی علی عاده الجنان  
فقال فی نفسہ لو کان هذا ولیا لم یخرج شجرة بغیر تقاب ثم انه سلم علیه و سألہ شیئا فقال لرجل انک  
استصغرت فلا شفع بکامی و الی ان الکلمة سمعت عبد الله الرازی ان اباعثمان الحریری یصف محمد بن  
مفضل البلیخی و یبرحه فاشتاق الیه فخرج الی راجه زیارته فلم یقع لقلبه من محمد بن الفضل بما اعتقدته  
فخرج الی ابی عثمان فاشتاق الیه فاشتاق الیه فخرج الی راجه زیارته فلم یقع لقلبه من محمد بن الفضل بما اعتقدته  
فخرج الی ابی عثمان فاشتاق الیه فاشتاق الیه فخرج الی راجه زیارته فلم یقع لقلبه من محمد بن الفضل بما اعتقدته



و استصغرا و احدا و الاخرج نایده از رخ الیه بالمحرمة فزح الیه عبداللہ و انتفع بزیارته و فی  
العوارف العزرة تشبه بالكبر من حيث الصورة و تختلف من حيث الحقيقة کاشتباه التواضع بالصنعة  
فالتواضع محمود و الصنعة مذموم و الکبر مذموم و العزرة محمودة قال اللہ تعالیٰ فليد العزرة و لرسوله بالمؤمنين  
و العزرة غیر الکبر و لا یکل لمومن ان یدل نفسه لعزرة معرفة لان بحقیقة نفسه اکرامها ان لا یصنعها  
لا قسام عاجلة وینا و یتة کما ان الکبر جعل لان ان لنفسه انزاله فوق منزلتها قال بعضهم الحسن اعظمک  
فی نفسك قال نست بعظیم و کنی عزیز و لما كانت العزرة غیر مذمومة و فیها مشاکلة للکبر قال اللہ تعالیٰ  
یکبرون فی الارض بغیر الحق فیہ اشارة حقیقة لاثبات العزرة بالحق و این آیه اذین بالامبتین شد  
در شرح بیت کبر اوش نحو الخ میباید که این دو بیا نراهم در نظر آرند تا مقصود روشن گردد و المتن  
هم پیهی من یشتر مطلقا تقیید نیست  
از چه در انکار نیست سخت چون مفر شد است

الشرح بد آنکه پیهی من یشتر در کلام مجید در مواضع بسیار واقع یعنی حق تعالیٰ راه می نماید بیا  
و معرفت و قرب محبت خود هر کسی را که خواهد خواست کس در شهرهای اسلام آورد و های گننام باشند یا  
مفسر است یا نام علیه الصلوة و السلام یا قریب قوت او علیه السلام بود یا از بیرون او بعد العوام الی یوم  
القیام فی هر گرد پس معلوم باد که درین چند بیت اشارتی به بیان دلایل طلاق جواز ولایت از روی زمان  
و مکان و عدم تقیید آن امکان نموی گشته بر قصد نکویش منکرانی که بعد از بدیهه ماریات ولایت  
از بعضی اولیای وقت بدین بهانه فاسد که در چنین وقت و چنین جای ولی صاحب کرامت چگونه  
ممکن باشد در انکار شدت می نمایند و بتعلیم و تشیع این عقیده ناپسندیده می اندازند لغو ذبا لند  
من شتر هم و مشابیه نفس سخت و دل قاسی منکران از ادب سنگ مفرور عدم تاثیر اقوال ناصحان در فرقان  
مجید نیز واقع شده کما قال اللہ تعالیٰ ثم قست قلوبکم من بعد ذلك فبی کالجارة او اشد قسوة الآیة  
و نیز پوشیده ماند که درین بیت صنعت مقابله لفظین اطلاق و تقیید نیکو مرعی گشته و المتن

آیت لا یتسوا را خوانده ای بد گمان

پس بنومیدی چه الفس تو مستحضر شد است

الشرح درین بیت اشارت است بربیل دیگر جواز اطلاق ولایت که بعضی مشایخ درین مدعا بدان  
سنگ کردند قال اللہ تعالیٰ لا یتسوا من روج اللہ ان لا یتس من روج الا القوم الکفرون یعنی  
نومید که شما از فضل و رحمت حق بدستیکه نومید نشوند از رحمت و روج خدا تعالیٰ مگر ناگرویدگان  
و الا یقال ان اللہ تعالیٰ و الذین کفروا بآیات اللہ و لقایة او یکین یتسوا من رحمتی و او لکنک لهم عذاب  
یم یمنه آن کسانیکه کافر شدند بحدیث های خدا تعالیٰ و بدیدار وی ایشانند که نومید شدند از رحمت  
من و ایشانرا عذابی است دردناک و بقیید گمان اشارت است بآیه یظنون بان اللہ لظن السور  
که در شتر انکار متکرران و ایراد شد است فی تاج المصا در الاستحجار سخت شدن گل چون سنگ و



اینقدر رازوی کرامت دیده و بشنیده شد  
از چه بد بختیت چشم و گوش کور و کر شد است

الشرح در مقامات خواجہ بہار الدین نقشبند قدس سرہ آورده است کہ در نفی کرامت سخن گفتن  
نفی مجزہ پیغمبر است اگر بعد از دو توقف ظهور آثار ولایت گوید طریق حدیث کہ ان حق را گرفته باشد  
و لا تتبعوا الحق بالباطل و تکتبوا الحق و انتم تعلمون حدیثی از ائمن انفسہم من بعد ما تبین لهم الحق و در دستور  
المجہور آورده است کہ محمد راخی از حسن تربیت شیخ بایزید قدس سرہ بدرجہ بزرگ رسیدہ بود و ایما ذکر کرد  
کرامات و مقامات شیخ با ہمہ کس تقریر می کرد

مرا بط نیت یا تو زنده میدارد و گرنہ آتش شوق تو سوختی جانم  
و چون طبع و اعتقادات خلق متفاوت است بعضی مردم آن سخن را انکار کردند و آن انکار مردم تارخ  
رسید شیخ فرمود کہ اسرار فاشی کنی باری با شتران گوی کہ ایشان اہل تریند از منکران انتہی کلام پوشیدہ  
نماند کہ این کلام حسب حال بعضی مرایان حضرت شیخ ممدوح است خصوصاً ناظم قصیدہ آری

تا بود چنین بود چنین خواهد بود

و در اثبات کوری و کری منافقان منکران در کلام مجید آیات بسیار یافتہ است کہ قال اللہ تعالی  
صمکم ککم عمی فہم لایبصرون و اذا تتلوا علیہم آیاتنا ولی استکبروا کان لم یسمعہا کان فی اذنیہ و قرآن بشرہ  
بعد از ہم

المثنی

کار ابدالان حق را روقیاس از خود بگیر  
نفس شان بادل بدل شد حکم شان دیگر شد

الشرح فی کتاب سیر الیہین العزیزیدانکہ روندہ تا کمال گردش حاصل نکند بجاہم دل نرسد  
او آدم درست نگردد چون بجاہم دل رسید گردش تمام شد و آغاز روش پیدا آمد در خیال ہرچہ  
باورد و نیز مکرر رود و آنکہ گویند بردست فلان شراب شربت شد درین مقام است این کس  
شد کہ در مال سلطان تصرف کند و اگر این را در شرع مثالی خواہی این است کہ در خبر است کہ روید  
جوانی پیش حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد و پرسید کہ روا باشد کہ در رمضان تقبیل زد و خود  
کنم فرمودنی پس پیری آمد و ہمین عرض کرد و حضرت فرمود اعتماد بر ضعف شہوتی اینجا معلوم شد  
احکام شرع بحسب احوال اشخاص تغیر می پذیرد و این چنان است کہ کسے بر قوت کرامت بر آب  
تواند رفت اگر دیگری بر پی او رود و غرق گردد و آنکہ رسول ص فرمود اذا احب اللہ عبدالم یضرب ذنب  
درین مقام بود کہ معاصی عام در مقام ایشان حکم مباح گیرد زیرا کہ قیود تکالیف در مقام نفس صاف  
ایحال در مقام دل است و چون صاحب دل متکبر شد نتایج حال در جملہ اعضا و جوارح اثر کند و ہموار  
حکم دل گیرد و باشد کہ نتیجہ این حال در دل باشد و باشد کہ نتیجہ این حال در جامہ اثر نکند و در مقامات  
خواجہ بہار الدین نقشبند قدس سرہ آورده است کہ میفرمودند اذا اردت مقام الابدال فلیک تبدیل  
الاحوال اشارت بخالف نفس بود ترک ہوا و طبیعت و تبدیل تغیر اوصاف نفسی از اینجا حاصل



آید تا بنایات مرشد علی الاطلاق جل انعامه +  
 کسیت ابدال آنکه او سب دل شود  
 قتی لبالب در بیان آنکه هر که پیر از عیب بند آن عیب بدو باز گردد هر که انفعال مردان خدا خواهد  
 پاخز خود منقل شود و بدولت رسد +  
 مثنوی

که بدست و نیت در راه رشاد  
 مرمرید از کجی باز شد مغیث  
 خورد بنود اینچنین ظن بر کسب  
 آن خیال است برگردان ورق  
 بحر قلم را از مرداری چه پاک  
 تیره گردد از مرداری شما  
 مین مکن تو باشه و سلطان ستیز  
 خویش را از هستی خود بر کند  
 در بستی خار چینی می کنی  
 رخنه می جوی ز پدر کاهلی  
 که منش دیدم میان مجلسی  
 تا به بینی فسق شیخت اعیان  
 گفت شیخا مژده است عز  
 مین بریزای منکر بنگر بوی  
 خواست شد آن دشمن کور و کجود  
 زو برای من بخرمی ای کی  
 من ز رخ از منصف بگذشت ام  
 بر سر منکر ز لعنت باد خاک  
 بر شیخ از هر خمی می می چشید  
 گشته پوز عسل و خم و می ندید  
 هیچ خمی در نمی بینم عفتار  
 چشم گریان دست بر سر میزد  
 جمله می ها از قد و دست غسل  
 در نهایی شوی اندر جهان  
 تو اگر شهیدی خوری نه هری شود  
 لطف گشت و نور شد بر باراد

آن یکی یک شیخ را تهمت نهاد  
 شارب خمر است سالوس و خبیث  
 آن یکی گفتش ادب را گوش دار  
 اینچنین بهتان مبر بر اهل حق  
 این بنا شده بود اینمرد پاک  
 نیت حوصنی کو گران دار و چوما  
 یک خود را تو مزن بر تیغ تیز  
 حوصن بادریا اگر پهلوانند  
 در رخ مه عیب بینی میکنی  
 می پوشی آفتابی در سگله  
 آن حسود ک گفت همچون مفلسی  
 و که با و نیتت خیر از میان  
 دید شیشه در کف آن پیر پُر  
 شیخ گفت این خود ز جاست نومی  
 آمد و دید آنکین خاص بود  
 گفت پیر اندم مرید خویش را  
 که مرا بیخ است و منظر گشته ام  
 در ضرورت هست هر مردار پاک  
 گرد میخاند بر آمد آن مرید  
 در همه خمی نهان او می بدید  
 گفت ای زندان چه حال است اینجا  
 جمله زندان زندان شیخ آمدند  
 در خرابات آمدی شیخ حبس  
 بان و بان ترک کن باشان  
 کو اگر ز هری خود شهیدی شود  
 او بدل گشت و بدل شد کار او



و فی سبب احوال فی الصحاح الا بدال قوم من الصالحین لا تتخلوا الدنيا منهم اذ امانت واحد ابدل الله مكانه  
آخر معلوم باد که سخن در اثبات مقام ابدانیت مراستحضرت را بالا گذارشته و تا اینجا یکی از احکام ابدالان  
مذکور شد و الله اعلم

مست می در شریع چون معذور قول فعل شد  
باطریق اولویت مست عشق اعذر شد

وقت مخلوبیت عاشق چو زایل گشت عقل  
نیست تکلیفش قبول امری از وی گریخته است

نظم

شرع اورا سومی معذوران کشید  
همچو طفلست در معاف و معافی است  
صدخم می در سر و مغز آن گریه  
آب سا قضا گشت شدنی دست و پا  
در چنین بی خوشی هم معذور دار

الشرح فی المثنوی المعنوی

آنکه مردار می خورد یعنی پلید  
مست و بنگی را طلاق بیع نیست  
مستی گاید ز بوی شاه فرد  
پس بر و تکلیف باشد چون و ا  
عاقلا مجنون حقم بقدر

در بیان خواجہ ابوسعید ابوالخیر رحمه الله لایواخذ العشق بما یصدر عنهم از جهت آنکه هرگز  
هر چه کنند باختیار کنند تا عاشق را اختیار نیست مصلح او بر بسته اختیار معشوق است و چون  
اثر عشق با خود نباشند بدانچه از ایشان در وجود آید پس بحقیقت مصاحبت و مقارنت ایشان  
مردم را سعادت ابدی و دولت سرمدی بود و آنچه خواجہ سنائی میفرماید  
با هر کنیت عاشق و کم کن قرینش  
تو نیز در میان ایشان به بینیش

سبب این معنی است و کذا فی شمایل الاتقیاء فی نور المعالی شرح الامالی شعر

و لم حکم بکفر حال سکر  
بما یهدی و بلحقوا بارتحال

الارتحال القول بالبدیهة قال اهل السنة و الجماعة السکر من المخطو کما سکر من کل شراب یا فی الخط  
لقله تعالی یا ایها الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة و انتم سکار یا و لا یجوز رده استسکان استسکانا  
لما روی ان واحدا من الصحابة رضی قرأ فی صلوة و هو سکران یا ایها الکفرون و قرأ انا عابدا عبدکم  
فنزل قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة و انتم سکار یا حتی تعلموا ما تقولون کذا فی قول و ذکر  
فی بحر الفوائد شرح للمذا لا یصح استسکانا حتی اذا تکلم بکلمة الکفر لم یحکم بکفره و لم تبین امراته لان  
الردة تنبئی علی القصد و الاعتقاد و سخن نعم ان سکران غیر ملقود لما یقول بدلیل لایکفر  
بما یقول فی القیاس و هو قول ابی یوسف تبین منه امراته لانه مخاطب کالصاحی فی اعتبار  
اقواله و ما روی من قول بعض اهل المعرفة فی بعض غیباته و سکر حاله و فطیحات عند ظاهری المذهب  
کما نقل من سلطان العارفين قدس سره فانه قال سبحانی ما اعظم شأنی و انما اعظم من لای

له قول سبحانی ما اعظم الخ عن شیخ باقر یزدبلی می



محمد الرسول الله صلى الله عليه وسلم ويحون جميع الاولياء تحت لوائى يوم القيامة ونقل من قبيل  
الله المنصور الخلاج قدس سره فان قال الناجي ومن سيد محي الدين عبد القادر الجيلاني قدس سره  
فانه قال قدس سره على رقبته كل الاولياء ومن عاشق الغاني الهادي قدس سره فانه قال قدس سره باذني  
ومن بعضهم ليس بجنتي سوى الله وغير ذلك وعلم في المذهب الظاهر انه لا ردة لانه صدر من اهل الحق و  
نقل من ذلك كثير منهم فلعن في معنى لا يطلع عليه غيرهم فكان ردة حينئذ ردة حق فلا يرد ولا قبول لانه  
يكلف الاعتقاد في الظاهر فانهم غير معصومين فلعن ذلك مع منهم فلا يوجب القبول في الظاهر واما في  
الحق والحقيقة فانه مقبول من الاحوال لانهم ارتفعوا في ذلك الوقت من الوجود وبسطوا في البحر الموجود  
الذي لا وجود له وانه فقال الله تعالى في سائرهم كما قال الله تعالى في الشجرة قوله تعالى ومن الشجرة ان  
يوسى اتي انا الله رب العالمين كما قال الفارسية +

خدا بود گويا حقيقت بدان  
نمانده ز طيفور نام و نشان

پير ما مغلوب مسكوت است از اندواكلست  
ز انكه از بهر عبادت پوشش اياورش است

بمحو شيطان گشت مدبر هر كه با خالصه حق  
چشم سیروشيد ميند چشم سرش است  
گر اين ميريني از وي تاپندي دم مزن  
كودلي حق شد انش قبه و چادر شد است

حق ز غيرت اوليا پنهان كند زير حجاب  
ماند بيند غير كاند رده تي غير شد است

الشرح في كتاب فصل الخطاب در كتاب كشف المحجوب است كه اهل معرفت چنين گفته اند كه جمع بر دو گونه باشد  
يك جمع اكثر و جمع سلامت نه آن باشد كه ترا قبول افتاد ترازيان ندارد كه قصد تو بيان راست بوده است

مردن بي پير يا زدين و كافرشه شبیه  
نيست پروای موت در چه ملت و شد است

الشرح در كتاب هادي اهل سلوك مذکور است كه قال عليه السلام من مات ولم يعرف امام زمانه  
فمات ميتة جاهلية وايضا قال عليه السلام عليكم بالسمع والطاعة والكان عبدا جسيما يعني لا ارم  
ميريد دشمن شنويد و فرمان برداريد اگر چه امام بنده جسي باشد وني شرح المشرق عن ابی هريرة رضي الله  
من خرج من الطاعة وفارق الجماعة مات ميتة جاهلية المخرج من الطاعة هو البني لان البغاة قوم من  
المسلمين غلبوا على بلد وخرجوا من طاعة الامام فيجوز ان يكون المراد بمفارقة الجماعة وترك الصلوة بجماعة المسلمين  
كالرافض التي تزعم عصمة الامام ولا يصح مع جماعة المسلمين واما كان ميتة البغاة ميتة جاهلية  
لانهم لم يكونوا متمسكين بطاعة امير وعبودون ذلك سفاهة وذهارة لاجرم كان القوي ياكل الضعيف  
منهم وكان موتهم شتيها بموت هؤلاء واما الرافض فلان ذلك الدعوى جمل منهم لان عصمة الانبياء



سوال اگر کسی گوید که چون مرید شدن و اعتقاد و ارادت شیخان کمال آوردن این مقدار مهم است پس  
چرا امان مذهب مجتهدان شریعت و مصنفان کتب نقد در کتاب خود مثل قیصر و هدایه و کنز و قیام و وقایع  
بانی علیحدہ در بیان آنہم نیاوردند ؟  
جواب میتوان گفت کہ لازم نیست کہ امانان سبب  
در ہمہ علم اجتناب کرده باشند و ہمہ چیز مهم را در کتب فروعات مسایل فنی بینی کہ در علم و توحید و عقیدہ  
کہ اہم مقامات است امام ابوحنیفہ و صاحبیہ و امام شافعی و غیر ہم جمہم التذہب ان تصرف و اجتناب و در ان  
بفضل خود نکردند بلکہ آنرا بتکلیف از تریہ و اشاعرہ حوالہ کردہ تقلید ایشان اختیار نمودند و همچنین امانان و  
مجتہدان علم قرأت و رای ایشان قرار سببہ اند و کذا ایمنہ حدیث دیگر انہما مانند آن بدانکہ امانان  
علم طریقت و مجتہدان مسایل سلوک و تصوف و علم تعبیر دیگر مثل حسن بصری و بعضی ائمہ اثنا عشر مثل  
امام جعفر صادق و غیرہ رومی التذہب و بعضی مشایخ محققین مثل جنید بغدادی و امام ابو القاسم شیری  
و مانند ایشان کہ این علم را بتائید کشف و الہام با موافقت آیات و اخبار رسیدہ انام بیان فرمودہ  
توابعی وضع کردہ اند کہ بعضی در کتب این طایفہ مثل تفاسیر و اشارات و کتاب طبقات صوفیہ و نفحات الانس  
و تصنیفات امام شیری و کشف المحجوب و عوارف المعارف و تذکرۃ الاولیاء و غیر ذلک میتوان بود پس  
در تخصیص این سبب علم طریقت بدین کتب رجوع باید نمود بحیث و کنز و هدایہ و وقایع درین ہمہ کتب تصوف  
چنان ثابت کردہ کہ ارادت بشیخ کمال آوردن تصرفات او بود و انرا پیروی با حذر بودن از اہم مقامات  
در سلوک طریقت کما لا یخفی باز اگر کسی گوید کہ آیا امانان مذهب مثل امام ابوحنیفہ و امام شافعی و غیر ہم در  
طریقت مریدگی بودہ اند یا نہ باز جواب آن نیز میتوان گفت آری از روایات چنان معلوم شد  
کہ ایشان نیز دست بعضی اہل سنت داشتند نیز کہ مقرر گشتہ کہ ایشان بفضل اہل دل و بزرگی مشایخ اہل  
طریقت و علمای باطن قایل بودند باین اعتقاد بعضی از ایشان را کہ دریافتند صحبت و خدمت کردند  
چنانکہ از ان عبارتیکہ از اخبار العلوم بالا در شرح بیت چون خدا علم گدائی آنم مستفاد گشتہ تا آنکہ در ان  
افادہ و استفادہ این علم اکثر از راہ ہجر و صحبت با خلاص بودہ است بعد از ان تا شیخ جنید بغدادی بعضی قواعد  
و وظایف مختصہ صوفیہ را شہرت دادہ است مثل مرید شدن و خرقہ و کلاہ پوشیدن و جلوس اہل کلاس  
خلوت با ادب معینہ و غیر آن و لهذا در مجتہد طریقت میگویند پس چنان معلوم شود کہ ائمہ مذکورین  
از غایت تقوی و کمال استعداد خود کتب فوائد طریقت و نتایج حقیقت از مشایخ صوفیہ ہجر و صحبت  
با خلاص ایشان کردہ باشند و التذہب علم چنانکہ در کشف المحجوب آورده است کہ ابراہیم اوہم نزد یکی امام  
ابوحنیفہ رحمہ اللہ در آمد با مرقہ از صوف و اصحاب و راہیستم تصغیر نگریستند ابوحنیفہ گفت سید  
ابراہیم آمد اصحاب گفتند بر زبان امام ہزلی نرود و می این سعادت بچہ یافت گفت بخدمت بردوام  
کہ وی بخدمت خداوند مشغول شد و ما بخدمت تنہائی خود تا وی سید ما گشت در کشف المحجوب است کہ وی  
یعنی امام ابوحنیفہ است و سبب اس از مشایخ بودہ چون ابراہیم اوہم و فضیل عیاض و داود طائی و شہرستانی  
و غیر ایشان پس اینجا معلوم شد کہ وی اینہمہ مشایخ را دریافتہ است بایشان صحبت کردہ پس غالباً  
چنانکہ افادہ علم ظاہر ایشان و استفادہ علم باطن از ایشان کردہ باشد و التذہب علم بحقیقۃ الامر



چنانکه در عوارف آورده است که قال ابو یزید البسطامی صحبت ابا علی استندی فکنت القیته بالقیتم  
به فرضه و کان یلمنی التوحید و الحقایق صرفاً ایضاً رفیق امام تا بصره از جهت پرسیدن تعبیر خواب خود از شیخ  
محمد بن سیرین و تصدیق او نمودن نیز بمنی از اعتقاد او بمشایخ اهل تعبیر است و شعر از النضاف و عدم  
عجب دوست بخدمت ظاهراً خود و تفصیل انتخاب تعبیر آن بالا در ذکر امام مسطور است و اینجا شهرت آن مسدود  
النضاف لای طاعت است همچنین در منطق الطیر

## نظم

هر که منصف شد برست از تر بات  
به ز عمری در رکوع و در سجود  
بر تر از النضاف داد عارفان  
از ریای خالی و کم از حصر دار  
شیخ فضل او بردن از حصر بود  
زود پیش بشرحانی آمدی  
در ملامت کردنش بشتافتی  
از تو و انا تر نخیزد آدمی  
پیش آن سر پایر به میروی  
گوی بدم در احادیث و سنن  
او خدا را به ز من داند و یکتا  
یک زمان النضاف ره دامن نگر

گفت النضاف سلطان بجات  
از تو گر النضاف آید در وجود  
خود نباشد هیچ کار اندر جهان  
و آنکه در النضاف ندید اینست کار  
احمد حنبل امام عصر بود  
چونکه او از درس صانی آمدی  
هر که اندر پیشش بشکست یافتی  
گفتی آخیر تو امام عالمی  
هر چه میگوید سخن می شنوی  
احمد حنبل چنین گفتی که من  
علم از او به من بدانم نیک  
ای زبانی النضاف خود بخیر

قال الرسالة القشیری یسیر کتاب الصوفی الی مذهب المتخلفین سوی طریق الصوفیة الی نتیجة جهنم  
بمذاهب اهل هذه الطريقة فان هؤلاء حجتهم فی ما یلهم اظهر من حجج کل احد و قواعد مذاهبهم اقوی من  
قواعد مذهب الناس اما اصحاب النقل والاثر و اما ارباب النقل و انکار شیوخ هذه الطائفة ارفعوا  
هذه الحجة فالذی للناس غیب فهم ظهور و الذی فی الخلق فی المعارف مقصود فهم من اسبق سبحانه وجود  
فهم اهل الوصال و الناس اهل الاستدلال و هم كما قال القائل

## شعر

فاناس فی سدن الظلام و سخن فی خور النہار  
ان مدة الاسلام والاوفیه شیخ من شیوخ هذه الطائفة من هو علوم التوحید و امامة القوم مسلمة له فی ذلک  
الوقت و هم لما یستلمو الذلک الشیخ و تواضعوا و تیرکوا الامریة و خصوصیتهم لکم لکان الامر بالکس هذا  
احمد بن حنبل کان عند الشافعی فجاو شیبان الراعی فقال احمد بن حنبل ارید یا ابا عبد الله ان امة  
به نقصان علمیه یستغل تجویل بعض العلوم فقال الشافعی لا تغفل و لم یغض احد فقال شیبان ما نقول  
فیمن یصلوة من نفس صلوة فی الیوم و اقله و لا یدری ای صلوة نسیر یا ما یوجب علیه یا شیبان  
فقال شیبان یا احمد هذا قلب غافل عن الله تعالی قالوا حبان یو دب حتی فایغفل عن مولاه بعد  
فغشی علی احمد فلما افاق قال له الشافعی لم اقل لك لا تحرك هذا شیبان الراعی کان آمیاً من القوم



تا واکان محل الامی منهم بکذا فی الظن ما مستهم وقد حکى ان فقیهها من اکابر الفقهاء کان خلیفه اشبیلی  
فی جامع منصور و یقال لذلک الفقیه ابو عمران و کان یعطل علیهم حلقة بکلام اشبیلی فقال صحابی ابی عمران  
یوشبیلی عن سید فی الجین قصد انجالته و ذکر مقالات الناس فی تلك المسئلة والخلاف فیها  
فقام ابو عمران و قبل رأس اشبیلی و قال یا ابا بکر استقامت فی هذه المسئلة عشرة مقالات لم اسمها  
و کان عندی جملة ما قلت ثلثة اقوال و تسیل الاختیار جمع کردن ابو العباس ابن شریح الفقیه مجلس  
جانبی مع کلامه فقیل له ما تقول فی هذا فقال لا ادری ما یقول و لکن ادری لهذا الکلام صولته لیس بصولة  
مبطل

المتمن  
عیب پیران هر که از کوی بیشتر می گزید  
در دو عالم رویاه زار و حال آسرداشت

الشرح فی لب الباب از ادب ارادت دیده عیب و زبان طعن فرو بستن از کردار پیران که  
هر چه او کند اگر چه بطا هر دشت نماید یعنی نیک باشد و قصور از طرف طاعن بود و فردا بطا عن حق اللعن  
مثنوی چون خدا خواهد که پرده کس در زد  
چون خدا خواهد که پوشد عیوب  
عیب باز عیب پیران عیب شد  
میلش اندر طعنه پاکان کند  
کم زنده در حق معیوبان نفس  
عیب باز عیب پیران عیب شد

و فی ذخیره الملوک قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من ستر مسلماً ستره الله فی الدنیا و الآخرة  
بدگمانی را که از فضولی توبه کن  
کز فضولی راضی مرد و دوست نداشت

الشرح فی کیمیای سعادت در خبر است که مومن همه عذر جوید و منافق همه عیب جوید و باید که نیک  
نیکوئی ده تقصیر بپوشد که رسول الله علیه السلام سجد ایتعالی پنا برید از یاری بد که چون شری بیند  
آشکارا کند و خیری بیند بپوشد و باید که هر عذری را که عذری توان نهاد و بد و بد و نیکو ترین عمل کند  
و گمان بد بندد که گمان بد بردن حرام است و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود خدا ایتعالی از مومن چه چیز  
حرام کرده است مال و خون و عرض و آنکه بوی گمان بد بردند و شیخ عطار در منطق الطیر در مذمت  
فضولی این چنین حدیث آورده است

فیه در شریعت سخن تنها قبول  
در فضولی و مکن دیوان سیاه  
چه سخن گوئی زیار این رسول  
تو درین راهی خدائی فی رسول  
گویی بر دی گر زبان داری نگاه  
دست کوتاه کن ازین رد و قبول

پیش هر درویش رو خدای صفا دع ما کدر  
ورنه بهر عیب پیری هر که رفت آسرداشت

المتمن

و فی لب الباب ای عزیز چون دانستی که او یا پنهان است پس در شخص حقیر خلقت خلقان بنظر حقارت  
نگر که شاید یکی از اولیا باشد و بوی رانی صورت از آبادانی معنی او غافل شو که گنج در ویرانی باشد



د چون دانستی که گنجی هست اگر طالب آنی در هر دیرانی بطلب تا باشد که جانی بیایی و قطعه  
 چونکه گنجی هست در عالم مرغ  
 قصد هر در پیش می کن از لادن  
 چون ترا آن چشم باطن خود نمود  
 تو بدیق پاره پاره کم نگر  
 از برای چشم بد مرد و دشت  
 گنج جانی مار و گل بے خاریت  
 گنج آدم چون بوییران شد فلین  
 آن نظر میکرد در طین نیست  
 هر که ویران دید غافل شد گنج

المن

پر دگر بین و کن با پرده هرگز انقادات  
 پرده احوال او این جامه بستر شد است

بهر تادیب آن کلام تند لطف آمیز او  
 مخلصا زانوش بهر سکران شتر شد است

ذات اوصاف از همه اوصاف چون آینه است  
 هست آن نیک بد را که و بستر شد است

چون توبی بیری درین گرامیت شیطان کند  
 پیری پیر است شیطان از بنی خیر شد است

چون رسول الله گفت پیرا تند نبی  
 کی بود مومن کسی که زوی بی شک شد است

الشرح

نظم

ز آنکه ایشان بر سر راه نالمن است  
 با او با آن شیبی پریشگاه  
 تا شقوت را از آن گشتی حطب  
 بهر کوران روی را کمران جدا  
 دل بپیراند سیاه و دورتی  
 مرخصه را و دانش کج بماند  
 ای ترا اسرار غلبه من لادن  
 خود بدیم انوسل را منسوب ال

پیش از دل او به و باطن است  
 تو بگنجی بهر کوران پیشگاه  
 پیش بینان کنی ترک او جدا  
 چون نداری فطرت و نور مدی  
 بی ادب گفتن سخن با خاصان حق  
 آن دکان کج گردان سخنچو اند  
 باز آمد گامی مستعد عفو کن  
 من ترا انکار میکردم بجهل



تو کجا دینستن احوالی درویشان کجا  
همچو موسی بین ز حال سخن چون اخیر شدست

الشرح درین بیت اشارت است بدان قصه که در ذخیره الملوک آورده است که در اخبار آمده است  
که در زمان موسی علیه السلام موسی باینی اسرائیل بستانقا چند نوبت بیرون رفت و اجابت نشد بنبی  
اسرائیل شهادت میکردند موسی مناجات کرد گفت ای الهی چه حکمت است که دعای بندگان مستجاب نگردانی  
حق سبحانه و تعالی کرد که ای موسی چگونه اجابت کنم دعای تو میگردان خود را با لوان معاصی آلوده اند و  
ز بارز بگندگی دروغ و غیبت نجس کرده اند و دست با بنایسته فرزند کشیده و شکمها محل حرام گردانیده  
ولی ما را بنده ایست اگر بمن انفاس او را رسید دعا گردان بشماره ازین سختی فرج دهیم گفت ای الهی  
چه نام دارد آن بنده و صفت او چگونه است خطاب رسید که نام او برخ است بنده سیاه است  
با جامه کهنه و موسی ثروتمند و ولیده و روبرو کرده موسی علیه السلام روزی در صحرا میگردشت شخصی را دید و  
بشناخت پیش او رفت و گفت ای بنده خدا چه نام داری گفت برخ موسی علیه السلام گفت ما ترا  
میخوانیم گفت ای کلیم خدا چه حاجت داری گفت دعا کن باشد که حق تعالی خلایق را ازین سختی  
باز دارد گفت ای کلیم خدا تو دور شو از میان من تا من پروردگار خود را سختی گویم موسی بر  
یکطرف بایستاد و روی سوی آسمان کرد گفت مگر خزانة تو خالی شد یا یاد با محفلت تو کرده  
یا ابراز فرمان تو بیرون رفت است تا ترسید که فرصت عقوبت فوت شود تعجیل کردی در عقوبت  
بندگان چون از نیمه منزهی روزی بندگان بفرست و حال ایراد و باران بارید و بیک روز گیاه های سبز باران  
رسید موسی علیه السلام تحیر و متعجب می شد

المتن

عیب پوشی خرقه پوشی مر علی را شرط کرد  
آنکه او مبعوث بهر اسود و احمر شدست

الشرح بدانکه اسود و احمر کنیت است از تمام خلایق عالم باعتبار رنگ پوست ایشان چنانکه  
در پیش و غیر پیشی و مبعوث بدیشان همه حضرت پیغمبر محمد صلی الله علیه و سلم چنانکه گفته اند بدیت  
نیت مبعوث پیشین شرع شناس غیر احمد کسی بگذاشت

و نیز میتوان گفت مشارالیه بانسود آدمی باشند باعتبار کسافت ماده خاک و مراد از احمر بن  
بود نظر بماده ناری او که قالی الله تعالی خلق الان من صلصال کافجر و خلق الجن من نار  
من نار درین بیت تلخیصی است بجهتی که در شمایل الاقیا نقل کرده که شیخ الاسلام نظام الدین قد  
سره سروده که چون حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم از معراج باز گشت بر در بهشت ایستاده  
کردند خلعتی در بر رسول پوشانیدند در خاطر رسول گذشت که امتان مرا ازین نصیبی باشد چه خوب  
بود جبرئیل آمد و گفت یا محمد ازین خلعت امتان ترانیز نصیب شد بشرط آن شرط تعیین کرد چون  
رسول آمد فرمود بنیدانم که از شما که باشد که آن شرط بجا آورد تا من آن خلعت بدو بدیم امیر المؤمنین  
ابوبکر صدیق رضی الله عنه عرض داشت کرد که یا رسول الله من از زانی دارید رسول فرمود اگر بتو بدیم



چه گفتمی او گفت سخاوت و صدق و زهد و تقوی و کم فرمود بنشین امیرالمومنین عمر رضی الله عنه برخاست  
 او نیز از عدل و جز آن گفت همین جوایب شنید و امیرالمومنین عثمان رضی الله عنه نیز مشغولی های بزرگ و عظمی  
 گفت همین جوایب شنید و امیرالمومنین کرم الله وجهه برخاست رسول پر سید تو چه میکنی گفت راست بندگان  
 خدای سازم و عیب بندگان خود بپوشم حضرت رسالت فرمود شرط همین بود و خرقه با میرالمومنین علی رضی  
 الله عنه از وی بکن بصری را رسید از اینجا مسفن بستانج رسید الی یومنا بعد ازین تقریر خدمت خواجہ در کوفه  
 شد و گفت در پیشی همین عیب پوشی است و بیست

گرید باشی بدنگونی نیکی و پر عیبی عیب بخونی نیکی  
 پوشیده نمائید که مقصود ازین بیت سرزنش قومی است که خرقه مشایخ پوشیده از رعایت شرط آن  
 غافل شوند و در عیب و خلایق خصوصاً در حق مشایخ افشا بر آن می گوشتند کجا که آزادی پوشند  
 نفوذ با تدمن ذلک و الممتن خطاب سرزنش منکران مجبب لوم قالی و از ورع و معرفت  
 خسالی و روز حفظ چند قول معیصل چندین مناز

در کلام الله نهی نسبت با خرد است

التشريح درین بیت ایمانی است بمضمون آیتی بر زبان اهل ایشارت آن آیه این است که  
 قال الله تعالی تعالی مثل الذین حملوا التوریه ثم لم یحملوا کمال الحار کمال سفار ابس مثل لقوم الذین کذبوا  
 بآیات الله و الله لایهدی القوم الظالمین و فی لب البیاب در بیان علم لدنی که علم اهل دل است و اهل  
 آن از حقیقت این حال غافلند و نظم

علمهای اهل دل همان شان	علمهای اهل تن احوال شان
گفت ایندو کمال سفار ه	بار باشد علم کان نبود در هو
علم کان نبود نه بر سوا سطره	آن نباشد همچو رنگ ماشطه
یکچنان این بار را نیکو کشتی	بار بگیرند بخوشندت خوشی
همین بکشتن بهر خدا آن بار علم	تا بینی در درون ایشار علم
همچو موسی نور کی تابد ز حیب	سخره استند و شاگرد کتیب
خویش با صافی کن از استاد خود	تا بینی ذات پاک صاف خود
بنی اندر دل علوم نه بسیار	بی کتاب بی معید او ستا
بی هیچمین احادیث را روات	بلکه اندر مشرب آب حیات
در مثال خواهی از علم نهان	قصه خوان از در میان حیات

المتن

از بنی آدم هر آنکو معرفت حاصل نکرد  
 در حقیقت کمتر از گاو و خرد است

التشريح فی ذخیره الملوك بعضی مردم اگر چه بصورت آدمی اما بحقیقت سگ یا خوک یا مور و موش باشند



و حقیقت بر عامه خلایق یوم تبلی السرائر آشکارا شود اما رباب قلوب این معانی هم در دنیا در شخص  
موصوف بصفه آن بنور فراست مشاهده کنند چه معرفت و شهود و انقیاد از قید ماضی است و قضای  
احدیت پیوسته این طایفه را استنکاف اسرار احتیاج بقیام قیامت نیست لکن کشف الغطاء را زود  
یقین نماید

حال خلد و جسم دانستیم      بیقین آن چنان کمی باید  
گر حجاب از میان بر خیزد      زان یقین ذره نیز خیزد

و فی الحاشیه نقد المنصوص انما قید الانسان بالکمال لان اسم الانسان قد یطلق علی المشبه فی  
الصورة كما یقال فی زید انه انسانی و فی عمر و انه انسانی و ان کان زید قد ظهر فیہ الحقایق الالهیه و ان ظهرت  
فی عمر و فعمری الحقیقه حیوان ان فی صورة الانسان شبهت الکرة بالفکر فی الاستدراة و ان کمال  
الفکر من الکرة و مولانا عارفی در جواهر الاسلام میفرماید

نظم  
قدر ان بجرئت باشد      بلکه ان بدین صفت باشد  
بر که جز معرفت نورانی نیست      زانکه بی معرفت نیز نمی آید

المتن

فتوی و درس مقصودانی فقه خوست لیک  
فتنه گردد چون بدست مرد بدگوهر شد است

الشرح مرد بدگوهر بد ذات است و همچنین در لبالب آورده که در مذمت باک نیک علوم  
رسمی سرمایه جاه و منصب زنده در آن حال از بدگوهری لواهی عذر دیگر برافرازند و در میدان هوای  
نفس متعجب شیطانی مرکب ال بتازند

مثنوی

داون تنی بدست راهزن      بدگوهر را علم و فن آموختن  
به که آید علم ناکس را بدست      تیغ داون بر کف زنگی مت  
فتنه آمد در کف بدگوهران      علم و مال منصب جاه و قران  
تا ز توراضی شود عدل و صلاح      داستان از دست دیوانه  
دست او را ور نه آید و صد گزند      چون کلاه شست عقل او بند  
از فضیحت کی کند صدر سلان      آنچه منصب بد با جا بجان  
ماش از مویخ در صحرای شت      عیب مخفی است چون آفتاب  
چون که ناکس اهل حکم مژ شود      جمله صحرای او گردم پر شود  
طالب سوائی خود خود بدست      مال و منصب ناکسی آرد بدست  
جاه پند آید و در جاه افتاد      حکم چون درد گمره افتاد  
لاجرم منصور بر داری بود      چون نغم در دست خدای بود  
بر فرزند خویش بر پیشینان      زیر کان مجلس آخر زمان



فعلها و مکر با آموخته  
گشته ز در چو غول و درین  
ططراق و سروری اندوختند  
غافل از حال مرغان مردغام  
دیو اگر چه ملک گیر دست غیر

حید اوزان جگر با سوخته  
ای بسا علم و دکان و نظن  
ای بسا الطیر علم آموختند  
صورت آواز مرغ است این کلام  
کوشیانی که داند حال طیر

المثنی

چاره دفع ریا حریفی نه بمولی فقیه

حید اخذ با صد باب چون فرزند دست

الشرح فی الایاتی بیان مایدل فی الفاظ العلوم اعلم ان منشأ النکس العلوم اراده السلف  
والفرق الاول فی خمسة الفاظ الفقه والعلم والتجید والتذکیر وحکمة فهذه الاسامی محمودة والمتصفون  
بها رباب لمن صلبه الدین ولكنها نقلت الآن الی معانی مذمومة وصارت القلوب تنفر عن مذمة من  
یتصف بمبانیها شیوع اطلاع هذه الاسامی علیهم اللفظ الاول الفقه فقد قصر فوافیه التخصیص بالانقل  
ولا تحویل اذ اخصوه بمعرفة العزوة الغریبة فی الفتاوی والوقوف علی دقایق علمها واستکثار الکلام  
فیها وحفظ المقالات المتعلقة بها لمن کان اشد تمقنا فیها واكثر اشتغالا بها یقال هو الفقه  
ولقد قال اسم الفقیه فی العصر الاول مطلقا علی علم الآخرة ومعرفة ودقایق آفات النفوس مضدا  
للأعمال وقوت الاحاطة بحقارة الدنیا وشدت التطوع الی نعيم الآخرة واستیلاء الخوف علی القلب  
ویدفک علیه قوله تعالی لیتفقوا فی الدین ولیسندوا توهمهم اذ ارجوا الیهم وما به الانذار والتحویل  
هو هذا الفقه دون تقریفات الطلاق واللعان والسلم والاجارة فذلک لا یحصل به انذار وتحویل تجرد  
علی الدوام یقیس القلب ینزع الخشية منه کما یشهد بالتجرد دین وقال الله تعالی لهم قلوب فقیهون  
بها وادار به معنی الايمان دون الفتاوی وایضا فیه ولقد صدق ابن مسعود رضى الله عنه فی قوله تعالی انتم الیوم  
فی زمان الهوی فیه تارج المعلم وسیا علیکم زمان ینکون العلم فیه تابا للهوی یوشیهه فانه ذکر  
کلام اشارتی بدان است که از کتاب حید شرح اگر چه در فتوی معنی علم و دینا و آخرت در شرح بیت  
عالمان آخرت غیر محمود کما لا ینحی بعضه سخنان مناسب این بیت معنی تحقیق علم دینا و آخرت مرانیا  
در هر سیری تا آخر نوشته شده اگر بهم این کلام در مطالعه آرند نوعی از تحقیق حاصل خواهد شد

نیت عالم آنکه بهر رشوت و الزام خلق

حید بائی نادرش محفوظ دست حضرت شد

المثنی

الشرح فی العوارف قال بعبان بن عتبة اجل الناس من ترک العلم بما یعلم واعلم الناس من  
ما یما متصدقه وفضل الناس شهم الله و هذا قول صحیح بحکم ان العلم اذ لم یعلم فله العلم  
فخر نیک تشدق واستطی لته وحداتمه وقوته فی المناظرة والمجادلة فانه جابل وین العلم الا ان  
یوب الله علیه ببرکة العلم فان العلم فی الاسلام لا یضیع ابله یرجوا عود العالم ببرکة العلم و فی اجیال العلوم



قال بعض العارفين انما ينقطع الابدال في اطراف الارض واستتر واعين المجهول لانهم لا يطيقون النظر الى علماء الوقت لانهم عند هم جهال هم عند انفسهم وعند الجاهلين علماء قال عبد الله بن مسعود من عظم المعاصي الجهل بالجاهل والنظر الى العامة واستماع كلام اهل العقلة + الملقن

نيت عالم آنکه گشته غافل از روز حساب  
طالب طمع با وقاف روز و روز پوشت است

الشرح في الاحياء كل عالم خاص في الدنيا فلا ينبغي ان يصنعى الى السمع قوله بل ينبغي ان يتهم في كل ما يقول لان كل انسان يخوض فيها احب ويدفع ما لا يوافق محبوبه ولذلك قال الله تعالى ولا تطع من اغضبت قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان امره فرطاً والعوام العصات اسعد حالاً من الجهال بطريق الدين المتقدين ايهم من العلماء لان العاصي معترف بتقصيره يستغفر ويتوب هذا الجاهل التهان انه عالم واما يوشك من العلوم التي هي وسيلة الى الدنيا من سلوك طريق الدين لا يتوب لا يستغفر بل لا يزال مشغراً عليه الموت اذا غلب في اعلى اكثر الناس الامن عصمة الله انقطع الطمع من اهل الجاهل لا سلم الدين المحتاط العزلة والانفراد عنهم كما سيأتي في كتاب العزلة بيانه وكذلك كتب يوسف بن اسباط الى حذيفة المرعشي ما ظنك بمن بقى لا يجد احداً يذكر الله معه الا كان اثماً وكان هذا كرمه معصية وذلك لانه لا يجد له ولقد صدق فان لمحا لطة الناس لا ينفك او عن عيبه وعن سكوت عن منكراً حسن احواله ان يعيب علماء ولو تامل علم ان استفيد من اريد ان يجعل في ذلك في طلب الدنيا ووسيلة الى الشرف فيكون هو معين له ورداً وخبيراً ومهياً لاسبابه كالذي يبيع السيف من قطع الطريق فاعلم كالسيف صلاحه اذ لك لا يخلص في البيع فمن علم لقراءة احواله ان يريده الاستعانة على قطع الطريق + الملقن

عالم است او مریدش که دایم می کنند  
از علمها آنچه کار آینه در شش دست

الشرح في كثر العباد في الزايد في سورة السبا عالم انرا دانی که ترس گار بود و اگر کسی صدر از مسند داند و ترس گار نبود بگوید خدا عالم نبود و حال علم بود و اگر یک مسند داند و ترس گار بود عالم است و شرب او با علم بود و فی ملفوظ خواجه احرار نقش بندی گفتند که اگر بر طریقت بود کسی که متخلق است با خلاق نبی عالم میگوید اگر چه از علم ظاهری هیچ نداند و آن کس را که متخلق نیست با خلاق آنحضرت صلی الله علیه و سلم عامی میگوید اگر چه از جمیع علوم ظاهر بر وجه کمال حاصل کرده باشد و من الحکایات المشهورة علیه یغیر علی السلام شبانی دید گفت ای شبان چرا علم نیاموزی تا بخدا آشنا شوی شبان گفت ای نبی الله از علم هیچ کلمه میدانم عیسی گفت آن و خج کلمه که میدانی بگو گفت تا طاعت توان کرد چرا معصیت باید کرد و تا راست توان گفت چرا دروغ باید گفت تا حلال توان یافت چرا حرام باید خورد تا نجیب خود توان دید چرا نجیب دیگران ببیند تا یاد خالق در میان باشد چرا در یاد خلق مشغول باشی شبان گفت ای مرد شبان این و خج کلمه که تو میدانی ترا همه عالمی از کفایت بود



چون خدای عالمین اکبر و اصغر شناخت

بی نیاز از اصطلاح اصغر و اکبر شد است

الشرح بدانکه مطلق عالم مجبور مابوی الله را گویند باعتبار آنکه سبب علم بوجود و بموجب حصول معرفت اوست پس آن بر دو نوع است عالم اصغر و عالم اکبری گویند و باقی را عالم اصغر و اصطلاح صورت حکما بر عکس است این قول امیر المومنین علی کرم الله وجهه قهر متصفه است چنانچه فرموده شخص

دوام کن فیه و ماتشع

و تزعم انک جرم صغیر

و کذا فی المثنوی المثنوی \*

از نفوس پاک اختر و شش درد

نایب آن اختر قوام ما

پس بصورت عالم صغر توانی

معنی بیت چنانست که چون معرفت آخر نمیننده عالمین که واجب مقصود از آخرینش بود و آنحضرت

بطریق گشت و وجدان حاصل شد و هیچ احتیاجی نمائند و در تعلیم اصطلاحات متکلمین و قوانین منطقیین که بر عزم

ایشان موقوف علیه معرفت است قول خواجۀ احرار بطریق مجادله درین طریقه شوم و نامبارک است احتراز

از ان بایع و جوه از ضرورات است تحصیل این سعادت بطریق ذکر بسیار مبارکست پس اگر کسی گوید که خواندن

کلام و تعلیم قوانین آن با قطع نظر از عزم متکلمین در تحقیق چون است جواب میگویم که صاحب زیاده الفقه

کلام کتاب خود نقل از کتاب فوائذ آورده است که ابو بکر را از تعلیم علم کلام پرسیدند گفت تعلیم آن نباید

کرد و ابو المکارم در شرح مختصر فائده آورده است که کره تعلیم الکلام و المناظره فیه و را قدر الحاجة اما در کتاب

ایجاد العلوم آورده است که فان قلت تعلیم الجدل و الکلام مذموم بل هو مباح او منسوب فاعلم ان المناس

نه بذلغلو و اسراف و افساد فیه اطراف من قایل اند بدعت و حرام و ان العبد اذا التقى الله بكل ذنب

سوی اشکر خیر له من ان یلقاه بالکلام و من قایل اند واجب او فرض اما علی الکفایت او علی الاعیان

و انه من افضل الاعمال و علی القربات فانه تحقیق تعلم التوحید نقالی عن دین الله و الی التحریم ذهاب شافعی

و مالک و احمد بن حنبل و سفیان و جمیع اهل الحدیث من السلف و قال ابو عبیدة لا علی سمعت الشافعی

یوم ناظر حفص الفرد و کان من المتکلمین المعتزلة لان ملقی الله عز و جل العبد بكل ذنب ما عدا الشکر

خیر من ان یلقاه بشی من الکلام و لقد سمعت من حفص کلاما فیه لا اقدر ما عدک خیر له من ان یتطرنی

الکلام و علی الکفرخی ان الشافعی عن شی من الکلام فغضب فقال سل هذا حفص الفرد و اصحابه

و اخر اسم الله و لما مرض الشافعی دخل علیه حفص الفرد فقال من انت فقال حفص الفرد و قال لا احفظک الله

و لادعاک حتی تتوب مما انت فیه و قال ایضا لو علم الناس فی الکلام من الاپواء الفرد منه فراهیم من الا

و قال ایضا اذا سمعت الرجل یقول الاسم هو استی او غیر المسمی فاشهد بانه من اهل الکلام و لادین له



وقال الزعفران ان قال حكمه في اهل الكلام ان يضربوا بالحد يد ويطاف بهم في الفسار والقبائل ويقال جزاء  
من ترك الكتاب السنة واخذ في الكلام وقال احمد بن حنبل لا يفتح صاحب الكلام ايداً ولا يكاد يرى احد نظر  
في الكلام الا في تلبه دخل وبارغ فيه هجرت الحارث المحاسبي مع زهد وورعه بسبب تصنيفه كتاباً في الرد على المبتدعة  
وقال ليكن المستحكي بدعتهم اولاً ثم ترد عليهم المستحق ان اس تصنيفك على المطالعة البديعة والتفكر  
في تلك شبهات فيدعوا لهم ذلك الى الراي والبحث وقال الاحمد علماء الكلام زنادق وهنود ورجس  
كلام بعد ان در وجوب آن مخفی بیست است در اجزاء علوم هر که تفصیل آن خواهد گوید در کتاب قواعد  
العقاید اجزاء المطالعه کند +

المتن

روح امر فروع ونفس تنذر فجر و ساخت  
چیت غم گر عاری از تعریف نفع و جر شد است

۳۳۱

الشرح پوشیده ماند که درین سابق تعریف منکر منطقی بود درین بیت کنایه متعرض نحویست  
که الفاظ اصطلاح اورفع وجر ودر است ووی محب مغرور است یعنی چون حضرت شیخ مجروح  
مطلوبه رفع وجر را در محل مناسب داشته چنانچه بسبب تحصیل کمال ایمان و علم لدنی و عرفان بمقتضای رفع  
است الذین منکم الذین او توالعلم درجات رفع اور امر فروع ساخت و نفس سرکش را بحکم دفع لفظان  
و تعال بریاضات شاقه مکور گردانید پس اگر تعریف رفع وجر نحوی بناموخته عند الله وراپه مقصود  
تواند بود و همچنین اگر بواسطه کثرت اشتغال و بزرگداشت حقایق از خوردی بود باز مشغول مهارت  
اصطلاحات غیر ضروریه علوم دیگر نکرده عاقبت کار او چه عیب عاری و تواند نمود که فی المشنوی المولوی

مشنوی اهل صیقل رسته اند از بوی و رنگ  
نقش قشر علم را بگذاشتند  
هر زبان بیند خوبی بید رنگ  
لیک نحو و فقر را برداشتند ۳۳

نظم

علم کثیر آمد و عمرت قصیر  
هر چه ضرورت چو حاصل کنی  
آنت عمارتگر نی دل که دل  
پای بدامن کنی و سر بجیب  
یاد خدا پر دگم میهن کنی  
آنجی ضروری است بدان شغل گیر  
هر که عمارت گر نی دل کنی  
واکشی از کشمکش آب گل  
تن بشهادت دهی و جان نجیب  
هر کجراوست فراموش کنی

المتن

ابره دراعه عالم بود زیبا و لی  
نفس صوفی راز ابره پیر بهاستر شد است

۳۳۲

الشرح مراد از عالم اینجا شخصی است که سمیت او بر آراستن ظاهر و باطن و استوار ساختن  
باشد بدین سبب در پیشم کوتاه میان مقبول و مشهور بود و بلفظ صوفی صوفی الیه کسی است که با وجود  
رعایت موعود است شرع باطلش بصفا می تحقیقی متحقق شده باشد و لیکن ضرورت قبولیت خلق معاینه

توضیح

توضیح



کرده در سیر احوال خود سعی می نماید حضرت شیخ شهاب الدین قدس سره در باب ششم عوارف  
 و در بیان وجه تسمیه این گروه بصوفیه آورده است و الله تعالی ذکر فی القرآن طوایف الخیر و الصالحین  
 قوما ابرارا و آخرین مقربین و منهم الصابرون و الصادقون و الذاکرون و المحبون و اسم الصوفی شیع  
 جمیع المتفرقة فی هذه الاسماء المذكورة و هذه الاسماء لم یکن فی زمن رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 و قبل کان فی زمن التابعین و نقل عن الحسن البصری انه قال رأیت صوفیاً فی الطواف فاعطیته  
 شیئاً فلم یأخذ و قال معی اربعة دواقیق یعنی مامعی و یسید هذا ما روی عن سفیان انه قال لولا  
 ابو یوسف الصوفی ما عرفت دقیق الریا و هذا يدل علی ان هذا الاسم کان یعرف قديماً و در تفصیل آن  
 آورده که القول فی انه متى سمیت الصوفیة صوفیة قال لا امام الا شیعی العلماء حکم الله ان المسلمین  
 بعد رسول الله صلی الله علیه و سلم لم یسموا فاصحابهم فی عصرهم بتسمیة علم سوی صحبة الرسول صلی الله علیه  
 و سلم اولاً فضیلة فوفاقیل لهم الصحابة فلما ادركهم اهل العصر الثاني سمي من صحب الصحابة التابعین  
 و راو اذ تلك شرف سمة ثم قیل لمن بعدهم اتباع التابعین ثم اختلف الناس و تباينت المراتب  
 فقیل لخاص الناس من لهم شدة عناية لاملالدين الزهاد و العبادة ثم ظهرت البدعة و حصل التذاعی  
 بین الفرق ادعوا ان فیهم زهاداً فافتردوا من اهل السنة و الجماعة مراعون انفسهم مع الله فی ظن  
 قلوبهم عن طوارق الغفلة باسم التصوف و اشتهر بهذا الاسم لهؤلاء و الاکابر قبل المائتين من الهجرة الملتزم  
 اشارت به نصیحت مالداران و جاه جویان و ترغیب ایشان بتوبه و انابت و سلوک ارادت \*

حُب دنیا را پس هر جرم است قول مصطفی است

ترک دنیا هر عبادت را مثال سر شد است

الشرح فی کتاب الحقایق کلمه چند بگویم تا بدانی که حقیقت پارسائی چیست بجز دو نماز و روزه پارسائی  
 نباشد که از جمله آنها یکی چیز این است که حُب دنیا را پس کل خطیئة و این خیر معروف است یعنی  
 دوستی دنیا سر همه معصیت هاست اگر کسی را یک سخن از شریعت بس نکند اگر همه علم با وی بگویی پس  
 نکند اما آن کس که سخن شنواست و نصیحت پذیر او را یک گفت حاجت نماید اما کسیکه بداند که دوستی  
 دنیا سر همه معصیت هاست او را در بر گرفته باشد و با دشمن خدای عز و جل عشق می باز د او بنماز  
 و روزه پارسا نگر و دست و دنیا را در دل سر د باید کرد اگر چیزی دنیاوی دارد آنرا خوار باید داشت  
 بپایه داد و چندان قدر نباید نهاد چنانکه بر کسی منت نبی و اگر دنیاوی نباشد طلبش باید کرد  
 اگر طلب کنی باری بوجهی طلب کن که در شریعت روا باشد و از بهر دنیا دین نباید داد هر که بنا  
 خشک و گداز بنان خورشی و پیراهنی بسنده کند او را بر دین آسیدی نرسد و اگر کسی نتواند کرد  
 باری خود را پارسا نباید داشت این خبر را بسج حقیقت باید شنید که یوتی رجل یوم القیامة  
 و له اعمال مثل الصوم و الصلوة و الزکوة و الحج و له حظ من ایل عم یا مر الله تعالی ان یلقوه فی النار  
 و یقول ان کان عبد کان لولای شیئاً من الدنیا و شب الیهما یعنی خبر آن است که پیغمبر صلی الله علیه  
 و سلم فرمود بنماز و روزه قیامت مردی را که او را در دنیا طاعتی بسیار باشد چون روزه و نماز و روزه



و حج و قنایه بشبها نیز گزارده باشد پس ایزد تعالی بفرماید تا او را در دو سوخ اندازند و گوید این بنده است  
که در دنیا با غنهای گریه اما چون جان پاره دنیا دیدی بجان افتادی و حلالی حرام ننگستی تا بدانی  
که دوستی دنیا سر همه مصیبتهاست و ازین جهت حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در دعا میفرمود اللهم  
مَنْ احْبَبَنِ قُلُوبَ مَا دُوْلَهُ وَمَنْ ابْغَضَنِ قُلُوبَ مَا دُوْلَهُ تَعَيَّنَ بِمُغْيِرَتِي لَكَ عَلَيْهِ و سلم فرمود دعا می کرد که یا رب  
هر که مرا دوست مال و فرزندانم کم کن و هر که مرا دشمن دارد مال و فرزندانم زیاده کن و فی کیمیای سعادت  
یکه بود در ارضی الله عنه برنجایند گفت یا خدا یا تندرستی و عمر در از مال بسیارش ارزانی دار و این  
بدترین دعاست که هرگز این دادند لابد بطرف غفلت ویرا از ان غافل بکند و پلاک شود اللهم

حُبِّ دُنْيَا هَيْتَ شَرِّكَ اِپْسِ مَحَبَّتِشْ مَشْرُكَتْ

این سخن مژوی هم از یک عاری آخر شده است

الشرح آخر بفتح غاست یعنی دیگر مراد از عارف عام تر است از آنکه بنی یا دلی یا کامل العقل باشد  
چنانکه در کیمیای سعادت آورده است که عیسی علیه السلام فرمود که دنیا را بخدائی گیرید تا شمارا به بندگی  
نگیرد و هم در آن کتاب است که رسول صلی الله علیه و سلم گفت که دوستی مال و جاه نفاق را اندر دل چنان  
رُویاند که آب تره رُویاند گفتند یا رسول الله بدترین مردمان که اند گفت پس از من تومی پدید آیند  
که طعاهای خوش و گوناگون و جامه های گوناگون و زنان نیکو روی و اسپان گر نمایه همیدارند و هم  
ایشان باید که سیر شود و بسیار و نیز قناعت کنند همه محبت ایشان دنیا باشد و دنیا را  
ببخدائی گرفته باشند هر چه کنند برای دنیا کنند عزیمت است از من که فخرم هر کار ایشان را دریابد از  
فرزندان شما که بر ایشان سلام نکنند و بیماران ایشان را نپرسند و از پس جنازه ایشان فرانشوند  
و بزرگان ایشان را حُرمت ندارند هر که کند یا ور باشد بر ویران کردن مسلمان و در کشف المحجوب  
آورده است که از حضرت امام محمد باقر علیه السلام روایت می آید که وی اندر تفسیر قول خدای عز و جل که مَنْ  
يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ كَلَّ شَاغَلِكَ عَنْ مَطْلُوعِ الْحَقِّ فَيُطَوِّعُ غَوْلَكَ يَعْنِي هَرَجَ باز دارند و تو  
از مطْلوع حق طّاغوت است و هم در آن کتاب است که جنید قدس سره گوید که کس از الکفر قیام  
علی مراد فیکت یعنی بنای کفر قیام بنده باشد بر مراد تن خود ایضا در ارادت حُرث دنیا بی نصیبی  
از حُرث آخرت بنص قرآن ثابت شده که قَالَ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ  
وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ و ایضا از کثرت محبت دنیا خصلت  
بخیل پیدا گردد و خصلت بخیل با صالت منسوب بکافر است چنانکه بزرگی فرموده است مَسْ بِلَاغِ  
از بخیل بتر در همه عالم نبود کار  
پیغمبر مختار که ذاق فی المختار  
و ایضا در اخبار شهر آورده است که خصلت ان لا یجتمعان فی مومن البخل و سوء الخلق +  
بخل من الکافر و الکافر فی النار  
راه ایمان اگر نمی پوی  
نشود جمع بخل و بد خوئی  
ز آنکه در هیچ مومنی با هم



و نیز حضرت شیخ عطار فرموده :

بیت

حُب دنیا ذوق ایمانست برد  
آرزو دانه تو جانت برد

المتن

حُب دینداران و دین فرض کلید جنت است

حُب اموال است بار و حُب جاه آثر در شد است

الشرح

این بیت شیراست بدان که مولانا نورالدین جعفر در خلاصه المناقب آورده که امی و دوست  
مجت دین حق و محبت اهل دین که همیشه باقی خواهد بود فرض عین است بر سر عاقل بالغ قال الله تعالی وَ مَنْ  
يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ وَ قال النبي صلى الله عليه و سلم لا يؤمن أحدكم  
حتى يكون أحب اليه من والده و ولده و النكس جميعين قال عمر انت أحب يا رسول الله الى من والدي و  
ولدي و النكس جميعين قال لا حتى يكون أحب اليك من نفسك قال عمر انت الآن أحب  
الي من والدي و ولدي و نفسي و النكس جميعين فقال لأن يا عمر تم ايمانك و ليكن اول حق را بشناس  
اهل حق را بان بشناسی قال علی کریم الله وجه لا تعرف الحق بالرجال اعرف الحق تعرف اهل و همچنین در کتاب  
شامل الاتقیاء نقل از رساله شمسیه آورده است که برای محبت شیخ در دل جا باید تا از آن محبت حق زد و تر میسر  
گردد و محبت شیخ محبت الله برین حاکی است و ایضا بلفظ کلید جنت اشارت است بیک حدیث مشهور  
که قال علیه السلام کل شیء مفتاح و مفتاح الجنة حُب الفقراء الصابرين هم و جلساء الله تعالی يوم القيامة  
و در کلام عارفان تشبیه حقیقت مال با مار و نسبت باهت جاه با اثر در بسیار وارد است چنانکه مولانا روم فرموده

سایه مردان زمره دین دورا

نظم مال چون مار است و آن چون اثر دها

کور گردد مار و نه مرد و نه راه

ندان زمره مار را دیده خبرند

عکس شد کافور را نام سیاه

مرا سیر از القاب کردند شاه

تا اینجا اطلاق آن بر محبت آن ارباب میل مجاز است زیرا که همان محبت آنست که سبب تعذیب بهار و اثر در  
در آخرت می شود مستوفی من الله من العذاب ذلک و اما در بعضی نسخ متن که دشمن ایشان خورامی  
آتشین اثر در شد است مسطور شده بود تا نظر بکلام شیخ عطار است چنانکه فرموده : بیت  
حُب درویشان کلید جنت است  
دشمن ایشان نیز اثمی لعنت است

در معنی المناقب بهین المتقابلین است و نسخه اولین مراعی تناسب بیات استیم و همچنین در  
مقامات خواجه بهاء الدین نقش بند قدس سره مذکور است که مثره محبت اولیاء الله سعادت بی پایان است  
و دشمن ایشان سبب سران و

نظم

زود از دنیا بر آرمیت تمام

گر تو مارا دوست داری بر دوام

زود از دینت بر آرمیت کار

و ر تو مارا دشمنی بی دوستدار

المتن

یکشتر المرء علی دین خلیله مخبر است

هم خطا با نت مع من جانب بود شد است

الشرح

و این بیت مشعر است بدان کلام که مولانا نورالدین جعفر در خلاصه المناقب آورده است



که وقتی این فقیر از جناب سیما و مقام قدس سره پرسید که در اطراف ختلان و غیر آن از اماکن صالحه  
می باشند که با شما محبت عظیم دارند اما بصحبت شما آمدن نتوانند بواسطه مانعی پس احوال ایشان چگونه  
باشد جواب فرمود که در آخرت با ما باشند زیرا که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ شریک علی دین  
خلیله فلینظر احدکم من یسئل الله فی امره و فرمود که آنست که احتیاج یا با ذرت و وقتی دیگر فرمود که اگر نیک باشی با ما  
باشی و اگر بد باشی ترا بر ما بخشند و بلفظ جمع نیز فرموده است که اگر نیک باشید با ما باشید و اگر بد باشید  
شما را بر ما بخشند انتهی کلامه پوشیده نمائند که اگر چه بدین نوع کلمات این فقیر را نیز از زبان مبارک  
شیخ خود امیدوار ساخته است ولیکن کلام خلاصه المناقب برای استناد و استشهاده نوشته شد  
فی سورة الزخرف قال الله تعالی الا خلا لا احب الیوم منذ بعثهم لبعض عدو ای تیادون یومئذ لا نقول  
العلق لظهور ما كانوا یتیمون له سببا للعذاب الا المتقین فان ظلمتهم لما کان فی الله تبقی نافع ابد الایام  
یا عبدا لا خوف علیکم ولا انتم تحرزون حکایت نمایند که ای به المتقون المتقون ایون فی الله یومئذ الذین آمنوا بآیاتنا  
صفة للمنادی و كانوا مسلمین حال من الواوای الذین آمنوا مخلصین غیران العبارة یومئذ در آن روز  
بعضهم لبعض عدو بعضه از ایشان مر بعضه را دشمن باشند الا المتقین مگر پرستشگران از اهل ایمان  
کافران که دوستی ایشان برای معاونت بوده بر کفر و معصیت با هم دشمن شوند که لیکن بعضهم بعضا  
و مومنان که محبت ایشان برای خدا و دوستی ایشان بجان باشند تا یکدیگر را شفاعت کنند در آن روز  
کاشفی مذکور است که خلقت چهار نوع است خلقت تامه حقیقی که محبت روحانیه است و آن هستند  
بوده تناسب روح و تعارف آن چون محبت نبیا و اولیا و شهداء و اوصیایا با یکدیگر و دوم محبت تلبیه  
و استناد آن تناسب و صفا کماله و اخلاق فاضله است چون محبت صلحا و ابرار با هم و دوستی ائمه  
با انبیا و ارادت مریدان با مشایخ و این دو نوع از محبت غفل پذیر نیست نه در دنیا و نه در آخرت  
و شمر فواید و نتایج صورتی و جسمی است سیوم محبت عقلیه است که مستند است بحصول سبب  
و بیشتر مصلح دنیوی چون محبت تجار و صنایع و دوستی خدام با مخدوم و ارباب حاجات با اغنیاء  
چهارم محبت لغت فانی است و استناد آن بلذات جسمیه و شتهات لغت فانی است پس در قیامت  
که سبب هر دو نوع از محبت فانی زایل باشد آن محبت نیز زوال پذیرد بلکه چون متضمن وجود دیگر  
و غرض و حاجت محصول نه پیوند و آن دوستی بدشمنی تبدیل شود

دوستی کان غرض آفرین شد  
دوستیش دشمنی انگیز شد  
مهر که از هر جیتی گشت پاک  
راست چون خورشید بود تابناک

المن

سرو آزاد از زده آمد ایمان سر سبز است

زود از شومیت ز روبرو آن غمزه شد است

شد گردل حرص نالت خارش آن جستجوی

مستمر تا وقت مرگت خارش این گرش داشت



الشرح من احادیث المشهوره قال عليه السلام يشيب ابن آدم وتشيب فيه خصلتان  
الحرص وطول الاكل + قطعه

آدمی را ز پیری افزاید  
هر زمان در بنای عمر خلل  
لیک بر روی جوان شود و صفت  
حرص بر جمع مال و طول اکل

المتن

نیت عاقل آنکه عمری در غرور و غافل  
بوده و غافل از توبه تا دم غرغره شد است

الشرح فی تاج المصا در الغرغره گردیدن جان در گلو و منه ما لم یغرغره و فی کتاب کیمیای سعادت  
بدانکه توبه و بازگشتن بخلق حق اول قدم مردان است و هدایت راه سالکان است هیچ آدمی را ازین چاه  
نیست چه باک بودن از گناه از اول آفرینش تا آخر کار فرستگانست و متفرق بودن بصحبت و مخالفت  
همه عمر پیشه شیطانی است و بازگشتن از راه مصیبت باراه طاعت بحکم توبه و تداومت کار آدم و  
آدمیان است هر که توبه بگذشته را تدارک کرد نسبت خویش را با آدم درست کرد و ایضا فی پیغمبر  
علیه السلام گفت حق تعالی توبه بنده فراید بر پیش از آنکه جان بخلق رسد و اندر غرغره افتد  
و فی التفسیر القشیری قوله تعالی الآن وقد عصیت قبل الایة بعد طول لامهال و الاصرار علی ذمیمه الان  
والرکن فی مبدء ان الاعتذار بمیهات بمیهات لقد استوجب ان  
بر روی و جهک فلا یقتدرک قبول ولا لک الی ما ترد مده وصول فی کتاب سجد الا برار + نظمه

دولت نیک سرانجامی را	گرم کن ز آتش خود جامی را
دروش ز آتش آن شعله فروز	هر چه غیر تو بود بحبله بسوز
بو که بی در دسر خامی چسند	پاز سر کرده و دگامی چسند
ره بسوزل مقصود بر د	پی به بی غول تا بود بر د
در زنده ز آتش هستی تابانی	ریزد از توبه بر آتش آبی
ای رقم کرده تو حرف گناه	نامه حضرت ازین حرف سیاه
گر نه خامه سیگار می چسند	بهر حرف نگوئی ناری چسند
وای اگر عهد بخت ایشدت بد	مرگ بر حرف تو انگشت نهد
گستر دست اجل مهید فراق	دزد فرغ ساق تو پیچد بر ساق
دوستان نغمه غم ساز کنند	دشمنان خرمی آغاز کنند
دارشان حلقه بگیر و سسیر تو	حلقه کوبان ز طمع بر در تو
از برون سویتو بگریان نگرند	در درون خرم و خندان گذرند
هیچ تن را سر سودای تو نی	هیچ کس را غم فردای تو نی
پیش از آن کایدت اینوا فیه پیش	یکه از توبه کنی چاره خویش



دامن از نفس و هوا در چینی  
 هر چه بد باشی از آن باز آئی  
 ز آنچه بگذشت پشیمان باشی  
 ز بهر حد خطا کم سپری  
 گل این باغ همه یک رنگ است  
 میوه کامال ز شاشن چینی  
 بوی اوست همان رنگ همان  
 یار خود بود ز چشم و دل تو  
 باشد اندر نظر نکته شناس  
 هست در کار زنگار مرزه  
 چند باشی ز ماصی مرزه کش  
 نلک از وصمت عصیان پاک  
 نکند طبع ملک میل گناه  
 خاصه آدمی آمد تو به  
 گر نه از نسبت آدم نه اباست  
 چهره پد گرد کن از خاک نیاز  
 جامه خود چون فلک زن در تیل  
 دیده را سر مه به بیداری کش  
 فرش آن زاویه خاکستر کن  
 سینه از ناخن خست بخراش  
 دست بردار بدرگاه خدای  
 گریه وزاری و خواریم نگر  
 آتش افکنده بدل آو خ من  
 ز آتش دل شده ام گرم نفس  
 دین قبل کرد تو واضح می تن  
 بوی که در دل کند اینت اثری  
 ورنه در یوزه کنان از زن و مرد  
 و در دل میکنی بهمت میخواه  
 ای باب شیر ز بحر آمده تنگ  
 ای لب امر و فرمانده بجای

پس زانوی وفا بشینی  
 عقد اصرار ز دل بکشی  
 اشک اندوه ز چشمان پاشی  
 سوی اسیرم جفا کم گزری  
 بانگ مرغانش بیک آهنگ است  
 بر همان صورت بازش بینی  
 بکمال خودش آهنگ همان  
 چیست امسال از آن حاصل تو  
 سال دیگر بهین طرز و قیاس  
 لیکن آن می برد از کار مرزه  
 توبه هم بی مرزه اینست بخش  
 دیو کا فرنش و بیباک است  
 ماند از توبه گری دیو بر اه  
 مایه محر می آمد تو به  
 ربتا گوی ظلمات کجاست  
 مرزه از خون جگر رنگین ساز  
 بدرون شعله نکل چون قندیل  
 رخت در زاویه خواری کش  
 جاد و بادل چون اخگر کن  
 حرف میل گنه از دل تراش  
 کای خط کشی عطا کر بخشای  
 بر جگر ناک کاریم نگر  
 بس بود آتش دل دوزخ من  
 در گنه سوزیم این آتش بس  
 دوزخ می و تضرع میزن  
 و اشود بر خست از تو به دری  
 بر دهر کس ناس میگرد  
 تا ازین در طه بدون آری راه  
 کش شود صید ناله و به ننگ  
 کش کشد پیره زنی خار ز پای



پادشاه وار و زیری در راه  
مکشش تاظم عالی گهران  
چشم نظر را گمان مست نظر  
بانگ داشت که این کیت که کیت  
گفت تا چند که این کیت است آخر  
کرده در کوکبه دوران جای  
مبتلا گشته باین زینت زیب  
مانده از همه محروم هیچ  
داشت در سینه ولی بند پذیر  
صدید شد کوه سپر بخیرش  
بحرم راه زیارت برداشت  
همچو پاکان بدلی پاک مقیم  
زخم آن بردلی آگاه رسد  
وز بدو نیک خرد با نذر هر  
روی در قبه جاوید کند

میشد اندر چشم و حشمت و جاه  
گر در او حلقه مرصع کمران  
دیدن حشمت او با ده اثر  
هر که آن دولت و حشمت نگریت  
بوده چاکر بی انبیا حاضر  
رانده از حرم قرب خدای  
خورده از شعبده و هر فریب  
زیر این دایره پر خم و پیچ  
آمد آن زمره در گوشش زیر  
بر هفت کارگر آمد تیرش  
همه اسباب وزارت بگذاشت  
بود تا بود در آن پاک حرم  
ای خوش آن جذبه که ناگاه رسد  
صاحب جذبه ز خود با نذر هر  
جای در کعبه اتمید کند

## مناجات

روی هر زره زهر سوی بتو  
عادت تو رگنه آمرزیدن  
توبه آنست کس از تبت کشد  
توبه ده توبه شکن هر دو تویی  
جز بتوبه نشود روی براه  
توبه روزی کن و بر توبه ثبات  
دیدن توبه بپوشش از نظرش  
پیش آن دید که صاحب نظر است  
کس نخورد از شجر هستی بر  
پنج روز و شب هستی یافت

ای زهر سوی ره و روی بتو  
کار با چیست گنه و رزیدن  
توبه از بنده بود دست نهاد  
بار نه بار شکن هر دو تویی  
هر که شدم شده توبه گناه  
جامی گم شده را بخش بجات  
نخوت توبه برون بر ز سرش  
دیدن توبه گناه و اگر است  
میزند این همه از هستی سر  
از ورع هر که زبردستی یافت

## التمس

شد گرفتار پشیمانی اکبر تا ابد  
هر که دشمنش گناه خویش متصغر شد است



الشرح مستغفر خور و خوار پنداشته شده ایسم مغفول است از استغفار یعنی خوار و خور  
 شده شمرده است و حجۃ الاسلام امام محمد عزالی در کیمیای سعادت آورده اهر که بصغیر مبتدا شود باید  
 که استغفار کند و پشیمانی هم خورد و عزم هم کند که نیز نکند تا که گفته اند که کبیره هم یک استغفار صغیره است  
 و آنکه خورد و دارد و کبیره هم عمارت در وی نگردد بدین بزرگ شود چون گناه را عظیم دارد و خورد گردد عظیم و آن  
 ایمان و خوف خیزد تا این دل را حیت کند از ظلمت گناه تا پس اثر می نکند و خورد داشتن از غفلت  
 آفت گرفتن بود از گناه و این دلیل آن کند که بادل مناسبت گرفته است و مقصود از مهر دل است  
 و هر چه در دل اثر بیش کند عظیم تر است و اندر خیر است که مومن گناه خویش چون کوی بیند که بزرگ  
 باشد و همی ترسد که بر وی افتد و منافق چون ماس بیند بر بنای بنشیند و پیرد و هم در آن  
 کتاب است که بوطالب علی که قوت القلوب تصنیف کرده است می گوید که از جمله اخبار و اقوال صحابه جمع  
 کردم که هر گاه کبیره است چهار اندر دل یکی کفر دوم عزم اصرار کردن بر معصیت اگر چه صغیره بود چنانکه  
 کسی کار بدی کند و اندر دل ندارد که برگرد تو به کند سیوم نو میدی از رحمت که آنرا قنوط گویند چهارم  
 یعنی از مکر خداست چنانکه سکن شود که من خود امین شده ام و چهارم اندر زبان یکی گواهی زور  
 که حقی اندران باطل شود دوم قذف صریح خدا اندران واجب یک سیوم سوگند دروغ که بدان مال  
 ناحق از کسی میبرد چهارم جادو و سحر که آن نیز بعضی بر زبان رود و سه اندر شکم یکی خوردن هر چه  
 هستی آورد دوم مال یتیم خوردن سیوم بر با خوردن دادن و دو اندر فرج یکی زنا دوم لواط  
 و دو اندر دست یکی کشتن و دم زدن کردن بروی که خدا واجب بد و یکی در پای و آن گزاف  
 است از صفت کافر چنانکه یکی از دو دود از بیت اما چون زیاده شوند گریختن را بود و یکی از جمله  
 تن و آن حقوق والدین است و در تصنیف بعضی فقها مذکور است که استحلال و استخفاف و استهانت  
 گناه یکدیگر بدین قطعی ثابت شده باشد کفر است و  
 الممتن

از گناه گشته پشیمان هر که استغفار کرد

پیش پیران آن گناه اگرش صغیر است

الشرح بدان که درین بیت اشارتی است بدان حدیث که در کیمیای سعادت آورده که عایشه  
 گفت که رسول علیه السلام فرمود که حق تعالی هیچ بنده را پشیمانی ندارد بر گناهی که نه ویرا بپامزد  
 پیش از آن که آمرزشش خواهد که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود التدم توبه و در رساله الطیفة غیبیه  
 آورده است که توبه از آیه آمده بود و استغفار از گناه گشته زیرا که توبه عبارت است از رجوع  
 گناه است و رجوع از گناه است که عزم نکند ازین پس گناه نکند اما آنچه کرده است تا کرده نخواهد  
 شد پس امکان ندارد که توبه را بازمان سابق تعلق دارد پس چنانچه توبه بازمان گذشته تعلق  
 ندارد استغفار نیز بازمان آینده تعلق ندارد زیرا چه استغفار عبارت است که از طلب ترک  
 مواخذه و آن لامحالی از جریم سابق باشد و معلوم باد که درین بیت بقید پیش پیران اشارت  
 بدان است که تناسب رومی باید که توبه و انابت پیش یکی از پیران طریقت کند و او را گواه بر توبه



سازد و برای جبر نقصان گذشته از وی شفاعت و استغفار در خواهد برای اثبات و استقامت در  
 توبه و توبه نفس خود از وی مدد و دعا التماس کند زیرا که ایشان خلفای حضرت پیغمبر اندم چنانکه در محل خود  
 می بین خواهی شد و ایشان بتاویبت آنحضرت بمقام اذن شفاعت و استغفار تا لیان و اطلاق بر قبول  
 توبه و انابت و سایر عبادات ایشان و شهادت آن مشرف شده باشند گماستفاد من قوله تعالی و کذلک  
 جعلکم امته وسطاً لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیداً و ایضاً از نحو ای آیه کریمه  
 و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا لیتدوا و استغفر لهم الرسول لوجدهم و الله توأباً رجماً چنین مستغفراً  
 گشته که قبولیت توبه و رحمت حق تعالی مرتب بر دو استغفار است از دو محل گذاردن و از معنوم آیه کریمه  
 فیا یسین و استغفر لهم الله چنین معلوم شد که بیعت مقتداً و استغفار او شرط قبولیت توبه است  
 و در قرن اول خود آنحضرت صلی الله علیه و سلم مقتداً می عالم بوده بعد از آن خلفای آنحضرت علی یومنا  
 منعاً و سلباً بوده اند همچنین بمرکت آنحضرت تا قیام قیامت خواهند بود ان شاء الله تعالی پس  
 کسانیکه این شرط توبه ایشان موجود نیست حال ایشان بر خطر است و شرط اول توبه که پیشانی  
 است می باید که بجدی باشد که حلاوت گناه بالکلیه از دل رفته باشد زیرا که در کیمیای سعادت آورده  
 است که کی از آن بی شفاعت کرد اندر قبول توبه کی از بنی اسرائیل وحی آمد که بعزت من اگر اهل  
 آسمان اندر حق وی شفاعت کنند نپذیرم تا حلاوت آن گناه اندر دل وی بماند در روضه  
 الاحباب آورده است که چون کفره بنو قریظنه از محاصره لشکر اسلام حصن ایشان را بعد محاربت تنگ  
 آمدند کسی فرستادند پیش رسول صلی الله علیه و سلم که ابولبابه بن عبد المذخر اوسسی را برای ما بفرست  
 تا ما با وی مشورت نماییم و حال آنکه ایشان همه گویدان وی بودند حضرت ابولبابه را نیز و ایشان روانه  
 کرد چون در حصن درآمد ویرا استقبال کردند و زنان و کودکان پیش وی جمع آمدند و از شدت محاسره  
 و پریشانی حال در گریستند چنانچه ابولبابه را بر ایشان رحم آمد گفتند چون می بینی بر حکم محمد  
 فرود آئیم گفت آری و بدست اشارت بخلق کرد یعنی چون فرود آید شمارا بکشند ابولبابه گوید  
 بخدا سوگند که قدم از موضع خویش برنداشته بودم هنوز دانستم که در کار خدا و رسول خیانت کردم  
 آنگاه ابولبابه از حصار فرود آمد و از غایت شرمندگی نزد پیغمبر صلی الله علیه و سلم نیامد و یکسر بیدید رفت  
 و خود را بر استون مسجد رسول صلی الله علیه و سلم بست گفت مرا هیچکس باز نکند در غیر وقت نماز تا  
 زمانیکه توبه من قبول شود حضرت چون قصه او معلوم فرمود گفت اگر پیش من آمدی برای او استغفار  
 کردمی اکنون ویرا کشتیم تا زمانیکه خدا تعالی توبه او را نپذیرد گویند پانزده شب از روز بچنان  
 بسته بود دختر او می آمد و خبر میداد من او می نهاد تا می خورد و بعد از پانزده شب از روز سحرگاهی بود  
 که قبول توبه او نازل شد آیم سلمه گفت در آنوقت سحر دیدم که پیغمبر صلی الله علیه و سلم خندان شدند  
 الضحاک الله استنک یعنیه خندان گردانده خدا تعالی و ندان تر سبب ضحاک چیست فرمود جبریل علیه  
 و خبر قبول توبه ابولبابه رسانید گفت ای ابولبابه بشارت باد مر ترا که حق تعالی توبه تو قبول کرد جمیع  
 در مسجد بودند و خواستند که ویرا بکشند گفت بگذارید تا رسول صلی الله علیه و سلم مرا بدست مبارک  
 برافکند و بی بشارت دهم فرمود تو آئی بر نعمت تا بد مسجد که در پهلوی حجره من بود



خود بکشد حضرت چون نماز صبح بیرون رفت و پیر از ستون باز کرد و عرض ازین قصه چنان  
 معلوم شد که برای استغفار گنہان گذشتند یا ریاضتی شاقه اختیار باید کرد یا بجزو زاری توسل  
 به امن شفاعت و استغفار شیخی مستجاب الدعوات و ماذون الشفاعت باید نمود یا در یوزہ ثواب ختم سورہ  
 فاتحہ و بعضی سورہ قرآن از صالحان برای جبران نقصان باید کرد چنانکہ در فصل الخطاب درودہ است کہ رودی  
 مسافری از راه دور حضرت خواجہ جهان خواجہ عبدالخالق غجدانی قدس سرہ آمد و دید کہ جوانی پیش  
 آنحضرت آمد و سلام گفتہ استاد و دو عا نے درخواست خواجہ دعا فرمودند آنجوان از پیش ایشان  
 ناپدید شد خواجہ فرمودند کہ آن جوان فرشتہ بود کہ مقام او در آسمان چارم بود بسبب تقصیر کہ ازو  
 در وجود آمد او را از مقام او دور کرده بودند با سمان دنیا فرستاده با فرشتگان دیگر گفت چکار کنم  
 کہ حق تعالی مرا باز بہمان مقام رساند فرشتگان او را با پنج نشان دادند بان نشان آمد و از ما دعا  
 درخواست ما نیز دعا گفتم حق تعالی دعا را در حق او اجابت فرمود و او را بہ مقام خود باز رسانیدگان  
 مسافر گفت مرا بدعا ای ایمان مدد کنید تا باشد کہ ازین دامگاہ بلا جان ایمان بہ سلامت برسم خواجہ  
 فرمودند و عدہ الہی این است کہ ہر کہ بعد از قریض ہر دعا یک گویہ استی شہد تو بر کار باش و مارا بعد از  
 قریض بدعا یاد کن و ما ترا نیز یاد کنیم باشد کہ درین میان اثر اجابت ظاہر شود ہم در حق تو ہم  
 در حق ما

المثنی

توبہ مقبول آن باشد کہ باز کرد گناہ  
 غافر الذنب از زبان شیخ مستغفر شد است

الشرح غافر الذنب مرندہ گنہان بدین لفظ تمیمی است بآیہ غافر الذنب قابل التوبہ  
 العقاب ذی الطول مستغفر بفتح فاک کہ از وی طلب غفران و آمرزش کند اسم مفعول است  
 ماخوذ از استغفر الله فهو مستغفر درین بیت اشارت است بہ دو قاعدہ مشایخ محقق برای  
 قبولیت توبہ مریدان از روی احتیاط یکی آنکہ تا یثباید کہ برای عفو گنہان خود از زبان شیخ طلب  
 استغفار کنند بیان آن در شرح بیت سابق مسطور شد دوم آنکہ ہر محصیت کہ ازو در وجود  
 آمدہ باشد پیش شیخی حقانی در نہانی بتفصیل اظہار کند برای ہر یک بخصوصہ طلب استغفار کند تا  
 بسبب آن اقرار نہ است و زیادہ شود و تصدیق او بر علم علام الغیوب و برگشت شیخ ظاہر کرد  
 و برکت آن در حال او مزید شود این قاعدہ ایست کہ غالباً از راه علم لدنی معلوم کردہ بعضی تائبان  
 صادق را در وقت توبہ و جیت بزبان تعریض تعلیم میفرمودند بعضی کہ از ذکاوت نہم نمیدند و از  
 کمال صدق بر ہمہ قصورات خود آنحضرت را واقف گردانیدند بشارت قبولیت توبہ ایشان می  
 دادند و بعضی کہ در ین باب خیانتی ورزیدند در قبولیت توبہ ایشان متردومی بودند و وقتی در حق  
 یک خیانتی درین امر فرمودند کہ من فلان کس را مشہر واقعہ دیدم کہ در بدن او چند جای جراحت  
 و اعصاب نہاشدہ ظاہر بود غالباً از شومیت خیانت او در اظہار چند جنایت و وقت توبہ و ناخواندن  
 استغفار بہ استتعال برای عفو ہر یک قصورات آنها در و باقی است پس چون آن کس این تقریر



شنید متصرف دستغفر شد چنانکه یکبار عورتی در آوان توبه پیش آنحضرت اظهار عصمت خود کرد  
 بهستی چنانکه وی شنیده پس بر زبان مبارک آنحضرت جاری شد که اگر تو محصوره آن صحبتها  
 با فلان مرد چه بوده است آن عورت ملزم شد اقرار کرد استغفار طلب نمود و حال آنکه از وقت صدور این جریمه  
 از دویست و بیست سال گذشته بود این نوع معاملاتی که در مواد کثیره و اقله استماع این قاعده  
 بر بعضی آشتیایان ما از عجایب است نموده برای سکنه خاطر خود ازین فقیر طلب سندی و روایتی  
 از کتب معتبره اهل سلوک نمودند پس آنچه در انشای مطلب از بعضی کتب معتبره در نظر آمده بود اینجائی نویسم  
 فی الشکوة الحدیث قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله علیه متفق  
 علیه فی التفسیر الکاشفی قال الله تعالی و آخره ان اعترفوا بدنوبهم و قومی دیگر که غیر منافقان اند  
 نزد پیغمبر صلی الله علیه وسلم اعتراف نمودند بگناهان خود و مقرر شدند بدان فَلَمْ يَلْبِسُوا صَاحِبًا میباشند  
 کردار نیک یعنی غزوه را که با اتفاق پیغمبر از ایشان بوجود آمده بود و آخر سینه بعل دیگر بد که آن  
 خلف غزو تبوک است عسی الله ان یوتیهم شایده که خدای توبه ایشان در پذیرد ان الله غفور  
 یدرستیکه خدای آمرزنده است مرتاب را رحیم و مهربان است تفضل برود تا ویلات کاشی مذکور  
 که اعتراف بدین جهت بقای نور استعداد است و عدم رسوخ بر خطیئات و بدان استدلال  
 توان کرد بر آنکه متصرف را دیده بصیرت کشته شده قباح گناه بر وی شهود گشت چه اگر ظلمت غفلت  
 مترکم گردد و وحی و ایل و طبیعت مانع شود مجرم هیچ گناه را زشت ندیند بلکه بسبب مناسبت از آنیک بیند  
 و در عذاب غذلان بماند حکیم کنائی فرموده ۴

نظم

کشت جان بچشمانی  
 آن نشان شقاوت است

چون بدی گناه را دانی  
 و نه ندانی گناه را که بدست

و من رآه العشریرة و کوثر من نقاسم الفاسه عن شیخ فقه خاندانی حق صحبت و حقه ولو وقع له  
 مخالفة فیما اشار علیه شیخ فیجب ان یقر بهن یدیه فی الوقت ثم یتسلم لما یکلم به علیه شیخ عقوبة  
 له علی خیانتة و فی لفظة اما بسفر کلفة او امرایراه و لا یصح للشیخ العجا و عن ذلالت المریدین لانه تضییع  
 الحق الله و ایضا منهار وی عبد الله الزرادانی المناجم بعد موتة فقیل له ما فعل الله بک فقال قضی و غیره  
 من ذنب قررت به فی الدنیا الا واحد استجیت ان اقربہ فوقضی فی العرق حتی سقط لحم وجهی فقیل له و اذ ان  
 قال نظرت الی شخص جمیل فاستجیت ان اذکره و من رآه بعض المشائخ و لا یجوز للمرید ان یتطهر علی  
 فی هر شیئا الا بعد تخصیصه فی قلبه بالصدق و الا خلاص بهما یصل الی الصدیق و هو ان یتطهر بسیح  
 و یطهر بقلبه من حسنة و تبیح شیخ او صدیق حافظ علی اسرار و لهذا قبیل لیس من شرط الشیخ  
 ان یطسح علی باطن المرید و لکن من شرط المرید ان یتطهر شیخ جمیع ما یخطر بباله و ان لم یطهر کان خامئا  
 و قد قال الله تعالی فی کتاب العزیز ان الله لا یحب الخائنین و من مقامات خواجہ بهاء الدین نقشبند قدس  
 سره صاحب قصور باید که اول آنچه بر دگذاشته است پیدا کند و انگاه بعد روانیت بصفت نضره  
 و در ماندگی مشغول گردد تا مقصود موجود گردد و مامول کجصول موصول شود و من العوارف فی باب آداب



الصحة والاخوة تدوم من اذ بهم الاستغفار للاخوان بنظر الغيب في الالهام لهم مع الله تعالى في دفع المكاريه عنهم حتى ان اخوين ابني احدى بهوى فظهر عليه اخاه فقال لي ابتليت بهوى فان شئت ان لا تعقد علي فحقتي الله فافعل فقال كنت لافعل عتدة اخاك لاجل خطيتك وعقد بينه وبين الله ان لا ياكل لا يشرب حتى ييا فيه الله تعالى من هواه فطوى اربعين يوماً كلباً له عن هواه فيقول ما زال فبعد الاربعين اخبره ان الهوى قد زال فاكل وشرب في الحسن

از معاصي پاک شد با توبه پاک نصوح  
هر که بعد از توبه همچون میت مقبره شد است

الشرح المعصية تافرياني وجمعه المعاصي النصوح توبه استوار که عزم ندارد که پیش بدان باز گردد  
الاقبار گور کردن دمنه المقبر اسم مقبول بدین تشبیه شایسته است بدانکه بشارت حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب له در شان کسانی است که بعد از توبه و انابت بر قضیه موقوف قبل ان تموتوا همچون میت گور کرده شده باشند در استقامت توبه و عدم میل رجوع بر معاصی و ایضا درین بیت ایمانی است مضمون آیه یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبه نصوحاً یعنی ترکیم ان یکفر عنکم سیئاتکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار یعنی آن کسانیکه ایمان آورده اید توبه کنید توبه نصوح و سجداً ایستغفار باز گردید توبه نصوح آن است که در معصیت باز نگردد و ابن عباس گفت توبه نصوح آن است که بدل پیشمان شود و بزبان آمرزش خواهد رفتن روی از گناه بگرداند و بدل نیت کند که پیش گناه نکند هر آینه بپوشد خدا از شما گناهان و در آرد شما در بوستانها که میرود از زیر آن جویهای روان گذانی بعضی التماسیر و ایضا مشهور است که نصوح نام مردی بود شهوانی که بصورت نمران شده در تمام دلاکی زنان کردی بدین بهانه دست برایشان یافتی آخر الامر توفیق توبه پاک یافت و در آن استقامت و رزید تا حدی که قصه او بر توبه مقبول در عالم مثل شد و این قصه بنظمی بسیط در مثنوی مولوی مذکور است فی مرآة الساین چون شرایط توبه معلوم کردی اکنون بدانکه اگر کسی بر محافطت جمیع شرایط قیام تواند نمود بدان سبب همه روانیابد داشت مثلاً ترک معصیت یک واجب است و اقامت طاعت بجای آن معصیت واجب دیگر اگر نفس مساعت نماید ترک معصیت بواسطه غلبه شهوات باید که اتیان حسته در مقابل آن غنیمت اندازد ازین جمله بود که دیدن بالحنه السیئة باید که سیئه بر عضو مجتنبه که در تعلق آن عضو بود تدارک کند و قیاس دانند که هیچ ذره از خیر و شر از اثری خالی نیست فمن یعمل مثقال ذرة خیر ایره ومن یعمل مثقال ذرة شر ایره بلکه جمیع عالم با اشاع آن از ذرات جمعه حاصل گشته است پس اگر چه استغفار و بازتابی ندانمت قلبی تردد که استغفار کمال که آن مجموع قول و فعل و نیت است قدری نیست ولی چون توفیق مساعد نباشد و تحصیل مرتبه اعلا بکمال اگر نزد مرتبه اولی که استغفار زبان است هم از اثری خالی نیست شخصی از غفلت دل بخدمت شیخ عثمان مغربی به شکایت کرد که بدقی است که بر ذکر زبان مداومت می نمایم و در دل خود از ان هیچ اثری نمی یابم شیخ فرمود







مراد از غر غفلت و غرور و فریب شیطان است و معنی فرز دلباست و فرغ آب درین است  
اشارتی است بدان قاعده که در لب آب ورده است یعنی که آب حمت اولیا مطهر از ناپس خلائق است  
و مطهر آن آب از رحمت حضرت واجب است چنانکه آب همه پلیدی با پاک می کند و خدا تعالی با آب را از  
پلیدی پاک کند و هو القدر کس

## مثنوی

تا پلید از اکنه از خبث پاک  
تا چنان شد کباب از در جوس  
تا بشتش از کرم آن آب  
هی کجا بودی بد ریخه خوشان  
که گرفت از خوی یزدان خوی من  
چون ملک کی دمجم حضرت را  
سوی اصل اصل پاکبها روم  
خلعت پاکم دهد باریه در  
عالم آرای است رب العالمین  
کی بدی این بار نامه آب را  
همچو ما اندر زمین خیره شود  
آنچه دادی دادم و ماندم گدا  
ای شد سرمایۀ من مزید  
هم تو خورشیدی ببالا بر شش  
تا بر اندموی بجز بید شش  
کو غولی تیره گیهای شامت  
رحمت اهل خصوصند اولیا  
تا فرو شویند ما را از اکنه

آب بهر این بیارید از سما پاک  
آب چون این کار کرد و شد نجس  
حق بر دوش باز در بحر صواب  
سال دیگر آمد و دامن کشان  
همین بیایید همی پلیدان سوی من  
در پذیرم جمله زشتیت را  
چون دم آلوده با آبجاء روم  
دلق چرکین بر کفم آبجاء سر  
کار او این است کار من همین  
گر نبود این پلیدیهای ما  
چون بماند مایه اش تیره شود  
ناله از باطن بر آرد کای خدا  
رنجتم سرمایۀ پاک و پلید  
لطف را گوید بر جای خودش  
راه هائی مختلف میراندش  
خود غرض این آب جان او کیست  
منظر غفران اوین را و لیا  
از خدا گیرند رحمت دمدم

و روشن کننده این معنی روایاتی صالحه فضایل آبی کمالات اکتسابی خدمت مولانا احمد گنجی حاجی است  
که چون وی بعزم انابت و بیعت استخاره بهم بعزموده آنحضرت کرده بود چنان دید که بدن او با نوبی  
پلیدی با آلوده شده از غایت تنافران بتجیل خواست که در پهلوی خاتمه حضرت امیر سید  
علی سیدانی قدس سره بر لب دریا رفته تن خود را از آن پلیدی پاک سازد و شخصی بدان طرف بگذرد  
غالباً دیگری او را گفت که بجا نه شیخ حمزه برو که وی ترا از این پلیدی با خواهد شست پس بعد بیداری  
چون روز روشن شد بخوشی تمام و خست تمام آمده بشرف بیعت آنحضرت مشرف شد  
بجفت ارشاد و ارادت را ولایت زاده شد  
در هرگز هیچ زن زاییده بی شوهر شد است



الشرح دین بیت اشارت است بدفع توهمی که بعضی متوهمان ناشی شده است و آن  
آن است که چون کسی را برامید ثواب بهشت کسب فرموده کتاب و سنت را خورطیقت خود عمل صالح کند و  
از ترس عذاب و فرخ از منتهیات پرهیز کند چه حاجت است او را که طالب ارشاد از مرشدی کامل شود و مرید  
او گردد و جوایب است اگر چه در عبادت و اعمال صالحه اهل تقلید ثواب بسیار و لیکن مرتبه ولایت خاصه  
قرب حق تعالی و مقام فنا فی الله اعلی تر است چنانکه بزرگی گفته اند **بیت**  
گر همه عالم ثوابت بود تا تو باشی آن عذاب تو بود

و سنت الهی چنان رفته جایکه ارادت مرید جامعه شرایط ارادت و ارشاد مرشد با شرایط خود موجود  
شود و ولایت حاصل شود که کند مشیت الله تعالی را اگر یکی از اینها یا هر دو مفقود بود نتیجه ناموجود بود و لهذا بعضی  
صالحان که ارادت داشتند و مرشدی کامل نیافتند ولی نشاندند همچنین بعضی پسران مرشدان را چون  
ارادت لایقه موجود نشد سعی و ارشاد پدران بر مرتبه ولایت کم رسیدند و الله اعلم **المتمن**  
هر که خود را گرفتار تسلیم چنین پیری بصدق  
درمان از مکر نفس ظاهر است

الشرح و این بیت شیر است بدان مسئله سلوک که در کتاب لبالباب به بیانی روشن مبین  
شده است و آن این است یعنی از مکر نفس توان رست مگر بعد از پیر کامل که کمینگاه او را می شناسد  
و از علت های او این نتوان نشست مگر بمعالجه طبیب منوی که همان شیخ است **مثنوی**

بچ نکشت نفس را جز تزل پیر چون گیری سخت آن تو فنیق پوست  
این هوا با را نکشت اندر جهان عقل گاهی غالب آید در شکا  
چون بنزد یک ولی الله شود صد زبان و هر زبانش صد لغت  
شهر را بغریب الا شاه را نفس را تبیع و مصحف در بین  
مصحف سالوس و باور مکن سوی خوصنت آورد بهر وضو  
مگر نفس و تن نداند عام شهر هر که جنس اوست یا را او شود  
کو مبدل گشت جنس تن نماند خلق جمله علتی اندر کمین  
از مهورم نفس چون با علتی

و امن آن نفس کش را سخت گیر در تو هر قوت که آید جذب دوست  
بچ چیزی بهجوسایه هم زبان بر سب لغت که باشد پیر یا  
آن زبان صد گزکش کوفته شود ذرق و دستاش نیاید در صفت  
ره تا ندزد شب آگاه را خنجر و شمشیر اندر آستین  
خویش با او همسیر و همبر مکن اندر اندازد ترا در قصر جو  
اوندا ند جز بوحی القلب مهر جز مگر مردی که آن شیخت بود  
هر که را حق در مقام خود نشاند یار علت می شود علت یستین  
هر چه گیری تو مرض را آستین



دفع علت کن چو علت نخواست شود  
 ما طبیبانیم و شاگردان حق  
 آن طبیبان طبعی دیگرند  
 ما بدل بیواسطه خوش بنگریم  
 ما طبیبان نعایم و مقال  
 آن طبیبانرا بود بوی دلیلی  
 دست مژدی می سخا هم از کسی  
 این طبیبانرا بکسان بنده شویید

هر حدیث که پیش از تو شود  
 بجز قدریم دید ما را فاسق  
 که بدل از راه نبضی پی برند  
 کز فراست ما بعالی منظریم  
 ملهم ما پر تو نور حلال  
 این دلیل ما بود و حی جلیل  
 دست مزد ما رسد از حق بسی  
 تا بشکست غیر آگسته شود

معلوم باد که موافق بعضی مضمون ابیات این بیان بالابتی با شرح مسطور شده است یعنی بهر دل  
 پیر محقق چون طبعی حاذق است تا آخر که این دو بیت را با هم در مطالعه آرند اینصافی زیاده در  
 اثبات احتیاج به شیخ روی خواهد نمود نقلت فی تذکرة الاولیاء که زایدی بود از جمله بزرگان  
 صاحب صبح و صاحب بول و از حلقه بایزید غایب بودی تا روزی گفت ای شیخ سی سال است  
 تا صایم الدهر و قایم النیل ام در خود ازین که تو میگوئی اثری نمی یابم و تصدیق می کنم و دست  
 میدارم شیخ گفت اگر سال بروزه باشی و منازکی و بیک ره بوی این حدیث نیابی گفت چرا گفت از  
 آنکه بجوئی نفس گفت دوائی هست شیخ گفت هست من بگویم اما تو نمائی گفت قبول کنم سالهاست که  
 طایبم شیخ گفت برو سرور شین تراش و این جامه که داری بیرون کنی و ازاری آنه کلیم بر میان بند و بر سر آن  
 صحه را که بهتر دانند بشین و تو بره خود پیش خود بند و کودکان را جمع کن و بگو هر که مرا یک سنگ زند یک جزو بدیم  
 و در شهر کرد تا کودکان سیده برگردنت نیست علاج تو این است آن مرد گفت سبحان الله لا اله الا انت  
 گفت اگر کافر می این کلمه گوید مسلمان شود تو با این کلمه مشرک شدی گفت چرا شیخ گفت از آنکه خود را  
 بزرگ تر شمردی از آنکه این توان کرد بزرگی نفس خود را این کلمه گفتی نه برای تعظیم حق را آن مرد گفت این توانم  
 کرد دیگر فرمای شیخ گفت علاج تو این است که گفتیم تو کنی و ایضا در تفسیر مولانا یعقوب چرخ می تدکسره  
 بزرگوار است که قال الله تعالی و اما من خاف مقام ربه اما آنکه ترس حادی ایستادن از برای حساب و کد  
 و نهی النفس عن الهوی و باد داشت تن خود را از هوا یعنی روگردانید از میل کردن با آنچه ناپسندید یعنی مراد  
 نفس که بی حکم شرع باشد فان الجنة هی الماء و الخواجه ابو بکر و راق تدکسره گفت که حق تعالی را  
 در دنیا و آخرت هیچ چیز خبیث تر از هوا نیست چون مخالف حق باشد و پیش اهل طریقت مرد دقتی  
 بالغ شود که از هوای نفس خلاصی یابد

نظم

نیست بالغ جز ز مهیده از هوا

خلق اطفال است جز مست خدا

و ظاهر این عام است که در حق کافران و مومنان قال النبی صلی الله علیه و سلم یس العبد عبد هو یضله  
 یعنی چه بد بنده ایست بنده هوا که گمراه کننده است و خواجه علی حکیم ترندی گفته است که هوای نفس  
 ترک حق است در کارها و عبادتها و این تفسیر میگوید یعنی صاحب سیر در بحر را بودم در خود که در تنی تیره گ



مشاهده کردم گفتم چند روزی روزه دارم تا باشد که این تیره گی دور شود روزه نیت کردم و خدمت  
 شیخ خواجہ بہار الدین قدس سرہ رفتم چون حضرت شیخ نقش بندہ مرادید فرمود تا طعام آوردند و  
 گفتند این ضعیف را کہ طعام خورد این حدیث را بخوانند پس البس الخ ومعنی ویرا تقریر کردند و گفتند  
 با تجربه کردہ ایم خوردن آولی است یعنی از روزه کہ بہوای نفس دہانہ شود و گفتند عمر دوبارہ می بایست تا  
 بندہ یکبارہ بجزا کند و بار دیگر عمل کند ازین ارشاد فہم شد کہ در عبادت نافلہ نیز ہوا میرود و می  
 گفتند کہ در عبادت نفس باید کہ اذن شیخ فانی فی اللہ باشد کہ وی از ہوا خلاص شدہ است  
 ہوا را ذکر کردہ نمی شود کہ الفانی لایرؤد میگفتم کہ اگر بچنین شیخ یافت نمی شود چکنیم می گفتند کہ ہر عبادت  
 کنید بعد از ان استغفار کنید حضرت خلیفہ ما خواجہ غلام الدین عطا رقد کس مرہ این فقیر را فرمودہ بودند  
 کہ بعد از ہر نمازی بیست بار استغفار کن و بگو استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحق القیوم و اتوب الیہ  
 ما ہمہ صد بار می شود قال البنی صلی اللہ علیہ وسلم اتی لیغان علی قلبی فاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرتبہ  
 یعنی در دل من پر دہ پیدا میشود و همچون ابر شکر پس ہر روز استغفار میکنم صد بار و الملتن  
 اشارتی بآنکہ سبب قوی ترقی سالک محبت و عشق پیر است و موجب اعظم حصول آن دولت صحبت  
 و خدمت اوست با خلوص نیت و صفای طوہت و بار عایت آداب ہر و باطناً و طبعاً مخلصان او و دو  
 بودن از صحبت اغیار اگر چہ بعضی باشند شیخ خوہت و تار خصوصاً از صحبت منکران و معاندان بد کردار

ہر سعیدی را کہ عشق و شوق حق در سر قفا  
 عشق پیرش گو کہ ہر عشق حق قنطر شد است

الملتن

الشرح طوہت اندیشہ نیت و تار جامہ کہ زیر جامہ دیگر پوشند المعاندة والعناد با کسی است  
 و برابر می گردن و منہ المعاندہ الانکار ناشناسا حقن و وجود کردن و منہ المنکر قنطر و گذارہ بدانکہ عشق بہ  
 دو نوع است عشق حقیقی کہ عشق حق قالی است و عشق مجازی کہ عشق مابوسی اللہ است و سخن مشہور  
 المعجاز قنطرة الحقیقة مولانا عبد الرحمن جامی قد کس مرہ بدان شرح کردہ کہ مراد ازین مجاز عشق جو انان  
 است باعتبار مظهریت ایشان و جمہیت ہموں کثیرہ بہیم و جسد و بعضی متاخران آنرا اعتراض کرد  
 و گفتہ کہ عشق پیران محقق بہین اعتبار و سبیلہ عشق حقیقی است نہ عشق جو انان کہ فتنہ انگیز است  
 و صاحب مرصاد العباد و رین کتاب خود بدان تصریح کردہ چنانکہ گفتہ تا مرید بر جمال و ولایت شیخ  
 عاشق نشود از تسلیم تصرف ارادت و انتساب بہ خویش بیرون نتواند آمد و در تصرف و ارادت  
 شیخ نتواند رفت کہ عبارت از مرید آنست کہ مراد شیخ بود نہ مرید مراد خویش پس وظیفہ او  
 آنرا را با غی شود و

م با غی

آن باید گفت و کرد کو فرماید  
 و رگوید جان بدہ گو کی باید

ای دل اگر ت رضای دلبر باید  
 و رگوید خون گری گو کہ چہ سبب

بہد می پیر خویش و صحبت ہمیرگان  
 نافع آمد صحبت اختیار پس با ضرر است

الملتن



الشرح آنحضرتی و در بعضی از مصنفات سلطان و کداست قدس سره که بی جہدی و علی  
در حضور شیخ کار مرید گذارده می شود و مقصود میرسد چنانکه کسی در شتی فارغ خفته باشد ناگاه  
سر ولایتی بر زند که اگر بخشی فتنی ماہبا انجمن رسید و شیخ صلاح الدین عظم الدکره من و کدر افروز  
که بحر من شیخی را نظر کن که شیخ راستین منم که صحبت شیخان دیگر زیان منداست زیرا که نظر ما  
آفتاب مرید سنگ لابد که سنگ قابل نظر آفتاب نسل شود و نظر غیر ایشان سایه است چون  
سنگ قابل از نظر آفتاب سایه و دلیل نشود و در مقامات خواجه بہار الدین نقش بند قدس سره آورد  
است کہ بیضه قابلیت کہ بواسطه صحبت ہای فاسدہ کار او دشوار است جز بصحبت اہل تدبیر  
کہ کبریت احمر است بصلح نمی آید :

مر بابی

جز صحبت عاشقان وستان پسند  
ہر طایفہ ات بجانب خوشی کشد  
در دل بوس قوم فرومایہ مہند  
چندت سوی ویران و طوطی سوی کند

و در نفقات الانس مذکور است کہ مولانا جلال الدین رومی قدس سره فرمودہ است کہ صحبت عزیز است  
لا تصحوا غیر انہاء الحبس کہ طبیعت دزد است از راه ہنای چیز را میبرد و شخص از ان غافل و نیز گفتہ  
کہ درین معنی حضرت خداوند شمس الدین تبریزی قدس سره فرمودہ کہ علامت مرید قبول یافتہ  
آنست کہ اصلا بمردم بیگانہ صحبت نتواند داشتن و اگر ناگاہ در صحبت بیگانہ افتد چنان نشیند کہ  
منافع در سجد و کودکی در کتب و اسیر در زندان و خواجه اسرار قدس سره میفرمودند کہ تجربہ معلوم  
شدہ و ہمہ اکابر نیز تصریح میفرمودند کہ مجاہدست و ہشینی با کسانیکہ اتحادیستی ندارد بسبب  
فقدان نسبت است و فقدان نسبت مہمات و نیز از خواجه نقش بند قدس سره منقولست کہ  
میفرمودند کہ ہاے باید اول مدتی بیاران صحبت دارد تا او را قابلیت صحبت ما پیدا شود و نیز  
وقت سفتن مرد حاکم بش گردان دہد و در خطر ناک :

بلیت

صحبت سالکان ہمیرہ  
صاف و روشن کند دل تیرہ  
و تفسیر سورہ تذکر در ذیل بیان آنکہ ولید بن مغیرہ بسین کا فرمان اقرار حقیقت قرآن بانکا  
بدل کرد مولانا یعقوب چرخ قدس سره آورده کہ نصیب تو این است کہ از دشمنان او بیای  
حق تعالی دُور باشی و با ایشان صحبت نداری تا از شو می ایشان اقرار تو زبان نبرد : مر بابی  
باید ان کم نشین کہ صحبت بد  
گر چہ پاکی ترا پلید کند  
آفتابی بدین بزرگی را  
ذرہ ابرنا پدید کند

و در لب القیاب آورده است قول در بیان صحبت نیکان و پیوستن بدیشان بدان کہ سالک  
ہیچ شربت بعد از توبہ سازگارتر از صحبت پاکان نیست و از جامعیتکہ انہای جنس نباشند قرار  
منودن چہ ایشان شیا همین الانس اند و بوسہ ایشان و باز و غدغہ و خیالات فاسد روی  
می نماید لغو ذرات من الحویر بعد الکوار :

مثنوی

گو نشین اندر حضور اولیا

ہر کہ خواہد ہمہ نشینی با خدا



از حضور او بیاگر بجای  
چون شوی دور از حضور او بیا  
ای دل آینه و کز با تو روشنند  
در میان جان پیشانی گیر  
هر که باشد همنشین دوستان  
هر که با دشمن نشیند در زمین  
روا شد آن علی انگاره باش  
بر سر اغیار چون شمشیر باش  
تا مرغیت از تو یاران نگسند  
ای خوش آن مردی که از خود در  
وای آن زنده که با مرده نشست  
مهر پاگان در میان جان نشان

تو ملاکی ز انکه جزوی نه کلی  
در حقیقت گشته دور از خدا  
در بلاها مژگان چون جوشند  
در فلک خانه کند بدر منیر  
سبب در گلخن میان بوستان  
سبب در بوستان در گلخن  
خاک بولداری اغیار باش  
همین مکن و باه بازی شیر باش  
ز انکه آن خازن عدو این گزند  
در وجود زنده پیوسته شد  
مرده گشت زندگی از وی گشت  
دل بده الی مهربان خوشان

نسخه آن بزرگان در فضیلت سیدی پیران و فوائد صحبت ایشان در اوایل در شرح بیت مخلصان صحبت  
موجب جمعیت است مطورشده

هفت روزه صحبت پیر محقق در ثواب  
مرعباتهای مفصله را همیشه است

الشرح در کتاب سیرالاولیا آورده است هر که هفت روزه خدمت مشایخ کند حق تعالی ثواب  
مقتضی عبادت در نامه اعمال او بنویسد و هر قدر میسر که بگیرد ثواب حج و عمره او را بدیند انگاه  
شیخ الاسلام فرمود که تا خدمت درویشان نکنی هرگز بمقامی نرسی انگاه فرمود آید رویش شیخ  
محسن الدین سنجرى قدس سره بیت سال جامه پیر خود بر سر کرده برابر درج رفت انگاه این نعمت  
یافته است که نصیب جمله جهانیان شد انگاه فرمود ای درویش از بزرگی شنیدم که یکروز با صد  
خدمت پیر کردن بهتر است از عبادت بی صدق هزار سال

چند گمره ترکند بی پیر را گفتند ازین  
کار یک صحبت به پیر از چهل چیده بهتر شد

الشرح درین بیت اشارت است بدان که در سیرالطیفة عینه آورده است که مرید صادق ایک  
صحبت پیر بهتر است از چهل چیده آری پیر تواند که بیک لحظه مرید را بخدارد اما مرید که چهل چیده  
از سر هوای خود کشد باشد که گمراه مطلق گردد این نوع بسیار فاش است پس صحبت پیر  
غنیمت پندارند هر مشکلی که در راه واقع گردد بر مرشد عرض نمایند تا کشف حال او کند بسیار آن  
سند ایشان از مرشد گرفتند و در غفلت مرشد کار کردند ایشان را غلط در غلط افتاد باز محتاج  
تلقین شدند و کار از سر کردند

المتن

تجلیات روز خدمت پیر محقق در ثواب

3127

3137



پیر چون خواندنت جوابش گو بقطر نماند  
ز آنکه ایندم در جواب او ثواب و فرشت است

الشرح  
مضمون این بیت ناخود است از آن کلام که در کتاب سراسر الاذلیا مسطور است یعنی مجلس  
شیخ فریدالدین عطار قدس سره سخن در عقیده میرفت گفتند بر سببیک عقیده نیست او خود مریدیت  
سما نگاه که شیخ فرمود که ای درویش وقتی امیر المومنین عمر خطاب عبد الله ابن عباس رضی الله عنهم در نماز  
نفل بودند که رسول علیه السلام برای مصالح کارایش زانو از داد چون ایشان در نماز بودند و در جواب  
نگفتند چون از نماز فارغ شدند بخدمت رسول علیه السلام آمدند گفت من شمار آواز دادم  
نشسته نگفتند یا رسول الله در نماز بودیم از سببیک جواب نه دادیم رسول علیه السلام فرمود که ای  
یاران من آن زمان که رسول خدا می شمار آواز دهد اگر چه در نماز باشی ترک نماز نفل دهی و در جواب  
آن مشغول شوی که آن جواب فاضلتر از نماز نفل شماست انگاه فرمود ای درویش وقتی دعا گو بخدمت  
شیخ قطب الدین گنجی حاضر بود شیخ علی سجری نام درویشی بود نماز میکرد و خدمت شیخ علیه  
الرحمه او را آواز داد شیخ علی ترک نماز گرفت بر فور گفت بیهیک شیخ فرمود که چرا بعد از آدای نماز  
جواب نگفتی و از سببیک جواب نماز ترک دادی گفت آری گفت ای مخدوم من جواب و فاضلتر از نماز  
نوافل می بینم و میدانم زبیر چه در کتب سلوک است که چون پیر مرید را آواز کند مرید بر فور باید  
که جواب دهد که آن جواب سجای عبادت یک آن مرید نویسنده ای مخدوم چرا بود که بدین جواب  
نگفتن خود را ازین سمت باز ندارم  
المحقق

هر که با اخلاص جان و دل رعایت کرد ادب  
در حضور شیخ زود از صحبتش بر خور شد است

الشرح  
قی لبالباید درویش رعایت ادب با خاصان خدا نشاند ادب است انکلی هر عنوان  
الباطن

مثنوی

در حضور حضرت صاحب دلان  
ز آنکه ایشان بر سراسر باطن است  
با حضور آئی نشینی پایگاه  
نار شقوت را از ان گشتی خطب  
دل بمیراند سپید دارد ورق  
مر قهر را دهنش کج بماند  
مر ترا سرار علم من گذران  
خود دیدم افوس را منوب اهل

دل نگهدارید ای بی حاصلان  
پیش اهل دل ادب در باطن است  
تو بکسی پیش کوران بهر جا  
پیش بنایان کنی ترک ادب  
بی ادب گفتن سخن با خاص حق  
آن دهان کج گردان ز تخر بخواند  
باز آمد کای محمد عفو کن  
من ترا افوس می کردم بجهل

و فی شمایل الاتقیاء مریدی بحضرت شیخ خود رفت از در تا آنجا که شیخ نشسته بود و بفرمود ادب  
نگاه داشت چون بشرف پایوس مشرف شد شیخ فرمود بیای مرید با ادب بی ادب با ادب بی ادب



مقتدا ادب بجا آوردی بی ادب جهت آنکه ترا هیچ محاببت من مانع نیامد که یکروز ازین مقتدا ادب  
 فراموش می کردی و بی مقامات خواجه بهار الدین نقشبنده قدس سره حقیقه الادب ترک الادب اولیاء  
 الله را با اوقات زمانی است در صحبت ایشان بی ادبی عین ادب است و زمانی است که ادب  
 عین بی ادبی است و قبول نفس حقیقت ادب است و بی رساله القشیریه انکس فی الادب علی ثلث طبقات  
 اول الدین و اول الدین و اول المخصوص اما اول الدین فاکثر آدابهم فی العفاهة و البلاغة و المعلوم  
 و اسماء الملوك اشعار العرب اما اول الدین فاکثر آدابهم فی ریاضة النفس و تادیب الجوارح و حفظ الحد و د  
 و ترک الشهوات و اما اول المخصوص فاکثر آدابهم فی طهارة القلوب مراعات الاسرار و الوفاء بالعهود  
 و حفظ الوقت و قلة الالتفات الی الخواطر حسن الادب فی موافقة الطلب اوقات المحصور و مقامات  
 القرب فیها ایضا و لما دخل ابو حفص السجستانی قال له الجنید لقد آویت اصحابک ادب سلطین فقال  
 ابو حفص حسن الادب فی الظاهر عنوان حسن الادب فی الباطن و سمعت ابا منصور المغربي یقول قبل بعضهم  
 یا بنی الادب فقال لست بستی الادب فقیل له من ادبک فقال ادب بنی الصوفیة دنی ارشاد المریدین  
 جزو اعظم در سلوک اهل تصوف رعایت آداب است که تصوف کمال آداب باید دانست که ادب  
 با حضرت حق نسبت بحال مردم متفاوت است عوام را فرمانبرداری بود و خدا تعالی را اذقیف و حاضر  
 دانستن و در جمیع امور خواص را جمیع امور بد و مفوض داشتن و پیوسته متوجه او بودن و هر چه  
 دانستن و بدان خوشوقت بودن و خود را در وفائی ساختن و ادب بحضرت رسالت صلی الله علیه  
 وسلم در جمیع احوال تبصرع و نیاز مندی از روحانیت آنحضرت مد و طلبیدن و جمیع سنت های او  
 عمل نمودن است و ادب ایشان را در جمیع احوال رعایت آنست که چون داعیه طلب محبت در دل او پیدا شود بواسطه  
 محبت با درویشان یا مبطله و استماع سخنان ایشان یا بواسطه اینها باطن خود را از اعتراف  
 انکار پاک گردانند و واجب اند آن طلب محبت مدد کردن تا دمدم نیاید که درود که حضرت پروردگار  
 این گوهر را بخرد و مخزن دلی خاصان نیستند از دین و نور اخلاص آینه ضمیر خود را از کدورات انکار شیخ  
 تجلیه نماید تا عکس صور اعمال ظاهره شیخ در غلط نماید آنچه طیران طایر قوت مدد که با آن رسد آنرا  
 حکمت حواله نماید و عدم ادراک آن حکمت را بقصان خود حمل نماید و الا شیطان ازین دروازه  
 در آید در شهرستان دل و هر لحظه زهره انکار بغیر آید و سوی بادیه بذا فراق بینی و بینک را امش  
 نماید و دیگر آنکه مبتدیان را بخدمت با اقدام باید نمود و در ولیری از مصاحبت شیخ بر خود نباید کشود  
 با عظمت شیخ در دل او متکبر گردد که با آن بهیبت با شیطان مجاریه تواند نمود و بصدر تمام در  
 مددکاری درویشان اهتمام کند و جمیع جوارح خود را از ناشایست نگذاشتن التزام کند و هر چه  
 بخاطرش رسد و در دزد و دزدگوید تا دیر نگردد و چون شیخ از سخن پرسد بر خیزد و جواب گوید مگر قتیکه  
 شیخ گوید بر خیز و در حضور شیخ با اختیار مراقبه نمکند و چشم بر هم نهند زیرا که مبتدی هر چه بیند  
 بهتر از صورت شیخ پیوسته در دل مصور دارد و در صحبت دائم متوجه دل شیخ باشد و در حضور  
 شیخ نمخندد و بد و سخت نگوید و نوافل موده نگذارد از پس چراغ آفتاب نباید گذشت چنانکه



سایه او بر شیخ افتد و نیز چنان کند که سایه شیخ بر وقت و اگر مشکلات خود را خواهد که از شیخ  
پیر سداول از باطن شیخ اجازت طلبد در قتی که مردم نباشند و شیخ در مقام انساط باشد و بر خیزد  
و چنین گوید که اگر در شبی را چنین مشکل شود از آن چون گذرد و هیچ چیز نسبت نکند تا بخود پستی مبتلا  
نگردد و هر چه شیخ گوید در آن الحاح نکند و از تکلف دور در بی تکلفی حد وسط رعایت کند و همیشه سعی  
کند تا با اعمال و افعال مقبول شیخ گردد و در مجلس درویشان و غیره از بالانشینی دور باشد و خیال  
مهرتری و اندیشه شیخی نکند که زودش این اندیشه در اسفل السبلین رسد در موضعی که شیخ نشسته  
بود یا بر آنجا نهند و بی و حدود دست بر جامه و مصلای شیخ نهند و جامی که پشت او بطرف شیخ شود هر  
شیخ حاضر نباشد نشیند و تواضع و نیازمندی با همه کس شعار خود سازد و در وقت مصافحه و نقل  
گرفتن یا شیخ و باد در ایشان غالب است و آنها بر پهلوی خود نهاده بر تریغ ایشان در آید در وقت  
وداع زود روی از شیخ و درویشان نگرداند و قدمی چند باز پس گویند و در لفظ سلام گوید  
و هر واقعه و خواب که بیند از شیخ خود پنهان ندارد که معیار حال مریدان و احوال است و شیخ خود چون  
و چرا نگوید که سخن اکابر دین است که المرید اذا قال مع شیخه لم یفیلح ابدأ و در قتی که بصحبت یا بخلو  
یا خاتقاه در آید پای آهسته بر زمین نهد یا حلیا باز فراز کند بحقیقت در قتی که درویشان از وی  
یا توجهی دست دهد از شیخ و غیره از حرکاتی که وقت او برهم زده شود و خود را نگاهدارد که اگر ملاحظه آن  
نکند خود را باند بهیم آن باشد که هر چه عزیز تر او بود بیاورد و  
المتمن

و طهارت کرده و خواص از پی دیدار پیر  
زانکه روشش یا دحق را بهترین مذکر شد است

الشرح مذکر جای یاد کردن پوشیده نماند که بمصرع اول این بیت اشارت است یکی از آن  
مهم ترین زیارت بزرگان است که آن سجده طهارت خاص بر نیت تعظیم دیدار ایشان که سخن  
خصلت بعنوان سنونیت شهرت یافته و الله اعلم در نهات الانس آورده است که شیخ ابوعلی دقان  
گفت که هرگز پیش پیر خود رفتم تا که غسل نکردم و میگویم من فقیر موقت این مجموعه روزی ملا احمد چاگلی  
مرید شیخ مابقیه زیارت آنحضرت از خانه خود آمده بود و در اثنای راه چون قریب بهفت کردی دست  
از دست شیخ مانده بود و آوازی شنید که چون زیارت چنان شیخی روی با وجود چندین آب چرا سجده  
غسل نمی کنی پس فی الحال عمل بدان نمود و این شیخی فقیر همراه ملای مذکور زیارت قبول رفته بودیم وی  
از نزدیک و وضه مبارکه شیخ بهاء الدین کتمیری چنان شنید که چون قصد زیارت ما کردید چرا سجده  
غسل نکردید و خوشبختی بکار نبردید و چیزی بدیه روح ما برای فقرای مجاورین نیاوردید و اینها  
درین باب شیخ ما وصیت کرد با صاحب میفرمودند که چون خواهید زیارت عزیزی را دید اگر توانید  
سجده غسل کنید و اگر نه استغفار بکنید و وضو نمائید تا غسل نسبت کرده آید و برکت او در شما زیاده است  
کند و بمصرع دوم اشارت ابوجه تعظیم دیدار پیران و علامت ولایت ایشان چنانکه در مقامات  
خواجبه بهاء الدین نقشند قدس سره آورده است که نقل صحیح است از ابن عباس رضی الله عنهم گفت



از حضرت خواجه امام علیه الصلوة والسلام سوال کرده شد که من ادبای الله تعالی یعنی چه کسانی  
دوستان حق تعالی میسر صلی الله علیه و سلم فرمود که الذین اذا رآه ذکر الله سبحانه یعنی آنانند دوست  
خدای عزوجل که هرگاه ایشان را ببینی ترا از حق یاد آید امام العارفین خواجه محمد حکیم ترندی در شرح این حدیث  
در کتاب نوادر الاصول فی احادیث الرسول ذکر کرده است که اول دل معدن انوار جلال الهی است و هیبت کبریا  
و بهاء قربت اوست و تازگی و نور روی ولی از دل اوست پس چون دل بنده مومن بکلمات طیبیه آن نور  
زنده گردد عکس آن بر سیماهای او ظاهر گردد و در صفحه جبین او لایح تا هر که در روی آن ولی محبوب نظر  
کند او را از حق تعالی یاد آید و حضرت خواجه میفرمودند که  
قطعاً

نشانی بود ولی را ز تخت آن معنی  
که چو روی او به بینی دل تو بد و گراید  
دوم آنکه در مجلس چو سخن کند ز معنی  
همه را ز هستی خود بکشد می رباید  
سوم آن بود معنی ولی اخص عالم  
که ز هیچ عضو او حرکات بد نیاید  
و در آن حدیث اذا وجدت قلب عبدی خالیاً من الدنيا والآخرة ملائمة جی و اذا ملاه قسبته  
علیه لکان فی قبضته کنت سمع و بصره و بیده و رجله و سائر فواده فی سبوح و بی بصر و بی میشتی  
و بی یلقت و بی یعقل اشراقی است غامضه باین علامات زیرا که چون بنده سخن گوید و سخن ببلند  
و سخن شود الی آخر الصفات بر آئینه جمیع حرکات او در غایت حسن و قبول بود و هر که او را ببیند  
یا سخن او بشنود شیفته جمال او در بوده حال او گردد و منقولست یکی در روی مبارک خواجه ما قدس الله  
تعالی روحه نظر میکرد که ده است فرمودند در مانظر کن تا دل بیادند بی بیلیت  
دیوانه شود کسیکه ببیند رخ ما  
کمر گرد بگرد با چو دیوانه نه

مستصفی ملحوظ کن ذاتش باوصاف کمال  
پس یقین کن آنکه فیضش سوتو منجرت است

المتن

الشرح یعنی ای زایر در وقت زیارت و صحبت بدیده باطن ملاحظه کن و متصور گردان ذات  
با برکات را شیخ را موصوف بصفات کمال مرشدانه متغافل از مقتضیات بشریت او چون چنین  
کنی یقین کن که فیض برکت او سوی حقیقت تو کشیده شده است اگر چه فی الحال از ضعف بصیرت  
در نمی یابی چنانکه در نفحات الانس آورده است که شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره گفت که روز  
غم من بزیاارت شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سره و افاض علیما بتره رفت و من با وی بودم مرا گفت  
که حاضر باش که بر مردی در می آنیم که دل وی از خدا تعالی خبر میدهد و منتظر باش برکت و  
ویرا در یک شیریه آورده است که درین شرط المرید اذا را شیخا ان یدخل بالحرمة و یظفر الیه  
بالحشمة فان امره ان شیخ یبشی من الخدمة عد ذلک من جزیل النعمة قال مشا و ادب المرید فی التزام  
حریات المشایخ و خدمته الاخوان و الخروج من الاسباب حفظ آداب الشرع علی لطف و قال ما دخلت  
قط علی احد من شیوخی الا و انا خالی من جمیع مالی استظر برکات ما یرد علی من رویته و مجالسته کلاً



المثنی

بیرا این ریش و سریدن ز ضعف بندش است  
اکثر این طوایف و محال چون خرد است

الشح درین بیت اشارت بدان که پیر را پیشم باطن باید دید نه بچشم ظاهر و بیان آن  
بالا در شرح بیت پنجم شیطان گشت مدبر هر که با خالصان حق مسطور شد و نیز مستفاد است  
این بیت از محصل تحقیق و تدقیق که در کلام مرصع و العباد دیده شد بود و پس بر دقتان آن کلام مشیر  
بدان کلام و ذکر مضمون آن تواند بود و آن کلام این است که چون مرید صادق عاشق جمال دلالت شیخ  
گشت شایستگی قبول تصرف ولایت شیخ در او پیدا آید درین حال مرید بر مثال بیضه بود و در بیضه  
و بشریت خویش بند شد و از مرتبه مرغی که عبدیت حاصل عبارت از آن است باز مانده چون تو فیق  
تسلیم تصرف شیخ گرامت کرد و بیضه صفت شیخ او را در تصرف پر و بال ولایت خویش گیر و دهمت  
عالی خویش برگزید و مراتب حال او گرد تا بتدریج همچنانکه تصرف مرغ در بیضه پیدا می آید و بیضه را از  
بیضگی تغییر میدهد و بوجود مرغی مبدل می کند تصرف کیمیای همت شیخ و جو و بیضه صفت مرید را مبدل  
کند بوجود مرغی عبدیت خاص و لیکن مرغ صورتی از راه قشر بیضه عجب الم دنیا بیرون می آید که او را

از بهر دنیا آفریده اند اما مرغ معنوی از راه اندرون بدریچه ملکوت بیرون می رود زیرا که او را از بهر آن  
عالم آفریده اند چون مرغ صورتی در عالم دنیا بود و آن مرغ که در بیضه تعبیه بود در ملکوت بیضه مستور بود تصرف  
آن مرغ از ملکوت بیضه بصورت دنیا آید این مرغ ولایت شیخ در عالم دنیا نیست زیرا که شیخ نه آن سروریش  
است که خلق بینند شیخ آن منی است که در مقام عبدیت عنایت در مقصد صدق در زیر قیقه عنایت  
حق است که او یبائی تحت قیائی لایعرف هم غیر نظر اغیار بر نیفتد چنانکه این ضعیف میگوید مرغی  
مردان ریش نده بجان و گردند  
مرغان بپوش ز آشیان و گردند  
منگر تو بدین پیده بدیشان کایشان  
بیرون زد و کون در جهان و گردند

پس مرغ وجود مرید را که در ملکوت بیضه انانیت مستور و مودع است تصرف همت شیخ او را  
دریچه ملکوت بیضه ای هوای هویت آورد و از صلب ولایت و رحم ادوات در مقام عبدیت فی مقصد صدق  
عند ملکوت مقصد مرغی برآید تا اکنون اگر بیضه انانیت دنیاوی بود حالا مرغ عبدیت خاص حضرت  
مشت خواجہ علیہ السلام تا بیضه انانیت از مرغ عبدیت بود دنیا مد بود احمد میخواند که یبائی من تعبیدی  
اسمه احمد چون بیضه بوجود آمد در تصرف پر و بال جبرئیل پرورش یوت و رسالت می یافت مجلس خواند  
و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل چون پرورش بجال رسید از بیضه تمام مرغی پرست و در مقام  
تلقی سین پر واز گردن گرفت عبدش خواند سبحان الذی اسری لبعده لیلًا تا بدانی که مرغی مقام  
عبدیت حاصل است تا اینجا کلام مرصع است معلوم باد که این تقریر نیست که قبل از آنکه تفسیر آن کتاب  
مطالع کردم از زبان حقایق بیان حضرت شیخ خود بارها شنیدم لیکن ایشان آن کتاب را مطالعه کرده باشند  
بلکه از کلماتی که صرف و کشف حقایق صرف و ایضا در ضمن این کلام وجه امتیاز شیخ کامل التصرف مرغ خلعت  
و مشروطیت تسلیم مرید بیضه صفت معلوم گشته و ایضا یکباری در رویای صالح فقیر را چنان نمودند



که برینه چند در آوندی پیش آوردند انحضرت قیصر مریدان نور سیده فرمودند پس در نزدیکی بچیان  
بحر پاشد و الله اعلم فی خزائن الجلالی صاحب باطایید که بحسب حال مسکینان کند و مسافران که در رباط  
در آیند بکند و گوید که از کجای سید و از کجای آمده اید هر که رسد و هر گوید که باشد با آنچه تواند تفقد حال ایشان  
بکند تا بود که صاحب دلی در جنگ افتد که بواسطه شرف ملاقات یک لمحّه اوسادت دارین حاصل شود که در ولایت  
بین در آشنای راه با بزرگ ملاقات شد بعد مصافحه آن بزرگ فرمود طیب خاطر که بحصل یک فایده بختی رسید  
پیش ایش بتبختی قال اذا اتى الفقیر ان یتبخی کلوا حد من الاخر ما یتبخی من الفقراء باز پیش ایش  
یتبخی من الفقراء فرمود التقرب الی الله تعالی قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة قال بعض الی التقرّب الی  
من الوسیلة تقرب الی الفقراء و نیز فرمود خاصیتی است باخه را که برینه را در خشکی کناره آب  
فرد می آرد و خود در میان آب نظر در آن برینه میدارد و فرمان باری تعالی از تاثیر نظر باخه غیر مکرّم خود  
در برینه بکمال میرسد که اگر در نظر آدمی که مکرّم است شخصی پرورش یابد و ترقی درجه او شود و عجب نباشد  
چنانچه درین محلی ملک الشعراء می فرموده است +

بیت

راهروانیکه ملایک پی اند  
در ره کشف از کشفی کم نمیند

و لهذا آورده اند که شیخ کبیر مرشد بهار الحق والدین قدس سره العزیز حسن افغان را کرات وقت  
مشغولی فرموده که در عقب من بشین شیخ کبیر هر نظر که بر حسن افغان می کرد ترقی درجه او می  
شد کار حسن افغان بتامی رسید که نقلت که شیخ کبیر فرمود که اگر از حضرت عزّت جلّ جلاله فرمان شود  
که از تحفه دنیا در حضرت ما چه آورده بگویم که حسن افغان قال المشایخ من لم یفیع لحظه لم یفیع لفظه و نیز  
خدمت محمد و ممد الله فله فرمود که بعضی مشایخ مریدان را بازی شطرنج ارشاد کرده اند و المتن

بیرمی بین سمح سان نوری بیا نوس بدن  
کزی ارشاد خلق از لطف حق مقدر شد است

باتن مکتبه بر کنگر چرخش مسیر  
یک تنش با خلق و با دیگر بران کنگر شد است

الشرح معشر دیده و رگ در اندیشه شده یعنی با بصیرت نام مفعول است از اعشار و در بعضی نسخ  
مقدّم نوشته شده بود معنی آن قادر گردانیده شد است و تعریف تن مکتبه در شرح امثله تاثیرات  
در کلی صفت قدرت مظهر شد و نیز اثبات ادبیا الله باتن مکتبه در عالم علوی در شرح بود مرغ  
روح او را منظر عرش اشقیان مبین گشت و در باب اثبات این صفت هر قطب کلامی  
است اینجای برای ایضاح این معنی نوشته می شود تا بقیاس آن در ادبیای دیگر که درین صفت با و  
مشارکت دارند واضح گردد با آنکه در آن کلام نیز لفظ قطب احتمالی دارد که شامل قطب حقیقی و قطب اضافی  
و مجازی باشد زیرا که در بعضی اوقات بر هر ولی باعتبار آنکه فی الجمله واسطه فیض است از مبدأ  
قیام لفظ قطب سلاق کرده می شود و آن کلام لب لباب این است ای درویش ظالم هر قطب  
با خلق است بجهت فاده و باطن با حق است بجهت استفاده و چون ظالم هرگز نمی آید اما نا بشر مشکلم چون



باطن را ملاحظه کنی که مع الله وقت لا یعنی فيه ملک مقرب و لایخی مرسل و نظم  
 قطب بن باشد که گرد خود دستند  
 آن یکی نقشش نشسته در جهان  
 این دبا نشسته گوین با جلیس  
 گوش ظاهر ضبط این افسانه کن  
 پای ظاهر و صفت مسجد صواف  
 جز و جز و شش را تو بشمر همچین  
 خلوت و چید بر و لازم نماند  
 علت پر میرشد بحران نماند  
 چون الف از استغوا شد به پیش  
 خلعتی پوشید از اوصاف شاه  
 مهدی بادی و لیست ای راه جو  
 دان کزین تبدیل هم مشکوفاست  
 زانکه بفسد پرده دارد و نور حق  
 از پس هر پرده تومی را مقام

## المتن

از خدا و از رسول الله خلافت یافت

دست پاکش مرید الله نایب مظهر شد است

الشرح بدانکه در مصراع اول اشارت است بدان حدیث که در سراج الهدایه آورده است که قال  
 علیه السلام من امر بالمعروف و نهی عن المنکر فهو خلیفه الله فی الارض و خلیفه رسول و همچنین در مقامات  
 خواج بهار الدین نقش بند قدس سره آورده است که در نوادر الاصول بنقل صحیح از پیغمبر صلی الله علیه و سلم ذکر  
 کرده است که صدیقان امت مرا مرتبه خلافت انبیا است و در دستور الجمهور مذکور است فان امیر المؤمنین  
 علیا کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اللهم ارحم خلفائی من بعدی قالوا و ما خلفاؤک  
 یا رسول الله قال قوم یا تون من بعدی یطلبون احادیثی و سنتی و یتلمونها الناس تنصت حدیث آن  
 است که خداوند رحمت کن بر خلفائی من که بعد از من باشند گفتند یا رسول الله خلفاؤک چگون  
 طایفه یاشند که بیایند بعد از من احادیث مرا و سنتهای مرا طلب کنند و بدانند و بدیگران که موزند  
 در شمایل الاتقیاء از رساله رموز الالهیین آورده است که معنی خلیفه یکی را بجای خود از جهت خود نصب کردن  
 است چنانچه اگر در نماز امام را حدیث رسد بجای خود مقتدی را خلیفه گیرد و خود برای وضو رود و نماز  
 خلافت حقیقی بآدم علیه السلام مخصوص بود کما قال الله تعالی اتی جاعل فی الارض خلیفه تعبده بهتر دانود  
 رسید که یا داود اما جعلنک خلیفه فی الارض فاحکم بین الناس بدین حاکی است تعبده بجهت رعایت



صلی الله علیه وسلم رسیده که ما قال علیه الصلوة والسلام انا خلیفه الله بعده یا میرالمومنین ابوبکر الصدیق  
رضی الله عنه که ما قال علیه السلام یا ابوبکر انا خلیفه الله وانت خلیفته من بعدی بقدره بصحابة دیگر رسیده  
که ما قال علیه السلام الخلافة من بعدی ثلاثین سنة اثبتای دیگر بحدیث نبوت و معجزات موصوف بودند  
در خلافت بعده آن خلافت بر دو نوع شد یکی خلافت فی هر که سلاطین و ولات و قضات رسیده  
که السلاطین خلفاء خاتم النبیین و الولاة و القضاة خلفاء السلاطین و دوم خلافت ظاهر و باطن  
که بمشایخ برحق و مرشدان مطلق رسیده تا بنندگان خدا بقالی بسوی خدا هدایت و ارشاد کنند  
که ما قال الله تعالی یستخلفنهم فی الارض که استخلف الذین من قبلهم یعنی مشایخ نیز خلیفه گیرند  
چنانچه خلیفه گرفته اند خلفای اربعه یکدیگر را بعده تابعین و تبع تابعین الی مهینا و مشایخ و مرشدان  
تا قیامت میخی ستم مصطفوی خواهند بود و که ما قال علیه التحیة و الشان من اخی ستمی نهو خلیفتی  
و خلیفه الانبیاء من قبلی و هم در آن کتاب نقل از تمهیدات عین القضاة آورده است که اطاعت  
خلفای حضرت رسالت مطاع و محترم نمودن رسول است و عصیان و درزیدن و با خلفا شسبغیر مانی  
کردن محمد رسول الله است که ما قال علیه السلام من اطاع خلیفته فقد اطاعنی و من عصی خلیفته فقد عصانی و  
شیخ را نیز واجب بود خلافت قبول کردن برای تربیت مریدان که ما قال الله تعالی و هو الذی جعلکم خلائیف  
فی الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجات و در آن وقت که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم سوی حضرت  
رب العزت رحلت کردن فرمود گفت اگهی حال متان من بعد از من چگونه خواهد بود و فرمان شد انا خلیفتک  
من بعد موتک لا تمترک +

### بیت

زهی احسان و لطف حق که شد در حق این امت خلیفه خواند خود را حق ز بهر حفظ این زمره  
و هم در شمایل الاتقیاست که یکی از شرایط خلافت آن است که آن که خلافت کسی خواهد داد باید که اولاً  
او مجاز و خلیفه برحق باشد تا خلافت داده او شرعاً و طریقیاً جایز و برسد بود و دیگر آنست هر که را شیخ  
برحق خلافت دهد مصللاً و عصاً و سجاده بدو تسلیم کند و بعد خروج مایه پیش او شکر الله گفتن فرماید او را  
علم سجاده تعلیم کند تا سر او را شستن سجاده تواند بود و دیگری باید که او را شیخ خلافت نامه بانثای خود بگوید  
میدهد بدین مضمون که متوکل باشی و ادراری و دیهی قبول کنی و بزراعت و تجارت مشغول نشوی و بعین  
از کسی چیزی استانی و بر در ملوک و سلاطین بی طلبی و بی هر چه از غیب رسد آنرا ذخیره کنی و بندگان  
خدا و رسول را ارشاد و منائی تا اینجا کلام شمایل الاتقیاست عمل کردن حضرت شیخ مایه مظهر موجب  
مضمون این خلافت نامه در اکثر اوقات بر محبان و مخلصان او پوشیده نیست ولیکن در آن سال  
که فقیر بزیارات مزارات متبرکه و ولایت متان و آچه و پتن و غیر ذلک مشرف شدم در قرینه خنکن که  
از نواحی متان است بعضی از خلفای شیخ مسعود متانی قدس سره ملاقات شدم ایشان از غایت  
شفقت بحال فقیر خلافت نامه که پیرایش را از شیخ خود حاصل شد بود بمن نمودند آن خلافت نامه  
یکساله بود و ببارت عربیه مرعیه التکات در غایت لطافت و تحلیله بعضی شرایط و آداب پیر کارل  
و مرید قابل فقیر بحجت آنکه بعضی از آنچه در رساله مسطور بود قبل ازین در مجلس منیف حضرت شیخ خود در لقا



مرعى دیده بودم و آنرا چون حسب حال نسبت خود یا نعمت فی الحال نسخه آنرا نوشته گرفتم پس همان  
نسخه بهمین نیت بدین تقریب بنجای نویسم و بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی شرح صدور  
عباده بمقتضی الجود و نور قلوب خواصه بانوار اشهد و الصلوة علی محمد خض بالمقام المحمود محمد قام بوجوده کل  
موجود صلی الله علیه و آله و اصحابه الی یوم الموعود و بعد فان ممن ادرک العناية الالهیة و الهدایة  
السریة الولد الاعز الامجد و المودب و الاسعد و الخصال الرضیة و الاخلاق المرضیة المخصوص بفیضان  
الانوار سبحانی مولانا کمال الدین مسعود الملتانی ثبته الله علی سوار الطریق و اذاقه فی سلوک الطریق حلاوة  
التحقیق قد صاحبی کثیراً من الازمنة و لازمه فی الاسفار و الاحصار و الاکمنة ففقرت منه آثار الفوز و  
الفلاح و رایت منه انوار البورع و اصلاح فلما شهدت حسن استعدادہ بذات فی وداده فاستخرت  
الله تعالی و اخذت یدہ و توبتہ و تقننتہ الذکر المخفض المسلس و علمتہ السلوک و اعلم فبہدہ الله تعالی الی  
الاحوال السنیة و رما فاه الی المقالات العلیة فلما رایت منه آثار الاستقامة علی الطریق القویم و شایع  
منہ الاستدامة علی الصراط المستقیم اجلست علی استجادة بعد تقدیم الاستخارة و عینتہ لقبول  
الارادة عند تبیین الاستشارة فاجزته ان یمدی عباد الله الی الله و یرشدہم الی الصدق و الاخلاص  
فی عبادة الله یتوبہم و یقننہم الذکر و یتلیمہم الخلوۃ و یعلیمہم الجلوۃ من کان اہلاً لذلك فاذا عرض علیه  
فیصر حالہ و واقعت و اقعته لا یتبا و الی الاظهار بل یتاقل و یتوجه الی ارواح المشاریخ بواسطتی و نظیر الی  
حاله فان کان مستحلاً لا یستحسن بحیث یجعله مغروراً و ان کان مستکراً لا یغیرہ بحیث یجعله غایباً  
ما یوسوس و یستہم فی طریق عرض الواقعة ان لا یألو الجواب یعرضون و اقعنہم و حالہم یمکتون فان  
کان مصلحتہم و ترقی احوالہم فی الجواب بحسب و الا فیحضرہم علی ملازمة الذکر و مداومۃ التوجہ الی اجزۃ نید  
توفیقہ ان یروی عن جمیع مسموعاتی بشرط البراءة من التقیف و التخییر و التبذیل و اجزۃ بالمصاۃ  
المخفضة المعمریة الموعودۃ بدخول الجنة و النجاة من النار لمن کان اہلاً لها ثم اتی او صیتہ بتقوی  
الله و طاعته و متابعتہ امر الشرع و قطع النظر عن الخلق و التوجہ الدائم الی الحق و بکتمان الاسرار عن  
الاغیار و مجاہدۃ الاذکار و ملازمة الاثیر ثم او صیتہ ان یشکر فی دعواتہ فی مظان الاجابة و اوقاتہ  
الخاصة بسخامة الخیر بالایمان الکامل الحرفان الشامل یدعوی و لیسیر المشاریخ و الاخوان و سایر المؤمنین  
و سال الله تعالی ان یرید توفیقہ و تحقیقہ و کثیرنا و آیاه و سایر اصحابنا و اولادنا تحت لواء سید  
المسکین آمین یا رب العالمین صدر بذه الاجارة عنی و انا خادم الفقراء و المساکین صوفی علی ہرودی  
و نسبتہ بذ الفقیر بشیخ الاقطاب ذین الحق و الدین ابی بکر الخوافی و نسبتہ بشیخ نور الدین عبد  
الرحمن القریشی المصری و نسبتہ بشیخ جمال الدین یوسف کورانی المصری و نسبتہ بشیخ حسام الدین  
حسن شمشری و نسبتہ بشیخ نور الدین عبد الصمد نظری و نسبتہ بشیخ نجیب الدین علی پریش  
شیرازی و نسبتہ بشیخ شہاب الدین سہروردی و النسبة الباقیة مشہورة نسبت باقیہ اگر چه  
تمامہا در آن خط سلسلہ بتفصیل مذکور بود و لیکن فقیر از جهت شہرت آن باخوف امل و املا  
بر طریق اجمال اکتفا نمود قال الله تعالی و لیکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن



المنکر و او کینک هم المفلحون یعنی هر آینه باید که باشند از شما گروهی که ایشان بخوانند مردمان را  
 به نیکوئی یعنی بدین اسلام یا ایتلاف مومنان بایکدیگر و بسجعی برآند که این داعیان مؤذنانند که خلق  
 را بعبادت خدای می خوانند گفته اند که نامه مشایخ نیز درین آیت داخل اند و بفرمایند به نیکوئی و باز دارند  
 از منکر معروف آن است که موافق کتاب سنت باشد و منکر آنکه مخالفت قرآن و حدیث بود و نزد  
 بعضی معروف خدمت حق است و منکر صحبت نفس آن گروه که داعی خیر و آخر معروف و ناهی منکرند ایشان را  
 رستگاری است که ذاتی التفسیر الکاشفی و فی التفسیر القشیری هذه اشارة الى اقوالهم قاموا بانتهاد الله لا یاخذهم  
 لومة لائم و لم یقطعهم عن الله استنامة الى علة و تقوا حملتهم علی دالات امره و قصر و انفسهم و  
 استغفر قوا عمرهم علی تحصیل رضا و علوا الله و نفخوا الدین الله و دعوا خلق الله فربحت تجارتهم  
 و ما خست سفقتهم و قال قتالی کنتم خیر امة اخرجت للناس تا مردن بالمعروف و تنهون عن المنکر و توتمنون  
 بالله یعنی شما اید بهترین امتان بیرون آورده شدید مردمان را میفرمایید بمعروف یعنی بایمان و  
 قرآن و باز میدارید از منکر یعنی از کفر و محصیت برگردش خدای اثبات کنند تا مردن بالمعروف ای  
 بالایمان بحمد علیه السلام و القرآن و جمیع الطاعات تنهون عن المنکر یعنی عن الکبر و سایر المعاصی که  
 فی التفسیر الزاهدی و فی التفسیر القشیری المعروف خدمت الحق و المنکر صحبة النفس المعروف اشارة الى الحق  
 و المنکر اختیار حظ النفس المعروف یا یزلفک الیه و المنکر ما یجبک عنه و شرط الامر بالمعروف و النیکون  
 متصفا بالمعروف و حق الناهی عن المنکر انیکون منصرفا عن المنکر فی رسالة بعض المشایخ المحققین دیگر  
 خلافت برادر دهند و مستحق این کیست و کی میشود درین باب بزرگان چه فرموده چون سالک از علایق و عوائق  
 ترک گیرد از عالم تجرید حاصل کند و از خود تفرید این علامت یکی علامت معرفت است و نشان محبت  
 که از هر جانب گسترده روی بجانب حق آورد و انجین کسی را جامه دهند و بعضی فرموده اند که چون  
 سالک این مقدار یقین شده باشد که فاعل حقیقی حق تعالی است و قبول و رد و خیر و شر را می  
 و نامرادی قهر و لطف و قبض و بسط و عزت و ذلت و فراخی و تنگی همه از دست بی او متصرفی نیست و  
 عبد ربک حتی یا یتیک یقین باور رسیده باشد که فی کیفیته الله کیفیته فیکفی بسم الله الرحمن الرحیم و  
 باشد و از آخره خلافت ایضا بعضی مشایخ فرموده اند چون کسی از لهو و لعب و کینه و حسد و بغض  
 و پندار و شکایت و کنایت و دغا و خداع و غیبت و رمز و اشارت و عبارت ازین چیزها گذشته  
 باشد و برنج وقت نماز با تهجد ناخن کند بچون دل بگذارد و آنکس مستحق خلافت است از حضرت محمد و  
 جانیان قطب عالم نقل کرده اند و در خزانه زهدی میران سید زاهد و در خزانه الروایه این ذکر افتاده  
 و الله اعلم و در رساله اقبالیه مطبوعه دروشی پرسید که مشایخ تقیین کرده اند و دانسته که قایم مقام  
 ایشان که خواهد بود فرمود که لازم نیست حق تعالی هرگز که خواسته باشد که قایم مقام شود باورسد  
 و هم در آن رساله آورده است که روزی از خدمت شیخ قدس سره سوال رفت که از مشایخ اشراقی بود  
 که شمار دلالت کند بر آنکه این کار شما حواله خواهد شد گفت آری روزی شیخ بجا قاه در آمد چون  
 بجای گفتش رسیدش مرابرداشت و رو بقبله نهاد اکنون مرا ستر آن معلوم شد و شیخ احمد را نیز شیخ



علیه در آخر کار این گفته هر که با خاموشی احمد و رسا زدن آنچه از حسید و شبلی یافته اند بیاورد و بعضی  
این اشارت کرده اند و بعضی صریح گفته اند و اما آنکه اجازت نامه میدهند بر آن اعتماد کلی نیست و شیخ سعدالدین  
حموی بجز زبان رسید و شیخ احمد مذکور اهل کیه که شیخ نیت عزلت کرده بود باز کس فرستاد که می باید آمد که  
مرا اشارتی رسیده که چون از جهت تو شیخ علی اجازت نامه ننوشته من بنویسم شیخ احمد جواب فرستاد  
که من خداستغالی را با اجازت نامه نتوانم بستم پرستید و این سخن مرا از وی بنایت خوش آمد مده است تا اینجا کلام  
اقبالیه است اما قصه اجازت یافتن شیخ مانتقد از مرشد خود مفصل در شرح بیت او بارش در شیخ  
المشایخ قطب حق تا آخر مذکور شد و معلوم باد که در مصراع دوم اشارت مبصنون آید و اندرون  
ایدیهم بلان اهل تصوف و اثبات نیابت این مقام بمشایخ طریقت چنانکه مولانا می رودم قدس سره  
در مثنوی آورده که +

دست پیر از غایبان کوتاه نیست      دست او جز قبضه الله نیست  
آنکه جان بخشد اگر بکشد روست      نیابت و دست و دست خداست

المتن

امتحان پیر بستن عصمت و طاعت از و  
شوم باشد گر مرید را بسرا این سر شد است

الشرح الامتحان بیازمودن الشوم نقیض الیمن سر اول بمعنی عضو شریف است که آنرا بملت عرب  
راس میگویند و سر دوم بمعنی پوس است درین بیت سادب اهل راوت او شده یکی آنکه امتحان پیران  
نشاید کرد دوم آنکه پیر را اعتقاد معصومیت از هر گناه نباید کرد سیوم اینکه هر عضو ظاهر پیر نیز  
بعبادات مشغول یا بدیهم مناسب نیست زیرا که این هر چه پیر نامبارک مزینند بیان ادب اول بد آنکه  
امتحان بر دو نوع است نوع اول آنکه بی اذن پیر استخاره یا توحی کند و میخواهد که من از احوال باطن شیخ  
خبر دار شوم و نامناسبیت این بدیهی است زیرا که این صورت بدان ماند که کسی بزد و خود میخواهد که برقع از  
روی نامحرمی برداشته نظر کند بیشک این معامله آن رو پوش را گران می آید اگر خواهد برقع خود محکم گیرد  
چنانکه آن کس نومید باز گردد و چنانکه حاجی الله داد نام درویشی بود صاحب واقعه در مجلس شریف حضرت شیخ  
مطلبه باین نیت چند مرتبه توجع نمود و ندیده آخر الامر بعد ادای خدات چون نظر کشف آنحضرت بردی او را  
یکبار چیزی از احوال مشاهده کرده بر کمال بزرگی آنحضرت اقرار نمود و از امتحانات پیشین پشیمان شد  
استغفاری کرد همچنین در کتب لغیاب آورده است که یکی از آداب راوت امتحان نکردن مرید است هر چه  
چه امتحان تصرف است ناقص در کمال تصرف برسد +

مثنوی

شیخ را گویش او رهبر است      گر مریدی امتحان کرد او خراست  
امتحانش گر کنی در راه دین      هم تو گردی امتحان ای بی عینین  
امتحان همچون تصرف دان درو      رو تصرف در چنان شاه می جو

درین معنی سخنان شاه ولایت است علیه افضل التقی یا فی القادیا و احشایا + حکایت



مرتضی را گفت روزی یک عنود  
بر سر بامی و قصری بس بلند  
گفت آری او حقیقت است و غنی  
گفت او را این نکل اندرز بام  
تا یقین گردد مرا ایقان تو  
پس میرش گفت خامش کن برو  
کی رسد مرنبده را که با خدا  
بنده را کی زهره باشد که فضول  
آن خدا را میرسد که امتحان  
تا بمبارمانا دیدم شکار  
آنکه او افرات بقف آسمان  
چه تصرف کرد تو ابد نقشها  
ای ندانسته تو شر و خیر را

کوز تعظیم خدا آگر بنود  
حفظ حق را دانستی ای هو شمند  
بستی ما را از طغی و منی  
اعتمادی کن ز حفظ حق تمام  
اعتقاد خوب با برهان تو  
تا نگردد جانت زین جرأت گرو  
آزمایشش پیش آورد ز ابتلا  
امتحان حق کند ای کج و کولی  
پیشش رود هر دمی با بندگان  
گرچه داریم از عقیده در سراسر  
تو چه دانی کردن او را امتحان  
بر چنان لغزشش بهر ابتلا  
امتحان خود کن آنکه غیر را  
فاسخ آتی ز امتحان دیگران

امتحان خود چو کردی ای فلان  
تو دوم آنکه در خاطر گرفته چیزی رود که اگر این کس ولایت است فلان چیز بمن دهد یا فلان سخن گوید زیرا که  
او را چه لازم است که هر که پیش او آید بکس خطرات ایشان کند یا اگر در یاد چه واجب است که هر کس  
انظار و ولایت خود کند پس چون آن را بر موافق و سوء خود از و چیزی نمی بیند آن و سوءش نفوذ  
باند منهای بسوی انکار کشد و زیانکار گردد دلیل همچنین بی او باز پیش بزرگان نارفتن بهتر است بلکه  
این نصیحت است که آنحضرت از روی شفقت در اوایل ملازمت بعد قبولیت فقیر را و برادر مولا نازین الدین  
حاجی المرحوم را فرموده ادب زیارت را آموزانیده بودند ایضا روزی استماعی سرتراش قدیم آنحضرت بیمار  
شده بود برادر خود را نایب ساخته برای خدمت فرستاد و حال آنکه آن برادر او را در آن روزها فرزند  
زائیده بود در دل خود کرده آید که ای کاش حضرت شیخ از ولایت خود دانسته امر و زکامی برای فرزند مرا  
لطف نماید آنحضرت از اشارت باطن بر خطره او واقف شده در غضبش شده زود او را رخصت دادند تا نزدیکی  
در وازه رسیدیم با عقب کلاه از سرفرو آدوده خادمی را دادند که بدان سرتراش را و ده شکایت آن حال  
بفقیر کرده فرمودند که این عجب مردمان بی ادبند چرا مظلوم خود بصراحت نمی طلبند باین امتحانات مرا که این  
شهری سازه نمی خواستم که امروز این توقع او را میزدول میدارم تا او بدگمان نمی شود من بعد مرا  
اعتقادات ولایت نکند که در آن نفع ماست اما خدمت مرا یاد آید آجره خدمت او دادا کردم همچنین مقامات  
خواج بهاء الدین لغزشند قدس سره آدوده آنکه نقل کردند از بابا صاحب سمرقندی که گفت چون قصد زیارت  
حضرت خواج کردم در خاطر من گذشت که چون حضرت خواج رسم می باید که اول سیر شیر دهند کسی با من شریک  
نباشد چون بشرف صحبت مشرف شدم آنحضرت قرصی و شیر پیش من نهادند و نزدیک من نشستند فرمودند



که بخور نصیبیست کسی را با تو شرکت نیست و آهسته با من گفتند که خاطر عزیزان با یقین بر نیاید و بجانید  
و هم در آن مقامات است که دیگری را بعد سبیدن خواسته خاطر او فرمودند که از درویشان چنین خواهشها  
نیک نیست باین واسطه از آن عالم باین عالم آیدیم و از جهت کفایت کار تو گوشه خاطر مشغول گردیم و اما آداب  
دویم و سیوم مستفاد از اینجا است که در شمال الاقیان از تمهیدات نقل آورده که یک دب مرید آن است که از  
پیر معصومی و عبادت بسیار بخوبی و پیر بصورت و عبادت نه بنید چشم سرنگرد و چشم دل بیند و همچنین در راه  
تشریه آورده که لایقش للمریدان یقین فی المشایخ العصمة علی الواجب ان یذره هم و احوالهم فحسب بهم الظن  
و یراعی مع الله حده فیما توجه علیه من الامر و هم درین راه که تشریه آورده است که هر یک یکنون الولی معصوماً قبل اما  
و چون یکنما یقال فی الانبیا و فلا و اما ان یکنون محفوظاً حتی لا یصیر علی الذنوب ان حصلت نهبت او آفات  
او ذلات فلا یستغ ذلک فی صغیر و لقد قیل للجنید العارف زنی یا ابا القاسم فاطرق بیتی ثم راسه و قال کان  
قد ر و الله مقدوراً و یقول صاحب نقیحات الانس در کتاب خود آورده و مولانا عبد الغفور لاری در حیات  
آن نوشته که توله و لقد قیل الخ بعضه از شیخ جنید رو پرسیدند که ولی زنا کند ایشان یک دزدان  
در پیش انداختند بعد از آن سر بر داشتند و فرمودند که کار حق سبحانه و تعالی اندازه است که در ازل کرده و در  
تحت قدر و یت پس توانند که آن مقدور بر وی اجرا کنند و هم درین معنی امیر حسین در زاد المسافرین و حکایت  
منظومه آورده

### حکایت

تا که بکسیره در افتاد  
در خدمت خویش کم نمیکرد  
سیکست حضور او زیادت  
یکروز ز درون خلوتش خواند  
از شاهیه بریا دلت پاک  
آن تیر قضا که سخت خوردم  
از خط از او تم بگشتی  
خوشید تونی و من زمینم  
پیرایه من حمایت تست  
خود با تو کجا شوم برابر  
صد بار بهی از آنکه بودی  
در چشم من آئی تا تو بینی  
عجب نبود بهاش شکست  
داغم که نه بنی معصوم  
لغزیدن پای را چه نقصان  
افتادن و خواستن تو دانی

گویند گر کی ز او تاد  
دانت مرید و غم نمی خورد  
در حلقه علم و استقامت  
استاد ز صدق او عجب ماند  
گفت ای قدمت در افلاک  
چون بود کزان خطا که کردم  
دیدم بصواب و در گذشتی  
گفت ای نظرت کمال دینم  
سرمایه من عنایت تست  
من طلب اسم و تو رهبر  
در چشم من آیدی نمودی  
تو مروم دیده نقیسی  
بر گوهر اگر غبار نبشت  
دارم زولات بیت تو معلوم  
چون دست تو شد کلید عرفان  
در عالم خویش کامرانی



افتاده منم اگر دمی دست  
ز افتادن خویش تن گذر کن  
رویکه در وصال خوبی است  
خونی بد اگر چه بر نباشد  
طالب چو بیا بد این سعادت  
در دیده او ز راه تصدیق  
عکسی که در آینه بتا بد  
هر چند که عیبش بیند  
چون حال مرید این صفت شد  
از محبت پیر بر خورد زود  
در خلوت عشق محرم آید  
ای طالب اگر درین مقامی  
این مرتبه را چو در خور آئی  
این است نهایت مریدی  
اینجا است کمال تو یقین است  
آزما که بلند شد نهالش  
افزون شود و دگر نکاهد

باشد که بلند گرد و این پست  
افتاده خویش را نظر کن  
خال سیاهش کمال خوبی است  
از روی زکو گنه نباشد  
یعنی برسد بدین ارادت  
پیر آینه شود بتحقیق  
باید که برون حق نیابد  
نقصان همه سوی خویش بیند  
فرزانه گوی معرفت شد  
سرایه صحبتش و بد سود  
با اهل حضور همدم آید  
در عالم فقر بنکنا می  
میدان که تو نیز مقتدائی  
اینجا برادر خود رسیدی  
تخمیک درخت گرد و این است  
آب از سر وقت یافت حاش  
پس میوه دهد بهر که خواهد

اما اگر کسی گوید که مولانا سعد الدین در شرح عقاید ولی را تفریغی کرده که بحسب ظاهر مخالف این بیان است  
زیر که بر اینچنین ولی که از دیکره صادر شده باشد یا در بعضی طاعات تقصیری واقع شده باشد  
نمی آید و آن تفریف این است اولی هو العارف بالله و صفاته حسب ما یکن المواظب علی الطاعات  
المجتنب عن المعاصی المعروض عن الالهاک فی اللذات و الشهوات جواب این است که میتوان گفت این  
تفریف صحیح نیست مگر بقدر و تاویل و بعد از برای آنکه میگویم که اگر از اجتناب معاصی میخواهد چه  
تغییر و چه کبیره چه طاهره و چه باطنه چه بقصد و چه سهو چه با اختیار چه با کراه و اضطرار چه در ابتدا  
و چه در انتها حصول اینچنین اجتناب صحیح ولی را معلوم نیست زیرا که وی خود در همان کتاب آورده  
که ولایت شرطی الا امام انیکون معصوما لما مر من الدلیل علی امامته الی بکرم عدم القطع بعصمته  
و نیز در حدیث مشهوری که بالا مسطور شد فی هذا مخالف این معنی است زیرا که حضرت بنامیر صلی  
الله علیه و سلم فرموده که آتی لیخاک علی قلبی یا ستغفر الله فی کل یوم مائة مرة و همچنین در حاشیه نقل  
شده است آورده است که قوله ان تغفر الله لهم الخ یعنی اگر نتجایب مغفرت کردی خدایا همه را بیا مرز زیرا که  
ایم بنده است که بروی گناهی رسیده است و قوله نزدیک این بیچاره الخ یعنی اگر کسی بے گناه  
بودی خود را بے گناه توانستی داشت لیکن نمی توانی داشت زیرا که خود را بی گناه داشتن بدترین گناهان است



و اگر برای صحبت تعریف اجتناب بعضی معاصی یا اجتناب اکثر معاصی میخواهد مخالف بیان مذکور نیست  
و لیکن در اینجا نیز جای سخن است اما از روی تحقیق معنی اجتناب آن اجتناب و در غیر اوقات مغلوبیت و قصد  
معاصی است و احتراز از اصرار بر معاصی و مجانبت او از عدم مذمت و توبه از معاصی چنانکه از تتبع کتب  
محققین معلوم شد و سختی چند دال برین معنی در شرح بیت انبیا محصوم بودند اولیا محفوظ هم نیز مسطور شده  
است و همچنین از مواظبت بر طاعات که درین تعریف و نقشه و اگر مواظبت جمیع طاعات مقبول و مجسم  
اوقات قلباً و قابلاً میخواهد عدم صحبت آن بدیهی است زیرا که این مشعر خرج و تکلیف بالا یطابق است  
و آن در دین مانیت قال الله تعالی لا یكلف الله نفساً الا و سحها و آیهی قال الله تعالی علم ان لن یخصوه  
قنا علیکم و آیهی قال علیه السلام لا احصی ثناء علیک قول ملائک ما عبدناک حق عبادتک مشهور است  
و اگر میخواهد مواظبت اکثری بر بعضی طاعات یا بر اکثر آن موافق بیان مذکور است و آیهی می توان گفت  
که این تعریف بحسب کیفیت نیز صحیح نیست از جهت صدق آن بر زاهد مقلد که هنوز معرفت کفنی حالی او را  
حاصل نشده باشد زیرا که بر و صادق می آید که عارف بذات و صفات حق تعالی است بتقلید بقدر امکان  
حوصله خود و مواظب بر اکثر طاعات است و مجتنب از اکثر معاصی است حالانکه او را ولی بولایت خاصه نمیگویند  
پس از برای صحت تعریف در لفظ عارف نیز قیدی می باید کرد مثل عارف بمعرفت کشفی و وجدانی و هم  
می توان گفت که این تعریف بحسب جامعیت نیز منقوص است زیرا که بر اولیای مغلوبین و معذورین صادق نمی آید  
با آنکه ایشان را نیز از روی تحقیق از زمره اولیا شمرده کرامات ایشان را در کتاب آورده چنانکه در فصل الخطاب  
و نجات الانس و غیره بسیار اظهار است و گذاردن باقی قیود تعریف نیز جای سخن است پس چون از برای  
صحت این تعریف احتیاج به تکاب چندین تکلفات است پس حسن تعریفات ولی آنست که در مقامات  
خواج بهاء الدین نقش بند قدس سره آورده آینه ولایت عبارت از نوریت بحکم و اشرف الارض  
بنور ربها از مشرق عنایت حق جل و علا بر دل بنده ظهور کند و نه شرح صدر و انقباض قلب او را  
بحال آید و اسلام حقیقی در لباس نور یقین جمال نماید انمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه  
تشریف قربت و محبت و کرامت حق عز و جل مخصوص گردد آنچه از او در هر محلی ظهور کند بر تو آن نور  
باشد و اثر قربت و محبت و کرامت بود اگر در ویش آن ظاهر از کرامت گویند سوال اگر کسی گوید  
که بعضی مصنفان در کتب خود آورده اند که شیخ بایزید بسطامی قدس سره بدین عدم رعایت یک  
ادب از آنکه که به اعتقاد ولایت بزیارت آورفته بود منکر ولایت او شده پس چگونه صد و محصیت  
از ولی جایز باشد و جواب میتوان گفت که بعضی مصنفان این قصه را در کتب خود برای آن  
می آورند تا مستدیان با اختیار خود بر ترک ادب لیر تشووند و اگر نه این قصه را احتمال آنست یکی آنکه  
احتمال دارد شیخ بایزید را این امر در استادی کار پیش آمد و حقیقت آن ولی را ندانسته از جهت تو  
و حرارت طلب ترک بی ادبی از او چون کبیره دیده برگشته رفته دوم آنکه تواند که هر دو ولی بوده باشند  
اما لازم نیست که ولی مروی را بمجرد دیدن شناسد سیوم آنکه شاید که شیخ بایزید در همان ساعت  
بر عدم ولایت وی الهامی شنیده و مصلحت اظهار آن ندیده و دیدن اجمال آن یک ادب بهاء گریختن



مشتی را که گهی ترک ریاضت نافع است  
مبتدی بی امرش از تارک شد از غرشد

الشرح بد آنکه مضمون این بیت استفاد است از آن کلام که در کتب الالباب آورده است یعنی مبتدی باید که تقلید مبتدی از غفلت نکند در ترک ریاضات و مجاهدات که این را سود میدهد و آنرا زیان

## مثنوی

صاحب دل را ندارد آن زیان  
ز آنکه صحت یافت و ز پر سیز رست  
در تو فرو دیت در آتش مروت  
کالی گر خاک گیرد ز ر شود  
چون قبول حق بود آن مرد درست  
دست ناقص و شیطان آو دیو  
هر چه گیرد علت علت شود  
لقمه و نکته است کامل را حلال  
زلت او بر زلط عتباتی خلوق  
هر دمی او را یکی معراج خاص  
صورتش بر خاک و جان را لاک  
جبل آید پیش او دانش شود  
در حق او خورد نان و شهد و شیر

پیشیده بنانده که از اینجا چنان معلوم شده که مبتدی را تقلید مبتدی در ترک ریاضت نباید کرد  
اما اگر پیرو قتی مصلحت دیده ترک ریاضتی فرماید از عال فرمان او در آن روست چنان ازین بیت بقید  
بی امرش شارت بدان رفته و همچنین در مقامات خواجہ بہار الدین لغت بنده قدس سرہ آورده است  
کہ عبادت انس می شود و انس طبیعت ترک نوافل عبادت ساکت گاہ گاہی روست اما با عبادت اورا  
انس نشود و در تصیدہ برده آورده است

شعر

وان ہی استملت المرعی فلا تسهم

و راجعاً و ہی فی الاعمال سائیمہ

ترجمہ

نفس را مقهور کن چون دخیل جولان کند  
و زنجیری انس گیرد باز دانش از ستم  
یعنی رعایت نیک کن نفس خود را و از احوال او با خبر باش در حالتیکہ نفس تو در اعمال صالحہ چربہ باشد  
و اگر نفس تو چرک آلود و مرغزار اعمال را شیرین یابد اورا از آن خوش آید پس در آن حال تو نفس خود را  
با اعمال مشغول مدار یعنی ہر گاہ نفس تو بر ریاضت مجاہدہ مشغول گردد بہر ریاضت منور گردد و خود را بدین



مصنعی آراسته باید دید اعمال در و پیدا شود و ازین جهت لذتی با و رسد تو در آنوقت ترک  
ریاضت و مجاهده کن تا نفس تو از ورطه وید اعمال و استخوان ریاضت بیرون آید که آن آفتی عظیم است آنی  
تذکره الاولیاء نقل است که ذوالنون مصری و مریدی بود که چهلپایه داشته بود و چهل محقق استاده چهل سال  
پایه پنجاه نشسته روزی پیش شیخ آمد و گفت چنین و چنان کردم تا به دوست من با سخن نمیگوید و نظر  
نمی کند و چیزی نمی گیرد و هیچ از عالم غیب مشکوف نمیشود و اینکه میگویم خود را نمی شناسم شرح حال خود بدهم  
که هر بچاره ای که در دوش من بود بجا آوردم و از حق شکایت نکنم و نه از آن میگویم که دلم از طاعت کردن  
بگرفت یک میترسم از عمر بانی که اگر بختین خواهد بود عمری با میدی خلعت بر در زدم که آوازی بشنوم بر سخت  
می آید کنون تو طیب غمناکی معالجه دانی بچارگی مرا تدبیر کن ذوالنون گفت برو امشب سیر بخور و نماز کن  
و همه شب نجس باشد که اگر دوست بطف نیاید بجا آید اگر رحمت در تو نظر نکند بعینت کند پس روش چنان  
کرد اما دلش نداد که نماز حقن نکند نماز بگذارد و نجفت مصطفی را علیه السلام در خواب دید گفت دوست  
سلام میرساند و میگوید بخت ناهر دبا شد آنکس که بدرگاه ما آید و زود سیر شود که اصل در کار استقامت است و  
ترک ملاست حق تعالی فرمود مرا و چهل ساله در کنارتونم و هر چه امید داری بر تو رسانم اما سلام من بدان بزرگوار  
و مدعی ذوالنون برسان و بگوی ای مدعی دروغ زن اگر تو سوای عالم نکنم خداوند تو بنا شکم تا پیش عاشقان  
فرز و ماندگان درگاه ما مگر کنی مرید پیدا شد و بگریه افتاد بر خاست پیش شیخ آمد حال باز گفت چون  
ذوالنون بشنید که رسول علیه السلام مرا سلام حق تعالی رسانیده است و مدعی و دروغ زن خوانده بهای  
بگریست از شادی اگر کسی گوید که روا باشد که شیخ گوید نماز کن و نجس گوئیم ایشان طیب اند طیب  
وقتی باشد بر هر کس علاج فرماید چون دانست که کشایش کار او درین است بدینش فرمود و دانت که غمنا  
است نتواند که نماز نکند چنانکه حق تعالی خلیل را فرمود که پسر قرآن کن و او دانست بکند و چیز باست  
در طریقت که با ظاهر شریعت راست ننماید چنانکه غلام کشتن خضر را روا نبود و خواست که کند هر که بدین مقام  
نارسید قدم اینجا بند ز ندیق باشد مگر هر چه کند بفرمان شرع و فی السالاة اقبالیه شیخ علاءالدوله سمنانی  
فرمود که بعد از آمدن مرا بسمنان پیری بود نوح نام چهار ساله بود من هرگز نمی گذاشتم که او را بر من آرند  
تاگاه بتقریب می آوردند و من در و نظر کردم چون نزد یک من رسید سر فرو برد و سلام کرد مرا چیزی در خاطر  
آورد او را بگریتم و بوسه دادم آن شب روایت می دهم که در محضه ششم بر من سجاست از من میرود  
و خلق گرد من ایستاده اند و من بر نمی توانم خاست و جامه خود را بچند الک جهمی کردم فرو کشید نمیشود  
که عورت من بیوشد با خود میگویم خداوند اینچه حالت است که این جامه خود را فرو نمی توانم کشید آوازی  
می شنوم که میگویند بخود را بگوی تا جامه فرو کشد و عورت ترا بپوشد من دانستم که اینچه عذاب است  
چون باز آمدم استغفار کردم و در است و چنین بود که اندک التفاتی حجاب و عتاب میرسد اکنون  
وقتست که فرزند ابواسیفی در نماز ده نوبت بر مصله بر مصله میگردد و دستاخی می کند با شوق  
کنم اکنون می باید که در پیش کاری خواهد کرد اعتقاد حال مرا فراموشی و اما سلوک امجا بده از ابتدا فراموشی  
مستعد که لعل مستهبه اقتدا کند کم روی نتواند کرد و اگر در اعتقاد مبتدی اقتدا کند هلاک گردد



المتن

کار و بار و اصل بنیاد بر طوری سزا است  
لائق طالب نیاز و ترک کرد و فرشت دست

الشرح

درین بیت اشارتی است آن بیان که در مشنوی سلطان آورده است که در بیان آنکه فرشت  
و بدی اولیا بر از طاعت خلق است ازین رو پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود حسنات الابرار سیئات  
المقترین به

مشنوی

جید نیکان در آن دکان رداست  
سیئات است آن طرف کشتای ظرف  
تا چه باشد پیش آن ای حق شناس  
همت مشت گدایان چون بود  
کی رسد با منکران پس فهم آن  
زان گذشت از حد و عدا بهالشان

نیکه اخیر پیش او رداست  
هر حسن گاید ز ابرار شکر ف  
نیکه اشرا را زین کن قیاس  
همت شاهان چو اینجا دُون بود  
چو مجربند نادان صادقان  
دور دورند این غوام از حال شان

خواجهافظ راست

بیت

زاهد طاهر پرست از حال آگاه نیست  
در حق ما هر چه گوید جای هیچ اگر اه نیست

المتن

بودن خالی ولی مطلق ز اوصاف بشر  
نیت ممکن سخن جان تا آدمی بیکر شد است

الشرح

مضمون این بیت استفاد است از آن کلام که در اقبالیه آورده است یعنی حقیقی بشر را  
چنان آفریده که او هرگز مرتبه بشری قدم بیالان نهد و این که بشر در عالم کون و فساد پاک و بی عیب  
بود ممکن نیست که آن صفت خداوند است عزوجل ازین گفته اند

بیت

مکوبین باش اگر عقلیت بجا نیست  
اگر بے عیب میجوی خداست

المتن

آن نبی کو حسن الخلق از محض خلق بود  
گاه گاهی در غضب سپمان او خمر شد است

موجب لطفت آن غضب بودی مغضوب علیه

همچنین ز اتباع او دان گر گشتش منظر شد است

الشرح

تحریر شرح شد گر گشتش اگر کسی را غضب بجای ظهور شد است و مضمون این دو بیت  
استفاد است از آن حدیث که حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره در ذخیره الملوك آورده گفته  
که در اخبار است که کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یغضب حتی یحمر عیناه و وجهه و کان یقول اللهم  
انی بشر فایما مسلم سبته او ضربته فاجعلها منی صلوة یعنی رسول علیه السلام چنان خشم گرفت که  
خبر را میباش شرح گشتی و گفته خدا یا من آدم خشم می گیرم چنانکه مردم دیگر میگرد پس  
از کما نیکه در حالت خشم او را دشنام دهم یا لعنت کنم یا بزنم یا بزنم از من سبب مردنش او گردان



و عن علی کرم الله وجهه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یغضب لدنیا فاذ غضب غضب  
 للحق لم یخیر ذاهدا ولم یقیم لغضبه شیء حتی یتصر له امیر المؤمنین علی و روایت کرد که رسول صلی الله علیه وسلم  
 بجهت خطوط دنیوی غضب نکردی اما چون چیزی دیدی که آن مخالف حق بودی چنان غضب کردی  
 که کسی اورا نشناختی و هیچ مقاومت غضب و نتوانستی کرد تا آن باطل را دفع کردی و هم در آن  
 کتاب است که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم میفرماید که خیار امتی اعداءه بالذین اذا غضبوا رجعوا  
 یعنی بهترین امت من تیر طبعاتند آنها که زود غضب کنند و زود باز آیند و بانی بیان این دو  
 بیت و غرض ذکر آن اینجا مذکور شد در شرح بیت او چو مجلای جمال آمد جلال ذات را رخ پس آن  
 بحث را نظر کن و اوقات فواید غضب عقوبات آن و فضیلت آن در ذخیره الملوک تفصیل مذکور  
 شد هر که اسوس قوت بر آن باشد کویاب و هم از ماطله کن  
 قول تلخ پیر جانرا صد شفا بخش آید  
 در مذاق نفس تلخ از مثل عاقر قرش دست

328

الشرح عاقر قر نام دارد و است که تلخی مشهور است مضمون این بیت مناسبانی ابیات مثنوی  
 مولوی است رحمة الله علیه

گر بیک خواری گریزانی ز عشق	تو بجز نامی چه میدانی ز عشق
عشق را صد بار و استکبار است	عشق با صد بار نمی آید بدست
مر ترا سیله و دشنام شبهان	بهر آرد از شنای گمر بان
گر بسوزد باغ انگورت دهد	در میان ماتی سورت دهد
ایندم ابدال باشد زان بهار	در دل و جان وید از وی سبز زار
فصل باران بهاری بر درخت	آید از انفاس شان در نیکیخت
گفت پیغمبر ز سرمانی بهار	تن پوشانید یاران زینهار
زانکه با جان شما آن میکنند	کان بهاران بر درختان سبکند
لیک بگریزید از سردی خزان	کان کند که کرد با باغ و رزان
راویان این را بیا بهر برده اند	هم بر آن صورت قناعت کرده
آن خزان نزد خدا نفس بهوت	عقل و جان عین بهار و بقا است
پس بتاویل این بود کافاس پاک	چون بهار است آن حیات برگ و تاک
از حیث اولیا نرم و درشت	تن پوشان زانکه دینت را پشت
گرم گوید سرگلوید خوش بگیر	بماز گرم و سرد بجای درخسیر

گرم و سرد خوش نوبهار زندگی است  
 مایه صدق و حقین و بندگی است



مار آواز شیرین است اما ملک است  
لطف و خیر است آب اگر آواز شر شر شد است

اعظم الارکان ارادت را فانی اش شیخ هست  
هر که این نیست جز مشرک که او دیر شد است

الشرح محمد بن اسم مکان و زمان است از ادبار که جنید اقبال است یعنی پشت دادن و پس رفتن  
یعنی هر کانی را فانی اش شیخ نیست جای ادبار است و سزاوار اقبال نیست چنانکه در ساله لطیفه غیبیه ورد  
است که مرید صادق را باید که فانی اش شیخ حاصل کند چون فانی اش شیخ حاصل کرده باشد از برکت آن فنا  
نی است نیز حاصل شود و در حسیله احوال و اقوال و افعال ظاهر و باطن ترک اعتراض بر شیخ کند اگر چیزی  
و سواس در خاطر مزاحمت دهد که این قول یا فعل شیخ بر مطابق شرع نیست همما کن تاویل کند و اگر  
ممكن تاویل نباشد بر تصور فهم خود حمل کند ای برادر اینجا اصله کلی است اگر مرید یا قاعده صدق اعتقاد  
بر شیخ نباشد نیکانیک بیند و عکس عکس پندارد و راه و سواکس بر وی مسدود نگردد و لابد که تاویل  
و تحیل محتاج گردد اگر سلسله صدق و اخلاص در میان بود و واسطه محبت استوار باشد شیخ  
فیه و قولی بر عکس ننماید و در محلیکه مقتدر تاویل تکلیف افتد محب التفسیر آن نقد وقت باشد  
و الله یرزق من یشاء و در مقامات خواجه بهار الدین نقش بند قدس سره آورده است که اگر طالب با  
در کار مقتدا مشکلی پیدا شود باید که مقدار طاعت خود صبر کند و بی اعتقاد نشود باشد که حکمت آن برود  
طاعت هر شود اگر او را طاعت صبر نباشد مبتدی بود از مقتدا سوال کند که او را روست و اگر متوسط  
الحال بود گفته اند که سوال نکند

است مرتبه طریقت ناقبول هر و لی

هر که از فرمان شیخ راستین منفر شد است

الشرح منفر رعبیده شده اسم مفعولست از انفار مراد از راستین شیخ حقانی است بیان  
این بیت آن است که در ارشاد المهریدین آورده است که ای عزیز بدانکه فقرای فقر حقیقه ازین دولت  
بقام یکتانی رسند که انفقار کنفس احدیه پس ازین است که مقبول یک ازین طایفه مقبول همه است  
و مرد و و یک مرد و همه است اینچنین مرد و در امر تدریج طریقت خوانند تقو با الله من ذلک آن کس بعمل  
تصلین مقبول نگردد و دست در کن جمیع ابیاء و اولیا اصلاح نپذیرد مگر آنکه باز رجوع کند بخرج اول که آن  
دل شیخ اوست و به نیاز و تضرع تمام عذر تقصیرات بخوابد چون باز مقبول دل شیخ گردد همه او را  
مقبول کنند پس خلیفه مریدی آنست که بمقراض لاقطع اعتراض کرده در تحت فرمان پیر بلا ارادت گردد  
چنانچه ارادت خود را در ارادت شیخ محو ساخته باشد همچون میت در دست غتال تا شیخ او را بشراط  
مریدی و آداب سلوک مزین ساخته در بحر شریعت غلے داده عطر مجاهده بهیض طریقتش پاشیده بسرخ  
حقیقتش رساند تا نغمه از نغمات گلزار مکاشفه و روحی از روح کعبستان مشایده بمشام جان او  
رسد انگاه حیات ابدی یافته بعین معاینه بینا گردد



زمن ایدوست این یک نکته بپذیر  
که قطره تا صدف را در دنیا بد  
اساس کار و وقتی محکم افت

بر دفتر اک صاحب و لقی گیر  
نگردد گوهر و روشن نتا بد  
که موسی را خضر میگشت استاد  
و در لب البیاب و روده اگر گنجین از امر بندگان خدای نشانی قابلیت گریزند است و گرنه قایل خود گیرند  
و اگر گریزند و در گریزند از وجه میداند که آتش نفس او را جز آب رحمت شیخ نمکشد و مثنوی

گر همی خواهی که در فغ شرمنه  
چشمه آن آب رحمت مومن است  
بس گر زبان است نفس تو از و  
آتش از آتشش گر زبان می شود  
حسن و فکر تو همه از آتش است  
آب نور او چو بر آتش چکد  
چون کند چکچک تو گوشش مرگ و درد  
تا نوز و او گلستان ترا  
بعد از آن چیزیکه کاری بر دهد  
سرکشی از بندگان ذوالجلال  
کهر با دارند چون پیدا کنند  
پیر آینه است جاندار در حزن  
آینه آهن برای قشر است  
آینه جان نیست الا روی یار  
یار چشم است ای مردشکار  
گفت آینه گناه از من نبود  
او مرا غماز کرد و راستگو

ایبر رحمت بر دل آتش گمار  
آب حیوان روح پاک حسن است  
زانکه تو از آتش او آب جو  
آتشش از آب ویران می شود  
حسن شیخ و فکر او نور خوش است  
چکچک از آتشش بر آید بر جهد  
تا شود این دو توج نفس تو سرد  
تا نوز و عدل و حسن ترا  
لا و نسرین و سنبل بر دهد  
زانکه دارند از وجود تو ملال  
گاه هستی ترا شنید آکنند  
در رخ آینه ای جان دم مزن  
آینه سیمای جان خود یار ماست  
روی آن یار یک باشد آن دیار  
از خس خاشاک او را پاک دار  
جرم او را نه که روی من نرود  
تا بگویم زشت گو و خوب گو

### المثنی

گور بر دو هم رساله خوان و هم شیخ از ما  
بی رهند جز آنکه در فرمان شیخ صبر شد است

الشرح  
اصبر صبر کننده تر معلوم باد که در سلک این نظم بیت کشید شد آن کلمه در صفت که  
از زبان دربار شیخ نورالدین طرغانی در صدف گوش ما افتاده بود باین عبارت که مقرر در مشایخ است  
که کسی سلوک راه خدایتعالی بر وجه صواب نتواند کرد مقصود حقیقی نتواند رسید یکی گور بر دو یعنی دوند  
بر گورهای اولیا بر امید بهیاری ایشان بی آنکه مرید شیخی زنده باشد دوم رساله خوان یعنی خواننده رساله ای  
تصوف توبه هم آنکه بحیرت و استن تواند علم تصوف را به حقیقه الحقایق بر دسیوم شیخ از ما یعنی آن مایش گفته



مشایخ و مرید کسی نمانده تا آخر عمر و چهارم که ادا ایشان مستثنی است و امید راه یافتن دارد  
 همان کس است که مرید شیخی کامل شده و بر موجب سرموده او کار کرده و تسویلات نفس و سایر  
 شیطان و جن و انس شنیده و احتمال جنایاتی او کرده و بی صبری ننموده صاحب لبالب رخصت میداد  
 بے صبر این کلام آورده که بیان حال جماعتیکه بر پنج استاد صبر کنند و خواهند که بر تبه استوار گردند

### مثنوی

چون گزیدی پیر نازک دل مباش  
 در بهر زخمی تو پیر گیسنه شوی  
 این حکایت بشنواز صاحب بیان  
 بر تن دست و کتفهای گزند  
 گفت چه صورت زخم ای پهلوان  
 طاعنم شیر است و دش شیر زن  
 گفت بر چه موضعت صورت زخم  
 تا شود پشتم قوی در روز زم  
 چونکه او سوزن فرو بردن گرفت  
 پهلوان در آله آمد گای سنی  
 گفت آخر شیر فرمودی مرا  
 گفت از دُمگاه آغاز دیده ام  
 از دُم دُمگاه شیرم دُم گرفت  
 شیر بی دُم باش گوای شیر ساز  
 جانب دیگر گرفت آن شخص زخم  
 بانگ کرد او اینجا اندام است از و  
 گفت تا گوشش نباشد ای حکیم  
 کین سیوم جانب چه اندام است نیز  
 گفت تا بشکم نباشد شیر را  
 خیره شد دل لال بس حیران ماند  
 بر زمین زد سوزن از خشم استاد  
 شیر خواهد بی دُم و گوش و شکم  
 شیر بی گوش و دُم و شکم که دید  
 ای برادر صبر کن در درد میش  
 آن گروهی که میدند از وجود

ست مرزیده چو آب و گل مباحش  
 پس کجا بصیقل آئینه شوی  
 در طریق و عادت قزوین بیان  
 از سر سوزن کبودی باز نهند  
 گفت بر زن صورت شیر ثریان  
 چه کن زنگ کبود شیر زن  
 گفت بر شانه کهن زن این رقم  
 با چنین شیر ثریان در عزم جزم  
 در دودش آنچه مسکن گرفت  
 مرا گشتی چه صورت میزنی  
 گفت از چه عضو کردی ابتدا  
 گفت بگذارد ای دو دیده ام  
 دم که او دُمکم محکم گرفت  
 کرد کم هستی گرفت از زخم کار  
 بی محابایی مواساتی رحم  
 گفت این گوش است ای مرد نکو  
 گوش را بگذار و کوتر کن کلیم  
 گفت این است اشکم ای مرد عزیز  
 گشت افزون در دُم کن زخمها  
 تا بدیر انگشت در دندان بماند  
 گفت در عالم کسی این را فتاد  
 می کند فریاد میش و صبر کم  
 اینچنین شیر بی خدا خود نا فرید  
 تا بهی از زخم نفس گبر میش  
 چرخ و مهر ماه شان آرد سجود



ورنداری لحقت سوزن زدن  
پس و دو خاموش باش از افتاد  
ورند گرچه مستعد و قافله  
هم راسته داد و امانی دگر  
صبر کن در سوزه دوزی تو هنوز  
کهنه دوزان گرد ایشان صبر و حلم

از چنین شیر زبانی تو دم مزن  
زیر نعل امر شیخ و اوستاد  
سخ کردی تو زلاف کالی  
سرکشی ز استاد مانی بی خبر  
وربیدی بی صبر گردی پاره دوز  
جمله نو دوزان شدند بی هم بعلم

المتن اشارتی بحال خود و شاد بودن بسبب است با یحیای باحوال خود و اظهار خلاص و عقیده بال خود

شکرندگان طهرالدین پناه دشت است

قوت مستظهر از شستی مستظهر است

الشرح انظیر یاری گرویم پشت مستظهر یاری خواهند اسیم فاعل و مستظهر یاری خواسته شده  
اسیم مفعول از و غالباً و اصل مستظهر به می باید زیرا که در تاج المصدا آورده که الا مستظهر یاری خواستن کسی  
و نیت ی بالبار و از به کردن  
المتن

کاش قربانم کند ستم چو در تسلیم او

همچو اسماعیل کورا و المده با جرش است

الشرح این بیت مشیر است بدان مضمون که در ششوی مولوی در بیان تسلیم مرید پیشخ مذکور شده  
مثنوی - همچو اسماعیل پیش سر بر نه  
پیش تیغش شاد و خندان جان بده

و همچنین در کیمیای سعادت آورده است که بدانکه هیچ چیز دوستی را تبا نه کند و مناظره کردن و خلاف کردن  
در حدیثی و منی رد کردن سخن آن بود که او را حایل الحق گرفته باشی و خوشیتن عاقل فاضل و بروی  
بیکر کرده باشی و بچشم حقارت در وی نگرستی و این پیش منی نزدیک تر بود که بدستی رسول صلی الله  
علیه وسلم می گوید که برادر خویش را در آنچه گوید خلاف کن و بزرگان همین گفته اند که چون گوید ترا برادر بر خیز  
گوئی تا کجا وی صحبت را نشاید بلکه باید که بر خیزد و بپرسد  
المتن

شکرند گشت پیدا در من الزاع فرح

تا وی از محض کرم غمخوار این غمخور شد است

الشرح فرح شادی غمخوار آنکه بسبب سوزی غم دیگری خورد و غمخوار آنکه غم خود خورد و بسبب  
درماندگی سوالی اگر کسی گوید که اخلاص اعتقاد بال هم محتاج باظهار زبان است گوئیم آری هست زیرا  
که در کیمیای سعادت آورده است که حق خیم دوستی آنست که بزبان دوستی و شفقت اظهار کند که رسول  
صلی الله علیه وسلم گفت اذا احب احدکم اخاه فليخبره بهرگاه که کسی را دوست دارید ویرا خبر دهید  
و برای آن گفت تا دوستی در دل آنکس نیز پیدا آید انگاه از دیگر جانب دوستی زیاده شود پس باید  
که از همه احوال وی یزبان پرسد و در شادی و اندوه فرماید که با وی شریک است و اندوه و شادی  
وی چون اندوه و شادی خود دانند  
المتن

خاتمه طبع شاه ملک و از انوشیروانی شاه

۳۷۳

طهرالدین پناه کورا و المده با جرش است

۳۷۴

این بیت مشیر است بدان مضمون که در ششوی مولوی در بیان تسلیم مرید پیشخ مذکور شده

۳۷۵

فرح شادی غمخوار آنکه بسبب سوزی غم دیگری خورد و غمخوار آنکه غم خود خورد و بسبب

درماندگی سوالی اگر کسی گوید که اخلاص اعتقاد بال هم محتاج باظهار زبان است گوئیم آری هست زیرا



خاک پایش چشم مارا بهتر است از توتیا  
گردشش در دماغ ما به از غیرش است

الشرح مصراع اول نظر است بدان نیت حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره + بیت

خاک باهی که سب کو توبروی گذرد  
توتیائی ز بد دیده بینا بیند

و مصراع دوم مناسب این بیت آنحضرت است که + بیت  
ریاض عالم جان مشکبوی گردانی  
سیمی از دم لطفش چو در بحر یابی

المتن پابرهنه چون ز شوق اندر رکابش میدوم  
خار و خاشاک طریقم بهتر از گهرش است

الشرح همچنین در مقامات حضرت خواجه بایزید سبطی قدس سره مذکور است که چون ابو موسی خادم خاص  
آنحضرت وقت خوش گشتی این رباعی می گفتی + بیت  
مرباعی

آز آنکه چو تو نگار و لبر باشد  
شاخ طربش همیشه پُر بر باشد  
گر خدمت این بیت در خور باشد  
بجایکه ترا پای مرا سر باشد

و ایضا سند آنکه وقت سواری بزرگان در زیر رکاب ایشان رفتن و ازین نوع باقی خدمات ایشان بجا  
آوردن از عبادات متفر بانست این حکایت است که در ترجمه خلاصه المفاحرا آورده که شیخ بقا و شیخ علی بن  
ریتی و شیخ ابوسعید قبلوی رضی الله عنهم بر شیخ عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه جاروب میدادند و آب میرودند  
و در نمی آمدند و در نمی نشستند گر باذن او می گفتند که با امان باشد پس شیخ فرمودی و لکم الامان پس  
نشستند با دپ تمام و هر که حاضر بودی از ایشان وقت سواری شیخ غاشیه او برگرفتی و چند گام رفتی  
و شیخ ازین منع کردی ایشان و می گفتند بشما انتقرب الی الله عزوجل و فی الرسالة القشیریة عن ابن  
ماکب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ما کرمت شایع شیخ الا فیضاً من یکره عند ربّه + بیت  
بیت هر که پیش صالحان خدمت کند  
ایزدش با عزت و نعمت کند

المتن التماس عا از آنجانب استجاب دعوات مژگند +

یک نظر بر حال زار خاکمی بیچاره کن

زان نظر بای که خاک تیره زان چون در شد است

الشرح خاکی شخص این فقیر بود و هم درین معنی خواجه حافظ شیرازی رحمه الله علیه فرموده + بیت

آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند  
آیا بود که گوشه چشمی بها کنند

و حضرت شیخ عطار قدس سره در فیضیت نظر پیران بسان استعاره کنایه در منطق الطیر آورده است که سوال  
سایل اول از پدیده که بمنزله پیر طیور بوده + بیت  
سایه گفتش که ای برده سبق  
چون تو چون مائی دبا چون تو راست

تو چرا از ما سبق بردی بحق

در میان متفاوت از چه خاست

قسم تو صافی و دردی قسم ما

چه گناه آمد ز جان و جسم ما



گفت ای سایل سلیمان را همی  
 بی بسیم این یافتیم من تی ریزر  
 کی طاعت این بدست آورد کسی  
 و کسی گویند پید طاعت  
 تو میکن در کف طاعت را  
 تو بطاعت عمر خود میبر  
 چون تو مقبول سلیمان آمدی  
 گفت روزی شاه محمود از قضا  
 باد پامیر اند تنها بے تنگی  
 کودکی اند و بگین بنشته بود  
 گفت ای کودک چرائی غمزه  
 کودکش گفت ای امیر پسر  
 مادری داریم بر حسب مانده  
 از برای ما هر روز دایم  
 چون بگیرم ماهی با صد زحیر  
 شاه گفتا خواهی ای طفل درم  
 گشت راضی کودک و ابناء شد  
 شست او چون پر تو شاہی گرفت  
 آنهم ماهی چو کودک دید پیش  
 دولتی دارم بغایت ای غلام  
 شاه گفتا کم بناشی ای پسر  
 دولت است از من است این جایگاه  
 این بگفت و گشت بر مرکب سوار  
 گفت امروز این رهیم بکنم جدا  
 صید ما فردا تو خواهی بود و بس  
 روز دیگر چون بایوان باز رفت  
 رفت سر تنگ و کودک را بخواند  
 هر کسی می گفت شاها او گداست  
 چون پذیرفتیم رد نتوانش کرد  
 کرد از کودک طلبکاری سوال

چشم افتاد است بر ما بکد می  
 هست این دولت همه زبان بکشد  
 زانکو کردا بلبیس این طاعت بسی  
 لعنته باز در و هر ساعت  
 بس کن طاعت چو گردی پرها  
 تا سلیمان بر تو اندازد نظر  
 هر چه گویم بیشتر از آن آمدی  
 او قتاده بود از لشکر جدا  
 دید بر دریا نشت کودکی  
 هم دشت آغشته هم جان خفته  
 من ندیدم چو نتو یک مامزده  
 هفت طغلم این زمان من بی پدر  
 سخت دوستشیم و تنها مانده  
 اندر اندازم کنتم تا شب تمام  
 قوت ما این است هر شبای امیر  
 تا کنم ابناء فی با تو بهم  
 شاه اندر بحر شست انداز شد  
 از قضا آرزو صد ماهی گرفت  
 گفت این دولت عجب ارم ز خویش  
 کاینهم ماهی در افتاد است بدام  
 گرد ماهی گیر خود یا بی خبر  
 زانکو ماهی گیر تو شد پادشاه  
 طفل گفتا قسم خود در کنار  
 آنچه فردا صید افتد آن مرا  
 لاجرم من صید خود ندهم بلبس  
 خاطر شه از بی آبناء رفت  
 شه با ابناءش بر بند نشاند  
 شاه گفتا هر چه هست آباد است  
 این بگفت و همچو خود سلطان کرد  
 کز کجا آوردی آخرا این کمال



گفت شادی آمد و شیون گذشت  
 واضح باد که در ضمن این بیت این کوکب طریقت لایب الخنین نظر از ان پادشاه سند حقیقت است  
 حصل امتد تعالی بمتنه و افضاله بجزمته البنی و آله  
 المثنی

جیب و دامان دشت پر شوق حق سزای کریم  
 چون گدائی در گهت این مغلس انقر شد است

لطف فرا از کم یک جرعه این تشنه را

چون ز جلاب محبت پیر ترا ساغر شد است

الشرح جلاب نام شریقی مخصوص است و در ضمن این دو بیت ایمائی است بدانکه در مناجات  
 و شوق و عشق و تقصالی می باید طلبید نه مراتب و نیوین یا اضر و یه چنانکه در دعای ماثور وارد شده  
 که اللهم ارفعنا حبک و حب من یحبک و حب عمل یقربنا الی حبک یا ذا الجلال و الاکرام  
 اشارت است بتسمیه ساله و تاریخ آن

درج شیخ این نظم من و در و المریدین نام است  
 زانکه و در دشت ساختن بر مرمریدانچند شد است

الشرح آجدر لایق تر از سیم تقضیل است از حدیر یعنی سزاوارتر است و وجه تسمیه این نظم بدین اسم  
 لایقیه آن بود و ساختن است و اما وجه القیبت آن بود و ساختن آن است که این نظم مشتمل است  
 بر عبارات ایمان و اسلام و مذهب راوت و غیر ذلک مما لا بد لمریدین کشیتی که این چیز را بوقت خواندن  
 منسوب بقاری شود و نجد و این نسبتهای می گردد یعنی بصیغه متکلم الموهوب قول آقا و صدقنا چنانکه  
 در یکی است "مومنین و امر حق را گردان از جان داده ایم" و جای دیگر است "مومن بر نزد ما ذات و  
 صفات الله است" و جای دیگر "مهر و در مصطفی و چار یاریم و ما" آجدر از ان است "ما محب  
 ال بیتیم و بجان محبوب ما" و در یک جا است "ستیا نمیم" اما آخر در موضع دیگر "لیک امام مذهبنا  
 بو حنیفه است" و مثل ذلک و بعضی از محققان چون شیخ علار الدوله سمنانی قدس سره و غیره بصراحت  
 فرمودند که مومن باید هر با داد و شایانگاه تجدید ایمان کند و نیز حضرت امیر سید علی مهدی  
 اورد و فتحیه را متضمن بعضی از این معانی گردانیده و صاحب خلاصه الاسلام در کتاب خود نقل از تمهید  
 ابو شکور است که آورده که بدان ای عزیز اسعدک الله فی الدارین که بزرگان دین هم از برای  
 این معنی یعنی از جهت کثیر شدن فرقه های نار ازین امت و راهی الهست و جماعت چند کلمات  
 جمع کرده اند و در خود ساخته و وصیت کرده اند تا بعد از نماز با داد و نماز شام بخوانند و  
 دل بدارند و بدان اعتقاد کنند تا از مذهب بدلتان و جهودان و ترسایان که عقاید و گروه اند  
 بیزار شده باشند زیرا که هر یک ازین عقاید و گروه ازین مجموع منکر اند اما بسبب آن ایشا  
 کافر میگوئیم آن کلمات این است بسم الله الرحمن الرحیم مرحبا بالهنا الجدید و اگر نماز شام یا  
 مرحبا بآئیل الجدیدة و بالمملکین الکاتبین الشاهدین اکتبنا فی صحیفتی الی رضیت بالله ربنا و بالاسلام دینا

درج شیخ این نظم من و در و المریدین نام است  
 زانکه و در دشت ساختن بر مرمریدانچند شد است



و محمد صلی الله علیه و سلم نبیا و رسولا و بالقرآن اماما و بالکفیه قیمة و بالمؤمنین اخوانا و بجمال الله حیا  
 و بحرام الله عذابا و عقابا و انی اشهد ان لا اله الا الله و حده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسله  
 و اشهد ان الجنة حق و النار حق و الموت حق و القبر حق و السؤال حق و الحساب حق و البعث حق و المیزان  
 حق و الصراط حق و المروءة علی الصراط حق و الخوض حق و الشفاعة حق و رؤیة الله من الجنة للمؤمنین حق و  
 جمیع اوامر الله تعالی و نواهیة حق و الخیر و الشر کله بقضاء الله تعالی و ارادته و ان الساعة آتیة لا ریب فیها  
 و ان الله یبعث من فی القبور و صلی الله علی محمد و علی آله و صحبه اجمعین واجب است بر جمله مردان و زنان  
 مسلمانان که این مقدار بدانند و اعتقاد ثابت کنند تا مسلمان شتی و مومن حقیقه گردند و در خواندن  
 این کلمات در صبح و شام غفلت ننمایند چرا که چون فرشتگان روز بوقت باداد بیایند اول نماز  
 اعمال همین کلمات نویسند و فرشتگان شب نیز اول در نامه او همین کلمات نویسند هر چه در میان  
 از گفتار بد و کردار زشت بران بنده گذشته باشد خدا تعالی بمرکت این پیامرزد و الله اعلم تا اینجا  
 کلام خلاصه الاحکام است پس بر ناظران و مطالعة کنندگان با انصاف واضح باد که مضمون این کلمات  
 درین نظم مندرج است با زیادتی اعتقادات و تحقیقات دیگر و نیز سهولت حفظ و خروج معانی بیک  
 و ذکر مقامات سهولت وصول این نظم را ترجیح دهنده است پس ازین جهت سزاوار به و مریدان و کاتبان  
 شده خصوصاً مریدان آنحضرت بابرکت را از آنکه مستغن من و اقرار بولایت دست و در ساختن آن  
 متوکل تر است که لایستخفه

الملتق

هم بودناش سزا بجر الحکم کر فیض او  
 میوه زار اعتقاد بر مرید انضر شد است

الشرح انضر تازه تر و بانضارت کثیره اسم تفصیل است از انضر درین بیت ایمانی است بیک  
 آنحضرت فقیر را در گفتن این قصیده چنانکه یکبارگی در ماه رمضان بحکم آنحضرت چند روزی بخلوت نشسته  
 بودم بهمدان خلوت فکر نظم این قصیده بر دل وارد شد هر چند سعی در دفع آن خطره کردم از خوف آنکه  
 در وظیفه ذکر و تلاوت قصور شود هرگز میسر نشد پس در اندک فرصت قریب چهل بیت قصیده نو  
 بگوشت ماندم و استغفار کرده بشغل معهود مشغول شدم بعد پانزده روز حضرت شیخ فقیر را در اوده  
 خود طلبید پر دند جدا و ای و ظایف خدمات شکایت آن فکر کنان آن مسوده را بجر من رسانیدم  
 آنحضرت تجسین بلیغ سرفراز ساخته فرمودند که قبل ازین در نزدیکی من تراد و واقعه دیدم که در باغی  
 ترتیب بعضی درختان نونش نده میکردی و زمین به اصل ایش زازم ساختی و گاهی آب میداد  
 من در فکر تعبیر آن بودم که اکثر همچنین درختان عبارت از سالکان و مریدان می باشد اما کدام  
 کار از دست او آید که سبب ترقی ایشان گردد و حالاد دل من افتاد که این نظم تو ترقی بخش میدان  
 و بحکم سازنده عقیده ایشان خواهد بود ان شاء الله تعالی درین نظم برکت است هم تراد و هم سایر  
 مریدان از آنها بقدر امکان در زیادت آن کوشش کن و مریدان را فرمودند که شما همه بویسید و یاد  
 گیرید و دایم بخوانید و بهمدان خلوت فقیر خوایی دیده بودم که در مجلسی سید بزرگ با حشمت و وقار



تمام بر پهلوی نیکو ده نشسته است من به نیازمندی تمام پیش او رفتم زود سر مه دانی کلان پر از سر مه داده و دواع فرموده آنحضرت در تعبیر این خواب چنان دانانیده شدند که تمثیل آن سید با حشمت روح حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه دیده است و بیکرت صحبت روحانی اعطای آنحضرت سر مه معنوی او را بصیرت او آئین شد و لهذا این نوع معانی در حکم او باروی نموده و الله اعلم به الحقیق

چهار صد با چهل و چند ابیات گوهر وار او  
بهر بر صوفی بمعنی سبج گوهر شد است

بهر این نظمیک که قاری را بر شد رهبر است  
فهم کن تایخ سانش مرشدی رهبر شد است

۹۶۱ وصف شیخان است اندر ضمن مدح شیخنا  
شیخان تایخ او شیخان همین دیگر شد است

فیضناک است از برای قاریان و سامعان  
فیضناکش اگر کنم تایخ بهم هم مرشد است

۹۶۱ روح پیران و دل من باز تاریخی نکند  
مغز ما گوش چون او بهر ما مفر شد است

۹۶۵ خواستم تایخ دیگر از پی این مدح شیخ  
بعد سالی لفظ مدح شیخ بهم موفر شد است

الشرح موفر تمام کرده شد اسم مفعول است از ایضاً پوشیده ماند که در عدد و لفظ شیخ نسبت بوقت انشای قصیده یکی زیاده بود پس تعید بعد یکسالی اشارت بدان رفت که این تمام و برابر وقت انشای وقتی واقع شود که اگر بعد یکسالی شمار کنند و لایکی زیاده دارد و نیز مخفی ماند که در تمیید و تایخ قصیده و صفت آن رعایت قاعده بعضی شعر است ایشان چون داشتند که شعری مقبول واقع شود از اسمی موفر مدح گردانند چنانکه مولانا عبد الرحمن جامی در جواب قصیده امیر خسرو که سستی بدرباهی ابرار بود قصیده صد بیت گفته در آن از برای رعایت قاعده مذکوره این ابیات آورده

ابیات

بچه الاسرار اگر سازم لقب ترا سزا است  
زانکه از اسرار دین بگری به باب گوهر است  
حجۃ الاحرار اگر با آن کنم ضم هم به است  
زانکه بر مطلوب هر آرزاده حجت گستر است  
سال تا بخش اگر فرخ نویسم و نوریت  
زانکه سال از دولت تایخ او فرخ فر است

اشارت بفضیلت مدح متاخر و ثواب کتابت و قرأت و استماع آن و سند اظهار مقامات و کرامات ایشان و ایمانی مجموع محصل آنچه مذکور است درین رساله و التماس دعا از قاریان با انصاف و فیقان حمیده الاوصاف

الحقن

مدح شیخان اطلاع از آن بمولانا دارم  
مدح پیر خویشتن مقصودش دفتر شد است



الشرح مولانا میروم مرید شیخ شمس الدین تبریزی بود و شش دفتر نام کتاب شصتی یکی در  
درج او یک پیشین و بیان احوال ایشان تالیف نمود و در حاشیه نوشته که مقصود من ازین تصنیف  
بیان احوال شیخ خود بود و لیکن بنا بر حکمتی بسبیل کنایت گفته آمد <sup>بیت</sup>  
نوشتر آن باشد حدیث دلبران گفته آید در لباس دیگران

المتن

هم ز فرزند مرید مولوی سلطان ولد  
اندین معنی کلام بی شمار شهر شد است

الشرح چنانچه در بعضی مصنفات خود تصریح نموده بدان که درج او یا میگردم شیطان از سر مرزنی  
که خلق اوست گفت از درج دیگران ترا چه فایده و خواست که مرا ازان طاعت باز دار دهی چنانکه شخصی دایم  
یار رب می گفتی گفت چند یار میگوئی چون ترا بتیک جواب نمیداد بدین طریق آن رهبر را از راه برود  
تا سالها از ذکر و طاعت بماند بعد از مدتها از حق تعالی خطاب رسید که ترک یار گفتن چرا کردی گفت از آنکه  
بتیک جواب نمیداد حق تعالی گفت یار گفتن تو عین بتیک گفتن من است آخر من ترا بدان میداد  
که یار میگوئی و اگر چنین نیست دیگران چرا نمیگویند پس بخود آمد و دانست که آن منع شیطان است  
باز بر سر رشته افتاده و به یار گفتن مشغول شد و ایضا و لکن مذکور قدس که واقف تاج یک کتاب خود  
این نوشته که سبب انشای مثنوی ولدی در بیان اسرار احدی آن بود که حضرت والد و استاد م  
شیخ محمد سلطان العلماء العارفین جلال الحق والدین محمد بن محمد بن حسین البلخی قدسنا الله سره الصریح  
در مثنوی قصه های اویای گذشته را ذکر کرده است و کرامات و مقامات ایشان بیان فرموده و غیر  
از قصه های ایشان اظهار کرامات و مقامات خود بوده از ان اویا یک سجد و در پیشین بود مثل سلطان  
الواصلین سید برهان الدین محقق ترمذی و سلطان المجهولین و المعشوقین شمس الدین تبریزی و قطب الاقطاب  
صلاح الدین زکریا کوپ قونوی و زبدة الاولیاء ابی الکریم جلی جسام الدین ولد اخای ترک قونوی عظمنا الله کرم  
احوال خود را و احوال ایشان را بواسطه قصه های پیشین بیان در اینجا درج کرد چنانکه فرموده <sup>مثنوی</sup>  
نوشتر آن باشد که سیر دلبران گفته آید در حدیث دیگران

لیکن چون بعضی را ازان فطانت و زیرکی نبود که مصدق حال را فهم کنند و غرض او را بداند درین مثنوی  
و کرامات حضرتش و ازان مصاحبتش را که همدم او بودند <sup>نظم</sup>

مقصود ز آدم آدم آمد

مقصود ز عالم آدم آمد

شرح کرده شد تا مطلع کنندگان و مستمعان را معلوم شود که آنهمه احوال او و احوال مصاحبانش  
بوده است تا شبیه گمان از ایشان برود و زیرا که چون فهم کنند که این اوصاف همان اوصاف  
که در قصه های ایشان فرموده معلوم کنند که مقصودش احوال او و مصاحبانش بود تا اینجا کلام  
اوست لیکن پوشیده نماند که سنده ذکر مقامات مثل شیخ هم در حالت زندگی بوده و لیکن از ان  
که در کلام سلطان ولد آنرا بصراحت طاعت نامیده طبع میل کرد بکشتن شهادت او و ایضا حاجت او را  
حضرت مخدوم جهانیان امیر سید جلال الدین البخاری قدس سره در آخر او را ذکر کرده که یک باعث



بزرگ این او را بابرکت و مشغولیهایی با حضرت آن بوده است که روزی حضرت مخدوم جباریان او را میفرمودند که مولانا بهارالدین یعقوب را در واقعه از احوال او پرسیدم گفت مرا مملوفاً بخشیدند مولانا مذکور جامع مملوفاً حضرت بوده هم در زندگی و الله اعلم

بنده زین شعر که فیض صحبت نیتا جن اوست

بایشار تنها ز ملک غیب تبشیر شد است

الشرح تبشیر شربت داده شده بعضی از ان بشارتها از زبان شیخ بوده و بعضی از زبان برادران طریقت مسموع است ده

کاتب قاری و صاحب هم بشارت یافتند

زانکه رحمت بر سر این هر شمس طر شد است

الشرح مستطرب دیده شد معلوم باد که مضمون این بیت استفاد از اینجا گشته و زنی بعضی مخلصان

در مجلس شریف در محفل منیف آنحضرت در صد و کتابت و قرأت این قصیده مشغول بودند بعضی آنرا با شتیاق تمام گوش میداشتند آنحضرت فرمودند که ز بهار این مشغولی نوعی از طاعت انگاشته باشید زیرا که درینوقت مرا چنین نموده میشود که بر شما بسبب این شغل رحمت میبارد چه بر قادی و چه بر کاتب چه بر سماع بعد از آن فقیر این لفظ مبارک را در این موزون گردانیده به نیت تبرک در رشته این نظم کشیده و این صورت که آنحضرت را بر بیل کشف از عالم غیب وی نموده موافق معنی عنذ ذکر الصالحین تنزل از رحمت یکنه نزدیک و کردن صالحان را می شود زیرا که درین قصیده ذکر صالحان کثیره از بعضی صالحان و اولیا واقع شده بلکه این نظم بشارت ذکر ذات و صفات باری تعالی نیز هست و فیض و ثواب آن اظهار من الشمس است و ایضاً این لفظ مذکور ملائیم مضمون حد آنا صمن انا صمن و صاحبها و کاتبها و حافظها بدخول الجنة که بعد شنیدن قصیده کتب میرسد که متضمن مدح حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم بوده از آنحضرت صدور یافته بود نیز بر آمده زیرا که این قصیده نیز شکر حمد و ثناء باری تعالی و مدح آنحضرت و وصف اهل بیت و وصف اصحاب خلفای اوست کما لا یخفی و قصه شعر کتب میر در شمایل لایقیا آورده از تفسیر کشف بر ادب خلیل احمد که کان الشرح حب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم من الکلام الكثير من النشر و لهذا کتب میر قصیده گفت در مدح حضرت رسالت با صفت اعضاء سعادت و محبوبه خود که آنرا غزل گویند و در اشعار پارسی و عربی مقاد و مالمونست که اول چند بیت غزل نویسنده بوده در مدح محمد ص در آیند چنانچه کتب میر و ابیات در آن این بود

میشم اثر الهام یفد کبیر

شعر

لا شتی بقصر منها و لا طولی

کانه منهل بالراح معلول

شعر

والعفو عند رسول الله ما مؤل

بانت سعاد قلبی الیوم متیول

بعد صفت گرانی سرین و باریکی کمر و پشت دادن محبوب سکین

همیشه مقبله عجزاً مدبره

تجملوا عوارض الظلم اذا التبت

نبد تخلص بمدح حضرت رسالت می کند

انبت ان رسول الله او عدنی



الرسول سيف يتضاربه  
مهند من سيف الله مسلول

حضرت رسالت واصل الله علیه وسلم بعد شنیدن این قصیده هر تنی پیدا آمد چنانکه در ادب مبارک بقیه و دیار آن  
آز پاره پاره کرده سید ندیده فرموده اناضامن قائلها و صاحبها و کاتبها و حافظها بدخول الجنة به الممن  
اندرین وقت انجمن شری مبارک کن گفت

گرچه از این جانی جنم هر یکی اشعر شد است

شعر من اندر بیان اصل قرع شرع شد \* زبان من ارضی خدا و روح پیغمبر شد است  
هم شریعت هم طریقت هم حقیقت اند \* شد مبتلین فهد آنرا منصفی کا فکر شد است

هم مقامات سلوک هم مقالات اصول  
گفتم اینجا در تصوف حافظش امهر شد است

بهت اکثر معنی آیات و مضمون حدیث  
یا اثر یا وصف آن صاحب دل مهر شد است

باند شیر هر که خواندش ره بهر معقود بر د  
کز محقق های دین مروی تدبیر تر شد است

تاریا از منصفی فائزالی ما قال خوان

قول لا تنظرالی من قال هم ابهر شد است

الشرح ابهر و شتر اسم تفضیل است از با هر چنانچه اظهار نظر از بیرون بیت متضمن لفظ و معنی و  
یازدهم از صد کلمه حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه و بی بده لا تنظرالی من قال و انظرالی ما قال بنگر  
بدان که گفت یعنی در گوینده سخن منکر که شریف است یا غیر شریف یا عالم است یا جاهل و در سخن من بنگر  
که چه گفت اگر نیک باشد نگهدار و اگر نیک نباشد بگذارد

در سخن کی گنستد هیچ اثر  
در گدازنده سخن من گداز  
گر خطائی رفته باشد در کتاب  
از کرم و الله اعلم بالصواب

شرف قایل و خاست او  
تو سخن را بنگر که حاش چیت  
تاریا بر من کن قهر و عتاب  
آن خطائی رفته را تصحیح کن

بعد این ورد مبارک فاستخ فتمتی کنسید  
ای عزیزان بهر آن بگویم که بس مضطر شد است

المتن

الشرح الحمد لله على التوفيق واستغفر الله من التقصير ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا استغفر الله  
من جميع ماكره الله قولاً وفعلاً و خاطراً ۵۵۵

اللهم اغفر لي ما كتبه و لو بالبحر مية النبي و آله و ائمه و يا رب العالمين

تمام شد کتاب دستور الکیمن فی شرح و در المیزان بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۵۶ هجری القم  
بقلم نقیر الحقیقی قاضی نظام الدین عفی عنه



متمم از ملا محمد حسن کشمیری عرفی بکیر منقبت حضرت محبوب العالم قدس اند سره الاحم بترتیب  
حروف تبحی که آخر هر بنیاد است بیست و هشت حرف و بیست و هشت بند دلیسند و سوا بند اول

دوش وقت صبح این دلیکتر بشتر شد است  
عشرت اند و زاید سه روح و چار عشر شد است  
از شرف خاک وجودم نور هفت اختر شد است

کیسم از هر دو عالم مرده جان پرور شد است  
این خواص ختم اسم در شش شجعت گوهر شد است  
هشت خلد و نه فلک که کرشم چاکر شد است

حرف الف  
شکر بند حال من بر خطه نیکوتر شد است  
شیخ شیخان شیخ حمزه تاهرا بهر شد است

اوست سلطانی که باشد خاک است از صف  
حور عین ایچشم از عین عجز و انجاس  
هست حجاب تبار بر عرش اعلیٰ اعتدا

حرف بے  
بلج مسکون را بود ازین پس فرما نروا  
ایچنین حکم خدای خالق اکبر شد است

ای رفعت از زمین بوسان درگاه آفتاب  
الن و جان موثر مخ دار و بدر گاه است تاب  
غرض از قدر تو بالوح و قلم گیر حساب

(حرف تے)  
دست تو بکبر و عظم عثمان و جید دادش آب  
تند گلزار جهان ز نیگونه سروی بر شد است

روح پاکت بلایر قدسی قدوسی سمات  
پنجو آب خضر می بخشد روان اعلت حیات  
ای بت از خط سبزه تاده بر عیسی برات

(حرف ثے)  
بر شمع اسپت شهباز جبهه از بهر بختات  
عرصه بند غم چرا این ذره احقر شد است

در بهاران باغ عمر من خزان شد الغیاث  
مخزن عمر عزیزم را یگان شد الغیاث  
زال چرخم گشت محلم درستان شد الغیاث

(حرف جیم)  
وز بختای دیر دل از من نهان شد الغیاث  
تا مگر بیدار گویان پیش آن داو شد است

عرشیا ز خاک درگاه تو زیب تخت و تاج  
ظلمت آید جهان را جبهات شمع و سراج  
از شکر افشان اعلت قند کو رخ اجاج

(حرف حی)  
بهرا حیا یلم بکشتاب عیسی مزاج  
مرده جان جسم تو ان چون کوره آذر شد است

ذره سان خورشید سرگردان کویت هر صباح  
وز جانب ماه تابان مشعل افروز روح



و جهه اذلاح للعشق قد نالوا الفلاح  
اسم پاکت بهر دفع مکر الیسان صلاح

خاکر است نینت پیشانی ز بد و صلاح  
ایز بی دختگان عالیجناب تو مزاح

(حرف خ)

از حوادث روزگار آورده بر فرم به باخ  
غم نذارم چون مرا آن شاه دین یاور نیت است  
آسمان در مطبخ خود تو در منگام  
ازدیرانت عطر و کاتب شات رخ  
صیت اگر است بروم و شام مندرت آن  
ایغیلین حکم قضا رفته است در وی نیت است

(حرف دال)

این سخن در فکرم و فکر نکته دان باور شد است  
بر دورت افتاده ام باشک رخ و روی زرد  
هر نفس از سر کشی با پای دیت سلم فشر و  
پادشاهان چگویم آسمان با من چه کرد  
هر چه کردی از کجی مای فلک نان بر مگرد  
زانکه از حال من آگاه آتش داور شد است

(حرف ذال)

آستانه خرج بهر رستان دارد معاذ  
خاک درگاه رفیع آسمان دارد معاذ  
بر کف جودت ضمیر هر دکان دارد معاذ  
در جنت را ذکر و فکر نکته دان دارد معاذ  
زانکه از مدحیت هر مشکلی ایراد شد است

(حرف ز)

آسمان یا اختر انت بنده خدمتگزار  
آهن کی طباخ خاص آن در کجی گذار  
ازدیرانت عطر دهره موسیقار دارد  
ازدجل بد اختر انت رفت و نحو سبت شد ز کار  
باجین عجز او بر در گهت اغیر شد است

(حرف س)

این کهن گرگ فلک دندان بخونم کرده تیز  
بر سرم سرمای پیری تا شده کافور تیز  
طالع وارون من در بند کج دایم ریز  
جز نتوانی گفت الامان نبود مرا جای گریز  
از کرم بکشا گفت جودت که آب از سر شد است

(حرف سین)

در دوجالم مقصد جانم بهمان کوی آویس  
دور باش از آه سایم ناله گیرم جرس  
بی محابا در حکم راقش تازم فرس  
گویم ای سلطان دین پرور بفریادم جرس  
کر چه رو بر من زمین دامن و فلک جبر شد است

(حرف شین)

مانده ام در چنگ و ان از دید اعمال خویش  
کرده رشتیه های ایام نکو پامال خویش



کاذبم گر صدق بندم تمت اقوال خویش  
کو حکیمی تا بر تو خاتم یکا یک حال خویش

(حرف صاد)

در تصوف مست نطق غایت شرح فصوص  
ز در خالص گردد آید اینجا از خلوص  
از سگان خاص و ناستم از راه خصوص

(حرف ضاد)

ای طواف کعبه گوشت بعینه گشته فرض  
رفع بخت نصرت جز نادیده گشته فرض  
اعتباری نیست بمعنی کلام اهل فرض

(حرف ظی)

شاه من در خط مشوگر بدی گوید غلط  
و دشمن من دلم را زن بشمشیر سخط  
از خدا خواهم بزاری بر گردم زین غلط

(حرف ظی)

ای خوشا حالیکه یکسان شد پیش تو موی نقطه  
ایزدت در صدر گاه قرب عزت کرد حفظ  
غم ندارم گر غم دوران چو کوی شد بغض

(حرف عین)

از وجود چشمه خورشید تابان یک شعاع  
نیست در ایقاع تو کس را مجال آنتراع  
و در سبب حق علم گردید در شرع ایقاع

(حرف غین)

ای خداوند خداوندان و محمد و موطاع  
بر سرم پای غنایت نه که خاک در شد است  
از طراوت بر دل خون گشتم چون لاله داغ  
اضطرارم گشت کو فرصت کجا باشد فراغ  
روی زدم بایست از خون دلم رنگ صباغ

(حرف ف)

از بلاغت عرضده در حضرتش بذا بلاغ  
رحم بر صیدی که در دام غمت لاغر شد است

استانت در پستان را داستانی از سلفیت

بر گشتم سبک از صورت منوال خویش  
تا باز یارم گشت تاشیری از قبال خویش

(حرف ص)

بر کمالات کرامات بود نقد البصوص  
کرده طوفان غم بر سینه سوزان قلوب  
ایمنم از شر ابلیس از قطار و بصوص

(حرف ض)

نافه از خاک ریت آسمونیت برده قرص  
در بر این کمال نیست کس را جای نقص  
در دل خفاش از کوریت باخویشید نقص

(حرف ط)

من بخدمت بدی شدا دادم از صدق خط  
بد گمان تو از قبر ای خست تبیط  
هم در آن کو با سگان شاه باشم مرتبط

(حرف ظ)

کی عقل آرد بکاش قبل و قابل صمت لفظ  
مرده دل از نده چون غیبی است سازد و غط  
سازم از سر پای و آیم سر بر گردید رکظ

(حرف ع)

پاه از آینه دارانت بر ج از تقاع  
شمس بد اختر چو برده و خورد در ضرب اندفاع  
واجب الطوعی در آن امکان ندارد دفاع

(حرف غ)

در سو او عشق از سودا تم چون پر زارغ  
خانه ام زندان همیسا از دیدل گشت باغ  
همین شوی نسیم صبح سوز یکدم دماغ

(حرف ف)

پایه نای نردبان بایه عز و شرف



مهر چو دت پر تو اندازد ز تیغش هر طرف  
مهر چو دت پر تو اندازد ز تیغش هر طرف

مهر چو دت پر تو اندازد ز تیغش هر طرف  
مهر چو دت پر تو اندازد ز تیغش هر طرف

(حرف قاف) اولیا و اقیانیا بر در که تو بسته صفت  
(حرف قاف) اولیا و اقیانیا بر در که تو بسته صفت

بنده و خدمتگذار و مقدر خاص و رواق  
بنده و خدمتگذار و مقدر خاص و رواق

مردم و انجم بساط خاک مسقف هفت طاق  
مردم و انجم بساط خاک مسقف هفت طاق

(حرف کیفت) دل بجان از رخ میگوید بتن بذا فراق  
(حرف کیفت) دل بجان از رخ میگوید بتن بذا فراق

روح ماریج ترا در روح در روح فدا رک  
روح ماریج ترا در روح در روح فدا رک

از سبک سبکیت تصاعد کرد و بر شد از سماک  
از سبک سبکیت تصاعد کرد و بر شد از سماک

(حرف لام) زار میگوید بناده سوی دل بر روی خاکی  
(حرف لام) زار میگوید بناده سوی دل بر روی خاکی

آفتاب نیمروز از شمشیرش در زوال  
آفتاب نیمروز از شمشیرش در زوال

گلشن فردوس هفت و هفت گردون مثال  
گلشن فردوس هفت و هفت گردون مثال

(حرف میم) سرور افتاده در دست گدای پایمال  
(حرف میم) سرور افتاده در دست گدای پایمال

بی سرو پایم سرشاهان یا افسر منم  
بی سرو پایم سرشاهان یا افسر منم

گرچه خاکم لیکن از گردون دون برتر منم  
گرچه خاکم لیکن از گردون دون برتر منم

(حرف نون) از دنیای خاک درگاهش زبان آور منم  
(حرف نون) از دنیای خاک درگاهش زبان آور منم

از ذبابی کی سرور در وصف سیر غنی طنین  
از ذبابی کی سرور در وصف سیر غنی طنین

از کمالیت چو گویم ایش و دنیا و دین  
از کمالیت چو گویم ایش و دنیا و دین

(حرف واو) آتش عشق تو سر زدن آتیه حزن  
(حرف واو) آتش عشق تو سر زدن آتیه حزن

در اضرابت هر یک از مهر و منه برده گرد  
در اضرابت هر یک از مهر و منه برده گرد

چون کواکب حلقه یارانت کرده ماه نو  
چون کواکب حلقه یارانت کرده ماه نو

چشمه







# تایخ کشمیر

حضرت خواجہ اعظم دیدہ مری

ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارے اسلاف یعنی خاص کشمیریوں نے نہ صرف کشمیر پر بلکہ دیگر ملک پر بھی صدیوں حکومت کی جس کی تعریف میں تمام ایشیا کے مورخ کیا بلکہ یورپ کے مشہور مورخ بھی طبلسان ہیں۔ تایخ اہسات کی شاہد ہے کہ اکبر اعظم جیسا جلیل القدر فرما زو اکثر یوں کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکتا تھا۔ اس کے قتل و قاہرہ کے پاؤں کشمیریوں کے مقابلہ میں اکھڑ گئے۔ اقوام کشمیر ڈار، مارگر، ادھر، رینہ، لون، بٹ، نایک کے جنگی کارنامے کشمیریوں کی ذہانت، شجاعت، سیاست اور عدل انصاف تایخ ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگی۔ زندہ قوموں کا اولین کارنامہ اپنے اسلاف کی تایخ سے باخبر رہنا ہے۔ لہذا کشمیری فرض ہے کہ اپنی قومی روایات اور خودداری کو مد نظر رکھنے کیلئے تایخ کشمیر حضرت خواجہ اعظم دیدہ مری کا ملاحظہ کرے جس میں عہد بہ عہد کے پادشاہوں اور اولیاء کرام، سادات، علماء، شعرا کے سوانح حیات بہ تفصیل درج ہیں جسکی قیمت دو روپیہ ہے۔ ایک باے دو روپیہ کے صرف ایک روپیہ اٹھ آنہ رکھی گئی ہے میرے کہ آپ اس عایت سے فائدہ اٹھا کر آج ہی تایخ کشمیر خرید کریں گے کیونکہ تایخ سے ہر مسک انقلاب و ہجرت کی کوئی اور صحیح تصویر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کشمیر کا مشہور ترین تایخ تاج حسن بھی ریلج

علاء محمد نور محمد

تاج حیات کتب

مہاراج نیر گنج بازار سیرنگر کشمیر اور ایمیدار امیر اکل سیرنگر کشمیر







شرح دروالمردین یعنی مجموعۃ القوائد نسخہ اولی در کتب خانہ پتو (حال در کتب خانہ اسلامیہ دہلی)  
نورانیہ تحریری -

مصنف کا اصل نام: ص ۱۔ ۲۰۳۔ دولت خوف داؤد بن حسن تخلص فاکی ۱۷۰۰ء  
شرح بیسی کتاب ہذا کا نام: ۱۔ مجموعۃ القوائد ص ۲۰۳ و ۲۰۴  
قصیدہ ہذا کے پہلے حصے کا نام: ۱۔ رسالہ غزویہ ص ۹  
دوسرے حصے کا نام: ۱۔ حکم ص ۵  
سارے حصے کا مجموعہ کا نام: ۱۔ آپ بیتی توہنی تعلق رکھتی ہیں اور رسالہ غزویہ اور قصیدہ دروالمردین  
ہم ماضیہ مسل در اصل میں ایک ہی تصنیف ہیں  
مضامین قصاید: ان مضامین میں مزید سرگیت اردن لادلفون وغیرہ کے مضامین بھی  
۱۸۸۵ء و ۹ ص ۱

شعر مجموعہ کے متعلق خاص حوالہ جات: ۱۔ ص ۱۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۹  
قصیدہ لکھنے وقت فارسی و اسیامیہ شعر کے قرداد دہج ہے لیکن شعر ۲ لکھنے وقت یہ قرداد  
۱۵۰ء تک پہنچ چکی تھی۔

{ خوف فاکی پہلے ترشہ جناب خوف مجموعہ کو اس رسالہ اشعار سنایا کرتے تھے  
اور اس وقت قرداد اشعار صرف چالیس کے قریب تھی }

زمانہ شروع و اختتام تصنیف ہذا: ۱۔ کتاب ہذا میں ۹۵۵ھ سے ۹۷۵ھ تک کے حالات ہیں  
۲۲۸۔ ۳۱۵۔ ۵۶۴۔ ۵۶۴۔ ۱۱۹۱

۱۸۶۸ء شمر ۳۲۵ کو بادشاہ وقت کو طرف اشارہ تسلیم  
کیا جائے تو یہ زمانہ زمانہ تصنیف کم از کم ۹۸۰ء تک ہے۔



عالم عربی کا المیہ = 18.00

فرس و سحر حیات = 22.50

مذہب و تمدن = 12.00

مجموعہ نصاب اسلامیات و عربیہ = 26.00

تاریخ و جغرافیہ = 35.00

عروج و زوال تمدن = 15.00

مصر و دنیا و زمانہ = 17.00

تاریخ و جغرافیہ = 12.00

اسکے اصول و باران = 157.00

خطبات و تاریخ = 18.00

از عہد حضرت محمد = 30.00

تاریخ و جغرافیہ = 205.00

تاریخ و جغرافیہ = 38

تاریخ و جغرافیہ = 39

تاریخ و جغرافیہ = 40

تاریخ و جغرافیہ = 41

تاریخ و جغرافیہ = 42

تاریخ و جغرافیہ = 43

تاریخ و جغرافیہ = 44

تاریخ و جغرافیہ = 45

تاریخ و جغرافیہ = 46

تاریخ و جغرافیہ = 47